تاریخ راحت افزا

تالیف

سیّد محمد علی الحسینی

شایع کردہ

سیّد خورشید علی

مطبوعۂ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن

تاریخ راحت افزا

تالیف

سیّد محمد علی الحسینی

شائع کردہ

سیّد خورشید علی

مطبوعۂ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن

باب اول

سلاطین تیموریہ ایران و توران

باب دوم

سلاطین تیموریہ ہندستان

(تمت بالخیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راحت افزا سلاطین تیموریہ کی تاریخ ہے جس میں سنہ ۷۳۶ھ سے سنہ ۱۱۷۳ھ تک کا سنہ وار تذکرہ ہے۔

اس کتاب کو مولف نے دو باب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب ان سلاطین تیموریہ کے مختصر حالات سے متعلق ہے جنہوں نے ایران و توران میں حکومت کی۔

دوسرے باب میں ہندوستان کے سلاطین تیموریہ کا مفصل تذکرہ ہے۔

اس دوسرے باب میں نواب آصف جاہ بہادر۔ نواب ناصر جنگ شہید نواب مظفر جنگ اور نواب صلابت جنگ کے حالات۔ دکن میں سلطنت آصفیہ کی تاسیس۔ اس کے استحکام اور اس کے عروج کی پوری تفصیلات بیان کیگئی ہیں۔

یہ واقعات و حالات مولف کے زمانہ کے ہیں اور عینی مشاہدات معتبر روایات اور ثقہ بیانات پر مبنی ہیں۔ اس لئے اس کتاب کو خاص وقعت اور اہمیت حاصل ہے۔

بلکہ اس عہد کے معتبر و مستند ماخذات میں شمار ہونے کا حق رکھتی ہے۔

کتاب کے آخر حصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب کی ترتیب کی تکمیل سنہ ۱۱۶۳ھ میں ہوئی۔

مؤلف کتاب سید محمد علی ابن محمد صادق الحسینی کے اجداد علم و فضل میں مشہور اور عراق و خراسان میں دینی و دنیوی خدمات پر فائز تھے۔

ان کے والد کا برہان پور میں داروغہ توپ خانہ ہونا اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے (صفحہ ۵۵)

راحت افزا کے علاوہ سید محمد علی الحسینی نے ایک اور تاریخ بھی مرتب کی ہے (سنہ ۱۱۴۸ھ) جو دنیا کی عام تاریخ ہے۔ اس کا نام برہان الفتوح ہے۔ یہی کتاب نظر ثانی اور اضافہ کے بعد مرأۃ الصفا کے قالب میں جلوہ گر ہوئی۔

راحت افزا نواب میر نجیب علی خاں بہادر شمشیر جنگ کی فرمائش پر لکھی گئی ہے۔

میر نجیب علی خاں کی بہادری اور وفا شعاری کے کارناموں سے نواب ناصر جنگ شہید نواب مظفر جنگ بہادر اور نواب صلابت جنگ بہادر کے عہد کی تاریخیں اور تذکرے بھرے ہوئے ہیں۔

راحت افزا بہت کمیاب کتاب ہے۔ اس کے دو نسخے کتب خانۂ آصفیہ میں ہیں۔

ایک نسخہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۱۵۸ھ کا لکھا ہوا ہے جو تالیف کے چودہ (۱۴) سال بعد کا مخطوطہ ہے۔ کاغذ قدیم اور خط پختہ ہے۔ صورت شکل سے نسخہ کی قدامت ثابت ہے۔ نسخے کے آخر میں حسب ذیل عبارت تحریر ہے:-

این چند کلمۂ تواریخ حسب الارشاد نواب عالیجناب
صوری و معنوی القاب صفوی نژاد دودمان مصطفوی
سلالۂ خاندان مرتضوی آغا موسیٰ رضا خان صاحب
صفوی مدظلہ العالی بتاریخ دوازدہم شہر رمضان المبارک
۱۱۵۸ھ نبوی صلعم کاتب کمترین غلامان آل
رسول الثقلین ع ماحی مذنب مظفر حسین حیدرآبادی

یہ مخطوطہ کتابت کی غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ تاریخ و آثار قدیمہ کے فاضل اور مشہور اہل قلم حکیم سید شمس اللہ قادری صاحب نے اس نسخہ کے چند صفحات "مہم ارکاٹ" کے زیر عنوان دلچسپ کارآمد یادداشت کے ساتھ اپنے رسالہ "تاریخ" میں (۱۹۳۰ء) طبع و شائع کئے ہیں۔

دوسرے نسخہ کی کتابت ۱۶ رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ کو ختم ہوئی ہے۔ کاغذ سفید قلمی کیپ لندن کے ولیم جیمز مِن کے کارخانہ کا بنا ہوا ہے۔ خط بہت معمولی ہے۔ نسخے کے آخر کی عبارت یہ ہے:-

کاتب الحروف سید باقر ولد سید محمود بستارہ ع

شانزدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ ہجری

بہ اتمام رسید۔

اس نسخہ میں بھی غلطیاں بکثرت ہیں۔

راحت افزا کی ایک نقل نواب عالم یار جنگ بہادر کے پاس ہے۔ اس نقل کی غلطیاں سب سے بڑھی ہوئی ہیں۔

بہرحال ان سب کی مدد سے طباعت کیلئے ایک نسخہ مرتب کیا گیا جس میں ان تینوں نسخوں کی مشترک غلطیاں تو باقی رہ گئیں کیونکہ ان کی اصلاح اور حواشی وغیرہ کا کام ماہران فن کیلئے چھوڑ دیا جانا مناسب سمجھا گیا لیکن یہ نسخہ مقابلۃً متذکرہ ہر نسخہ سے زیادہ صحیح ہے۔

ہندوستان کے دور اسلامی کی بعض نادر و نایاب قلمی تاریخوں کو طبع اور محفوظ کرا دینے کے ایک دیرینہ ذہنی خاکے میں راحت فزا کی باری ابھی بعد میں تھی لیکن حالات کچھ ایسے رونما ہوئے کہ سلسلہ کی پہلی کتابوں کے متعلق مزید تاخیر اور انتظار ناگزیر ہوگیا۔ راحت افزا کی طباعت کے بعض اسباب پیدا ہو گئے جن میں سب سے زیادہ نواب عالم یار جنگ بہادر کا اشتیاق داخل ہے۔ نواب عالم یار جنگ بہادر نے نہ صرف اپنا نسخہ عنایت فرمایا بلکہ اور بھی ایسی سہولتیں پیدا فرما دیں جن کی وجہ سے کئی مشکلیں آسان ہوگئیں۔ علاوہ ان کے علمی اور تاریخی ذوق کے اس کتاب کو نواب عالم یار جنگ بہادر پر ایک خاص حق بھی ہے۔ وہ نواب میر نجف علیخان بہادر

شمشیر جنگ کے احفاد میں ہیں۔ اس لئے جو کتاب میر نجف علی خاں نواب شمشیر جنگ بہادر کی فرمائش پر لکھی گئی ہو اس کو طبع اور محفوظ کر دینے میں میر عالم علیخاں نواب عالم یار جنگ بہادر کی مساعی کا شامل ہونا قدرتی طور پر ضروری تھا۔

طباعت وغیرہ کے مختلف مراحل کی تکمیل میں مولوی مرزا حبیب اللہ بیگ صاحب اور مولوی مرزا محمود بیگ صاحب سے مجھے بڑی مدد ملی۔ اس دشوار کام کے سر انجام میں ان حضرات نے شدید زحمتیں برداشت کیں۔ میں ان کا بہت ممنون اور متشکر ہوں۔

مرزا محمود بیگ صاحب خان بہادر مرزا حیدر بیگ مرحوم سابق کوتوال بیرون بلدہ کے فرزند ہیں اور اورنگ آباد کی قدیم عمارات اور تاریخی مقامات کے متعلق بڑے دلچسپ معلومات رکھتے ہیں۔

راحت افزا کے طبع و شائع کرنیکی اس وقت سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ عام طور پر یہ قابل قدر کتاب تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے علمی حضرات کی دسترس سے باہر نہ رہے کامل صحت اور خوشنمائی کے ساتھ اس کے طبع ہونیکی کوشش افسوس کہ ناکام رہی جوہر شناسان علوم و معارف سے امید ہے کہ اس کا چنداں خیال نہ فرمائیں گے اور ان کوتاہیوں کے باوجود اس کو قبول فرمائیں گے۔ فقط

حیدرآباد دکن۔ ۱۲۔ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ ۶۔ مارچ ۱۹۴۷ء روز پنجشنبہ — سید خورشید علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بتدائے ہر شئی حمد و ثنائے واحد غالبی است بے ابتدا و نتہائے ہمہ اشیاء سپاس و
ستایش حکیم قدیمی است بے انتہا۔ خالقے کہ بہ یک اشارہ کُنْ فَیَکُوْنُ فلک نیل گوں را
بے ستون مرتفع افراختہ و صانعے کہ بساط زمین را بر بسیط ماءِ معین پہن و مفروش ساختہ و
بہ دست باری قدرت خود عناصر اربعہ را بہ امتیاز امزجہ بعضے را بر بعضے متراکم گردانیدہ۔
خلقت ارواح و اجساد نمودہ و یک دیگر را با اضداد طبایع و امزجہ گرم محبت و مخلوط ہم فرمودہ
و سطح زمین را محاط و چرخ بریں مدور را بر آں محیط گردانیدہ۔ و ارکان مذکور با امزجہ از گرم و سرد
و تر و خشک بہ کمال رسانیدہ و بہ قدرت کاملہ خود ابوالبشر را بہ تشریف شریف
اِنَّا جَعَلْنَاکَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً بہ خلافت خطبہ عنبرا بہ تقدیر ابدی و ازلی سرفراز و
بہ حکمت شاملہ بے نیازی خود برائے نظم و نسق عالم پادشاہان ضابط و عادل از اصناف
بنی آدم از کتم عدم بہ منصہ ظہور آوردہ ممتاز گردانیدہ و گوہر وجود پاک طینتان عالی ہمت را

از خباثت و دنائت مصفی و مجلی و ذات والاصفات صافی نہاداں والاہمت را از رزالت و کثافت مبری و معری ساختہ و از جلال پر کمال خود برخے را بہ عزت تمام و دبدبہ مالاکلام بہ نوعی قوت و زور بازو عطا کردہ و شوکت و شجاعت شان از ایوان کیواں درگزرانیدہ و نام نامی ایشاں را تا صفحہ روزگار باقی است باقی گزاشتند۔

نظم

تعالی اللہ اے از تو بود ہمہ — وجود تو اصل وجود ہمہ

مبری از این و از آں دانمت — نہ دانم چنیں یا چناں خوانمت

جز این نیست آگہ ز صنع تو کس — کہ ہر ہست از ہستی تست و بس

زمین و زماں صنع پرکار اوست — تعالی اللہ این کارہا کار اوست

جز این ہیچ نہ دانم من ناشناس — کہ پرتو بود زاں چہ گیرم قیاس

نماید ہر صورت از پیش و پس — بود پرتو ذات بے چون و بس

درین پردہ کس محرم راز نیست — در راز او بر کسے باز نیست

تَعَالَی اللّٰہُ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔

و بعد از تحمید ملک حمید و ثنا و ستایش خداوند مجید نعت و صفت شہریارے است کہ صیت آوازہ او از جبروت و ملکوت درگزشتہ و پادشاہے کہ علو شان و رفعت مکانش از عالم علیین گوئے سبقت بردہ و رسالت پناہے کہ بہ رسالتش گرگ بے زبان بہ شہادت زبان کشودہ۔ و نبوت دستگاہے کہ بہ ادائے نبوتش سوسمار در دست اعرابی بہ نطق درآمدہ۔

سفیرے کہ زبان بہ پیام آوری خالق یکتا دلیل راہ ہدیٰ برائے خلق گشتہ و مبلغے کہ برائے تبلیغ باوجود ناخواندگی زبان فصاحت در عالم بلاغت مانند تیغ مصری آختہ و پیام آورے کہ بہ وساطت روح الامین بوجہ انسبیت رب العالمین تمام مخلوقین را صراط المستقیم ہدایت نمودہ و امینے کہ گاہے زبان حق بیان بجز صدق و راستی نہ کشودہ و حبیبے کہ بجز محبت ذات الوجود بہ دیگرے دل نہ بستہ۔

نظم

سپہر وفا بحر احسان علم — جہان کرم کوہ انصاف و حلم
محمدؐ کہ رشح بقا جام اوست — جہاں روشن از پرتو نام اوست
رسولؐ عرب شاہؐ امیؐ لقب — دلیل عجم رہ نمائے عرب
بہشت برین لالہ باغ او — جہاں روشن از نور مازاغ او
بہ اکرام خاص و بہ فضل عمیم — شفاعت گر روز امید و بیم
چراغے کہ شد دیدہ را عین نور — چہ نورے کز و چشم بد باد دور
در انگشت او خاتم سروری — قوی پشتش از مہر پیغمبری

صَلوٰۃُ اللہِ وَسَلَامَہٗ عَلَیْہِ۔

و بعد از حمد خدا و نعت رسول واجب الاقتدا معرفت و ثنا سائی خلفائے رضؓ راشدین و ائمہؒ اہل یقین کہ جانشینان حضرت سید المرسلینؐ و نگاہ دارندۂ اوامر دین و حافظ امور مسلمین و مومنین شمع شبستان ہدایت و چراغ تاریکی از برائے راہ معرفت اند رضوانَ اللہِ علیہم اجمعین۔

امابعد بموجب ارشاد کرامت بنیاد کوکب فروزندہ ارجمندی ستارہ درخشندہ صبح سربلندی

تاج سپہر سعادت افسر ملک مہابت بسیط آستاں ملک پاسباں ظفر علم فتح نشاں جوہر شمشیر حیدری نگین خاتم ید صفدری ابر فیض وجود وسخا سحاب لطف و مرحمت وعطا کیوان جاہ مشتری بارگاہ آفتاب سپہر فتوت قمر تاباں برج فخامت مریخ صولت ناہید بہجت سہیل نگیں سحاب ہمت بحر جود و معدن کرم قلزم خوبی و کان ہم فارس میدان ارجمندی رکیب سربلندی

نظم

معراج کمال اہل دانش — منہاج جلال آفرینش

آئینۂ صورت نکوئی — مرآت جمال خوب روئی

معنی صحیفۂ مہ و خور — مبنی کتاب چار عنصر

راز ملکوت را ہم آواز — بحر جبروت را گہر ساز

انیست ملک زندگانی — سدرہ فتنۂ زمانی

آبادی خطۂ دل وجاں — معموری شہر بند امکاں

یعنی جناب مستطاب معلی القاب نواب میر نجف علی خاں بہادر شمشیر جنگ ادام اللہ ظلہ العالی این نسخہ دل کشا کہ موسوم بہ راحت افزا گشتہ مشتمل بر خلص تواریخ آست این بندہ حقیر و کمینہ سراسر تقصیر محمد علی ابن محمد صادق الحسینی شروع بہ تالیف نمود و این کتاب مشتمل است بر دو باب :-

باب اوّل در ذکر پادشاہان تیموریہ صاحب قران کہ در ایران و توران پادشاہت کردہ اند -

باب دوم در ذکر پادشاہان عظیم الشان صاحب قرانیہ کہ از فضل ایزد مستعان بہ پادشاہی ہندوستان بلند آوازگشتہ اند۔ الیٰ یومنا ہذا۔

باب اوّل

در ذکر ملوک صاحب قرانیہ تیموریہ کہ در بلاد ایران و توران پادشاہی کردہ اند

بہ داں کہ صاحب قران امیر تیمور گورگان بن امیر ترغائی بن امیر توکل بن پلنکر نویان بن امیر ایجل بن قراخان نویان بن سوغو نخجن بن ایرو نجی برلاس بن قاجولی بہادر بن تومنہ خاں بن بایسنقر خاں بن قندو خاں بن دوتومین خاں بن یوقا خاں بن لوزنجر قان بن الانقوا۔ ولادت باسعادتش دوم شعبان و بہ روایت بیست و پنجم شعبان سنہ ہفت صد و سی و شش بہ وقوع پیوست و در سنہ ہفت صد و شصت و یک تغلق تیمور خاں بن الیاس خواجہ بن دوا خاں نبیرہ چغتائی خاں برائے تسخیر سمرقند آمدہ بود۔ صاحب قران با امیر حاجی برلاس رفیق بودند ملازمت تغلق تیمور خاں نمودہ بہ منصب حکومت تومانات شہر سبز یافتند و قدرے جمعیتے بہم رسانیدند و در سنہ ہفت صد و شصت و دو امیر حسین بن امیر مسلا بن امیر قدغن نویانی از امیر بایزید جلائر و امیر تیمور مدد طلبید و امیر تیمور بہ مدد او شتافتہ کیقباد ختلانی را بہ قتل آوردند و اکثر بلاد ما وراءالنہر در تصرف امیر حسین درآمد و در سنہ ہفت صد و شصت و سہ تغلق تیمور خاں بار دیگر لشکر بہ ما وراءالنہر کشید۔ امیر بایزید جلائر مقتول گشت و امیر حاجی بہ گریخت و امیر تیمور منظور نظر او گشتند و بعد از معاودت خاں مذکور امیر تیمور با امیر حسین ملحق شد و ہر دو بہ تقریبے دستگیر علی بیگ جونی قربانی شدند

و محمد بیگ جونی قربانی برادر علی بیگ ایشاں را از قید خلاص کرده و در سنه هفت صد و شصت و هفت فی مابین امیر حسین تونانی و امیر تیمور گورگانی سوء المزاجی به وقوع پیوست و در سنه هفت صد و هفتاد فی مابین صاحب قران و امیر حسین مصالحت شد و امیر تیمور متابعت امیر حسین قبول نمود و در هفت صد و هفتاد و یک در میان امیر تیمور و امیر حسین به مخالفت و مخاصمت رو داده و در ماه شعبان سال مذکور محاربه عظیم به میان آمد و امیر حسین اسیر و دست گیر گشته از نظر صاحب قران به گزشت و امیر تیمور او را به امیر کے خسرو که یکے از کساں او را امیر حسین کشته بود سپرده او امیر حسین را با دو پسرش نهم رمضان المبارک به قتل رسانید و روز چهار شنبه دوازدهم رمضان به ساعت نیک بر تخت سلطنت جلوس فرموده ـ درآں وقت از عمر شریفش سی و پنج سال گزشته بود ـ سی و هفت سال در ملک گیری و پادشاهت به کمال استعداد و استقلال اشتغال داشت و فتوحاتے که آں جناب را رو داده از حد و حصر بیش تر است ـ باز نده حشم مکرر محاربات نمود او را دست گیر نموده به قتل رسانید و خوارزم را از صوفی یوسف به مصالحت به گرفت و عازم ترکستان گشته فتوحات متعدد نمود و به مغولستان رفته آں دیار را متصرف گشت و امیر زاده میراں شاه را به عزم تسخیر رخصت فرمود و هرات و اسفراین و سیستان و گرم سیر و قندهار به دست شاه مذکور مفتوح شد و در سنه هفت صد و هفتاد و هشت یورش سه ساله بر خود قرار داد و مکرر با توق تمش خاں پادشاه دشت قبچاق جنگ ها نموده شهر تبریز را مفتوح ساخت و فتوحات بسیار در سنین متعدده نصیب او شد و در سنه هفت صد و نود و چهار به عزم یورش پنج ساله از سمرقند کوچ نموده استر آباد را به گرفت و به مازندران

توجہ نمود و اولاد میر قوام الدین مرعشی کہ بادشاہ مازندران بہ آں جا تعلق داشت مستاصل نمود
و از آں جا بہ شیراز رفت محاربہ نمود۔ بعد جنگ عظیم مظفر و منصور شد و جمیع آل و اولاد آں جا را
بہ قتل رسانید و شیراز را بہ پسر خود شیخ عمر بہادر ارزانی داشت و بہ سمت ہمداں کوچ کرد
و آذربائجان را با التمام مفتوح ساخت و حکومت آں ملک بہ میرزا میراں شاہ مفوض گشت
و از آں جا بہ دار السّلام بغداد رفت و فتح بغداد نمود و بہ زیارت مراقد آئمہ و اولیائے آں جا
مشرف گشت و بہ نجف اشرف و کربلائے معلی رفتہ شرف اندوز زیارت گردید و فتح قلعہ
تکریت فرمود و در آں فتح عمر شیخ مرزا بہ تیر اہل قلعہ مقتول گشت و حکومت تمام بلاد خراسان
تا فیروز کوہ دری بہ شاہزادہ میرزا شاہ رخ مقرر گشت و شب جمعہ بیست و یکم ذی حجہ ۷۹۹ھ
میرزا بایسنقر بن میرزا شاہ رخ متولد گردید و در سنہ ہشت صد صاحب قران گیتی ستان
عازم بلاد ہندوستان شد و جنگ ہائے بسیار نمود۔ اکثر بلاد و نواح ہندوستاں را بہ تسخیر خود
در آوردہ و با کفار قلاع و حصار آں ذات محاربات نمود و در سنہ ہشت صد و یک ۱ اوائل
محرم بہ صوب کابل رسید و در ماہ صفر کابل را مفتوح ساخت و حکومت کابل و ملتان بہ پیر محمد
بن جہانگیر نبیرہ خود عطا فرمود و پیر محمد ملتان را مفتوح ساخت و بیست و نہم ربیع الاولیٰ
صاحب قران از آب جون کہ عرف جمنا گویند عبور نمود و در ہفتم ربیع الآخر با سلطان محمود بادشاہ
دہلی و ملو خاں کہ یک لک و بیست ہزار سوار و چہل ہزار پیادہ و صاحب ہفت صد فیل بودند
محاربہ عظیم کردہ مظفر و منصور شد و ہشتم ربیع الآخر دہلی را مفتوح گردانید و روز جمعہ دہم ربیع الآخر
خطبہ بنام صاحب قران خواندند و روز پنجشنبہ شانزدہم دہلی را غارت کرد و بیست و چہارم شہر مذکور

که روز جمعه بود از دهلی به سمت سمرقند معاودت فرمود و خضر خان را به پادشاهت دهلی برگزید ـ و
یازدهم رجب به کابل رسید و بیست و یکم شعبان به سمرقند وارد شد و در سنه هشت صد و
دو هشتم محرم الحرام روز چهارشنبه به قصد یورش هفت ساله از سمرقند بیرون آمد و درین سال
تیمور قتلق اغلان پادشاه اوزبک و ملک ترقوق پادشاه مصر و تغوز خان پادشاه ختا و خضر خان
پادشاه مغولستان ازین جهان فانی رخت بربستند و آن سال را مرگ شاهان می گفتند و
در آن سال سلطان احمد جلایر مختل گشت و شیروان نامی را از غلامان خود به قتل رسانید و
دو هزار کس به نوکران خود بکشت و پیش قرا یوسف ترکمان رفت و هر دو به بغداد آمدند و
بغداد را غارت نموده از بیم او الا دمیرزا عمر شیخ گریخته نزد ایلدرم بایزید خوندکار رفتند و
در سنه هشت صد و سه صاحب قران به سمت شهر سیواس الغار فرمود و در صفر قلعه بهنی و ستی
را مفتوح ساختند ـ روز یکشنبه نهم ربیع الاول در نواح حلب رسیدند و پانزدهم شهر مذکور
کوچ کرده فتح حلب نمودند و بیست و یکم ماه مذکور بعلبک را به تصرف در آوردند و سوم جمادی الاولے
از بعلبک عازم سمت شام شدند ـ روز سه شنبه نوزدهم شهر مذکور با سلطان فرخ بن ترقوق
پادشاه مصر و شام مصاف دادند و در ظاهر دمشق جنگ نمودند و فتح آن بلده فرمود و سلطان
منهزم گشت و روز جمعه بیست و دوم جمادی الاولی در دمشق در مسجد بنی امیه خطبه به نام امیر تیمور
گورگان خواندند و صاحب قران امر نمودند که اهل دمشق را غارت کنند و اهالی آن شهر را اسیر نمایند
چنانچه روز چهارشنبه غرهٔ شعبان دمشق به غارت رفت و اکثر اهالی شهر به انتقام
خون حضرت امام حسین علیه الصلوٰة والسلام که پیشتر امیر تیمور را این تهمت گفته بود ـ فرد

کنم آفتاب دگر منجلی　　　کشم انتقام حسین علی

به قتل رسیدند و اسیر گشتند و تمام شهر را آتش داده سوختند و اکثر مقبره ہائے بنی اُمیہ
خراب کردند و قبر ہا را به شکستند۔ پس از شام معاودت فرمود۔ روز یکشنبہ بیست و ہفتم
ذی قعده بغداد را مفتوح ساخت و امر به قتل عام بغدادیان فرمود۔ سلطان فرخ خود را در آں
روز به دجله انداخت و در ذی حجه صاحب قران به دار السلطنت تبریز معاودت فرمود و در سنہ
ہشت صد و چہار ایلچی ایلدرم بایزید خوندکار روم در تبریز آمده ملازمت صاحب قران نمود
و چوں آدابے که منظور نظر بود به ظہور نہ رسید برہم زدگی واقع شد۔ روز یکشنبہ ہفتم شعبان
به عزم رزم ایلدرم بایزید کوچ فرمود در عرض راه قلعه ترتوم را از گرجیان مفتوح ساخت۔
ششم رمضان قلعه کماخ به سعی امیرزاده محمد سلطان از رومیان مسخر گشت و اکثر قلاع روم
به تسخیر در آمد و در ماه ذی حجه تقارب فریقین رو داده نوزدہم شہر مذکور فی مابین دو پادشاه
عالی جاه حرب صعب عظیم به وقوع پیوست و بعد از کوشش و کشش بسیار از طرفین از قضائے
خالق انس و جاں قیصر اسیر و دست گیر سپاه صاحب قران شد۔ ایلدرم بایزید را از نظر
به گزرانیدند۔ امیر تیمور او را منظور نظر فرموده به دل جوئی و رضا طلبی اش سعی فرموده و
بار دیگر او را پادشاه خوندکار روم فرموده معاودت نمودند و در ۸۰۵ھ قلعه ازبیر را از
فرنگیه مفتوح ساخت و در شعبان امیرزاده محمد سلطان ابن الابن صاحب قران که سی و نُه
سال عمر داشت وفات یافت و در سنہ ہشت صد و شش در محرم قلعه کریتین را از گرجیان
اخذ نمود و قلعه فیروز کوه مازندران به تسخیر در آورده و در سنہ ہشت صد و ہفت ھ اخل

نیشاپور رسیدہ و در ربیع الاول شروع جشن شاہزادگان نمود و عجب سامانے کہ لائق چنیں صاحب قران بود فرمود و بعد از انقضائے جشن و سور بہ عزم تسخیر ملک خطائی با ہشت صد ہزار سوار و پیادہ از سمرقند بیروں آمدند۔ در ماہ رجب مریض گشتہ صاحب بستر شدند و شب چہار شنبہ ہفدہم شعبان یک بارگی دست از تسخیر ممالک کوتاہ نمودہ در مضجع خاک پا در از بہ آرام تمام خفتند۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

امرا بہ خلیل سلطان بن میرزا میراں شاہ کہ در آں وقت در موضع تاشقند استقامت داشت بیعت کردند و در آں وقت بیست و یک سالہ بود۔ غرۂ رمضان بر تخت سمرقند جلوس نمود۔

شاہ رخ پادشاہ بن صاحب قران امیر تیمور گورگان پانزدہم رمضان بر تخت ہرات و خراسان جلوس نمود۔ پادشاہے بود رعیت پرور و عدالت گستر و فتوحات در عہد خود نمودہ و در سنہ ہشت صد و ہشت میرزا سلطان حسین نواسہ صاحب قران با میرزا خلیل سلطان در سمرقند جنگ نمودہ منہزم گشت و میرزا پیر محمد بن جہاں گیر کہ ولی عہد صاحب قران بود نیز با میرزا خلیل محاربہ نمود۔ در سنہ ہشت صد و نہ میرزا عمر بن میرزا میراں شاہ بعد از شکست یافتن از جنگ برادرش میرزا ابابکر بہ ملازمت شاہ رخ پادشاہ مشرف شدہ و در ربیع الآخر میرزا شاہ رخ استرآباد را مفتوح ساختہ حکومت آں جا بہ میرزا عمر ارزانی داشت و در ہماں ماہ ایالت طوس و کلات و ابیورد و نسا و نیشاپور و سبزوار را

به میرزا الغ بیگ پسر خود مقرر فرمود و در رمضان میرزا پیر محمد بن جهان گیر ولی عهد صاحب قران
به دست پیر علی به قتل رسید و میرزا عمر که به حکومت استرآباد سرفراز شده بود برعم بزرگ وار
بغی اختیار کرده و به جنگ آمد و در روز دوشنبه نهم ذی قعده کشته شد و قرا یوسف ترکمان
و سلطان احمد جلائر از قید سلطان فرخ خلاصی یافتند و سلطان احمد بغداد را به گرفت و تبریز را
نیز متصرف شد و میرزا ابابکر عازم تبریز گردید و سلطان احمد جلائر به گریخت و میرزا ابابکر با قرا
یوسف محاربه نموده منهزم گشت و بار دیگر با قرا یوسف در همین سال اتفاق محاربه واقع شد و
میرزا میران شاه درین معرکه به قتل رسید و اهل حرم او به دست قرا یوسف اسیر گشتند
و میرزا ابابکر منهزم گردیده به کرمان رفت و آن جا نیز از سلطان اویس منهزم شد و در سنه
هشت صد و ده شاه رخ حکومت بلخ به میرزا قندز بن پیر محمد بن جهان گیر ارزانی داشت و
او برادر خود میرزا اسکندر را مقید نموده پیش شاه رخ فرستاده و شاه رخ او را مطلق العنان
ساخت و او گریخته نزد برادرش رفت و هم چنین وقایع بسیار در پادشاهت شاه رخ پادشاه
روی داد که اگر همه نوشته شود کلام امیر تیمور به طول می کشد و بعضی از احوال اولاد او
به قلم می آرد ـ میرزا ابو بکر بن میرزا میران شاه در کرمان کشته شد و در سنه ۸۱۵ھ میرزا علاء الدین
بن بایسنقر در سنه هشت صد و بیست متولد گردید و میرزا سعد وقاص بن محمد سلطان بن جهان گیر
بن صاحب قران که پیش قرا یوسف رفته بود در سنه هشت صد و بیست و یک فوت شد
و در سنه هشت صد و بیست و پنج میرزا ابوالقاسم بابر میرزا بایسنقر متولد گردید و در سنه ۸۳۷ھ
میرزا بایسنقر بن شاه رخ پادشاه که از عمرش سی و هفت سال چهار ماه منقضی گشته بود وفات یافت

و در سنہ ہشت صد و سی و ہشت میرزا ابراہیم سلطان پسر پادشاہ فوت شد و حکومت فارس کہ بہ او مقرر بود بہ پسرش میرزا عبداللہ استقرار یافت و در سنہ ہفت صد و چہل و ہشت میرزا جوگی پسر کوچک تر پادشاہ فوت شد و در سنہ ہفت صد و پنجاہ میرزا شاہ رخ پادشاہ در شہر رے روز یکشنبہ بیست و پنجم ذی حجہ بہ درد معدہ جہان فانی را وداع نمود۔

میرزا علاء الدین علاء الدولہ بن بایسنقر بن شاہ رخ شاہ در محرم الحرام ۸۵۱ھ بہ جائے جد بزرگوار بر تخت سلطنت جلوس نمود و میرزا عبداللطیف بن میرزا الغ بیگ جدہ اش گوہر شاد آغا را غارت کردہ بود از یں جہت میرزا علاء الدولہ او را دست گیر نمودہ بہ قید ساخت۔ و میرزا الغ بیگ از سمرقند بہ عزم گرفتن تخت ہرات حرکت نمودہ بہ کنار آب آمویہ رسیدہ با میرزا علاء الدولہ مصالحت نمودہ میرزا عبداللطیف را خلاص ساختہ برگشت و میرزا عبداللطیف بار دیگر با میرزا علاء الدولہ مخالف شد و میرزا الغ بیگ را بہ عزم رزم مصمم ساختہ باز از آب جیحوں کہ امویہ باشد عبور نمودہ بہ محاربہ میرزا علاء الدولہ شتافت و فی مابین محاربہ صعب واقع شد و میرزا علاء الدولہ منہزم گردید۔

میرزا الغ بیگ گورگان بن شاہ رخ ولادت باسعادت در ۷۹۶ھ واقع شد۔ پادشاہے بود فاضل و دانش مند و در علوم متداولہ و ریاضی و نجوم و ہیئت ماہر کہ در ۸۳۵ھ در سمرقند در ایام شاہ زادگی و حکومت آں جا از جانب پدر بہ اتمام رسانیدہ و خود آں عمل را با جمعے از دانش مندان منجمیں بہ عمل آوردہ بہ ہر تقدیر بعد از انہزام میرزا علاء الدولہ در ۸۵۲ھ بر تخت ہرات مستقل گشت و سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میرزا میراں شاہ و میرزا یار علی از قید

به گریختند و جمعیت نمودند و میرزا الغ بیگ به محاربه میرزا یار علی روانه شده و میرزا یار علی هزیمت یافته و میرزا الغ بیگ حکومت هرات به میرزا عبداللطیف ناخلف خود تفویض نموده به سمرقند رفت و میرزا یار علی به هرات آمده شهر را به گرفت و میرزا عبداللطیف گریخته به سمرقند روانه شد و میرزا الغ بیگ که به سمرقند رفته بود میران شاه توجین که از محبان میرزا عبداللطیف بود میرزا الغ بیگ را به شهر راه نه داد و میرزا عبداللطیف به پدر رسیده پدر و پسر باهم ملاقات کردند۔ پدر را به گرفت و حواله عباس نامی که میرزا الغ بیگ پدر او را کشته بود نمود۔ عباس میرزا مذکور را به قصاص پدر خود در ۸۵۳ھ از میان برداشت و میرزا یار علی که شهر هرات را گرفته بود به دست امرایان میرزا ابوالقاسم بابر بن میرزا بایسنقر کشته شد۔

میرزا ابوالقاسم بابر ولادتش در ۸۲۵ھ بود۔ غره محرم الحرام ۸۵۳ھ بر تخت هرات مستولی گردید۔ پادشاهے بود خوش خلق و صاحب همت و اختلاف بسیار در سلطنت او واقع شد۔

و میرزا عبداللطیف پدر کش که در رمضان سالے که پدر را کشته به جائے پدر نشسته بود در همان سال به دست باباحسین کشته شد۔ زیاده از شش ماه شاهی نه کرد۔

و میرزا عبدالله بن ابراهیم سلطان بن شاه رخ به جائے میرزا عبداللطیف بر تخت سمرقند نشست۔

میرزا محمد سلطان بن بایسنقر به هرات لشکر کشید و در میان هر دو برادر جنگ به وقوع پیوست و میرزا ابوالقاسم بابر منهزم گشت و میرزا محمد سلطان در ۸۵۴ھ بر تخت هرات نشست و سکه و خطبه به نام خود کرد و میرزا ابوالقاسم بابر به جرجان رفت و میرزا علاءالدوله که بعد از فوت شاه رخ بر تخت جلوس نموده بود از سیستان لشکر فراهم آورده با میرزا محمد سلطان

جنگ کردہ منہزم ساخت و در ہرات جلوس نمود۔ ناگاہ بار دیگر میرزا ابوالقاسم بابر با جمعیت بہ ہرات رسید و میرزا علاء الدولہ منہزم گشت و در ہرات سکہ و خطبہ بنام خود نمود۔ ۸۵۵ھ۔ میرزا علاء الدولہ بہ دست میرزا ابوالقاسم بابر دست گیر شد و در موضع جساراں با میرزا محمد سلطان نیز محاربہ عظیم روداد و میرزا محمد سلطان نیز دست گیر گردید پس میرزا ابوالقاسم بابر میرزا محمد سلطان را بہ قتل رسانید و در چشمان میرزا علاء الدولہ میل کشید و در سنہ مذکور سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میرزا میراں شاہ سمرقند را بہ گرفت و میرزا عبداللہ شیرازی بہ قتل رسانید در ۸۵۶ھ میرزا علاء الدولہ باوجود کوری از حبس برادر بہ گریخت و پناہ بر قوم ارلاد برد و جمعیت بہم رسانیدہ بار دیگر بہ محاربہ میرزا ابوالقاسم بابر کمر بست۔ اما ازو منہزم گشت و نزد میرزا جہاں شاہ بن قرا یوسف رفت و در ۸۵۷ھ میرزا جہاں شاہ صفہان و قم و کاشان و طہران گرفت و شیراز را بہ تصرف خود آورد و میرزا ابوالقاسم بابر امیر بہ قتل خلیل سلطان بن میرزا محمد بن جہاں گیر کہ در جنوشاں بود فرمود و سلطان ابوسعید ہرات را بہ گرفت و بابر بہ عاودت نمود و سلطان ابوسعید منہزم گردید و میرزا ابوالقاسم بابر بہ تعاقب سلطان ابوسعید تا سمرقند عنان نہ کشید و شہر را محاصرہ نمود۔ فی مابین صلح واقع شد و میرزا ابوالقاسم بابر برگشتہ داخل ہرات شد و در ۸۶۱ھ روز سہ شنبہ بیست و پنجم ربیع الآخر در مشہد مقدس میرزا ابوالقاسم بابر بہ اجل طبعی درگزشت۔

میرزا شاہ محمود بن میرزا ابوالقاسم بابر بر تخت ہرات بہ جائے پدر جلوس نمود و میرزا ابراہیم بن علاء الدولہ سپاہ فراہم آوردہ و میرزا شاہ محمود چوں مقابلہ او نہ توانست

راه فرار پیمود۔

میرزا شاہ ابراہیم روز سہ شنبہ ماہ رجب بر تخت ہرات جلوس نمود و در شعبان با میرزا شاہ محمود در حوالی مشہد مقدس جنگ صعب واقع شد و میرزا شاہ محمود شکست یافتہ بہ گریخت۔

سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میرزا میراں شاہ روز سہ شنبہ بیست و پنجم شعبان یکہ تازناگاہ از سمرقند رسیدہ داخل بلدہ ہرات شدہ بر فراز تخت صعود گشت و وجوہ دینار و دراہم را بہ نام خود مزین ساخت و در رمضان گوہر شاد آغا والدہ میرزا بایسنقر زوجہ شاہرخ پادشاہ را بہ قتل رسانید و دریں اثنا خبر رسید کہ میرزا احمد و میرزا جوگی پسران میرزا عبداللطیف پدرکش در سمرقند خروج کردہ اند سلطان ابوسعید عازم سمرقند شد و در شوال ہر دو شاہزادہ جنگ نمودند و میرزا احمد کشتہ شد و میرزا جوگی رو بہ گریز نہاد۔ در ماہ صفر ۸۶۲ھ میرزا شاہ ابراہیم داخل ہرات شدہ بار دیگر جلوس فرمودہ و ہفتم جمادی الآخر میرزا علاءالدولہ نزد پسرش در ہرات آمدہ و در ماہ شعبان میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف قراقوینلو یکہ و ناگاہ از آذربائجان آمدہ ہرات را جبراً و قہراً مفتوح ساختہ جلوس نمود و چوں خلل در ملک واقع شد و در آخر سال برگشتہ بہ دارالملک خود رفت و در ۸۶۳ھ بار دیگر سلطان ابوسعید از سمرقند معاودت نمودہ ہرات را متصرف شد و سکہ و خطبہ بہ نام خود ارزانی داشت و با میرزا علاءالدولہ پسرش میرزا ابراہیم جنگ نمود و آں ہا منہزم گشتند و در قندز با میرزا سنجر نیز حرب کرد و میرزا سنجر کشتہ شد و میرزا ابراہیم در رمضان بہ اجل معہود در گزشت و سلطان ابوسعید قلعہ تیرہ نور را مفتوح ساخت و میرزا شاہ محمود کشتہ شد و میرزا سلطان حسین بایقرا کہ در حدود استراباد بود

سبزوار را تاخت نمود۔ در سنہ ۸۶۴ھ سلطان ابوسعید بر جرجان لشکر کشید و سلطان حسین میرزا
منہزم گردید و میرزا علاء الدولہ در محرم سال مذکور وفات یافت و در بیست و یکم صفر نعش او را
بہ ہرات آوردند و در سنہ ۸۶۵ھ میرزا جوگی بن عبداللطیف در حوالی سمرقند خروج کرد و سلطان
ابوسعید برائے مدافعت بہ سمرقند شتافت و میرزا جوگی در موضع شاہ رخیہ متحصن گردید و
سلطان حسین میرزا ہرات را محاصرہ کرد و سلطان ابوسعید از استماع این خبر معاودت نمود
و سلطان حسین میرزا منہزم گشت و در سنہ ۸۶۶ھ سلطان ابوسعید برائے حرب سلطان حسین میرزا
بہ استراباد رفت و سلطان حسین منہزم گردیدہ و سلطان ابوسعید حکومت آں جا بہ پسر خود سلطان محمود
تفویض نمودہ بہ ہرات معاودت نمود و خواجہ معز الدین وزیر خود را در دیگ آب جوشاں
انداخت و در سنہ ۸۶۹ھ از ہرات بہ مرو رفتہ آں جا قشلاق نمود و باز آمدہ داخل ہرات شد
و در سنہ ۸۷۰ھ میرزا بایسنقر بن میرزا ابوسعید متولد شد و سلطان ابوسعید جشن ختانت شاہ زادگان
شروع نمود و سور عظیم بجا آورد و تکلفے فرمود کہ عقل از احصائے آں قاصر است و در سنہ ۸۷۲ھ
میرزا جہاں شاہ بن قرا یوسف ترکمان برائے محاربہ با میرزا حسن بیگ بایندری کہ آں را
آق قوینلو نیز گویند بہ دیار بکر رفت۔ در اول صلح گونہ شد و آخر برہم خوردہ و فی مابین حربے
عظیم واقع شد و میرزا جہاں شاہ بہ دست اسکندر لشکری بہ قتل رسید و میرزا یوسف و
میرزا محمدی پسران میرزا جہاں شاہ دست گیر شدند و اوذن حسن بیگی و میرزا حسن بیگ
ہر دو امر بہ قتل فرمودہ و بعد از کشتہ شدن میرزا جہاں شاہ پسرش حسین علی ہفتاد ہزار سوار جمع
نمودہ از سلطان ابوسعید مدد خواست کہ اگر آں جناب بہ ملک عراق نہضت فرمایند ملک آذربائیجان

را از دل و جان پیشکش می کنم۔ لہذا سلطان ابو سعید بہ عزم رزم میرزا حسین بیگ و امداد حسین علی
در اوائل شعبان از ہرات کوچ نمودہ و عراق و آذربائجان را تا تبریز بہ تصرف خود در آورد و حسین علی
آمدہ ملازمت نمود و از نزد میرزا حسین بیگ برادر زادہ اش ایلچی شدہ ملحق شد و او منظور نظر
نہ گشت و در ۸۷۳ھ بیست و دوم رجب فی مابین سلطان ابو سعید و امیر حسین بیگ حربے
صعب اتفاق افتاد و افواج سلطان ابو سعید منہزم گشتند۔ از قضاء سلطان اسیر و دستگیر
شد و بہ امر اوزن حسن مقتول گشت و دولت او منتقل بہ سلطان حسین میرزائے بایقرا گردید۔
ذکر اولاد صلبی سلطان ابو سعید نمودہ بعد ازاں بہ ذکر احوال سلطان حسین پردازیم۔

سلطان محمود بن سلطان ابو سعید بعد از استماع کشتہ شدن پدر دوم رمضان
بہ تخت ہرات نشست۔ دریں ضمن سلطان حسین ہرات را جبراً و قہراً بہ گرفت۔ سلطان محمود
فرار نمودہ نزد برادر خود سلطان احمد بہ سمرقند رفت و چند گاہے نزد برادر بود۔ در ۸۰۰ھ
از برادر گریختہ بدخشان و قندز و تغلان را بہ گرفت و چوں سلطان احمد کہ پادشاہ سمرقند بود
در ۸۹۹ھ فوت شد سلطان محمود بہ جلدی تمام آمدہ پادشاہ سمرقند و بخارا شد و در ۹۰۰ھ
او نیز ازیں جہان فانی بیروں رفت۔ شاہ رخ بن ابو سعید کہ پادشاہ غزنین و کابل و توابع
و لواحق بود وفاتش در ۹۰۱ھ واقع شد۔ میرزا عبد الرزاق پسر شاہ رخ بہ جائے پدر نشست
و در ۹۰۲ھ میرزا مقیم بن امیر ذوالنون سلطنت از وے بہ گرفت۔ میرزا عمر شیخ کہ پادشاہ اندجان
بود وفاتش در ۸۹۹ھ بہ وقوع پیوست۔ سہ پسر داشت میرزا ظہیر الدین بابر و میرزا
معز الدین جہانگیر و میرزا ناصر سلطان۔ میرزا الغ بیگ بن سلطان ابو سعید در ۹۲۹ھ فوت شد۔

سلطان حسین بن غیاث الدین منصور بن میرزا بایقرا بن میرزا عمر شیخ بن امیر تیمور

پادشاہے بود صاحب کمال و ہنرمند و صاحب اقبال و طالع بلند۔ علماء و فضلاء و شعراء و منشیان قرب و منزلت عظیم و صلہ ہائے وافر می یافتند و خلایق بہ رفاہ تمام می گزرانیدند۔ ولادتش در سنہ ۸۴۲ھ واقع شد و والد ماجدش میرزا غیاث الدین منصور در سنہ ۸۴۹ھ فوت شد۔ و بعد از فوت پدر بہ ہمراہی میرزا ابوالقاسم بابر روزگاری گزرانید و بعد آں سلطان ابوسعید رفیق گشت و نوکری ہم رسانید و میرزا سنجر معز الدین بن پیر محمد جہانگیر بن صاحب قران دختر خود را بہ عقد او در آورد و ہمیشہ در فکر دولت و سلطنت بود تا آنکہ استرآباد را بگرفت و اکثر حرکات می نمود تا آنکہ در شعبان در سنہ ۸۷۳ھ خبر قتل سلطان ابوسعید بہ سمعش رسید۔ خود را بہ ہرات رسانید و سلطان محمود را منہزم ساخت۔ روز جمعہ دہم رمضان المبارک بہ ساعت سعد طالع فرخ بر تخت ہرات جلوس نمودہ پادشاہ شد و در ذی حجہ شروع بہ ساختن باغ جہاں نما نمود و در سنہ ۸۷۴ھ فیروزہ بیگم والدۂ پادشاہ فوت شد و میرزا یادگار محمد بن میرزا سلطان محمد بن میرزا بایسنقر بن شاہ رخ پادشاہ بہ امداد میرزا حسن بیگ ان قوینلو پادشاہ آذربائجان و عراق بر ہرات لشکر کشید و در آخر ربیع الاولی فی مابین او و سلطان حسین جنگ شد و میرزا یادگار منہزم گردید و در ذی حجہ بار دیگر میان ہر دو جنگ واقع شد۔ از قضاء شکست بر لشکر سلطان حسین افتاد و منہزم گشت و میرزا یادگار محمد بہ ظفر اختصاص یافت و بیست و نہم محرم الحرام در سنہ ۸۷۵ھ بر فراز تخت ہرات مستعلی گردید و خطبہ بہ نام میرزا حسین بیگ و بعد از آں بہ نام خود خواندند و بہ پادشاہی خراسان خود را دل خوش نمود و بیست و پنجم صفر میرزا سلطان حسین چوں بلائے ناگہاں

به ایلغار خود را به هرات رسانید و میرزا یادگار محمد در باغ زاغان شب به شرب خمر اشتغال داشت و میرزا سلطان حسین او را دستگیر نموده همان ساعت به قتلش رسانید و بار دیگر به استقلال تمام پادشاه و فرمان روا گشت۔ و چوں به سمع سلطان حسین رسید که سلطان محمود بن سلطان ابوسعید بلخ را به تصرف در آورده است سلطان حسین به جنگ او رفت و فی مابین حرب صعب واقع شد و سلطان حسین قرین فتح و ظفر گشته بلخ را به تصرف خود در آورده و وزارت دیوان اعلیٰ به نظام الدین امیر علیؒ شیر در آخر شعبان مقرر فرمود۔ عجب وزیر با تدبیر و صاحب کمال عالی قدر بلند اقبال بود و حکومت بلخ به امیر مظفر برلاس ارزانی داشت۔ احمد مشتاق که حاکم بلخ بود آمده ملازمت نمود و در ۸۷۳ھ حکومت بلخ به برادر اعیانی خود میرزا بایقرا تفویض فرمود و در ۸۸۵ھ از عجائب و بدائع آن است که در موضع خواجه خیران من اعمال بلخ از عهد حکومت میرزا بایقرا برادر کلاں سلطان حسین میرزا مزارے ظاهر شد و دراں لوحے بود که برآں مرقوم بود که این قبر علیؒ ابن ابی طالب است و در آں جا مردمان به زیارت مشرف می شدند اما این امر امریست که عاقل به هیچ وجه من الوجوه باور نمی کند و نجف اشرف را مرقد مبارک شاه اولیاء می دانند و در ۸۹۲ھ میرزا بایقرا حاکم بلخ وفات یافت و ایالت بلخ به درویش علیؒ برادر امیر علیؒ شیر مقرر شد و در ۸۹۳ھ بیکه سلطان بیگم دختر میرزا سنجر زوجه پادشاه و والده بدیع الزمان که مطلقه پادشاه بود وفات یافت و در ۸۹۷ھ شاه غریب میرزا پسر پادشاه فوت شد و حکومت استراباد به سلطان مظفر حسین میرزا تفویض یافت و بدیع الزمان میرزا عقوق پدر ورزید و سلطان حسین میرزا برائے تادیب پسر به بلخ رفت و در بیست و نهم شعبان محاربه واقع شد

و بدیع الزماں راه فرار پیموده به قندز رفت و پادشاه بلخ را محاصره کرده بلخ را به گرفت و به
حسین ابراهیم میرزا حکومت آں جا عطا نمود و محمد زماں میرزا ابن بدیع الزماں میرزا در ایام محاصره
در بلخ متولد شد و حسین مظفر میرزا به حکومت استراباد به مقر گشته بود روانه شد و فی مابین او و
محمد مومن میرزا ابن بدیع الزماں که در استراباد بود محاربه واقع شد و محمد مومن میرزا دستگیر
گردید۔ مظفر حسین میرزا او را نزد پادشاه فرستاد و شاه زاده نزد جدش متقید گشت و به مکر و خدعه
خدیجه بیگی آغا والدهٔ مظفر حسین میرزا مقتول گردید و چوں بدیع الزماں میرزا ازیں واقعه مطلع گشت
کمر به محاربه او بسته از قندز به استراباد آمد و بیست و پنجم شعبان در سنه ۹۰۳ھ در اخوین حرب
در پیوست۔ بدیع الزماں منهزم گشت۔ مظفر حسین میرزا قرین فتح و ظفر گردید و بالآخر فی مابین
بدیع الزماں میرزا و پادشاه مصالحت واقع شد و حکومت سیستان و فراه به او تفویض یافت
و در سنه ۹۰۴ھ محمد حسین میرزا بر مظفر حسین میرزا لشکر کشید و استراباد را به تصرف در آورد و مظفر حسین
میرزا هزیمت یافته نزد پدر شتافت و ابوالمحسن وغیره در ابیورد از سبب شرارت خدیجه بیگی آغا بغی
اختیار نمودند و سلطان حسین میرزا به جنگ هر دو پسر شتافته و در میان پدر و پسران ناخلف
محاربه به وقوع پیوست و هر دو شاه زاده منهزم گشتند و سلطان احمد میرزا به اجل طبعی درگذشت
و در سنه ۹۰۵ھ سلطان حسین میرزا به قصد تادیب محمد حسین میرزا که به خودسری استراباد را متصرف
شده بود روانه شد و محمد حسین میرزا هزیمت را غنیمت دانست و بدیع الزماں میرزا به اتفاق
امیر ذوالنون از سیستان خود را به هرات رسانیده شهر را محاصره نمود و چوں ایں واقعه به سمع
سلطان رسید به زودی خود را به هرات رسانید و بدیع الزماں میرزا به گریخت و آخر شعبان

آنچه که عذر تقصیرات خود را معروض داشته پادشاه از گناهان و عقوق او درگزشت مصالحت نمود و حکومت بار دیگر به او تفویض فرمود و در ۹۰۶ھ به سلطان حسین میرزا بار دیگر برائے تادیب محمد حسین میرزا عازم استراباد شد و محمد حسین میرزا فرار اختیار نمود و نزد پدر کساں فرستاده التماس عفو تقصیرات درمیان آورد و پادشاه تقصیرات او را معاف فرموده ایالت جرجان را به او ارزانی داشت و محمد محسن میرزا نیز ملازمت پدر کرد و امیر نظام الدین علی شیر از مرض سکته روز یکشنبه یازدہم جمادی الآخر جهان فانی را وداع نمود و محمد شبستانی خاں مشهور به شبیک خاں بن بداغ سلطان بن ابوالخیر خاں از اولاد جوجی خاں بن چنگیز خاں عزم تسخیر ما وراء النهر و ترکستان نموده ظاهر سمرقند را مخیم نمود و سلطان علی میرزا والی سمرقند و بخارا لاعلاج ملازمت کرد و محمد خاں شبستانی او را به قتل رسانید۔ سکه و خطبه در هر دو شهر به نام خود زد و خواند و ایں واقعه روز جمعه دہم جمادی الثانی به ظهور پیوست وظهیرالدین بابر پادشاه چوں ایں خبر مسموع نمود در وقتے که محمد خاں به تسخیر ملک دیگر مشغول بود خود را به ایلغار تمام به سمرقند رسانید و شهر را به گرفت و بخارا را نیز در تصرف خود در آورد و چوں ایں خبر به محمد خاں شبستانی رسید در ۹۰۷ھ بار دیگر معاودت نموده سمرقند و بخارا را مفتوح ساخت و محمد معصوم میرزا ابن سلطان حسین به اجل موعود درگزشت و حیدر میرزا ابن سلطان حسین نیز ازیں جهاں به سرائے دیگر انتقال نمود و اسکندر میرزا ابن میرزا بایقرا برادرزاده پادشاه نیز وفات یافت و در ۹۰۹ھ محمد خاں شبستانی نواح بلخ را غارت کرد و بدیع الزماں میرزا منهزم گشت و محمد خاں بے حصول فتح از ایستے معاودت کرد و فریدوں حسین میرزا گریخته نزد برادرش محمد حسین میرزا به استراباد رفت و محمد حسین میرزا به مرض حصبه درگزشت و در ۹۱۰ھ

ظہیرالدین بابر پادشاہ بہ کابل رفتہ بہ مصالحت از محمد مقیم ولد امیر ذوالنون ارغون کابل را بہ گرفت و بدیع الزماں میرزا بلخ را گزاشتہ بعد از عقوق و عصیان بے شمار بہ ملازمت پدر رسید و در رمضان پادشاہ بدیع الزماں میرزا را کنار آب مرغات فرستادہ و خسرو شاہ پسر امیر ذوالنون بہ قندز رفتہ بود بہ دست اوزبکے بہ قتل رسید و ابراہیم حسین میرزا وفات یافت و در سنہ ۹۱۱ھ حکومت قاین بعد از وفات ابراہیم حسین میرزا بہ برادر اعیانی او ابن حسین میرزا مقرر گشت و پادشاہ یعنی سلطان حسین میرزا بہ عزم رزم محمد شیبک خاں از ہرات برآمد و مریض گشت و در ذی حجہ بہ عزم سفر آخرت بر تخت رواں سوار شدہ در مضجع خاک آرام یافت۔ مدت عمر شش شصت و نہ سال بود و بعد از وفات آں پادشاہ عالی جاہ بدیع الزماں میرزا و مظفر حسین میرزا بہ شراکت بر تخت ہرات جلوس نمودند و چنیں اتفاق ہرگز واقع نہ شدہ بود کہ دو پادشاہ بر یک تخت و دو شمشیر در یک غلاف بہ گنجند۔ اما از سبب خدیجہ بیگی آغا ایں امر بہ وقوع پیوست و در سنہ ۹۱۲ھ محمد خاں شیبانی آیل امان را تاخت کرد و ظہیرالدین بابر پادشاہ بہ ہرات آمدہ با بدیع الزماں میرزا و مظفر حسین میرزا اتفاق نمود۔ بہ اتفاق ہم دیگر لشکر بر محمد خاں بہ کشیدہ و ہر سہ پادشاہ بہ اتفاق از ہرات برآمدند و محمد محسن میرزا مشہور بہ کیپک میرزا اتفاق نہ کرد بلکہ مدعی سلطنت شد۔ ازیں جہت ایں جمعیت برہم خورد و بابر پادشاہ از پیش ایشاں برآمدہ متوجہ کابل شد و محمد خاں بلخ را مفتوح ساخت و در سنہ ۹۱۳ھ تیمور سلطان بن محمد خاں و عبداللہ خاں بن محمود سلطان شہر ہرات را محاصرہ کردند و امیر ذوالنون در محرم کشتہ شد و بدیع الزماں میرزا فرار اختیار نمودہ بہ قندہار رفت و مظفر حسین میرزا بہ استراباد رفت و محمد خاں

شہر ہرات را بہ گرفت و قلعہ اختیار الدین و حصار بزہ تورانیز مفتوح ساخت و در ۹۱۳ھ تیمور سلطان و عبداللہ سلطان در ظاہر مشہد مقدس نزول کردند و ابوالمحسن میرزا و محمد محسن میرزا دست گیر شدند و بہ امر آیان دو شاہ زادہ ناہنجار بہ قتل رسیدند و بعد از اں بہ قاین رفتند و با ابن حسین میرزا جنگ کردند و ابن حسین میرزا انہزام یافتہ نزد شاہ اسمٰعیل صفوی رفت و را بر پادشاہ قندہار و زمین داور را بہ تسخیر خود در آوردہ و مظفر حسین میرزا در استراباد فوت شد و در ۹۱۵ھ محمد خاں شیبانی کرت ثانی با ایران آمدہ استرآباد و دامغان را مسخر نمود و بدیع الزماں میرزا بہ ملازمت شاہ اسمٰعیل رسید و فریدون حسین میرزا در معرکہ محمد خاں کشتہ شد و ابن حسین میرزا کہ بہ خدمت شاہ اسمٰعیل صفوی رسیدہ بود فوت شد و در ۹۱۹ھ بدیع الزماں میرزا از پیش پادشاہ صفوی مرخص گشتہ بہ موضع جرجان لشکر کشید و آں جا کارے نہ ساخت۔ بہ ہندوستاں رفت و آں جا نیز طالعش یاری نہ کرد۔ باز پیش شاہ اسمٰعیل آمد و شاہ او را در موضع شنیب غازاں متوطن گردانید و ہزار دینار از دیوان تبریز روزینہ تنخواہ کرد چوں سلطان سلیم خوندکار بر تبریز لشکر کشید بدیع الزماں میرزا ہمراہ او بہ استنبول رفت و آں جا بعد از چہار ماہ در ۹۲۰ھ بہ علت طاعون درگزشت و پسرش محمد زماں میرزا با شاہ اسمٰعیل مکرر جنگ ہائے بسیار کردہ آخر الامر دست گیر شد و شاہ او را پیش ظہیر الدین پادشاہ فرستاد۔ بابر پادشاہ او را حکومت بلخ داد و چندگاہے متابعت نمودہ بغی اختیار نمود و کارہائے او مختل بود در محاربہ شیر خاں در ۹۴۶ھ غرق شد و سلطنت تیموریہ ایران بہ صفویہ انتقال یافت لہذا باب دیگری پردازد۔

باب دویم

در ذکر سلاطین رفیع المکان عالی شان تیموریه که در هندوستان پادشاهی و فرمان روائی کرده اند۔ از ۷۷۱ لغایت یومنا هذا۔ از امیر کبیر صاحب قران شروع نموده تا زمان حال به قلم صداقت رقم بطریق اختصار و نهایت اجمال می آرد۔

صاحب قران امیر تیمور گورگان

احوال آن جناب انموذجی از مفصل در باب اول گزشت بهمین بیت اکتفا می نماید۔

نظم

سلطان تیمور آنکه مثل او شاه نبود — در هفصد و سی و شش در آمد به وجود

در هفصد و هفتاد و یکے کرد خروج — در هشت صد و هفت کرد عالم بدرود

و آن جناب را چهار پسر بود۔ جهانگیر میرزا۔ عمر شیخ میرزا۔ میرزا میران شاه و میرزا شاه رخ و وزرائے ایشان که کارگزاری می کردند سیورغتمش اغلان و امیر شیخ نور الدین و امیر شاه ملک و تردی بیگ و امیر برندق و خواجه یوسف و امیر خداداد و امیر شمس الدین محمد و امیر سیف الدین و امیرداد و ارغون شاه و غیر ایشان و قبر امیر تیمور در سمرقند است۔

میرزا میران شاه پسر سیوم صاحب قران است۔ ولادتش در ۷۶۹ھ واقع شد۔ و در زمان حضرت صاحب قران حکومت عراق و عجم و آذربائیجان به جناب میرزا مفوض بود و بعد از فوت صاحب قران میرزا ابابکر پسر میرزا میران شاه سکه و خطبه بنام پدر کرد و چون میرزا میرانشاه

مرض خبط دماغ داشت پسر کارگزاری می کرد۔ بیست و چہارم ذی قعدہ در سنہ ۸۱۰ھ در جنگ قرایوسف ترکمان کشتہ شد و او را پنج پسر بود۔ ابوبکر میرزا۔ عمر میرزا۔ سلطان محمد میرزا۔ سلطان محمود میرزا سی مورنغ تمش میرزا قبرش در مرو رود تبریز واقع است۔

سلطان محمد میرزا بہ سببے ہمراہ میرزا الغ بیگ روزگاری گزرانید و پسر ہائیش آداب جہان بانی از میرزا الغ بیگ حاصل می نمود۔ وفات میرزا در سنہ ۸۴۳ھ واقع شد۔ دو پسر داشت۔ ابوسعید میرزا۔ منوچہر میرزا۔ قبرش در سمرقند است۔

سلطان ابوسعید پادشاہ۔ احوالش در طبقہ اول تیموریہ رقم زدہ کلک بیان گردید۔ وفاتش در سنہ ۸۷۳ھ واقع شد۔ نہ پسر داشت۔ موضع قبرش در ما وراء النہر است۔

عمر شیخ میرزا پسر چہارم سلطان ابوسعید است۔ در سمرقند در سنہ ۸۶۰ھ متولد شد و در سنہ ۸۷۳ھ بر تخت فرغانہ واندہ جان جلوس نمود۔ روز شنبہ چہارم رمضان سنہ ۸۹۹ھ از بام کبوترخانہ افتادہ بہ اجل ناگہاں بہ تہہ خانہ قبر انتقال فرمود۔ مدت عمرش سی و نہ سال بود۔ سہ پسر داشت۔ بابر میرزا و جہانگیر میرزا و ناصر میرزا۔ وزیرا و امیر محمدی کوکلتاش بود و قبرش در فرغانہ است۔

ظہیر الدین محمد بابر پادشاہ ششم محرم الحرام در سنہ ۸۸۸ھ از بطن قتلق نگار خانم بنت یونس خاں کہ از اولاد چغتائی خاں بن چنگیز خاں بود متولد گشت و روز سہ شنبہ پنجم رمضان در سنہ ۸۹۹ھ بر تخت اندہ جان جلوس فرمود و تا مدت یازدہ سال با سلاطین چغتائی و اوزبک نبردہائے عظیم کردہ غالب گشتہ در سنہ ۹۰۳ھ با یسنقر میرزا پسر سلطان محمود محاربہ نمودہ غالب گشتہ

و در ۹۰۶ھ با محمد خاں سیستانی جنگ نمود و در ۹۰۹ھ متوجہ بدخشاں و کابل شد و خسرو شاہ والی بدخشاں متابعت قبول نمود و در ۹۱۱ھ کابل مفتوح شد و عازم فتح قندہار گشت و دریں سال زلزلہ عظیم در کابل واقع شد و تا یک ماہ زلزلہ بود و در ۹۱۷ھ سمرقند را فتح نمودہ ہشت ماہ فرماں دہی کرد۔ در ۹۱۸ھ با عبداللہ خاں جنگ عظیم واقع شد و چشم زخم عظیم رسید۔ راہ ولایت حصار پیش گرفت۔ بار دیگر بہ اتفاق امیر نجم الثانی کہ سپہ سالار شاہ اسمٰعیل صفوی بود در پائے قلعہ عجدوان با اوزبک جنگ عظیم واقع شد و نجم الثانی بہ قتل رسید و بابر بادشاہ متوجہ کابل شد و دل از ماوراءالنہر برکندہ کردہ رو بہ تسخیر ہندوستان آوردہ بہ سبب باز گشت۔
بار دوم در ۹۲۴ھ متوجہ ہندوستان شدہ بود۔ از سبب بے اتفاقی رفقا بہ کابل برگشت و در ۹۲۵ھ بابر بادشاہ بہ جانب بجور متوجہ شد و در اثنائے راہ زلزلہ عظیم واقع گردید نیم ساعت نجومی ماندہ۔ و سلطان علاء الدین سوادی در اندک زمانے فتح قلعہ بجور فرمود و نزد سلطان ابراہیم لودہی ایلچی فرستاد و بعد از اں در ربیع الاولیٰ روانہ کابل شد و بار چہارم در ۹۳۰ھ عازم ہندوستان شد و لاہور را تسخیر فرمودہ برگشت و داخل کابل شد۔ بار پنجم روز جمعہ غرۂ صفر ۹۳۲ھ بہ تسخیر ہندوستان عزم جزم نمودہ میرزا کامران را حاکم قندہار فرمودہ ہفدہم صفر باغ وفا منزل گاہ ساخت و چہارم ربیع الاولی بہ سیال کوٹ رسید و بیست و چہارم ربیع الاولی قلعہ بلوت مفتوح ساخت و نہم رجب با سلطان ابراہیم ولد سکندر سلطان کہ پادشاہ ہندوستان بود نزدیک پانی پت حربے عظیم واقع شد۔ با سلطان ابراہیم یک لک سوار و ہزار فیل بود و نزد بابر پادشاہ دوازدہ ہزار سوار۔ فتح نصیب بابر پادشاہ شد و بیست و نہم رجب درخور ہر کس انعام وا فر داد و

انعام و سوغات به کابل فرستاد و همت عالی و سخاوت بے شمار از حد و قیاس بجا آورد و دہلی
و آگره تا بهار در تصرف بابر پادشاه آمد و در ۹۳۲ھ رانا سانگا زمین دار اودے پور و جیتور که
با جمعیت عظیم و افواج بسیار با سپاه زمین داران و مرہٹه ماروار و انبیهر و میوات و بهدور
با مجموع راجپوتیه که جمع گشته بودند محاربه صعب واقع شد و بسیارے از فوج رانا و راجپوتیه
علف شمشیر شدند و رانا فرار اختیار نمود و فتح عظیم که در وهم و خیال کسے نه بود نصیب پادشاه
عالی جاه شد و در ۹۳۵ھ چندیری را مفتوح ساخت و در ۹۳۶ھ به سمت بهار رفت و آں جا
با نصرت شاه والی بنگاله مصالحت نموده برگشت و در ۹۳۷ھ شاه زاده همایوں بیمار شد۔ اطبار
از معالجه آں عاجز آمدند۔ بابر پادشاه تصدقات بسیار داد و الماسے که یک قطعه به وزن هشت
مثقال از غنایم سلطان ابراهیم به دست آمده بود تصدق نمود و خود سه مرتبه گرد سر گردید۔
چنانچه در مزاج شاه زاده تخفیفے و در نفس بابر ثقل و گرانی ظاهر شد۔ تا آنکه سیوم جمادی الاولی
وفات یافت۔ مدت عمرش پنجاه سال کامل بود عادل و سخی و شجاع باذل و مدبر و چهار پسر
در وقت وفات حی و قایم بودند۔ همایوں پادشاه و میرزا کامران در قندهار و میرزا عسکری و
و میرزا هندال در سرہند۔ و وکیل ایشاں امیر نظام الدین خلیفه و وزیر ایشاں شاه منصور و
سلیماں میرزا و خواجه کلاں بیگ و قبرش در کابل است۔

ابو النصر نصیر الدین محمد همایوں پادشاه پادشاہے بود نیکو سیر و مهربان و کریم و جود و
بخشائش وافر و در علم و کمال بر سلاطین تیموریه رجحان دارد۔ چهار دهم ماه ذی قعده در سنه ۹۱۳ھ
در قلعه ارک کابل از بطن ماهم بیگم که از اشراف خراسان بود متولد گشت و در شاه زادگی فتوحات

نموده و بعد از فوت پدر بر تخت سلطنت جلوس فرموده حکومت کابل و قندهار به میرزا کامران و سرکار
سنبهل به میرزا عسکری و سرکار الور به میرزا هندال و بدخشان به میرزا سلیمان داد و قلعه کالنجر را
محاصره نموده مبلغی پیشکش گرفته صلح فرموده و در سنه ۹۴۱ھ عازم بنگاله شد و چون از سلطان بهادر
گجراتی تمرد ظاهر شد عنان عزیمت به سمت گجرات معطوف داشت و محاربه به میان آمد و سلطان بهادر
به جانب ماندو فرار نمود - از آن جا بعد از معاودت پادشاه به گجرات رفت و محمد زمان میرزا
پسر بدیع الزمان از بابر پادشاه رو گردان شده پیش شاه گجرات بود به لاهور رفت و در
آن جا کارے نه ساخته باز به گجرات آمد و باز در میان پادشاه و سلطان گجرات جنگ شد
و سلطان بهادر گریخته به کهنبایت رفت و همایون پادشاه تعاقب فرموده و به بندر دیب
رفت و پادشاه چهار ماه در کهنبایت بود و از آن جا آمده جاپانیر را مفتوح ساخت و از آن جا
بار دیگر با عماد الملک که غلام و سر خیل شاه گجرات بود محاربه به واقع شد و گجرات را فتح نموده
میرزا عسکری را در گجرات گذاشته به برهان پور آمده و از آن جا به سمت اجین کوچ فرمود
و در سنه ۹۴۳ھ میرزا عسکری از گجرات به آگره روانه شد و گجرات بار دیگر به تصرف سلطان بهادر
آمد و میرزا عسکری بغی اختیار نموده با میرزا هندال که از جانب همایون پادشاه بود جنگ
واقع شد و میرزا عسکری شکست یافت و در سنه ۹۴۳ھ سلطان بهادر از سبب فرنگیان در دریا
غرق شد و محمد زمان میرزا گجرات را متصرف گردید و در همین سال شورش شیرخان افغان
برخاست و صوبهٔ بهار را متصرف شد و بنارس را تاخت نموده قلعه چنارگڑھ منزل خود ساخت
و چون همایون پادشاه به نواح قلعه رسید شیرخان گریخته و بعضے از بلاد بنگاله را به تصرف خود

درآورد و درہماں وقت محمد زماں میرزا آمدہ ملازمت پادشاہ کردہ مخلع گردید و در سنہ ۹۴۵ھ
ہمایوں پادشاہ بہ بنگالہ رفت و نصیب شاہ والی بنگالہ ہمراہ بود۔ شیرخاں با پسرش سلیم خان کہ
جلال خاں نام داشت بہ سمت رہتاس بگریخت و ہمایوں پادشاہ در بنگالہ بہ جہاد مشغول بود کہ ناگاہ
میرزا ہندال بغی اختیار نمودہ از دارالخلافت آگرہ متصرف شد۔ ازیں جہت شیرخاں فرصت یافتہ
بنارس را متصرف شد۔ میرزا کامران از لاہور آمدہ میرزا ہندال را از حرکت ناپسند باز داشت
و در سنہ ۹۴۶ھ پادشاہ را با شیرخاں کنار آب گنگ محاربات روئے داد و بعد از فتوحات
شکست بر لشکر پادشاہ واقع شد۔ چنانچہ محمد زماں میرزا در آب غرق شد و شیرخاں بہ تسخیر بنگالہ
عازم گشت و در سنہ ۹۴۷ھ در دہم عاشورا، با شیرخاں محاربۂ عظیم واقع شد و مردم بسیار بہ قتل آمدند
و شکست بر لشکر پادشاہ افتاد و پادشاہ بہ دارالخلافت رفت و ہجدہم محرم بہ دہلی رسید و ہفدہم صفر
بہ سرہند نزول فرمود و غرہ ربیع الاولی داخل لاہور شد و با برادران کنگاش نمود۔ چوں
نے اتفاقی ایشاں ملاحظہ فرمود بہ سندہ رفت و بیست و ہفتم رمضان بہ بھکر رسید و در سنہ ۹۴۸ھ
روانہ تھتہ شد و آں جانیز بہ سبب نفاق برادران سکونت نہ توانست نمود و در بیست و یکم
محرم الحرام سنہ ۹۴۹ھ بہ جانب اچھنتہ توجہ فرمود و در چہاردہم ربیع الاولی بہ جانب مالدیو عنان عزیمت
گردانیدہ آں جا جنگ واقع شد و بیرام خاں خود را بہ ہزار مکر و حیلہ از چنگال شیرخاں رہانیدہ
بہ گجرات آمد۔ در گجرات خود را بہ خدمت پادشاہ رسانید و پادشاہ عازم قندہار گردید و از سبب
نفاق برادران قندہار را فتح نمودہ راہ خراسان پیش گرفت و در سنہ ۹۵۰ھ مکتوب بہ شاہ طہماسپ
صفوی نوشتہ مصحوب جولی بہادر ارسال داشت و خود بہ سیستان رفت و احمد سلطان شاملو

به لوازم ضیافت پرداخت و چوں نامه به شهریار عجم رسید بسیار خوش حال و شادمان شده تا سه(۳) روز نقارهٔ شادمانی به نواخت و نامه به نهایت اشتیاق و برسر نامه ایں بیت نوشته ارسال داشت۔

بیت

هماے اوج سعادت به دام ما افتد — اگر ترا گزرے بر مقام ما افتد

و فرستاده را به انواع رعایت ها ممتاز گردانید و فرمانے به محمد خاں شرف الدین اغلی تکلو در خراسان بود نوشت و به امرائے دیگر نیز فرمان صادر شد که هر کدامے زیاده از مقدور به انواع ضیافت ها و پیشکش خود را معاف نه دارند و همایوں پادشاه غرهٔ ذی قعده داخل هرات شد و پنجم ذی حجه بر جام نزول فرمود و پانزدهم محرم الحرام در ۹۵۱ھ به مشهد مقدس رسیده سعادت زیارت حضرت امام رضا علیه الصلوٰة والسلام حاصل نمود و شاه قلی سلطان حاکم آں جا انواع ضیافت ها بجا آورد و در جمادی الاولیٰ همایوں پادشاه به قزوین رسید و شاه استقبال نموده خود سامان ضیافت می کرد و هر روز سیر و شکار باهم روزگار می گزرانیدند و چند گاه داد عیش و عشرت دادند۔ بعد ازاں شاه طهماسپ پسر خود سلطان مراد میرزا را با چندیں امرا و دوازده هزار سوار تابع همایوں پادشاه گردانید و رخصت انصراف ارزانی داشت و همایوں پادشاه به سیر تبریز رفت و از آں جا اردبیل و بعد از طے منازل وارد مشهد مقدس گردید و آں جا شاه زاده با امرائے تابعین در رسید و از آں جا کوچ فرموده اول قلعه بست را که در تصرف میرزا عسکری بود مفتوح ساخت و در ۹۵۲ھ هفتم محرم قلعه قندهار را محاصره کرد و بیست و پنجم جمادی الآخر

میرزا عسکری شمشیر در گردن انداخته ملازمت نمود و قلعه مفتوح گردید و دهم رمضان کابل نیز
به تصرف درآمد و در سنه ۹۵۳ھ با میرزا سلیمان والی بدخشاں محاربه نموده بدخشاں را نیز در تصرف
خود درآورده و درآں جا چندگاه رحلت اقامت انداخت - میرزا کامران علی الغفلة بر کابل
رفته آں را مفتوح ساخت و محمد علی داروغه را به قتل رسانید و ہمایوں پادشاه بار دیگر آمده
کابل را محاصره نمود و میرزا کامران روز پنجشنبه ہفتم ربیع الاولی در سنه ۹۵۴ھ از دروازهٔ دہلی
رو به فرار آورده به بدخشاں رفت و کابل مفتوح شد و میرزا کامران بدخشاں را گرفته
جمعیت بہم رسانیده در سنه ۹۵۵ھ ہمایوں پادشاه بر سر میرزا کامران به بدخشاں رفت
و میرزا کامران را در قلعه طالقان محاصره نمود و بالآخر میرزا کامران رخصت مکه معظمه حاصل
نموده قلعه را حواله کرده ملازمت پادشاه نمود و باز عہد و پیمان درمیان آمد و پادشاه
درباره او عنایت ها فرموده به دولت رسانید و ہمایوں پادشاه به کابل آمد و در سنه ۹۵۶ھ
پادشاه فتح بلخ نمود و از سبب نفاق برادران باز واگذاشت و در سنه ۹۵۷ھ درمیان
پادشاه و میرزا کامران محاربه شد و شکست بر لشکر پادشاهی افتاد - به بدخشاں رفت
و میرزا کامران کابل را مسخر نمود و شاه زاده اکبر را مقید ساخت و میرزا عسکری به حکم
ہمایوں پادشاه روانه مکه معظمه شد و او در ہماں جا بود فی مابین مکه و شام به اجل طبعی درگذشت
و در سنه ۹۵۸ھ بیرام خاں بہارلو آمده کابل را متصرف شد و ہمایوں پادشاه او را مخاطب
به خان خاناں و یار وفادار ساخت و میرزا کامران از خوف پادشاه و بیرام خاں گمنام
بود - پادشاه بیرام خاں را به قندهار رخصت فرمود و میرزا کامران در ذی قعده شب خوں

بر لشکر ہمایوں پادشاہ آورد و میرزا ہندال کہ مطیع پادشاہ بود قتل گردید و جاگیر او بہ اکبر پادشاہ مرحمت گردید و در سنہ ۹۶۰ھ میرزا کامران را بہ دست آوردہ دیدہ ہایش را از بینائی معطل ساخت و بعضے از مفسدان گوشش زد کردہ بودند کہ بیرام خاں در قندہار ارادہ بغی دارد۔ پادشاہ بہ قندہار رفت و آں چہ گفتہ بودند بر عکس آں ظاہر شد و بیرام خاں مورد مراحم گردید و در سنہ ۹۶۱ھ پادشاہ بہ کابل آمد و یورش ہندوستان بر ذمہ خود مصمم نمود۔ دریں ضمن قدرے احوال شیر خاں ظاہر می سازد۔

شیر خاں از قوم افغان است و نامش فرید بود پسر حسن خاں بن ابراہیم و ابراہیم جدش سوداگری اسپ می کرد و پدرش حسن نوکر راے مل بود و خودش نوکری ہا می کرد و در آخر نوکر سلطان جنید برلاس شد۔ گویند شبے بہ خواب دید کہ خودش تمام عالم را آتش زدہ است۔ ایں خواب را فقیرے بیان نمودہ بشارت سلطنت داد۔ ازیں جہت در سنہ ۹۴۴ھ باغی شد و با ہمایوں پادشاہ جنگ کرد و مغلوب شد و در سنہ ۹۴۵ھ بار دیگر قوت گرفت و در سنہ ۹۴۶ھ اکثر ملک شرقی ہندوستان بہ دست آورد تا آں کہ در سنہ ۹۴۹ھ بہ استقلال تمام پادشاہ ہندوستان شد و سکہ و خطبہ از زدہ و خواندہ شد و تمامی سلطنت او از تسخیر بلاد شرقی تا فوتش پنج سال و دو ماہ و سیزدہ روز بود و در محل خواب گاہش آتش افتاد۔ بعضے از اعضا آتش سوختہ شد و بعد از چند روز یازدہم ربیع الاول در سنہ ۹۵۲ھ فوت شد۔

سلیم خاں۔ جلال خاں نام داشت و او پسر کلاں شیر خان است۔ بعد از پدر بر تخت دار الخلافت جلوس نمودہ اگرچہ نامش سلیم بود اما با سپاہ بہ درشتی و بدطبعی

گزران می نمود و با رعیت به ملایمت بسر می برد و ہشت سال و دو ماه و ہشت روز سروری نمود و اکثر اورا با برادرش عادل خاں جنگ ہا روی داد۔ در سنہ ۹۹۰ھ بہ مرض قرحہ درگزشت۔

فیروز خاں بہ موجب وصیت پدرش سلیم خاں صاحب ہندوستان گشت و بعد از چند روز مبارز خاں کہ خال فیروز خاں بود ہمشیرہ زادہ را ہلاک ساخت و خود والی ملک گردید۔

مبارز خاں الملقب بہ عادل خاں پسر نظام خاں برادر شیر خاں است و برادر زن سلیم خاں حاکم ہندوستان گشت و ہیموں بقال بہ وکالت ایں غفلت پیشہ کہ شب و روز بہ بطالت می گزرانید اشتغال نمود۔ خزائن و اموال و فیال اورا عادل شاہ بر داشتہ بہ افغانان دیگر محاربات کرد۔

سکندر خاں احمد خان نامش بود۔ از اقوام افاغنہ سوریہ بہ سلطنت رسید و از سندھ تا دریائے گنگ بہ تصرف خود درآورد۔ دریں ضمن خبر وصول رایات پادشاہ عالی جاہ گوش زد مردم شد و احوال کشتہ شدن بقال بہ اکبر پادشاہ ظاہر شد۔

تتمہ احوال ہمایوں پادشاہ در سنہ ۹۶۱ھ از کابل عازم ہندوستان گشت و در سنہ ۹۶۲ھ در موضع بلکرام رسید و پنجم صفر بہ نیلاب منزل فرمود و بیرام خاں دریں منزل از قندہار آمدہ ملازمت کرد و دوم ربیع الاول داخل لاہور شد و سکہ و خطبہ بنام خود کرد و بیرام خاں و علی قلی خاں سیستانی با افاغنہ حرب صعب نمودہ مظفر و منصور گشتند و ہفتم رجب ہمایوں پادشاہ بہ شہر رسید و آں جا بہ سکندر خاں جنگ واقع شد۔ تا چہل روز بازار جنگ گرم بود۔ تا دوم شعبان سکندر خاں بہ گریخت و ایں فتح عالی بہ نام اکبر پادشاہ نوشتہ شد

وہمایوں پادشاہ دست خود بہ داد و دہش کشود۔ روز پنجشنبہ غرہ رمضان بہ دار الخلافت
دہلی رسیدہ سجدات شکر الہی بجا آورد و درہمیں سال پادشاہ را فرزندے شد۔ موسوم بہ
فرخ فال گردید و در سنہ ۹۶۳ھ صوبہ داری لاہور و پنجاب بہ شاہزادہ اکبر مقرر شد و خان خاناں
بیرام خاں بہ اتالیقی شاہزادہ سرفراز گشت و در روز جمعہ سیزدہم ربیع الاول از بام فرود
می آمد از زینہ دوم افتاد و شقیقہ منشق شد و طائر روح از جسد پرواز کرد۔ مدت عمرش
پنجاہ سال و چند ماہ۔ و آں جناب را دو پسر بود محمد اکبر و محمد حکیم و یک دختر بخت النساء بیگم
و وکیل ایشاں امیر ہندو بیگ و وزیر خواجہ سلطان علی مخاطب بہ افضل خاں و خواجہ عطاء اللہ۔
و تاریخ فوتش این است کہ۔

ہمایوں پادشاہ از بام افتاد

جلال الدین ابو الفتح محمد اکبر پادشاہ ولادتش در سنہ ۹۵۰ھ واقع شدہ بود روز جمعہ
سیوم ربیع الآخر در سنہ ۹۶۳ھ بر تخت سلطنت مستقل گشت و ازیں سال سنہ فصلی مقرر گشت۔
و در اول سلطنت شاہ ابو المعالی را مقید ساخت و میرزا سلیمان بن خان میرزا بن سلطان محمود
بن سلطان ابو سعید کہ حاکم بدخشاں بود سر بہ فساد برداشت و رو بہ کابل نمود۔ کارے نساختہ
با منعم خاں صوبہ دار کابل صلح نمودہ بہ بدخشاں رفت و ہیموں بقال کہ فتنہ انگیزی نمودہ بود
با پنجاہ ہزار سوار و ہزار فیل بہ دہلی آمدہ و دہلی را متصرف شد و پادشاہ از لاہور بہ حسن تدبیر
خان خاناں بیرام خاں ہیموں بقال ملعون بہ قتل رسید و غنیمت عجیبے بہ دست افتاد و ایں
فتح شایان از مساعدت بخت ایں پادشاہ بود۔ از آں جا معاودت نمودہ بہ دفع سکندر رفت

داورا در مان کوٹ محاصرہ فرمود و در سنہ ۹۶۳ھ بہ قبایل را از کابل طلب داشت و قلعہ مان کوٹ را مفتوح ساخت و بہ لاہور معاودت نمود و در سنہ ۹۶۵ھ سلیمہ سلطان بیگم کہ عمہ زاد اکبر پادشاہ بود بہ عقد بیرام خاں در آورد و بہ دہلی تشریف فرمود و فیلان را بہ جنگ انداخت و از آں جا بہ آگرہ آمد و در سنہ ۹۶۶ھ علی قلی خاں پسر حیدر بیگ سیستانی را از لکھنؤ بہ جون پور فرستاد و او بے جنگ جون پور را مفتوح ساخت و در میان پادشاہ و بیرام خاں اتالیق نزاع بہ ظہور رسید پادشاہ بہ دہلی رفت و جمعیت عظیم بروے داد و امرائے کہ رفیق بیرام خاں بودند اکثر بہ اکبر پادشاہ پیوستند و بیرام خاں در چارہ کار خود فرو رفت و فرمان پادشاہ بہ نام بیرام خاں صادر شد کہ آمدہ ملازمت کند و بالآخر از سبب مفسدان در سنہ ۹۶۷ھ بہ محاربہ انجامید و در میان او و شمس الدین خاں انکہ و یوسف محمد خاں پسر کلاں انکہ و امرائے دیگر بہ امر پادشاہ محاربہ شد و بیرام خاں شکست خورد و بعد از حرب ملازمت پادشاہ کرد و رخصت مکہ معظمہ حاصل نمودہ روانہ شد تا آنکہ در احمد آباد گجرات بہ دست افاغنہ در سنہ ۹۶۸ھ بہ شہادت فائز گردید "شہید شد محمد بیرام" تاریخ یافتہ اند۔ (۹۶۸)
و دریں سال اکثر از ملک مالوہ مفتوح شد و اکبر پادشاہ عازم دیار شرقی شد و قران عظیم بر پادشاہ گزشت کہ بر فیلے کہ سوار بود با فیل دیگر بہ جنگ انداخت و نزدیک بود کہ چشم زخمے برسد اما حافظ حقیقی نگہہ داشت نمود و دریں سال بہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ مشرف شد و در سنہ ۹۶۹ھ جنگ سروک واقع شد و فتح نصیب پادشاہ شد و عبداللہ خاں اوزبک را برائے سر انجام مہم مالوہ تعین فرمود و دریں سال سید بیگ بن معصوم بیگ صفوی ایلچی شاہ طہماسپ آمدہ اسپ ہائے عربی و عراقی و ترکی و دیگر سوغات ہا آوردہ بود از نظر گزشت

وادہم خاں بہ موجب حکم کشتہ شد و در سنہ ٩٧٠ اعتماد خاں خواجہ سرا معتمد السلطنت گردید و منعم خاں
صوبہ دار کابل بہ خطاب خان خانان سرافراز گردید و خواجہ عبد المجید پٹنہ را مفتوح ساخت و بہ خطاب
آصف خاں سربلند گردید و کٹرہ جہان آباد بہ جاگیر او مقرر گشت و ملک کھکہ بہ اہتمام امرا مفتوح
گردید و در سنہ ٩٧١ جزیہ کہ سلاطین سابق از کفار می گرفتند معاف فرمود و میرزا سلیمان سر بہ شورش
برداشت و میرزا محمد حکیم پناہ بہ درگاہ پادشاہی آورد و کابل از میرزا سلیمان مستخلص گشت و
در سنہ ٩٧١ پادشاہ برائے شکار فیل توجہ نمود و افیال شکار نمودہ آوردند و دریں سال شروع
بنائے اکبر آباد کہ در متانت و استحکام مثل او قلعہ در ہندوستان نیست بہ اہتمام قاسم خاں
در ہشت سال بہ اتمام رسید و دریں سال خود بہ جنگ علی قلی خاں رفت و او فرار نمود و بعد
ازاں بہ وسیلۂ امرا از تقصیر او درگذشت و در سنہ ٩٧٣ برائے فرو نشاندن فتنہ میرزا حکیم
بہ سمت کابل رفتہ و فتنہ را فرو نشانیدہ برگشت و فتوحات بسیار نمود و در سنہ ٩٧٤ علی قلی خاں و
برادرش بہادر خاں بعد از جنگ بسیار بہ امر پادشاہی کشتہ شد و در سنہ ٩٧٥ قلعہ چیتور را
محاصرہ نمودہ چند ماہ جنگ ہائے عظیم شد و بالآخر قلعہ را بہ یورش مفتوح ساخت و در آں روز
از طرفین سی (٣٠) ہزار کس بہ قتل رسیدہ و فتح عظیم واقع شد و در سنہ ٩٧٦ مہدی قاسم خاں کہ
بہ حج رفتہ بود از راہ خراسان آمدہ ملازمت نمود و بہ فوجداری لکھنؤ بلند پایہ گردید و قلعہ رنتھنبور
مفتوح شد و در سنہ ٩٧٧ قلعہ کالنجر بہ تصرف پادشاہی درآمد و در شعبان از آگرہ بہ اجمیر برائے
زیارت پا پیادہ روانہ شد در سنہ ٩٧٨ سلطان مراد از کتم عدم بہ وجود آمد و در سنہ ٩٨٠ ایلچی
عبد اللہ خاں اوزبک از بخارا آمد و دریں سال پادشاہ تسخیر گجرات نمود و شاہ زادہ دانیال

مستولی شد و قلعه سورت مفتوح گشت و از دار الخلافت به ایلغار تمام به گجرات رفت و از
خان اعظم میرزا عزیز کوکل تاش جان فشانی ها به ظهور پیوست و در سنه ۹۸۲ه یورش شرقی پٹنه
رسید و همت در فتح آن بستند و داؤد خان والی آن جا هزیمت یافت و پٹنه در تصرف آمد
و بنگاله نیز مفتوح شد۔ داؤد خان بار دیگر شکست خورده به اڑیسه رفت و آن ملک را
به تصرف خود در آورد و در سنه ۹۸۳ه امرای گجرات به مناصب ارجمند سربلند شدند و هفت
چوکی که در این دوده مان مستمر است مقرر گردید و میرزا سلیمان التجا به درگاه والا آورد و حکومت
بنگاله به خان جهان مقرر شد و منعم خان خان خانان فوت شد و در سنه ۹۸۴ه قلعه سوانه که از
قلاع اجمیر است مفتوح گشت و با رانا جنگ شد و رانا به گریخت و قلعه رهتاس به تصرف
در آمد و در سنه ۹۸۵ه سلطان سلیم به منصب ده هزاری و سلطان مراد به منصب هفت هزاری و
سلطان دانیال به منصب شش هزاری سرفراز شدند و درین سال ستاره ذو ذنب بر آسمان
نمودار شد و صادق خان را با راجه مدهکر محاربه دست داد و صادق خان فتح نمایان نمود و
درین سال میرزا جعفر برادرزاده غیاث الدین علی از عراق آمده ملازمت نموده و در سنه ۹۸۶ه
قلعه کنبهل میر از قلاع ملک رانا بود مفتوح ساخت و فتنه از میرزا حکیم در کابل سرزد و پادشاه
به ایلغار به اجمیر رفت و باز به دار الخلافت برگشت و درین سال خواجه یحیی را میر حاج مقرر فرمود
و مبلغ کثیر مقرر شد که سال به سال به حاجیان حج رسیده باشد و در سنه ۹۸۷ه قطب الدین خان
به اتالیقی شاه زاده محمد سلیم سرفراز گردید و درین سال یوسف خان چک پسر علی خان چک
که والی کشمیر بود پناه به درگاه والا آورد و درین به دستورے که الحال مقرر است صوبه دار و دیوان

و بخشی و قاضی و واقعه نویس و داروغه ها مقرر شد و امرائے بهار و بنگاله سر به شورش بر داشتند۔
گوش مالی قرار واقعی یافتند و در سنه ۹۹۰ھ سرپیچ مرصع و جیغه به امرا انعام شد و تا این تاریخ رواج سرپیچ
مرصع و جیغه به امرا نه شده بود و رستم خان فوت شد و در سنه ۹۹۱ھ میرزا محمد رحیم مخاطب به میرزا خان
به خطاب خان خانان سرفراز شده به اتالیقی شاه زاده محمد سلیم مقرر شد و در سنه ۹۹۲ھ اعتماد خان
را به گجرات فرستادند و از او کار نمشی نه شد و مهم آن ولایت به خان خانان مقرر گردید و خان خانان
مهم را حسب دل خواه به انجام رسانید و در سنه ۹۹۳ھ کار میرزا سلیمان و میرزا شاه رخ که در بدخشان
از جانب پادشاه حکومت می کردند منقلب شد و عبدالله خان اوزبک بدخشان را متصرف
گردید و میرزایان رو به اردو کردند و خان خانان بر سلطان مظفر گجراتی غالب گردید و او فرار نموده
پناه به کاٹھے واڑه برد ـ و دختر راجه بهگوان داس راجه کچھواهه را در عقد شاه زاده محمد سلیم
در آورد و در سنه ۹۹۴ھ صوبه داری بنگاله به صادق خان مقرر شد و مهم آن سمت به اختیار او
فرمود و میرزا شاه رخ به مهم کشمیر نام زد شد و قاسم خان را نیز به کشمیر روانه نمود و کشمیر به تصرف
در آمد و در سنه ۹۹۵ھ سلطان خسرو بن سلطان سلیم از دختر راجه بهگوان داس متولد شد و در
سنه ۹۹۷ھ شاه زاده سلطان مراد به مهم دکن نام زد شد و شاه زاده آمده در سر کوهی بالاپور
قصبه بنا کرده شاه پور نام گذاشت و ایلچی از نزد عبدالله خان اوزبک رسید و شاه زاده
پرویز از دختر حسن خان عم کهیکه متولد شد و در سنه ۹۹۹ھ یادگار سلطان شاملو ایلچی شاه عباس
آمده سوغات بسیار از نظر گذرانید و در سنه ۱۰۰۰ھ خان خانان بر میرزا حاکم تهته غالب آمده ولایت
مفتوح گردید و تهته نیز به تصرف در آمد و جونه گڑھ و سومنات مفتوح گشت و سلطان مظفر گجراتی

دست گیر و مقید گردید و در سنه ۱۰۰۱ھ رستم خاں بن بدیع الزماں میرزا بن بہرام میرزا بن شاہ
اسمٰعیل صفوی که حاکم قندھار بود قندھار را پیشکش نموده به منصب پنج ہزاری سرفرازی یافت
و به صوبه داری ملتان ممتاز گردید و میرزا شاہ رخ صوبه دار مالوه شد و در سنه ۱۰۰۲ھ یادگار سلطان
به ایران مرخص شد و ضیاء الملک را از جانب خود ایلچی نموده پیش شاه عباس فرستاد و
در سنه ۱۰۰۳ھ مظفر حسین میرزا از زمین داور بست آمده ملازمت نمود و در زمین داور و قندھار
سکه و خطبه بنام پادشاه ہندوستان شد و مظفر حسین میرزا به صوبه داری سنبھل سرفراز گردید
و فیضی و حکیم ہمام سفر آخرت کردند و راجه علی خاں والی خاندیس متابعت پادشاه اختیار کرد
و شاہ زاده مراد و خان خاناں بمہم دکن مرخص شده سعی موفوره به کار بردند و در سنه ۱۰۰۵ھ
صادق خاں فوت شد و پسرش جعفر خاں به بخشی گری تن سرفراز گشت و در سنه ۱۰۰۶ھ قلعه
دولت آباد مفتوح گشت ـ قلعه کاویل و برناله که از قلاع برار است به تصرف پادشاہی
آمد و در سنه ۱۰۰۸ھ ناسک و ترنک مفتوح گردید و سلطان مراد فوت شد و میرزا جعفر آصف خاں
در دیوانی و وزارت مستقل گردید و میرزا غیاث ملقب به اعتماد الدوله گشت و قلعه سنتونده به تصرف
در آمد و سلطان دانیال صوبه دار دکن قلعه اسیر را محاصره فرمود و در سنه ۱۰۰۹ھ قلعه احمد نگر
مفتوح شد و پادشاه خود به برہان پور آمد و راجه بہادر خاں بعد از جنگ به مصالحت قلعه
را حواله ملازمان اکبر پادشاه نمود و با پادشاہان دکن مصالحت فرمود و پیش عماد الملک و
قطب الملک و برید ایلچی فرستاد و در سنه ۱۰۱۳ھ از سبب ضعف و نقاہت اکثر درون دولت خانه
می بود و کارکنان به کار پردازی می پرداختند تا آں که دوازدہم شہر جمادی الآخر در سنه ۱۰۱۴ھ در دست

از تسخیر ملک فنا بر داشته رو به سرائے بقا برد۔ مدت عمرش شصت و چهار سال بود۔ سه پسر داشت ـ محمد سلیم و محمد مراد و محمد دانیال و دو صبیه شکر النساء بیگم و آرام بانو بیگم ـ و وکلائے او بیرام خاں خان خاناں که خان بابا اش می گفت و منعم خاں و بهادر خاں سیستانی و خواجه خاں و عبد الرحیم خاں خان خاناں و وزرائے ایشاں خواجه عبد المجید مخاطب به آصف خاں و خواجه مظفر علی مخاطب به مظفر خاں و راجه تو ڈرمل و شاه منصور شیرازی وغیره ـ و قبرش در سکندره اکبر آباد است ـ

نور الدین محمد سلیم جہاں گیر پادشاه ولادتش روز چهار شنبه هفدهم ربیع الاول در سنه ۹۷۷ھ واقع شد و به تاریخ بستم جمادی الآخر روز پنجشنبه در سنه ۱۰۱۴ھ بر تخت سلطنت جلوس نمود و او پادشاهے بود عادل و قانع و ضابط و در عصر خود ملک گیری نه نمود و در ملک داری اشتغال داشت و در سال اول خسرو پسر پادشاه باغی شد و در سنه ۱۰۱۵ھ مقید گشت و پادشاه او را به شاه خرم حواله فرمود و درهمیں سال ارجمند بانو بیگم دختر آصف خاں را به شاه زاده خرم نام زد فرمود و در سنه ۱۰۱۹ھ صبیه مظفر حسین میرزا ابن بهرام میرزائے صفوی را به شاه زاده خرم عقد بسته دادند و شادی و جشن عظیم به ظهور پیوست و در سنه ۱۰۲۰ھ خان عالم را به ایلچی گری و سفارت روانه ایران فرمود و نور جہاں بیگم دختر اعتماد الدوله که زن میرزا شیر افگن بود در عقد خود در آورد و شاه خرم را از دختر مظفر حسین میرزا دخترے شد ـ موسوم به پرهیز بانو بیگم گردید و در سنه ۱۰۲۱ھ عقد و نکاح ارجمند بانو بیگم المشهور به ممتاز محل واقع شد و به آئین شائسته سرانجام جشن فرمود و در سنه ۱۰۳۲ھ خسرو را پسرے شد ـ موسوم به بلاقی گردید و به شاه خرم هم را نا مقرر گردید و شاه زاده

عازم ملک او گشت و پادشاه متوجه اجمیر شد و حور النسا بیگم از ممتاز محل متولد گردید و در ۱۰۲۳ھ
رانا امر سنگھ به معرفت شاه قلی خاں و بکرما جیت آمده شاه خرم را ملازمت نمود و جہاں آرا بیگم
عرف بیگم صاحبه که در عہد شاه جہاں مخاطب به پادشاه بیگم بود از بطن ممتاز محل متولد گردید و در ۱۰۲۴ھ
شاه زاده دارا شکوه از بطن ممتاز محل متولد شد و شب دوشنبه بستم صفر در ۱۰۲۵ھ شاه شجاع
از بطن بیگم مذبور به وجود آمد و بعد ہم جمادی الآخر حور النسا بیگم فوت کرد شاه خرم مخاطب به
شاه جہاں گشته صوبه دار دکہن و خان خاناں به تعیناتی شاه زاده مامور گشت و در ۱۰۲۶ھ
دوشنبه ربیع الاول شاه جہاں وارد برہان پور شد و دختر شاه نواز خاں بن خان خاناں
را در عقد خود در آورد و در ۱۰۲۷ھ که سال ولادت عالم گیر پادشاه و شاه زاده پرویز به حکومت
احمد آباد گجرات سر بلند شد و باز موقوف ماند و از سبب افساد نور جہاں بیگم در میان پادشاه
و شاه جہاں غبار تناقض ارتفاع یافت و در ۱۰۲۸ھ از بطن دختر شاه نواز خاں شاه جہاں را
فرزندے متولد گردید موسوم به جہاں افروز بود و دو ساله شده فوت کرد و نزدیک برہان پور
با حکام دکہن حرب عظیم واقع شد و بعد از شکست ظفر نصیب شاه جہاں شد و در ۱۰۳۰ھ
زینل خاں سکدلی شاملو که از امرائے عمده شاه عباس صفوی بود به سفارت و ایلچی گری ہندوستان
به طمطراق تمام آمده و آں چه حق سفارت و کمال ہمت بود بجا آورد۔ ہم دریں سال مہابت خاں
بغی اختیار کرد و آصف خاں را مقید نموده و باز پادشاه بر سریر سلطنت متمکن ساخت و آصف خاں
را به پادشاه رسانید و در ۱۰۳۱ھ خسرو پسر جہاں گیر پادشاه که در قید شاه جہاں بود فوت شد
و از اتفاقات مسموع گشت که شاه جہاں خود از دست خاص به دریائے عدم فرستاده و دریں سال

شاه عباس صفوی به خراسان آمده علے الغفله به قندهار رسید و زمین داور را به تصرف درآورد و قندهار را مفتوح ساخت ازیں جهت پادشاه بازینل خاں بے التفاتی آغاز نمود و ایلچی این مضمون ادا نمود۔ فرد

در آئین شاہان و رسم کیاں　　　پیام آوراں ایمن اند از زیاں

و در سنه ۳۲ زینل خاں را روانه ایران نمود۔ در سنه ۳۳ مراد بخش بن شاه جهاں از بطن ممتاز محل متولد گردید۔ و آں پادشاه را در مدت سلطنت فتوحاتے که رو داده چه از تردد شاه جهاں و چه از سعی خان خاناں بلا قید سنین این است۔ قلعه احمد نگر و قلاع دیگر نظام شاهیه که در عهد اکبر پادشاه مفتوح شده و بعد از آں حکام دکهن بار دیگر متصرف شده بودند باز به تصرف درآمد و آں پادشاه را پنج پسر و دو دختر بود خسرو و پرویز و محمد خرم شاه جهاں و جهاں دار و شهریار و دو دختر سلطان النساء بیگم و بهار بانو بیگم و در ابتداء جلوس شریف خان مخاطب به امیر الامرا وکیل بود و میرزا غیاث مخاطب به اعتماد الدوله به شرکت وزارت می نمود و بعد از آں وکالت و وزارت میرزا جعفر مخاطب به آصف خاں و از تغیر او به اعتماد الدوله و وزارت به خواجه ابو الحسن بعموری و وکالت به آصف خاں اعتماد الدوله بود و در سنه ۳۷ جهانگیر پادشاه روز یکشنبه بیست و هفتم صفر از مرض ضیق النفس مرغ روحش قفس را شکسته به سرائے جاودانی پرواز نمود۔ مدت عمرش شصت سال بود۔

شهاب الدین محمد خرم شاه جهاں پادشاهے بود عدالت گستر و شهریارے بود رعیت پرور۔ الحق که در بعدلت و شیوا آں پادشاه بلند بارگاه کسے را مجال گفتگو نه بود و در

و در نگاہ بانی و جہاں داری مثل او پادشاہے از کتم عدم بہ وجود نہ آمدہ۔ در سایہ بلند پایہ اش عالمیان آسودہ و از شیوۂ دادگستری و خوردہ پروری جہانیان در مہد امن و امان غنچہ آسا بہ آرام و عیش روزگارے گزرانیدند و از ہیبت و شوکت اش گرگ و میش باہم صیغہ اخوت خواندہ۔ صیت و طنطنہ بخشائش او بہ گوش دور و نزدیک رسیدہ بہ کمال خوبی و معدلت گستری سی و یک سال و چہار ماہ و پانزدہ روز پادشاہی نمود۔ ولادت با سعادتش در شہر لاہور سلخ ربیع الاول و در ۱۰۰۰ھ واقع شد۔ بعد از واقعہ جہاں گیر پادشاہ بلاقی و شہریار را شکست دادہ دوازدہم رجب در ۱۰۳۷ھ بر تخت سلطنت و دارائی تمام ہندوستان فرماں روائی نمود و در ۱۰۴۸ھ علی مرداں خاں پسر گنج علی خاں زنگی از جانب شاہ صفوی پادشاہ شد و امام قلی خاں و داؤد خاں پسر اللہ وردی خاں حاکم شیراز را با اولاد و تبعہ بہ کشت و خواست کہ علی مرداں خاں را نیز بہ سیاست رساند از خوف شاہ صفوی قندہار را با توابع بہ پادشاہ داد و خود با دوازدہ ہزار کس از غلامان و نوکران و دو پسر ابراہیم خاں و گنج علی خاں آمدہ ملازمت نمود۔ بہ مناصب ارجمندی یافت و در ۱۰۴۴ھ مہابت خاں زمانہ بیگ فوت شد۔ "زمانہ آرام گرفت" تاریخ یافتہ۔ در ۱۰۴۲ھ سلیمان شکوہ بن دارا شکوہ متولد شد۔ تاریخش "سلیمان شکوہ" یافتہ اند۔ در ۱۰۴۹ھ در ماہ مبارک محمد سلطان بن اورنگ زیب مشتہر بہ سلطان محمد از بطن نواب بائی متولد شد و در ۱۰۵۰ھ یمین الدولہ آصف خاں پدر ممتاز محل فوت شد و بہرزا رستم قندہاری صفوی نیز ازیں جہان فانی رخت بر بست و در ۱۰۵۲ھ خان دوراں بہ دست خدمت گار کشمیری بہ قتل رسید و در ۱۰۵۵ھ اسلام خاں کہ وزیر اعظم بود

صوبہ دار دکہن شد و سعد اللہ خاں از یومیہ داری بہ مناصب ارجمند فائز گشتہ بہ مراتب بلند ارتقا نمودہ وزیر اعظم شد و نور جہاں بیگم دو لک روپیہ سالیانہ می یافت فوت شد و شاہ جہاں قلعہ بلخ را مفتوح ساخت و آں مملکت را با مملکت بدخشاں و نواح در تصرف خود آوردہ نذر محمد خاں پادشاہ ترکستان را منہزم ساخت و در ۱۰۵۶ھ شاہ زادہ اورنگ زیب بہادر با علی مرداں خاں بہ بلخ رفت و دریں مرتبہ از سبب برف و باراں کارے پیش رفت نہ شد۔ سعید خاں بہادر ظفر جنگ با دو پسر خود کشتہ شد و بلخ را سبحان قلی خاں برادر عبد العزیز خاں متصرف شد و شاہ زادہ بے نیل مقصود برگشت و در ۱۰۵۷ھ اسلام خاں رضوی کہ صوبہ دار دکہن شدہ بود فوت شد و در ۱۰۵۸ھ اعظم خاں پدر خان زماں در برہان پور وفات یافت و در ۱۰۵۹ھ شاہ عباس ثانی یکہ و ناگاہ آمدہ قلعہ قندہار را متصرف شد۔ پادشاہ زادہ اورنگ زیب را با سپاہ بسیار روانہ قندہار فرمود و شاہ زادہ مدتے قندہار را محاصرہ نمودہ با محراب خاں حاکم آں جا جنگ ہا کردند و چوں ایں خبر بہ سمع شاہ عباس رسید با سپاہ عراق و فارس و آذربائجان و کرمان و خراسان متوجہ قندہار شد و چوں از سبب برف و باران طاقت در سپاہ ہندوستان نہ ماندہ بود از استماع آمد آمد شاہ عباس ترک محاصرہ و مجادلہ فرمودہ بہ ہندوستان معاودت نمود و در ۱۰۶۲ھ دارا شکوہ با فروشکوہ تمام بہ امر پادشاہ بر سر قندہار رفت و مدتے قندہار را محاصرہ نمود و چوں بر سپاہ برف و باراں ازدحام نمود لاعلاج بے تسخیر و فتح برگشت و در ۱۰۶۳ھ روز یکشنبہ ہفدہم ربیع الاول شاہ زادہ محمد اعظم بن اورنگ زیب از بطن دل رس بانو بیگم دختر شاہ نواز خاں بن میرزا رستم صفوی قندہاری متولد گردید و در ۱۰۶۵ھ

بار دیگر پادشاه شاهزاده محمد اورنگ زیب را با فوج قاهره برائے تسخیر قندهار فرستاد و
شاهزاده تا چهار ماه قندهار را محاصره نمود و چوں از راه غیر معهود کمک و آذوقه به محراب خاں
حاکم قلعه رسید پادشاه زاده بے نیل مقصود معاودت نمود۔ شاهزاده اورنگ زیب برائے
ضبط دکهن حسب الامر عازم شد و در ۱۰۶۶ھ شاهزاده اورنگ زیب خود به قلعه گول کنڈه
حیدرآباد محاصره نمود و آں جا با عبدالله قطب الملک مصالحت روے داد و از آں جا در
ماه رجب معاودت فرمود و سیوم شعبان داخل اورنگ آباد کهرکی شد و سعدالله خاں وزیر
وفات یافت و در ۱۰۶۷ھ شاهزاده اورنگ زیب به سمت ظفرآباد رفت و در جمادی الآخر
آں قلعه را مفتوح ساخت و در ذی حجه قلعه کلیانی را به تصرف در آورد و شاهزاده اکبر متولد شد
و نورس بانو بیگم والده اکبر شاه بعد از تولد فرزند بیمار شد۔ در چند روز وفات یافت۔
شاهزاده مرادبخش در گجرات بغی اختیار نمود۔ حکم پادشاه از میان برداشت و در میان او و
شاهزاده اورنگ زیب مراسلات در میان آمد و در ۱۰۶۸ھ که آخر سنه در ماه صفر شاه
اورنگ زیب داخل اورنگ آباد شد و مرشد قلی خاں دیوان دکن بود مدار المهام و مشیر گردید و
روز پنجشنبه بیست و پنجم ربیع الاولی داخل برهان پور شد۔ یک ماه در آں جا مقام بیست و ششم
جمادی الاخری به قصد هندوستان بر آمد و روز جمعه بیست و دوم رجب نزدیک اجین با راجه
جسونت سنگه و راجه مرہٹه و چون پور که از متوسلان داراشکوه بود محاربه واقع شد و راجه مذکور
شکست عظیم یافته به گریخت و هفتم رمضان المبارک در میان شاه اورنگ زیب به اتفاق
مرادبخش با داراشکوه جنگ صعب روداد۔ داراشکوه رو به گریز آورد و بیستم رمضان شاه

اورنگ زیب داخل اکبرآباد شد و باقی حالات قدرے از احوال بادشاه فلک جناب گفته خواهد شد۔
شاه جهاں بادشاه را چهار پسر و چهار دختر بود۔ دارا شکوه و محمد شجاع و اورنگ زیب و مراد بخش
و چهار دختر۔ پُرهنر بانو بیگم و جهاں آرا بیگم و روشن آرا بیگم و ثریا بانو بیگم۔ وکالت آں جناب
به آصف خاں بن اعتماد الدوله مقرر بود و وزارت به ارادت خاں۔ از تغیر او به افضل خاں
و از انتقال او به اسلام خاں رضوی و از تغیر او به سعد الله خاں و از انتقال او به میر جمله
معظم خاں و از تغیر میر جمله به جعفر خاں بن صادق خاں و ممالکے که در بادشاهت خود مفتوح ساخت
بندر هوگلی و قلعه دهارور و قلعه قندهار ک و قلعه دولت آباد و سرکار کالنه و قلعه جهولنه وغیره چهل قلعه
متعلقه دکهن و پرگنه سنگمیر و گلشن آباد وغیره بیست و هفت پرگنه و قلعه جنیر و ملک بکلانه با قلعه
سالهیر و ملهیر و ولایت تبت که متصل سرحد کشمیر است و قلعه قندهار و مملکت بلخ و بدخشاں
مع قلاع آں۔ اما از قندهار تا ایں جا بعد از فتح در تصرف نه ماند چنانچه گزارش یافت و در سنه
مرقومه مذکور در قلعه اکبرآباد طوعاً و کرهاً گوشه انزوا اختیار نمود۔ در سنه ۱۰۷۶ در قلعه اکبرآباد سفر
آخرت اختیار فرموده رفیق روحانیان گردید و در ممتاز آباد که الحال به تاج گنج مشهور است
و سابق ممتاز محل در آں جا مدفون گشته مدفون گشت۔

ابو المظفر محی الدین شاه اورنگ زیب عالمگیر غازی شهریارے بود در ضبط و نسق بے نظیر
و شاهنشاهے بود در امور خلایق به کمال هوش و تدبیر و در پرورش اهل رعیت و شیوه
عدالت گستری و طریقه اعتدال و ذره پروری پیش نهاد همت ساخته در اعلام الویه اسلام
مساعی جمیله به کار برده در نگوں ساری اعدام کفر جد و جهد بلیغ فرموده بت خانه ها را خراب ساخته

به جائے اصنام مساجد بنا نهاده به بهر تقدیر ولادتش شب یکشنبه پانزدهم ذی قعده از بطن ممتاز محل دختر آصف خاں در ۱۰۲۷ھ به وقوع آمده "آفتاب عالم تاب" (۱۰۲۷) "گوهر تاج ملوک اورنگ زیب" (۱۰۲۷) تاریخ است و آں جناب را در شاه زادگی فتوحات عظیم دست داد و در چهل سالگی بعد از فرار داراشکوه و قید مراد بخش روز جمعه غره ذی قعده در ۱۰۶۸ھ در باغ اعز آباد جلوس فرمود و هفتم آں ماه به سمت ملتان کوچ نمود و در ۱۰۶۹ھ هفتم محرم داخل ملتان شد و بیست و پنجم محرم داخل لاهور گشت و چهارم ربیع الاولی وارد شاه جهان آباد شد و هفدهم ربیع الاول به عزم محاربهٔ شاه شجاع برآمد و در سه شنبه بیستم ربیع الاولی با شجاع محاربه واقع شد و او فرار اختیار نموده به ملک دهر به گریخت و در آں جا روزگار حیاتش سپری شد و اورنگ زیب پادشاه قرین فتح و ظفر شد و در پانزدهم جمادی الآخر بار دوم حرب صعب واقع شد و بار دیگر فرار اختیار نموده به ملک جیون خاں کوکهر دست گیر گردیده و بهادر خاں کوکلتاش او را به شاه جهان آباد آورده در باغ خضر آباد سرش از جسد جدا کرده از نظر گزشت روز یکشنبه بیست و چهارم رمضان المبارک بر سریر سلطنت شاه جهان آباد متمکن گشت و خود را ملقب به عالم گیر گردانیده و در ۱۰۷۰ھ پسر علی نقی که شاه مراد بخش علی نقی را به قتل آورده بود نزد عالم گیر پادشاه دادخواه شد. به موجب امر شرع حکم به قصاص فرمود. چنانچه او رفته مراد بخش را از قید هستی خلاصی بخشیده به دار القرار فرستاد و در ۱۰۷۳ھ میر جمله معظم خاں خان خاناں دوم رمضان در ملک بنگاله بود بعد از فتوحات عظیم وفات یافت. و در ۱۰۷۴ھ پادشاه از شاه جهان آباد به سمت لاهور کوچ فرمود و در ماه رجب داخل بلدهٔ لاهور شد و غرهٔ ذی قعده داخل کشمیر گشت و داخل خاں خراسانی ... به شاه ... فرستاد

وجعفر خاں ابن صادق خاں وزیر گشت و در سنه ۱۰۷۴ھ بعد از معاودت کشمیر در محرم داخل لاہور شد و در سنه ۱۰۷۶ھ عبد اللہ سلطان قتیح اغلی استجلو بہ طریق ایلچی و سفارت با اسپ ہائے عراقی از نزد شاہ عباس ثانی آمد و پادشاہ اسپاں را بر سر ورواز ہائے امرائے ایرانی بہ قتل رسانید و مروارید ے کہ بہ قدر تخم کبوتر بود در آب جمنا انداخت و در ہمیں سال تربیت خاں را پیش شاہ عباس صفوی بہ ایلچی گری روانہ فرمود و او در آں جا رفتہ ادائی سفارت نمود۔ اما اموال بسیار از شاہ و امرا اخذ کرد۔ ازیں سبب بعد از معاودت ماخوذ گردید و در سنه ۱۰۷۸ھ محمد کام بخش از بطن اودی پوری محل متولد شد و دریں سال پادشاہ داخل اکبر آباد شد۔ روز پنجشنبہ ہجدہم بہ زیارت قبر پدر مستفیض گردید و خیرات و نذورات بسیار بہ درویشاں داد۔ در سنه ۱۰۷۹ھ جہاں زیب بانو بیگم المشہور بہ جانی بیگم بنت دارا شکوہ را در عقد اعظم شاہ در آورد۔ در سنه ۱۰۸۰ھ در ماہ رجب از اکبر آباد متوجہ شاہ جہان آباد شد و چہاردہم داخل شاہ جہان آباد گردید و در سنه ۱۰۸۳ھ برائے تنبیہ افاغنہ کابل از شاہ جہان آباد برآمدہ و چہاردہم صفر داخل باغ فرح بخش لاہور شد و دوازدہم ماہ ربیع الآخر بہ حسن ابدال رسید و در سنه ۱۰۸۵ھ در ماہ شوال از حسن ابدال بعد از تنبیہ افاغنہ دار و مدار نمودہ برگشت و در سنه ۱۰۸۶ھ بیست و دوم محرم داخل شاہ جہان آباد شد و در سنه ۱۰۸۹ھ سلطان محمد پسر کلاں پادشاہ کہ برادر اعیانی شاہ عالم معظم بود رخ در نقاب تراب پنہاں نمود و در سنه ۱۰۹۰ھ ہجدہم محرم بہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی بہ دار الخیر اجمیر رسید و بہ زیارت مستفیض گشت و چند ماہ ماندہ غرہ ربیع الاول وارد شاہ جہان آباد شد و در سنه ۱۰۹۱ھ سیوائے مقہور پسر شاہ جی گھوسلہ کہ غنیم لئیم از آں ملعون نام بہم رسانیدہ در عہد صوبہ داری

خان جهان بهادر کوکل تاش در دکن و صوبه داری کاکر خان افغان به برهان پور آمده بهادر پوره که یک کروهی شهر است غارت نمود. عجب تهلکه در برهان پور رو نمود. شد. و تا این تاریخ کسے خوف و بیمے از غنیم نه داشت و چوں این خبر به سمع عالم گیر پادشاه رسید خور و خواب بر خود ناگوار نموده در فکر سیاق و مهم غنیم لئیم افتاد و در سنه ۱۰۹۲ه شاه زاده محمد اکبر بغی اختیار نموده چوں کارے نه ساخت به ایران پیش شاه سلیمان صفوی پناه برد و آں جا به اعزاز تمام و اکرام تام روزگاری گزرانید تا در سنه ۱۱۱۶ه در مشهد مقدس مدفون خاک پاک گردید و پادشاه در سنه فوق برائے تنبیه اشقیا از شاه جهان آباد برآمده و دوازدهم ذی قعده که بیست و پنج سال از پادشاهی آں حضرت گزشته بود داخل برهان پور شد. تا سه[۳] ماه پرداخت رعایا و ستم زدگان نموده دلاسا داده و در سنه ۱۰۹۲ه بیست و سیوم ربیع الاول وارد شهر اورنگ آباد شد و در سنه ۱۰۹۴ه در فکر تنبیه غنیم لئیم افتاد. فوجے را به سرداری خان جهان بهادر کوکل تاش و فوج دیگر را به سرداری محمد معظم بهادر شاه و لشکر دیگر را به تبعیت محمد اعظم شاه و گروهے را به سرداری چین قلیچ خان و غیره از بکیه بر سر غنیم لئیم فرستاد و حروب درمیان می آمد و اکثر فتح پادشاهی می شد و در سنه ۱۰۹۵ه شهاب الدین خان پسر چین قلیچ خان را فرزند خان خطاب داده به سرداری فوج مقرر فرمود و از آں بهادر کارهائے مردانه به ظهور رسید و در سنه ۱۰۹۶ه داخل احمد نگر شد و غره رجب به شولاپور رسید و بیست و یکم شعبان به رسول پور دو کروهے بیجاپور نزول اجلال فرمود و قلعه را مرکز وار محاصره فرمود و جنگ ها درمیان آمد و مدت ها رد و بدل توپ و ضرب زن بود تا آں که در سنه ۱۰۹۷ه قلعه بیجاپور مفتوح گردید و سکندر والی بیجاپور را از نظر

گزرانیدند و در قلعه دولت آباد مقید گشت و بیست و هفتم ذی حجه داخل شولاپور شد و در سنه ۱۰۹۸ھ

از شولاپور به جانب گلبرگه کوچ فرمود و بهره مند خان میر بخشی را به تنبیه مرهٹه با فوجی از ایرانیان و

تورانیان ارسال داشت و ذوالفقار خان بن اسد خان را نیز با فوج دیگر به کمک بهره مند خان

فرستاد و درین سال بنا بر مصلحت ملکی پادشاه محمد معظم بهادر شاه را مع چهار پسر در حبس نگاه

داشت و هشتم ربیع الاول به جانب حیدرآباد کوچ فرمود و بیست و پنجم ربیع الاولی داخل حیدرآباد

شد و قلعه گولکنڈه که ابوالحسن با احمال و اثقال خود در آن جا بود اول غازی الدین خان بهادر

فیروز جنگ را که بعد از خطاب فرزند خان به این خطاب سرفراز گشته بود فرستاد و او مدت ها

با ابوالحسن جنگ قلعه می نمود و آخر پادشاه خود در مورچال می آمد و تقید تمام می فرمود چنانچه

بالاخر از سبب مخالفت حسینی بیگ که مدار علیه حیدرآباد بود و مخالفت با ابوالحسن نمود بنا بر در سنه ۱۰۹۹ھ

قلعه به تصرف پادشاهی در آمد و تمام ملک تلنگانه را متصرف گشت و عاملان از خود گزاشت و

ابوالحسن را در قلعه دولت آباد مقید فرمود و خود دوم ربیع الآخر از حیدرآباد به جانب بیدر کوچ

فرمود و چهاردهم داخل شد و چهارم جمادی الآخر داخل گلبرگه شد و یازدهم از آن جا کوچ کرده

بیست و دوم داخل بیجاپور گردید و نه ماه کسری در آن جا استقامت فرمود و در سنه ۱۱۰۰ھ

به جانب بهادر گڑه کوچ کرده دوم جمادی الاولی داخل آن شده و از آن جا به جا کوچ کرده

روز پنجشنبه بیست و یکم ربیع الآخر باز وارد بیجاپور شد و در سنه ۱۱۰۱ھ محمد اعظم شاه را با فوج گران

بر سر سنبها فرستاد و پادشاه زاده را با سنبها و رام راجه جنگ ها دست داد و در سنه ۱۱۰۲ھ

پادشاه زاده محمد معظم را از قید خلاصی بخشیده به مناصب ارجمندی سرفراز فرموده به صوبه داری

کابل ممتاز گردانید۔ ازیں سال تا سال وفات ہمیشہ با غنیم لئیم محاربات بود۔ گاہے غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ وگاہے ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ تعاقب مقاہیر می نمودند و اکثر مرہٹہ ہا ہم دست بردی می نمود چنانچہ در ۱۱۱۴ھ نیما سندہیہ مرہٹہ و پرسوجی گھوسلہ وغیرہ سی ہزار سوار برہان پور را محاصرہ نمودہ اکثر پورجات بیرون را سوختند و دیہات دکن ویران کردند و گرانی غلہ در آخر سنین پادشاہت در نہایت عسرت بود و کار بہ مرتبہ رسیدہ بود کہ نان می گفتند و جان می دادند۔ علی الخصوص در برہان پور دو سہ سال حالتے بود کہ در کوچہ ہا و محلہ ہا دہ بیست کس از گرسنگی و فاقہ ہلاک می شدند و مردم اطفال خود را بہ یک نان دو نان می فروختند و کار بہ جائے رسیدہ بود کہ دہ بیست کروہ چراغ آبادی بہ نظر نہ می آمد و ہر چند کہ آں پادشاہ غیور سعی ہا می نمود و در دفع فتنہ مقاہیر بہ دل و جان می کوشید از سبب مخالفت بعضے امرا فایدہ مترتب نہ شد و قوائے جسمانی نیز از سبب ضعف پیری گداختہ بود و دریں حالت ہر چند کہ امرا بہ عرض می رسانیدند کہ مرہٹہ را قدرے ملک بہ دہند کہ آں ہا گزران بہ کنند پادشاہ قبول ایں معنی نہ فرمود و در مرض الموت در احمد نگر بود۔ دو سال آں جا استقامت داشتند و "بخختم السفر" موسوم ساختت۔ عالمگیر پادشاہ را پنج پسر سلطان محمدؒ کہ در عہد پدر فوت شد و شاہ عالم پادشاہ کہ والدہ ہر دو نواب بائی بود و محمدؒ اعظم شاہ و محمدؒ اکبر از بطن دل رس بانو بیگم دختر شاہ نواز خاں صفوی و کام بخش از بطن اودی پوری محل بود و پنج دختر داشت۔ زیب النسا بیگم کہ در عہد پدر وفات یافت و زینت النسا بیگم کہ در عہد محمدؒ فرخ سیر پادشاہ در سنہ یک ہزار و یک صد و بیست و ہشت فوت شد و بدر النسا بیگم و زبدۃ النسا بیگم و مہر النسا بیگم

و وزارت آں حضرت در اول میر جملہ معظم خاں و بعد از آں فاضل خاں و از انتقال او بہ جعفر خاں و بعد از آں اسد خاں نیابتاً و بعد آں اصالتاً تا وفات وزیر بود و خطاب امیر الامرائی داشت۔ بلاد مفتوحہ عہد الیشاں این بود۔ صوبہ تتبہ ملک احتشام و جام و قلعہ جالکام و کوچ بہار از متعلقات صوبہ بنگالہ و اکثر ملک سیوا مرہٹہ و قلعہ جالنہ و ملک بیجاپور و ملک و قلعہ حیدرآباد و آں حضرت در ۱۱۱۸ھ جہان فانی را وداع نمودہ بہ عالم دیگر شتافت۔

محمد اعظم شاہ ولادتش در ۱۰۶۴ھ واقع شدہ بود۔ بعد از وفات حضرت خلد مکان بر تخت سلطنت دکہن جلوس نمودہ سکہ و خطبہ تا سرحد گجرات و مالوہ اجرا یافت۔ پادشاہے بود با ہیبت و سیاست و ضبط عظیم داشت بہ قصد محاربہ برادر کلاں شاہ عالم بہ ہندوستاں روانہ شد و در موضع جاجنودہ کروہے اکبرآباد درمیان برادران محاربہ عظیم واقع شد و اعظم شاہ با دو پسر خود بیدار بخت کہ شاہزادہ بود در نہایت صلاح و سداد و دیگر والاجاہ و بعضے از امرا مثل خدابندہ خاں و تربیت خاں و صفوی خاں و خان عالم دکھنی و برادرش منور خاں وغیرہ روز یکشنبہ ہفدہم ربیع الاولی در ۱۱۱۹ھ قتیل گشتند و عالی تبار پسر اعظم شاہ و بیدار دل پسر بیدار بخت از نظر شاہ عالم گذشتند و مورد مراحم پادشاہی گشتند۔

محمد کام بخش کہ ولادتش در ۱۰۷۸ھ بود و بعد از فوت پدر بہ موجب وصیت پدر بزرگوار بر تخت بیجاپور جلوس نمود و بعد از آں دست تطاول دراز نمودہ حیدرآباد را نیز متصرف گشتہ تا آں کہ شاہ عالم آمدہ در ۱۱۲۰ھ او را از میان بر داشت۔

ابو النصر قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ پادشاہے بود در نہایت

جود و کرم و سخا و شهریارے بود به غایت عالم و فاضل و دانا۔ حاتم طائی غاشیه بردارش اگر
می کرد بجا و نوشیروان عادل کمینه بنده اش در رقم می داد سزا بود. ولادت باسعادتش
شب چهارشنبه سلخ رجب ۱۰۵۳ھ واقع شد و در شاه زادگی از آن حضرت کارهائے عظیم به فعل آمد
و در سن شصت و پنج سالگی بعد از وفات خلد مکان در ۱۱۱۹ھ بیست و چهارم محرم در گجرات
شاه دولا بر تخت سلطنت جلوس نمود و هفدهم ربیع الاولی بر اعظم شاه فتح یافت و سلطنت
هندوستان براو قرار گرفت و اسد خان را خطاب به آصف الدوله نظام الملک مخاطب ساخته
وکیل مطلق فرموده به شاه جهان آباد رخصت نمود و نیابت وکالت به خلف الصدق اش
امیر الامرا ذوالفقار خان مقرر کرد۔ کچهری وکالت علیحده برپا شد۔ وزارت به منعم خان المخاطب
به خان خانان مقرر شد و میر بخشی گری به ذوالفقار خان اصالتاً و بخشی تن به شاه نواز خان
و خان سامانی به مختار خان و او را مخاطب به خان عالم بهادر شاهی ساخت و میر آتشی و داروغگی
دیوان خاص و دیگر خدمات به اسلام خان بن صفی خان بن اسلام خان رضوی مفوض داشت و
صوبه داری احمد آباد به غازی الدین خان بهادر فیروز جنگ مقرر شد و او در برهان پور اقامت
داشت۔ چون فرمان پادشاه رسید روانه احمد آباد شد و در ۱۱۲۰ھ بادشاه خود به برهان پور رسید
و روانه حیدرآباد گشت و قریب به حیدرآباد با کام بخش مصاف داد و ذوالفقار خان و داؤد خان
و اسلام خان به مقابله کام بخش شدند۔ فی الجمله جنگے واقع شد و کام بخش زخم گران برداشت
و رمقے از و باقی بود که از نظر پادشاه گذرانیدند و کام بخش پادشاه زاده بود سفاک بے باک
و از عقل مطلق بهره نه داشت و اکثر امرائے خود را مثل رستم دل خان مختاری و سرفراز خان

و میر ملنگ که احسن الله خاں خطاب یافته بود وغیره را به قتل رسانیده ازیں جهت هیچ کس از و
راضی نه بود - در وقتے که جنگ روے داد قلیلے باا و موافقت کردند و همه روگرداں شده
به پادشاه پیوستند - و کام بخش بعد از برداشتن زخم جاں فرسا دست گیر شد وا و را به حضور
آوردند - حکم شد که در خیمه نزدیک دولت خانه فرش از برائے او به گسترند و جهت دیدن او
و تسلّی خاطرش خود رفت و چوں حالتش را صعب و تباه معائنه فرمود گفت اے برادر من
نه می خواستم که ترا به ایں حالت ملاحظه کنم و کام بخش در جواب گفت من نیز نه می خواستم که شمارا
به ایں حالت در نظر آورم و معائنه نمایم - بعد ازاں پادشاه به آرام گاه خود تشریف آورده هر
چهار شاه زاده را امر فرمود که برائے دیدن عم خود به روید - چنانچه شاه زاده ها به حکم پدر بزرگ وار
رفتند و کام بخش را ملاقات نموده گفتند که جهاں پناه شمارا اکثر نوشتند وآں چه که لازمه بزرگی
و نصیحت بود فرموند و گرامی ایلچی را کشته بر سر حرف خود بودند و به صلح راغب نه گشتند کام بخش
در جواب گفت که ما (۳) برادر بعد از پدر بودیم هر چه تقدیر بود به عمل آمد شما چهار برادرید بعد از
پدر راه مصالحت در پیش خواهند گرفت و محاربه و مجادله کار نه خواهند فرمود و بعد ازآں ودیعت
حیات به متقاضی اجل سپرد و پادشاه خلد منزل بعد از رفع فتنه کام بخش از راه بیدر در ۱۱۲۱هـ
به برهان پور رسید و صوبه داری دکهن به ذوالفقار خاں مقرر گردید و داؤد خاں بن خضر خاں پنی
را به نیابت خود در دکن گزاشت و از بالائے گهاٹ فردا پور حد دکن و از کوتل در حدود هندوستان
قرار داد و شاه زاده معزالدین را مخاطب به جهاں دار شاه و محمّد عظیم الدین را ملقب به عظیم الشان
و محمّد رفیع القدر را محمّد سوم به رفیع الشان و محمّد خجسته اختر را معز به جهاں شاه گردانیده

و نظامت برہان پور بہ میر احمد خاں خافی کہ در وقت حضرت خلد مکان دیوان شاہ زادہ بیدار بخت بود مقرر فرمود و خود در ماہ شعبان از برہان پور کوچ کردہ عازم ہندوستان شد و در ماہ مبارک رمضان در کنار نربدا اقامت داشت و در ہمیں سال خبر رسید کہ میر ویس افغان بہ مکر و خدعہ و شیطنت گرگین خاں حاکم قندہار کہ از جانب شاہ سلطان حسین صفوی حکومت می نمود بہ قتل رسانید و قندہار را متصرف گشت و پادشاہ او را منصب دادہ بہ خطاب پادشاہ نواز خاں سرفراز گردانید۔ ہم دریں سال گرو نانک کہ سردار سکھاں و کہتر پیست سر بہ شورش برداشت۔ در سمت پنجاب وزیر خاں فوجدار سرہند در محاربہ آں شہید گردید۔ ازیں جہت پادشاہ ۱۱۲۲ھ عازم لاہور شد و ابراہیم خاں بن علی مرداں خاں کہ بہ صوبہ داری کشمیر شدہ بود در باغ سدرہ رحلت نمود و پادشاہ خلد آرام گاہ در خطبہ بعد از مدح خلفائے ثلاثہ در مناقب حضرت علیؓ افزود۔ ازیں سبب متعصبان بلاد راہ ناہنجاری در پیش گرفتہ۔ چنانچہ در احمد آباد گجرات خطیب بیچارہ را از ملک حیات آوارہ کردند۔ افاغنہ آں جا سر بہ شورش برداشتند و در برہان پور ہم گفتگو شد اما بہ خیر گزشت و دریں سال از سبب فتنہ و فساد تارا بائی زن رام راجہ بن سیوا میر احمد خاں صوبہ دار برہان پور در ماہ صفر کشتہ شد۔ عجب ہنگامہ در دار السرور برپا شد۔ گویا قیامت پدید آمد و در شہر سوائے سید زین الدین خاں کوتوال و والد مسود اوراق کہ داروغہ توپ خانہ بود و میر احمد خاں ہر دو برائے محافظت شہر استقامت داشتند و از سبب ایں دو نفر کہ نہایت اہتمام و سعی موفورہ بجا آوردند از فضل الٰہی شہر سالم ماند و پورجات بیرون قلعہ را آتش دادند و اکثر منصب داران کہ ہمراہ میر احمد خاں

رفتہ بودند بہ قید غنیم درآمدند۔ چنانچہ از ہمہ کس چیزے مصادرہ گرفتہ گذاشت۔ از فدوی خاں بخشی بیست و پنج ہزار روپیہ مصادرہ نمودہ و مع میر احمد خاں و اولاد نوزدہ کس شربت شہادت نوشیدند و سید شہامت خاں کہ در عہد حضرت خلد مکان قلعہ دار اسیر بود و نیز با اولاد شہادت یافت و ظفر خاں کہ شیخ اسمٰعیل نام داشت و از عمدہ ہائے شہر بود و اکثر نیابت صوبہ داری صوبہ داران بہ او رجوع می کردند و در شجاعت نظیر خود نہ داشت در آں روز با زخم گراں خود را بہ شہر رسانید و غنیم تا دوازدہ روز محاصرہ داشت و ہر روز با حصار شہر جنگ بود و شیر زہ خاں دکھنی کہ از امرائے دکھن و مخاطب بہ سید رستم خاں گشتہ بود و در بالاپور استقامت داشت بہ جلدی خود را بہ برہان پور رسانید و شہر را از محاصرہ خلاصی داد و از حضور بہ صوبہ داری برہان پور سرفراز شد و در اواخر ہمیں سال غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ در احمد آباد گجرات ودیعت حیات بہ تقاضی اجل سپرد و در ۱۱۲۳ھ خان خاناں وزیر اعظم با گرو نانک کہ رئیس سکھاں و نانک پرستاں بود محاربہ نمود و سردار سکھاں قلعہ چوبین متصل کوہ ناہن ترتیب دادہ بود و دو توپ چوبین بر برج سوار نمودہ با برقنداززان و تیر اندازان وغیرہ با جمعے محصور گردید و خان خاناں بہ تسخیر او تعین شد۔ با فوج قاہرہ پادشاہی قریب بہ کوہے کہ مقابل آں قلعہ بود فرود آمدہ بہ تسخیر قلعہ پرداخت و ستر سال بندیلہ کہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و دلیر روزگار بود بہ انداختن گولہ ہائے بندوق تزلزل تمام در قلعہ انداخت و بسیارے از سکھان در آں روز داخل دار البوار گردیدند و چوں شام شد برد الانچہ کہ بالائش بالاخانہ ساختہ بودند گلاب تنہا کو فروش را کہ از قوم کھتری و مشابہت گرو داشت در آں جا گذاشتہ خود ہا از آں محل استوار فرار اختیار نمودند

وچوں صبح شد آفتاب طلوع نمود خان خاناں بہ یورش پرداخت و قلعہ چوبین رانگین واردرمیان گرفتہ مفتوح ساخت وکلا پوے مذکور در بالاخانہ مقید گردید و خان خاناں بہ گمان گرو دوراز ایماء و تحقیق احوال سرگذشت عرض نمودہ نزد پادشاہ خلد منزل فرستاد و شہریار جہاں مدارامر بہ نواختن نوبت وشادیانہ فرمود و سلاطین و امرایان زبان بہ تہنیت و مبارک بادکشودند و بعد از آں ظاہر شد کہ گروے مذکور بدر رفتہ و کلا پوے تنہا کو فروش بہ دست آمدہ۔ خان خاناں خجالت عظیم کشید و غم و الم تمام ازیں رہ گزر بر خاطرش گزشت و سبب دیگر آں کہ قبل از چند روز ایں واقعہ روئے دادہ کہ مہابت خاں پسر خان خاناں با امیرالامرا یعنی ذوالفقار خاں بہادر در دربار بر فرد اعمہ ناخوشی درمیان آمد و خان خاناں را ایں معنی بسیار ناخوش آمد بہ پادشاہ عرضی نمود چنانچہ حضرت خلد منزل در جواب او طرف داری ذوالفقار خاں نمودہ ایں مصرع را دستخط نمودہ نزد خان خاناں فرستاد۔ مصرع

پادشاہ کامراں بود از گدایاں عار داشت

جملۃ الملک از سبب اعتراض پادشاہی و خجالت سرگذشت و عوارض نفسانی عارض ذاتش گردیدہ و خود تشں بہ جوش آمدہ بشورے کہ در بینی او واقع شدہ بود سفر آخرت اختیار نمود۔ فی الواقع وزیر صاحب ہمتے بود۔ آں چناں پادشاہے را چنیں وزیرے فیاض و صاحب ہمتے می باید۔ چنانچہ جاگیر منصبدار عزبی بیگی از امر تنخواہ شدہ بود و منصب دو ہزار سواری بہ خان خاناں عرضی گزرانیدہ۔ رباعی

ایا خان خانان کشورکشائے	گر از من نہ ترسی بہ ترس از خدائے
کہ جاگیر مسکیں غنی را دہی	غنی مال دار است و مسکیں گدائے

برہان فرد جواب آں فی البدیہہ دستخط نمود ۔ رباعی

ہر آں کرد ایں کار را بے رضائے　　　سرش برتن او نہ ماند بہ جائے

بریدو دریدو بہ باید شکست　　　ید و جارحہ دست وحلقوم ناے

وبعد از فوت او ہدایت اللہ خاں پسر عنایت اللہ خاں کشمیری بہ نیابت وزارت سرفراز
شدہ محمد امین خاں با عبد الصمد خاں بہ مہم گرونایک نام زد فرمود آں ہر دو امیر رفتہ
گرو را منہزم گردانیدند وصوبہ داری خاندیس ونصفت صوبہ برار بہ امیر الامرا ذوالفقار خاں
مقرر گردید وخان مذکور بہ نیابت صوبہ داری مزبور را بہ داؤد خاں پنی مقرر ساخت وداؤد خاں
خود بہ برہان پور آمدہ وبعد از آں بہ ہمشیرہ زادہ خود بازید خاں را نیابت خود داد وہیرامن بکسریہ
را مدارکل گردانیدہ خود بہ دکھن رفت عجب سودائے وعجب بازارے بود وہمشیرہ زادہ دیگر
علاول خاں را بہ صوبہ داری برار مامور ساخت وحضرت خلد منزل دیوانی برہان پور از عزل
محمود یار خاں نوابیتہ بہ نور الدین محمد خاں برادر زادہ وزیر خاں عالمگیری عطا فرمود ودریں سال
میان پادشاہ وعلمائے لاہور بر سر مذہب منازعہ واقع شد ودر بنگالہ فساد میرزا رضی
کہ مدت مدید در برہان پور بہ خدمت داروغگی داغ تصحیحہ وخدمات دیگر مامور بود وبعد
از آں بہ حیدر آباد رفتہ از سببے در قید کام بخش در آمدہ وبعد از خلاصی نزد حضرت خلد منزل
آمدہ مخاطب بہ رعایت خاں گردید وظاہر شد کہ خود را بہ سند تغلب قلعہ دار رہتاس نمودہ
وفرمان بیاضی بنام خود ساختہ بر قلعہ عروج کردہ در آں جا رسیدہ خود را موسوم بہ غالب شاہ
گردانیدہ خروج نمود وازیں خبر خلد منزل بہ شاہ زادہ فرخ سیر کہ در بنگالہ بہ نیابت پدر خود

عظیم الشان سرفراز بود اعتراض فرمود و شاه زاده بیدار بخت پرداخت او را نموده پنج هزاری
کرده لاچین بیگ قلماق را با فرمان پادشاهی برائے گرفتن فرمان بر سر دروازه قلعه رسیده
لاچین بیگ او را غافل نموده و کاره جهان فرسا از کمر خود کشیده به شکم او فرو برد و کارش
به ساخت و قلعه به تصرف پادشاهی درآمد و در ۱۱۲۴ھ بیستم شهر محرم الحرام حضرت خلد منزل
به مرض هیضه دنیائے فانی را وداع نموده به لقائے سرائے عقبیٰ کمر بسته وارد دارالسلام شد
و آن حضرت را چهار پسر بود و وکیلش آصف الدوله اسد خان و وزیرش خان خانان و پس
از وے هدایت الله خان وزارت به نیابت می کرد و بعد از فوت بادشاه خلد منزل(۳) شاه زاده
جهان دار شاه و رفیع الشان و جهان شاه باهم اتفاق کرده به جنگ عظیم الشان که از سایر
شاه زاده ها به مال و شوکت فزونی داشت کمر به محاربه بستند و امیر الامرا ذوالفقار خان بهادر
رفیق این هر سه(۳) برادر نام دار و با عظیم الشان امرائے دیگر مثل شاه نواز خان صفوی و
اسلام خان رضوی و مهابت خان و خان زمان خان پسر خان خانان وغیره موافقت نمودند
و مدت هجده روز جنگ مورچال بود۔ به تاریخ هشتم صفر روز پنجشنبه جنگ عظیم به وقوع پیوست
و عظیم الشان به قتل رسید و اکثر امرا مثل شاه نواز خان صفوی و رضوی خان پسر اسلام خان وغیره
کشته شدند و بعد از انفصال مقدمه عظیم الشان امیر الامرا ذوالفقار خان بهادر با جهان دار شاه
بیعت نموده در میان هر سه(۳) برادر مقدمه برهم خورده به محاربه انجامید۔ نوزدهم صفر
جهان شاه کشته شد و بیستم شهر صفر رفیع الشان قتیل گردید۔

ابوالفتح محمد معز الدین جهان دار شاه ولادتش در ۱۰۷۱ھ واقع شد۔ پادشاهے

بود کہ ہمیشہ بہ عیش و عشرت اشتغال نمودہ پروائے امور ملکی و مالی نہ داشت و اختیار خود
بہ لعل کنور کنچنی دادہ بود و بعد از کشتہ شدن ہر سہ[۲] برادر بر تخت سلطنت جلوس فرمود۔
امیر الامرا ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ رستم دل خاں راکہ غازی خاں خطاب یافتہ بود
با مخلص خاں بہادر شاہی بہ قتل رسانید۔ سکہ و خطبہ اش در تمام ممالک ہندوستان رائج گردید
بغیر از بنگالہ از سبب محمد فرخ سیر حکمش جاری نہ گشت و بہ خلاف دستور تیموریہ آصف الدولہ
را دوازدہ ہزاری و وکالت کل و امیر الامرا ذوالفقار خاں بہادر را بہ منصب نہ ہزاری و تفویض
وزارت دیوان اعلیٰ و علی مراد کوکل تاش خاں خطاب داشت بہ منصب ہشت ہزاری و
بہ خطاب خان جہاں بہادر کوکل تاش و بہ خدمت میر بخشی گری و رضا قلی خاں بہ منصب
ہفت ہزاری و بہ خطاب شجاعت خاں و بہ خدمت میر آتشی مقرر گشتند و ہر کسے کہ خواست
و ہر منصبے و خدمتے کہ تلاش نمود موافق خواہش خود بہ عمل آورد و کلاونت و قوالان در عمل
آں پادشاہ عیش دست گاہ بہ مناصب سہ[۳] ہزاری و چہار ہزاری عروج کردند و لشکر
فراواں جمع شد و از لاہور عازم شاہ جہان آباد گردید و محمد فرخ سیر پسر عظیم الشان کہ در
بنگالہ بود و پادشاہ خلد منزل او را بہ حضور طلبیدہ بود بہ عظیم آباد ٹپنہ رسیدہ می خواست کہ
بہ حضور برسد کہ خبر واقعہ جد بزرگ وارش شنیدہ ہماں جا رحل اقامت انداختہ متوقف
گردید و بعد از وصول خبر کشتہ شدن عظیم الشان بر تخت نشست و حسین علی خاں بارہہ کہ
صوبہ دار ٹپنہ بود با خود رفیق گردانید و حسن علی خاں ناظم صوبہ الہ آباد عرض داشت بہ جناب
جہاں دارا شاہ نمود کہ محمد فرخ سیر نزدیک است و فدوی تاب مقاومت او نہ دارد اگر از

اردوے معلی بہ زودی روانہ این دیار می شوند فدوی متابعت اختیار می نماید و در آں ایام
شجاع الدین محمد خاں خزانہ از بنگالہ برائے حضور می آورد حسن علی خاں در ہماں جا بازداشت
و عرضی بار دیگر بہ محمد فرخ سیر نوشت کہ اگر حضرت خود بہ دولت زود بہ رسند بندہ متابعت شما
اختیار می نمایم محمد فرخ سیر از پٹنہ کوچ نمودہ بہ الہ آباد رسید و حسن علی خاں را با خود رفیق
ساختہ بہ اتفاق ہر دو برادر نامدار بارہہ و امیر خاں پسر امیر خاں کہ عزیز اللہ خاں خطاب داشت
و خواجہ عاصم کہ اشرف خاں خطاب یافتہ بود یعنی خان دوراں و احمد بیگ کہ بعد ازاں غازی الدین
خاں شدہ بود روانہ دار الخلافہ گردید و سربلند خاں کہ محمد رفیع نام داشت برادر زادہ بشارت خاں
و پسر میرزا افضل متقدی خاں پیش از آمدن محمد فرخ سیر پیش جہاں دار شاہ رفتہ و
بہ صوبہ داری احمد آباد گجرات سربلند گردید و با سپاہ خود روانہ آں سمت شد و جہاں دار شاہ
بعد از استماع حرکت محمد فرخ سیر از پٹنہ اعز الدین پسر خود را با فوج فراواں قریب پنجاہ ہزار
سوار مقابل محمد فرخ سیر مقرر کردہ رخصت فرمود و خواجہ حسین خاں برادر کوکل تاش خاں را
ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و مخاطب بہ خان دوراں نمودہ با توپ خانہ آتش بار
بہ رفاقت شاہ زادہ روانہ ساخت و نواب چین قلیچ خاں بہادر پسر غازی الدین خاں بہادر
فیروز جنگ را کہ دراں روز ستمال ساختہ بہ مدد شاہ زادہ از عقب روانہ فرمودہ و نواب
بہ اکبر آباد رسیدہ و از طرف محمد فرخ سیر سید عبد اللہ خاں و حسین علی خاں و خواجہ عاصم و
احمد بیگ از ہمراہیان و چھبیلا رام کہ فوج دار کٹرہ جہان آباد بود و علی اصغر خاں پسر کار طلب خاں
بہادر شاہی کہ بہ فوج داری اٹاوہ امتیاز داشت دست از رفاقت اعز الدین برداشتہ

خود را به محمد فرخ سیر رسانیدند و اعزالدین اواخر شوال نزدیک کچهوه لشکر اقامت انداخته
لشکر را حکم خندق کندن و مورچال بستن فرمود و محمد فرخ سیر حسین علی خاں را هراول نموده
سرداری دست راست مقرر نمود و سادات خاں میر بزرگی با چهار پسر امیر خاں و مخلص خاں که
محمد علی خاں خلد مکانی باشد حواله نمود و سرداری دست چپ به علی اصغر خاں و چهبیلا رام تفویض
فرمود - بدوں آں که خود سوار شود حسین علی خاں و امرائے دیگر طرح جنگ انداختند و از پهر روز
بر آمده تا سه (۳) پهر شب جنگ توپ خانه بود و بر فوج اعزالدین پادشاه توپ های زدند و
دست راست و چپ جنگ ها در میان آمد تا آں که کار بر اعزالدین تنگ گردید - پهر شب باقی مانده
شب بیست و نهم شهر مذکور اعزالدین به اتفاق حسین خاں خیمه و خرگاه و اموال را گزاشته راه
فرار پیش گرفت و غنائم اموال بسیار به دست لشکریان محمد فرخ سیر پادشاه در آمد و
اعزالدین به حال تباه خود را به اکبر آباد رسانید و نواب چین قلیچ خاں بهادر مصلحت در آں
دانسته که او را تا حکم رسیدن جهاں دار شاه نگاه دارد و در هماں چند روز جهاں دار شاه
نیز قریب اکبر آباد رسید و محمد فرخ سیر کوچ به کوچ از راه قنوج عازم شاه جهان آباد شد
و بعد از قطع منازل نزدیک سرائے محرم خاں که آں طرف جمنا ست نزول اجلال فرمود -
جهاں دار شاه از اکبر آباد گزشته و بر گهاٹ سموگڈه دایره نموده بر جنوب اکبر آباد امر بستن پل
فرمود و چوں پل بسته گردید خواست که عبور نماید محمد فرخ سیر حسین علی خاں و چهبیلا رام را
با فوج سنگیں به مقابل جهاں دار شاه ارسال داشت که کسے بر داعیه او اطلاع نه شود و خود
مقابل سرائے رونه بهان پایاب از گهاٹ سیاهی عبور نمود و چوں ایں خبر به سمع جهاں دار شاه

رسید از آں جا کوچ نمودہ مقابل فوج محمد فرخ سیر دایرہ نمود و خیمہ و بنگاہ محمد فرخ سیر
نہ رسیدہ بود و شدت سرما و باد بہ مرتبۂ اتم بود و شب شامیانہ استادہ نمودہ و قناتے کشیدہ
بود چنانچہ طناب قنات را امرایان بہ دست خود گرفتہ بودند۔ دریں ضمن عرضی حسن علی خاں کہ
مخاطب بہ سید عبد اللہ خاں گشتہ بود و ہراولی فوج متعلق بہ او بود رسید کہ قرار چنیں یافتہ
کہ فوج جاٹ کہ چہار ہزار سوار اند بہ لشکر شب خوں آرند۔ محمد فرخ سیر از استماع ایں خبر طلایہ
فرستاد و بہ خبرداری اشتغال نمود و چوں شب آخر شد ہر دو فوج موافق قابوے خود جویائے
تردد جنگ بودند و سیزدہم ماہ ذی حجہ بعد از دو پہر و کسرے فوج ہا باہم مقابلہ روے داد
و مقدمۃ الجیش محمد فرخ سیر حسن علی خاں و حسین علی خاں بودند و در دست راست اشرف خاں
والا شاہی یعنی خان دوراں و داؤد خاں و دست چپ علی اصغر خاں و چھبیلا رام متصل فیل
محمد فرخ سیر امیر خاں و سادات خاں و پسر آتش بودند و فتح علی خاں ہمشیر زادہ حسین علی خاں
داروغہ توپ خانہ محمد فرخ سیر شروع در توپ اندازی نمودہ و در آں تردد و جاں فشانی
نمودہ کشتہ شد و حسین علی خاں بہ کمک او پرداختہ تا بہ جائے او خود را بہ رساند زین الدین
خاں پسر کمال الدین خاں و میرزا حسن بیگ اعظم شاہی کہ مخاطب بہ صف شکن خاں گشتہ بود
و معمور خاں از فوج محمد فرخ سیر بہ قتل رسیدند و حسین علی خاں از فیل بہ زیر آمدہ جنگ دلیرانہ
نمودہ زخم گراں برداشتہ بر زمیں افتاد و سید عبد اللہ خاں کہ در عقب حسین علی خاں بود محمد خاں
بنگش را ہمراہ گرفتہ دست راست شدہ و ذو الفقار خاں را دست چپ گزاشتہ بایل نقفائے
قول جہاں دار شاہ در آمدہ تیر اندازی نمودند۔ از دست چپ علی اصغر خاں زخمی شدہ برگشت

وکوکل تاش خاں بہ وصول گولی بندوق روح از قالب تہی نمود وچھبیلا رام کہ نشان او در فوج کوکل تاش خاں ماندہ بود پا قائم نمودہ وامیر خاں بہ کمک او رسیدہ دریں دار وگیر جانی خاں از طرف جہاں دار شاہ کشتہ شد وفرزند خاں پسر سادات خاں از جانب محمد فرخ سیر زخم گولی و تیر برداشت ۔ دریں ضمن سید عبد اللہ خاں بہادر خود را قریب بہ قول جہاں دار شاہ رسانید وجہاں دار شاہ تاب مقاومت نہ آوردہ متصل فوج کوکل تاش خاں آمد وچوں از قتل کوکل تاش خاں مطلع شد مع لعل کنور بہ اغوائے او فرار اختیار نمود و ذو الفقار خاں با چہار پنج ہزار سوار قریب چہار پنج گھڑی بعد از فرار جہاں دار شاہ استادہ بود ۔ عبد الصمد خاں بہ ذو الفقار خاں گفت کہ بالفعل با محمد فرخ سیر زیادہ از چہار صد سوار نہ ماندہ باید کہ اورا از میان برداشت واگر خود پادشاہ شوید اول احقر بہ شما بیعت می کنم ۔ ذو الفقار خاں گفت کہ نمک حرامی از ما مردم نہ شدہ ونہ خواہد شد ۔ بعد از انتظار بسیار ذو الفقار خاں بہادر نیز عازم شاہ جہان آباد شد ودر عرض راہ با جہاں دار شاہ دوچار شدہ بہ اتفاق بہ شاہ جہان آباد رسیدند وبہ خانہ نواب اسد خاں بہادر آمدند ۔ ذو الفقار خاں خواست کہ فتنۂ دیگر برپا کند ومعز الدین را ہمراہ گرفتہ بہ دکھن رود ونواب آصف الدولہ بر ایں معنی ہم داستاں نہ گشتہ معز الدین وذو الفقار خاں بہادر را مقید ساخت وبعد از انقضائے جنگ حسین علی خاں بہادر را کہ در میان زخمی ہا بود از میدان جنگ برداشتہ بر پالکی سوار نمودہ داخل لشکر ساختند وفیل کہ اعز الدین بر آں سوار بود بہ دست آوردہ از نظر پادشاہ گزرانیدند واعز الدین زبان بہ مبارک بادِ پادشاہت کشود ومحمد فرخ سیر اورا در آغوش

مہربانی کشیدہ بہ طریق نظر بند ہمراہ گرفت و صبح روز پنجشنبہ چہاردہم ذی حجہ بہ خیمہ حسین علی خاں رفتہ عیادت پرسی نمودند و سید عبداللہ خاں بہادر و نواب نظام الملک و محمد امین خاں را بہ تعاقب جہاں دار شاہ و ذوالفقار خاں بہادر روانہ نمود و سید عبداللہ خاں بہادر وغیرہ رفتہ بہ ضبط اموال و بند و بست شاہ جہان آباد پرداختند و خانہ بہ خانہ امرایان چوکی نشانیدند و پادشاہ خود نیز کوچ فرمودہ چہاردہم محرم الحرام ۱۱۲۵ھ داخل دیرہ بارہ پولہ شدند۔

محمد فرخ سیر پادشاہ شہریارے نیکو اطوار و جہاں دارے بود با فر و شان و اقتدار۔ در ذی حجہ ۱۱۲۴ھ بر تخت مستقر الخلافہ اکبر آباد جلوس نمود و بعد از تہیہ سفر عازم شاہ جہان آباد گشت و در بارہ پولہ آصف الدولہ بہادر اسد خاں آمدہ ملازمت نمود و حقیقت جہاں دار شاہ و ذوالفقار خاں و مقید بودن آں ہا عرض نمود و ذوالفقار خاں را نیز آوردہ ملازمت فرمود۔ بعد از ساعتے اسد خاں را بہ ڈیرہ او رخصت فرمود و از سبب مکر ہدایت اللہ خاں کشمیری کہ خط پادشاہ بیگم یعنی زینت النساء بیگم بنت عالمگیر پادشاہ را سابق ساختہ پیش پادشاہ مرحوم فرستادہ بود تا ذوالفقار خاں بہادر در قید حیات باشد شما را بہ جز نام از سلطنت بہرہ نہ خواہد بود و پادشاہ بموجب فرمودہ عمہ بزرگ وار بر قتل ذوالفقار خاں عازم بود و بعد از رفتن اسد خاں خلوت فرمود و بعد از آں خود بر خواستہ رفتند و لاچین بیگ مامور بہ تسمہ انداختن و کشتن ذوالفقار خاں شد و آمدہ کار آں امیر با حشمت و جاہ را بہ ساخت و شب سیف اللہ خاں بخشی تن جہاں دار شاہ را از بارہ پولہ بردہ شربت خوش گوار مرگ را بہ مذاق او نیز رسانیدند و سر او را بر چوب نیزہ برداشتہ از نظر پادشاہ گزرانیدند و میت ذوالفقار خاں

سنہ (۳) روز افتادہ بود و بعد از آں بہ موجب حکم پادشاہ در بطن خاک نہاں نمودند و پادشاہ در شاہ جہاں آباد داخل شدہ بر تخت طاؤسی جلوس فرمودہ و اول حسن علی خاں بہادر را مخاطب بہ سید عبداللہ خاں نمودہ بودند ملقب بہ یمین الدولہ قطب الملک سید عبداللہ خاں بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار وفادار بہ خدمت وزارت دیوان اعلیٰ و سید حسین علی خاں بہادر را ملقب بہ امیر الامراء بہادر فیروز جنگ سپہ سردار ساختہ بہ خدمت میر بخشی گری و محمد امین خاں را مخاطب بہ اعتماد الدولہ محمد امین خاں بہادر نصرت جنگ گردانیدہ بہ خدمت تن بخشی و میرزا جعفر شیرازی مخاطب بہ تقرب خاں بہ خدمت خاں سامانی مقرر گشت و معتمد خاں کہ میرزا محمد باقر نام داشت بہ خدمت دیوانی خالصہ تقرر یافت و اسلام خاں بہادر رضوی بہ خدمت میر توزکی و داروغگی خاص جلو مقرر گردید و امیر خاں بہ خدمت قوربیگی و داروغگی قورخانہ امتیاز یافت و صوبہ داری دکن بہ نام نواب چین قلیچ خاں بہادر کہ در عہد حضرت خلد منزل خطاب خان دوران خاں یافتہ بود مخاطب بہ نظام الملک بہادر فتح جنگ گردانیدہ مقرر ساخت و صوبہ داری احمد آباد گجرات بہ داؤد خاں کہ در دکن نائب ذوالفقار خاں بود تفویض یافت و دیوانی برہان پور از عزل نور الدین محمد خاں بہ محمد عاقل خاں شد و بیوتاتی برہان پور بہ علی امان خاں و بخشی گری برہان پور بہ قدوی خاں مقرر شد و ایں ہا خود را پیش تر از نواب نظام الملک بہ برہان پور رسانیدند و ظفر خاں کہ خواجہ احمد نام داشت جنازہ عظیم الشان را حوالہ نمودند کہ در دکھن بردہ نزدیک حضرت خلد مکان مدفون سازد و در ہماں نزدیکی جشن ہدایت اللہ خاں و شاہ قدرت اللہ بود و سیدی قاسم حبشی را بہ تسمیہ لاچین بیگ کہ خطاب بہادر دل خاں یافتہ بود رسانیدند۔

ازیں جہت رعب وہیبت آں پادشاہ در دل ہا عظیم قرار یافت و آوازہ وطنطنۂ شاہیش در گوش دور و نزدیک رسید و نواب نظام الملک از شاہ جہان آباد کوچ نمودہ بہ دکھن تشریف آوردند و بایزید خاں ہمشیرہ زادہ داؤد خاں را از صوبہ داری برہان پور تغییر نمودہ بہ شکر اللہ خاں پسر عاقل خاں مقرر گردانیدند۔ مرد نیک ذات عالی صفات بود و در اواخر سال بہ دیوانی دکھن بعد دیوانی برہان پور از تغییر دیانت خاں و عاقل خاں بہ حیدر قلی خاں اسفرانی کہ میرزا محمد رضا نام داشت مقرر فرمود و اختیار عزل و نصب خدمات جز و کل بہ او مقرر نمودند و او در دیوانی دکھن ضبط قرار واقعی نمود و از حضور بیوتاتی برہان پور از عزل علی امان خاں بہ قاسم علی خاں شیرازی مقرر شد و در ۱۱۲۶ھ میر مرتضیٰ پسر میر سید علی برادر معتمد خاں ایلچی از جانب شاہ صفوی بہ حضور آمدہ ملازمت پادشاہ نمود از دبدبہ و طمطراق عجیب وارد شد و تقرب خاں خان ساماں بہ تجمل و زینت تمام بر استقبال او رفتہ۔ برائے تماشائے ورود ایلچی کثرت خلائق و ازدحام مردم بسیار بود و سوغات و تحائف بسیار از نظر پادشاہ گزرانید۔ امرا در تعجب بودند۔ از سبب بعضے غمازاں درمیان پادشاہ و ہر دو برادر یعنی قطب الملک و امیر الامرا خصومت واقع شد۔ سادات از سبب قرب میر جملہ معظم خاں خان خاناں کہ قبل از آں بہ خطاب عبد اللہ خاں پیش از آں شریعت اللہ خاں بود و قرب صمصام الدولہ خان دوراں برآشفتہ باہم عداوت بہم رسانیدند و ازیں سبب بسیار منازعہ و مجادلہ واقع شد و آخر مصلحت براں شد کہ میر جملہ در حضور نہ باشد و امیر الامرا بہ جائے دیگر رود۔ بنابر صوبہ داری دکھن از عزل نواب نظام الملک امیر الامرا حسین علی خاں بہادر مقرر گردید و صوبہ داری عظیم آباد بہ میر جملہ

عطا فرمودند و هر دو امیر به تعلقهٔ خود روانه شدند و پیش از وصول امیر الامرا نجابت خان تیموری
که از عزل شکر الله خان صوبه دار برهان پور شده بود او را نیابت صوبه داری دکهن مقرر نموده بودند
و او در خجسته بنیاد رفته دخیل کار شد و نواب نظام الملک از خجسته بنیاد برآمده در کنار دریای
تاپتی اقامت داشتند و نجابت خان نیابت صوبه داری برهان پور به شریف بیگ خان داده
بود۔ نواب نظام الملک او را بی دخل نموده به ظفر محمد خان مقرر فرموده روانهٔ دار الخلافه گردیدند
کنکائی مرهٹه آمده شهر برهان پور را محاصره نمود و ظفر محمد خان ترددات مردانه به ظهور رسانید و
بیرون شهر مکرر محاربات دست داد و پادشاه مرحوم صوبه داری برهان پور به داؤد خان داده
در گجرات فرمان به او رسید و او خود را به برهان پور رسانید و در ماه جمادی الآخر داخل شهر شد
و کنکائی مرهٹه فرار اختیار نمود و بعد از چندی پادشاه به داؤد خان فرمان فرستاد و او را به حرب
حسین علی خان تحریص و ترغیب نمود و مکرر در این باب فرامین رسید و حسین علی خان هشتم شهر شعبان المعظم
به برهان پور رسید و متصدیان برهان پور مثل میر اعظم نائب دیوان و قاسم علی خان بیوتات
و علی یار خان بخشی و محمد انوار الله خان کروره به استقبال حسین علی خان امیر الامرا شتافتند و
حیدر قلی خان دیوان دکهن احمال و اثقال خود را از خجسته بنیاد همراه گرفته به برهان پور آمده کنار
نهر تاپتی نزدیک محل های مهابت خان فرود آمد و با امیر الامرا ملاقات نموده مرخص گشته نزد
پادشاه رفت و چندگاه حکیم محمد تقی اصفهانی که ساکن ایلچ پور بود به نیابت او قیام می نمود و بعد
از یک ماه امیر الامرا حکیم محمد تقی را معزول نموده دیوانی دکهن به علی نقی خان پسر دیانت خان
ارزانی داشت و داؤد خان را مردم شهر به هزار مکر و حیله بر آوردند و او در بهادر پوره ڈیره نمود

و مردم شہر بہ خوشی وقتی تمام امیرالامرا را در شہر آوردند و تا یک ماہ درمیان او و داؤد خاں پیغام بود و ہر چند کہ نصائح دل پذیر از جانب امیرالامرا بہ عمل آمد اصلا داؤد خاں بدون جنگ قبول نہ نمود و بالآخر امیرالامرا نہم رمضان المبارک در عین شدت بارش بہ قصد حرب داؤد خاں برآمد و یازدہم رمضان حرب عظیم واقع شد۔ با امیرالامرا قریب بیست ہزار سوار بود و داؤد خاں زیادہ از پنج ہزار سوار نہ داشت۔ حربے نمود کہ مردم داستان نہم تن و روئین تن را فراموش کردند و ہر تیرے کہ بہ ہر کس زد تا سوفار پنہاں نمود۔ دریں حرب اکثر لشکر امیرالامرا رو بہ گریز آوردند و رستم خاں گرجی و بسالت خاں کہ سلطان نظر نام داشت و دیگرہا بہ قتل رسیدند و از طرف داؤد خاں ہیرامن بکسریہ کہ نائب مناب و مدار المہام بود کشتہ شد و بارش عجیبے در آں روز بود۔ آخر الامر از گولی بندوق و ضرب چند تیر مسافر دیار عدم گردید و دریں جنگ میر مشرف کہ در زمرۂ امرائے حسین علی خاں بود زخمی گشت ازیں جہت امیرالامرا ملول بود۔ شادیانہ فتح و نصرت در لشکر حسین علی خاں بہ نوازش درآمد و عجب غارتے در لشکر داؤد خاں رو داد کہ مردم اجلاف و فرومایہ بدرہائے اشرفی از اردوئے داؤد خاں بہ غارت بردند و مدت ہا بہ تحقیق و تفتیش آں گزشت و مردم بسیار اشرفی ہا را ربودند و ایشاں را ہضم شد و بعد از فتح جسد داؤد خاں سرنگوں نمودہ و ریش و بروت او را تراشیدہ و رویش را سیاہ نمودہ بہ فیل آویختہ در شہر و بیرون شہر گردانیدند و ساکنان بلدہ برہان پور از ظلم آں افغان و بکسریہ بے ایمان خلاصی یافتند و امیرالامرا ستر[۳] روز بیرون شہر دائرہ نمودہ پانزدہم رمضان داخل شہر شدہ دیوانی برہان پور بہ طالب علی خاں مختاری مقرر فرمود

و نجابت خاں را نزد خود طلب داشتہ و سید اسد اللہ خاں عمہ زادہ خود مع فیروز علی خاں کہ خال نسبتی او می شد بہ خجستہ بنیاد ارسال داشت و صوبہ داری برہان پور را بہ برادر خود سیف الدین علی خاں مقرر فرمودہ و خود نیز در اوائل ماہ ذی حجہ عازم خجستہ بنیاد گردید و راجہ محکم سنگھ را مدار المہام امور خود ساخت و فیروز علی خاں را از انتقال عبد الرحمٰن خاں بن اسلام خاں رضوی بخشی صوبہ جات دکھن مقرر فرمودہ و بیرم خاں بن روح اللہ خاں بن خلیل اللہ خاں نعمت اللہی را از تغیر منصور خاں روز بہانی داروغہ توپ خانہ دکھن مقرر نمود و دریں سال گرو نانک را عبد الصمد خاں دست گیر نمودہ نزد پادشاہ فرستاد و در قفس آہنی محبوس گردید و دیگر احوال او معلوم نہ شد و در حضور حیدر قلی خاں متصدی بندر سورت شدہ روانہ شد و در آں جا بہ ضبط و نسق تمام کارگزاری نمود و در ۱۱۲۸ھ تقرب خاں خان ساماں کہ بعد از فوت معتمد خاں دیوان خالصہ نیز شدہ بود بہ سبب مرض دق و سل بہ دار البقا خرامید و خان سامانی بہ محمد یار خاں بن بہمن یار خاں بن آصف خاں مقرر شد و امیر الامرا خود سیف الدین علی خاں را از سبب فدوی محمد خاں سندھی کہ بہ او خفت رسانیدہ بود معزول گردانیدہ بہ سید اسد اللہ خاں مشہور بہ نواب اولیا تفویض نمود و راجہ محکم سنگھ را برائے تنبیہ منفاسیر با فوج عظیم بہ سمت ستارہ ارسال داشت و راجہ مذکور اکثر غنیم لئیم را گوشمالی می داد و پادشاہ مرحمت خاں بن امیر خاں را فوج داری قلعہ ماندو دادہ رخصت فرمود۔ او بر تعلقہ خود آمدہ عمل و دخل قرار واقعی نمود و در ۱۱۲۹ھ درمیان امیر الامرا حسین علی خاں بہادر و غنیم بہ استصواب محمد انور خاں و سنکرا ملہار مصالحت شد۔ بہ ہر تقدیر از تغیری سید اسد اللہ خاں صوبہ داری

برہان پور بہ جان نثار خاں کہ در حضور مقرر گشته بود عمل دادند و او پسر خود را داراب خاں کہ
دختر زاده خان جہاں بہادر کوکلتاش عالمگیری باشد نائب نموده و صاحب اختیار امور
او فدوی محمد خاں سندہی بود و در سنہ ۱۱۳۰ھ پادشاه مرحوم محمد مراد کشمیری را کہ وکالت خاں خطاب
داشت بہ مرتبہ بلند رسانید و رتبہ او را بہ مراتب امرائے دیگر ساخت و رکن الدولہ اعتقاد خاں
خطاب داد و او را امر بہ جلوس کہ ضابطہ پادشاہان ہند نیست فرمود۔ ازیں جہت در میان
پادشاه و سید عبداللہ خاں غبار نقار مرتفع گردید و پادشاه خواست کہ عبداللہ خاں را
از معمورہ عالم بہ مطرح خاک رساند و او از قوت سپاه و تدبیر خود بہ نگاه داری می نمود حقیقت
احوال بہ برادر خود امیر الامرا نوشت و حسین علی خاں جان نثار خاں را از صوبہ داری برہان پور
معزول نموده بہ برادر خود سیف الدین علی خاں مقرر نمود و او پیشتر آمده انوار اللہ خاں را
کہ از انتقال طالب علی خاں مرحوم دیوان و صوبہ شده بود نائب نموده بہ سمت نربدا روان شد
و امیر الامرا خود از دکھن با سپاه گراں قریب پنجاه ہزار سوار از خود و فوج مرہٹہ بہ سرداری
بالاجی بشو ناتھ عازم ہندوستان شد و آثار بغی و عداوت او با پادشاه اظہر من الشمس گردید
و در ماه ربیع الاولی سنہ ۱۱۳۱ھ نزدیک شاه جہان آباد رسید و در میان ہر دو برادر ملاقات
واقع شد و باہم در اخذ پادشاه مصمم و یک جہت شدند و بعضے امرا نیز بہ آں ہا رفیق گشتند
و بہ تدبیر بند و بست قلعہ را از خود نمودند و در ماه ربیع الآخر حسین علی خاں داخل قلعہ شد و
بعد از ملازمت پادشاه برخواستہ بہ محل سرا رفت۔ پرده از روئے کار برداشتہ بعضے
از خویشان خود را بہ اندرون حرم فرستاد و پادشاه را از محل سرا بہ ظلم تمام برآوردند دستگیر نمودند

و میل در چشم جہاں بین آں پادشاہ کشیدند و بعد از عاطل گردانیدن از نور باصرہ در قلعۂ ارک محبوس ساختند و

رفیع الدرجات بن رفیع الشان بن شاہ عالم را بر تخت نشاندند و نواب

نظام الملک بہادر فتح جنگ را صوبہ داری مالوہ مقرر شد و مبارز الملک سربلند خاں را بہ صوبہ داری کابل نام زد ساختند و سنکرا ملہار مرہٹہ کہ در عہد حضرت خلد مکان ملازمت نمودہ بود پایۂ او را بلند ساختہ و صاحب اختیار دکھن نمودہ فرستادند و محمد انوار اللہ خاں را بہ صوبہ داری برہان پور ممتاز گردانیدہ ہمراہ سنکرا ملہار بہ اتفاق بالاجی بسوناتھ مرخص نمودو ہر(۳) سہ روانہ دکھن شدند و سنکرا ملہار بہ دکھن آمدہ بہ ضبط تمام مستولی شد و کشن راؤ پسر خود را نزد سید عالم علی خاں گذاشتہ خود نزد ساہو راجہ رفتہ شروط چند درمیان آوردہ بہ خجستہ بنیاد برگشت و محمد انوار اللہ خاں بہ خجستہ بنیاد رفتہ و ملازمت سید عالم علی خاں نمودہ بہ برہان پور داخل شد و نواب نظام الملک نیز بر تعلقہ صوبہ داری خود داخل اجین گردید و ہر دو برادر یعنی قطب الدولہ و امیر الامراء بہ کوری و حبس آں پادشاہ مظلوم قناعت نہ نمودہ عدم او بر وجود ترجیح داز شدت عداوت و قساوت قلب مسموم نمودند و رفیع الدرجات کہ نام او بہ سلطنت اطلاق می شد و آزار نیز داشت درہماں چند ماہ جہان فانی را وداع نمودہ مقیم سرائے عقبیٰ گردید و بعد از فوت او برادرش را

رفیع الدولہ المخاطب بہ شاہ جہاں نمودہ بر تخت ہندوستاں جلوس فرمود۔ دریں ضمن در اکبرآباد شورش نیکو سیر پسر سلطان اکبر بن عالم گیر خلد مکاں بلند شد و حقیقت ایں است

که صفی خاں بن صفی خاں بن اسلام خاں رضوی قلعه دار اکبرآباد بوده بود که دریں وقت شاید
زمانه به طالع او رجوع کند به نواب نظام الملک و راجه جے سنگھ نامه ها نوشت وازآں ها
استمداد طلب نموده شاه زاده را بر تخت اکبرآباد نشانید و ایں آوازه به گوش هر دو برادر رسید
می خواستند که از شاه جهان آباد برآیند که واقعه رفیع الدرجات در میان آمد۔ بعد از جلوس
شاه جهاں با لشکر زیاده از چند و چوں عازم اکبرآباد شدند و قلعه را مرکز وار محاصره نمودند و
چند گاه رسل و رسائل گولهائے توپ و ضرب زن و عراده در میان بود و حیدر قلی خاں
که در همان اوان از گجرات با فوج خود رسیده بود دریں جنگ از جانب سادات سعی ها نمود
اما به جنگ مفتوح نه شد آخر با هزاری قلعه ساختن قلعه را به تصرف در آوردند و با صفی خاں که برادرش
اسلام خاں بهادر رضوی بے اعتدالی ها نمودند۔ نیکو سیر را مع برادر زاده اش به قلعهٔ
سلیم گڑه فرستاده مقید نمودند و رفیع الدوله نیز در ماه شوال المکرم به اجل طبعی در اکبرآباد عزم
سفر عقبیٰ نموده درگزشت ۔

ناصر الدین روشن اختر محمد شاه پادشاه بن خجسته اختر جهاں شاه بن
شاه عالم محمد معظم پادشاه بر تخت هندوستاں نشست ۔ پادشاهے بود ستوده خصلت
حمیده سیر و شهریارے موصوف به کثرت حلم و بلندی اختر و در قدر شناسی و ترحم ثانی خود
نه داشت ۔ روز یکشنبه پانزدهم ذی قعده ۱۱۳۱ھ بر تخت اکبرآباد جلوس نمود و سادات
صاحب اختیار بودند و آں حضرت را از پادشاهی بجز نامے نه بود و دریں سال دانا بهادر
که گردهر بهادر خطاب یافته بود برادر زاده چهبیلا رام ناگر در اله آباد صوبه دار بود یعنی اختیار نمود۔

هر دو برادر حیدر قلی خاں را برسرا و فرستادند و حیدر قلی خاں بحسن تدبیر گرد هر بهادر را در اطاعت آورده به ملازمت پادشاه سرفراز گردانید و فدوی خاں که آقا فاضل نام داشت و مردم اصفهانی بود از انتقال ضیاء الدین خاں به دیوانی دکهن سربلند شد و خود را به خجسته بنیاد رسانیده دخیل کار شد۔ و نواب نظام الملک که در اجین بود سپاه زیاده نگاه داشته در سنہ ۱۱۳۳ھ به بند و بست واقعی پرداخته هنوز هفت هشت ماه در آں صوبه جا گرم نه نموده بود و رائے امیر الامرا بر آں قرار گرفت که خود را ازیں دغدغه فارغ سازد و غافل از آں بود نواب نظام الملک استنباط ایں معنی نموده مرحمت خاں سادات که قلعه دار و فوجدار ماندو بود تغییر نموده به بیکلر بیگی خاں داده با خود رفیق ساخت۔ دریں ضمن آمد آمد سید دلاور خاں بخشی حسین علی خاں بهادر مسموع نموده نواب نظام الملک از موضع کابته کوچ نموده به موضع سانو بر نزول اجلال فرموده کوچ به کوچ متوجه دکهن شد و قبل ازیں که نواب نظام الملک در موضع اجین بوده مخالفت انوار الله خاں و هزاری احشام و صدی والان قلعه اسیر استماع نموده بودند۔ خسرو نام جیله را نزد اسلام الله هزاری و صدی والان فرستاده خسرو به حسن تدبیر با هزاریاں و احشام ساخت نموده به تحریص و تطمیع دل هائے آں ها را گردانیده مژده فتح قلعه به نواب نظام الملک داد۔ نواب موصوف به دریائے نربدا رسیده عبور فرمودند۔

رستم بیگ خاں که فوجدار سرکار بود ملازمت نمود و فتح سنگھ هزاری زمیں دار بنیر به ملازمت رسیده و در عرض راه هم نگاه داشت فرمودند و بعد از گزشتن

آب نربدا جمیله مذکور را مع میر حفیظ الله خان نزد اسلام الله هزاری وغیره فرستادند و او آمده بار دیگر هزاری و صدی والان و احشام را مطیع ساخت - چنانچه هزاریان وغیره به استقبال شتافته مرحمت خان را همراه گرفته به قلعه رفتند و مرحمت خان طالب خان قلعه دار را استمال ساخته به وعده و وعید قلعه را در تصرف آورد و طالب خان مع متعلقان از قلعه فرود آمد و نواب نظام الملک از آن جا کوچ کرده در بتوله دیره فرمودند - اما چون آمد آمد نواب نظام الملک به سمت برهان پور به تحقیق پیوست محمد انوار الله دیوان برهان پور که نائب ناظم صوبه نیز بود سراسیمه گشته و خود را باخته شروع به بند و بست قلعه و شهر پناه نموده دروازهای شهر به منصبداران و ملازمان خود سپرده از خبر فتح قلعه اسیر که در تصرف نواب درآمد بیشتر از بیشتر آشفته حال گشته بود که محمد انوار الله خان ناظم صوبه در خجسته بنیاد بود از سید عالم علی خان مرخص گشته بایلغار تمام خود را مع راجه بتال کر به دو روز و یک شب به برهان پور رسانید و در راه اکثر مردم به غارت رفتند چنانچه پالکی سردار را بردند - به هر تقدیر سیزدهم رجب محمد انوار الله خان به محافظت شهر پرداخته و محمد غیاث خان و انور خان به محاصره شهر پرداختند و رنهابتال کر به معرفت محمد غیاث خان ملازمت نواب نمود - درین حالت ساهوکاران و تجار و اعیان شهر فراهم آمده به محمد انوار الله خان گفتند در صورت محصور گردیدن اگر فوج فتح جنگ غالب آید شهر غارت و تاراج خواهد رفت مصلحت چنین است که خود برآمده از جنگ میدان انفصال معامله نمایند یا در صلح و آشتی واکنند و محمد انوار الله خان که دل باخته بود به رهنمونی عاقبت اندیشی در صلح وا نمود - شب چهاردهم که عالم از نور مهتاب

روشن بود محمد غیاث خاں و انور خاں سوار شده در مقابله دروازه لوہار منڈی و شاہجہان پوره
مہیائے جنگ استاده بودند۔ محمد انوار اللہ خاں مبارک ده خاں را درمیان انداخته
طالب صلح گردید و صلح به معرفت غیاث خاں واقع شد و کلید ہائے دروازه به دست آورده
به سید زین الدین خاں کوتوال امر نمودند که منادی به گرداند۔ محمد انور خاں با انوار اللہ خاں از
شہر برآمده به ملازمت نواب فتح جنگ سعادت اندوز شدند و نواب نظام الملک
نعل بانع را ضرب خیام میمنت فرجام نموده به دلاسا و تسلی وضیع و شریف پرداخته و
امرایان لشکر را قدغن تمام نموده که برا حدے از سکنۂ شہر تعدی نه شود۔ درہماں ایام والده
سید سیف الدین علی خاں برادر امیر الامرا که از خجسته بنیاد به قصد رفتن نزد پسر به مراد آباد و از
برہان پور گردیده بود و اطفال خورد سال سید سیف الدین علی خاں ہمراه داشت و اشرفی ہا
و جواہر و امتعه و اقمشه مبلغی با او بود اما نواب نظام الملک بزرگی را کار فرموده با وجود عدم
خزانه و در پیش داشتن مہم عظیم اصلاً طمع در مال او نه نموده متعرض حال نه گشته بلکه پسر
آقا علی خاں رومی که داروغه توپ خانه سیف الدین علی خاں برائے بردن والده و اطفال
خان مذکور آمده بود تفقد به حال او نموده از عطائے خلعت ممتاز نموده میوه برائے اطفال
سیف الدین علی خاں فرستادند و دو صد سوار بدرقه ہمراه داد که تا به کنار آب نربدا به رسانند۔
صوبه داری برہان پور از عزل محمد انوار اللہ خاں به مرحمت خاں بہادر مقرر فرمودند۔ به میر
علی اکبر خاں از تغیر انوار اللہ خاں دیوانی بلده ارزانی داشتند۔ به محتشم خاں از عزل محمد
واسع خاں بخشی گری دار السرور تفویض نمودند۔ درین ضمن عوض خاں بہادر صوبه دار برار و

شوہر عمہ نواب نام دار از برار با جمعیت سہ صد سوار و حکیم محمد تقی اصفہانی نیز از ایلچ پور با جمعیت پانصد سوار آمدہ در لعل باغ ملازمت نمودند۔ خود نیز نگاہ داشت پیادہ و سوار فرمودند۔ دریں ولا خبر رسید کہ سید عالم علی خاں بہ اتفاق سنکرا ملہار فوج نو نگہ داشت و دلاسائے امین خاں صوبہ دار نا دیر نمودہ از خجستہ بنیاد برآمدہ۔ اوایل شعبان نواب نظام الملک قدرے قبایل را در برہان پور گزاشتہ و بعضے از اموال و اجناس و قبایل را بہ قلعہ اسیر روانہ فرمودہ از سواد لعل باغ کوچ نمودہ از آب تاپتی گزشتہ شرقی زین آباد را منزل ساختند۔

مقدمہ جنگ نواب نظام الملک با دلاور علی خاں و کشتہ شدن او با رفقائے دیگر بہ امر خالق انس و جاں دریں بیں خبر رسید کہ سید دلاور علی خاں بہ رفاقت سید شمشیر خاں عموزادہ امیر الامرا و بابر خاں و دوست محمد خاں روہیلہ و راجہ بھیم سنگھ و راجہ گج سنگھ با جمعیت ہجدہ ہزار سوار کار آزمودہ شجاعت پیشہ و افغانان تہور نشان و راجپوت ہا جاہل بے ایمان از آب نربدا عبور نمودہ از استماع ایں خبر اول دفع فوج دلاور علی خاں را اہم و اولے دانستہ بہ اہتمام پیش فرستادن توپ خانہ ہمراہ محمد غیاث خاں و شیخ محمد شاہ فاروقی و دیگر سپاہ پرداختہ خود نیز با لشکر آراستہ متوجہ گردیدند۔ بعد از آں کہ بہ فاصلہ دو سہ کروہ از رتن پورہ بہ تفاوت دو کروہ از لشکر سید دلاور علی خاں فرود آمدند و پیغام ہائے ملائم نصیحت آمیز مشتمل بر دفع قتال و جدال آوردند ہیچ فائدہ مترتب نہ گشت سیزدہم ماہ شعبان صفوف طرفین مستعد کار زار گردیدہ ہراول و جنداول آراستہ و نواب نظام الملک شیخ ابوالخیر خاں را در خواصی خود امر نمودہ بر فیل مراد سوار گشتند و

هر دو لشکر سامان و تیاری جنگ نموده مقابل یک دیگر در آمدند۔ ابتدا پیغام گوله توپ دشمن سوز و غرش بان شعله افروز معرکه جنگ را گرم گیر و دار ساختند۔ از یک طرف عوض خان بهادر رو به مصاف آورده و از طرف دیگر محمد غیاث خان هراول جمعی دیگر سے قدیم به معرکه کارزار قدم نهادند قضارا امکان قلب حایل هر دو فوج گردید۔ در حمله اول بر مقابل عوض خان بهادر به مرتبه جلو ریزی و تهوری را کار فرمودند که رخ فیل عوض خان بهادر برگشت بیشتر سے رو به فرار آوردند و قریب به بنگاه رسیدند و عوض خان بهادر که به گشتن فیل به اختیار او نه بود بهادرانه در دفع سادات دست و بازو کشاده با وجود فرار رفقا سر رشته تدبیر از دست نداده به تلافی پرداخت۔ درین ضمن سادات بارهه خصوص شیر خان و بابر خان به خوشش وقتی آن که فوج نظام الملک رو به هزیمت نهاده نازاں و شاداں عناں به عناں جلو ریز تعاقب فوج نمودند۔ قادر داد خان روشانی که مردم همراه او از صدمه فوج سادات رو به فرار آورده بودند با وجود زخم برداشتن و برگشتن روے فیل روے خود برنه گردانیده تیر اندازی می نمود و درآں گرمی حرب و اجرائی ضرب شیر خان و بابر خان از پا در آمدند و درآں مغلوبه دوست از دشمن متمیز نمی گشت و فوج عوض خان بهادر به بنگاه رسیده بود نواب نظام الملک سراسیمه گشته درهماں گرمی داره وگیر سید دلاور علی خان بهادر به گمان آں که با نواب نظام الملک زیاده از شش صد سوار نه مانده با چهار پنج هزار سوار جرار دلیرانه مقابل فیل نواب فیل رانده درین وقت به تقدیر قادر مستعان گولی بندوقے از دست تیر انداز دلاور علی خان بهادر گذشته از صدمه ضرب او غش رو داده سر به زانو فرو برده فیل بان رخ فیل را برگردانیده تا به فراز پشته فیل را رسانیده که باز او را افاقه حاصل شده چوں به هوش آمد فیل را

بار دیگر جانب نواب نظام الملک راند کہ ناگاہ گولی جزایل بنیر رسیدہ دکارش بہ آخر رسید
و فوج بارہہ و دوست محمد خاں رو بہ ہزیمت گرفتند و راجہ بھیم سنگھ و گج سنگھ و راجپوتان
دیگر از فیل و اسپان فرود آمدہ بہ نوعے جنگ کردند کہ قلم از نوشتن آں قاصر است۔
بہ تردد مرحمت خاں صف فوج و راجہ ہائے نامی با چہار پانصد سوار راجپوت و جمعداران
بارہہ سادات کشتہ شدند و لاشں سید دلاور علی خاں بہادر و مرحمت خاں نزد نواب
نظام الملک آوردند و صدائے شادیانہ از لشکر نواب بلند آوازہ گردید و از لشکر نواب
نظام الملک بدخشی خاں و دلیر خاں از ہمراہیان عوض خاں بہادر بہ دیگرے از مردم نامی
آسیبے نہ رسید و عوض خاں و محمد غیاث خاں و عزیز بیگ خاں و قادر داد خاں با چندے
دیگر زخم برداشتہ و غنایم بسیار و اموال بے شمار بہ دست تاراجیان افتاد۔ سوائے
توپ خانہ و فیلان کہ در سرکار ضبط نمودہ بہ بہادران تقسیم نمود باقی بہ دست ہر کہ افتاد
بہ او معاف فرمود و از معرکۂ کارزار کوچ کردہ بیست و دوم شعبان المعظم قریب بہ باغ
جس ونت خیمہ ہا برپا نمودند۔

ذکر خبر رسیدن کشتہ شدن سید دلاور علی خاں بہ سید عالم علی خاں بہ نہایت غم والم عازم گشتن بر حریب و قوع محاربہ و کشتہ شدن او بہ امرایہ دمنان

و چوں خبر کشتہ شدن سید دلاور علی خاں وغیرہ بہ سید عالم علی خاں کہ در آں وقت بر سر کوتل
فردا پور رسیدہ بود نہایت غم والم بہ خاطر او رو دادہ با تمام فوج از کوتل فردا پور فرود آمدہ
و نواب نظام الملک کلمات نصیحت آمیز از جہت دفع فتنہ و فساد نوشتند و لاشں سید

دلاور علی خاں و شیر خاں و بابر خاں را نزد ایشاں فرستادند و نصائح مفید نہ افتاد و بعد از
اثبات حجت نواب نظام الملک بہادر رعایت خاں را در شہر برہان پور گزاشتہ و محمد انور خاں
و انوار اللہ خاں و ملک مصطفیٰ و محمود خاں گجراتی را بہ قلعہ ارک فرستادہ از دریائے تاپتی
عبور نمودہ بہ دو کوچ و یک مقام بہ کنار دریائے پورنا رسیدہ نزول اجلال فرمودہ و از آں
طرف سید عالم علی خاں بہادر نزدیک تالاب ہرتالہ فرود آمد و از سبب بارش شب و روز
و شدت گل و لائی و طغیانی آب و عدم کشتی چند مقام واقع شد۔ بعد از آں نواب نظام الملک
بہ بالا دست آب طرف برار کوچ نمودند و بعد از چند کوچ از معبر پایاب کہ زمین دار دلالت
کردہ بود با تمام فوج از آب عبور نمودند۔ سید عالم علی خاں خبر یافتہ با فوج خود کوچ نمودہ
در قصبہ پیپل گاؤں راجہ مقابل گشت و نواب نیز کوچ فرمودہ نزدیک سیوا گاؤں کہ تعلقہ
صوبہ مذکور است وارد شدند از آں جا از سبب شدت باراں و حرکت مرہٹہ و گرانی غلہ و
کم یابی کاہ نواب مضطرب الاحوال گشتہ از آں جا کوچ کردہ بہ موضع ناک چھری رسیدند۔
در راہ دو دفعہ دلدل عظیم آمدہ و بہ ہزار محنت و خرابی از و عبور فرمودہ۔ و مرہٹہ با عوض خاں
طرح جنگ انداختہ و از اطراف و جوانب تاخت و تاراج نمودہ راہ گزشتن نہ می داد۔
بہ ضرب بان و بندوق و تبر رخ آں ہا برگردانیدہ بہ ہزار تصدیع سرداران و لشکریان خود را
بہ موضع ناک چھری رسانیدند۔ عید الفطر در ہماں موضع شد و کاہ و دانہ بہ قدر ضرور میسر آمد
و وقت کوچ چند توپ بزرگ را در زمین مدفون ساختہ از آں جا کوچ نمودہ بالا پور را منزل
ساختند۔ کاہ و دانہ در آں جا وافر بہ دست آمد و ششم شوال بنگاہ متصل قصبۂ بالا پور گزاشتہ

به تفاوت دو سه کروه مقام مصاف مقرر کرده به ترتیب فوج بندی پرداختند۔
محمد غیاث خاں و محمد شاه داروغه توپ خانه و برادر او شیخ نور الله و یلبرز خاں وغیره
هراول و عوض خاں و سید جمال خاں و چندے دیگر بر میمنه و مرحمت خاں بر میسره و عبد الرحیم خاں و
متوسل خاں و قادر داد خاں و دلیر خاں و منور خاں که از سید عالم علی خاں رو گرداں شده
به نواب پیوسته بود و داراب خاں و کامیاب خاں پسران جاں نثار خاں همراه قول و فوج
یلتمش بنال کرو رستم بیگ خاں و سیف علی خاں رساله دار و اینوجی سر دسیکه در جنداول برائے
نگاه بانی بنگاه و بهیر مقرر کردند و در خواصی ابو الخیر خاں را مقرر نموده بر فیل نشستند در قول قرار گرفتند۔
در وقت سواری دو هزار سواران با جمعداران رفاقت نه نموده به بالاپور رفتند۔ سید عالم علی خاں
به استظهار نوزده هزار سوار مرهٹه وغیره و بعضے مبارزان و جمعداران عمده مثل غالب خاں
پسر رستم خاں دکهنی و جوهر خاں و محمدی بیگ و صلابت خاں و لطیف خاں پنوار و سید ولی
و محمد اشرف خاں نذر باری هر یکے را چهار هزاری پنج هزاری نموده در استمالت جذب قلوب
آں جماعت کوشیده زر نقد و فیل و اسپاں بخشیده با خود گرفته بود و متهور خاں افغان را
هراول و غالب خاں بابا پنڈت دیوان سرزه خاں و میرزا علی یوسف خانی و سید عالم
بارهه و امین خاں برادر خان عالم که در ظاهر رفیق بود و عمر خاں برادر زاده داؤد خاں که او
نیز مملو از نفاق بود و ترک تاز خاں در باطن دم از فتح جنگ می زد و قدوی خاں دیوان دکهن
به دستور و اشرف محمد خاں نائب بخشی دکهن و علی بیگ خاں بخشی نادیر و خواجه رحمت الله
مخاطب به شجاعت خاں که داروغه توپ خانه بود و شمشیر خاں و غیاث الدین خاں فوج دار

گلشن آباد و سرداران مرہٹہ قریب ہجدہ ہزار سوار و جمعے دیگر از سرداران بارہہ جانب
چپ و راست و فوج دیگر کمکی جنداول مقرر نمود و غیاث الدین خاں را در حوضہ فیل با خود ردیف
ساختہ بر فیل سوار گشت - چہاردہ پانزدہ ہزار سوار برق انداز کرناٹکی عقب توپ خانہ صف آرا
بودند - بہ ترتیب فوج را انتظام داد - ششم ماہ شوال از ہر دو طرف فوج ہا بہ تفاوت گولہ وار
مقابل شدند - ابتدا دو سہ گولہ از فوج عالم علی خاں بہ لشکر نظام الملک رسیدہ کسے
ضایع نہ شد - اول بار گولہ از جانب نواب نظام الملک بہ فوج سید عالم علی خاں رسیدہ
حوضہ فیل سواری لطیف خاں پنوار راچناں برداشت کہ حوضہ را ناکارہ و سرنگوں و حوضہ نشیں
را پیادہ ساخت و در فوج تزلزل تمام انداخت و بعد از آں منہور خاں ہراول با انبار زاں
دیگر و ہفدہ فیل سوار و غالب خاں و صلابت خاں با پنج شش ہزار سوار بر فوج ہراول
نواب نظام الملک یورش نمودند - دریں صورت مرحمت خاں بہادر کہ سردار دست چپ
بود با آں ہا بہ نوعی جنگ نمود کہ مبارز فلک پنجم زبان بہ تحسین کشود - سیدی سرور کہ رفیق
محمد غیاث خاں بود فرار اختیار نمود - دریں وقت پائے استقامت اکثر مردم لشکر بہ لغزید - بعد
از آں کہ عرصہ کارزار بر محمد شاہ داروغہ توپ خانہ تنگ گردید موافق ضابطہ منہوران
ہندوستان مع شیخ نور اللہ و برادر و جمعے از دلاوران پیادہ شدہ تردد نمایاں کردند
و محمد غیاث خاں کہ یک چشمش کور بود بہ چشم دوم تیر زخم رسیدہ از بینائی معطل ساخت
و دلیر خاں زخمی شد - در فوج نواب تزلزل تمام روئے داد - دریں اثنا اسمٰعیل خاں
و متوسل خاں و سید سلیمان قادری و تہور دل خاں از لشکر سید عالم علی خاں بہ دست متوسل خاں

کشتہ شدند و متوسل خاں نیز زخمی شد و متہور خاں از جانب چپ آمدہ و مرحمت خاں در مقابل او جنگ عظیم نمود۔ دریں حالت سید عالم علی خاں ہمراہ فوج قول و سرداران کہ با او بودند تہوری را کار فرمودہ چناں جلوریز خود را رسانیدند کہ بعضے از ہمراہیان از رفاقت باز ماندند مستانہ وار مردانہ خود را بر فوج نواب نظام الملک انداختہ عوض خاں و مرحمت خاں و عبدالرحیم خاں و قادر داد خاں بہ اتفاق ترددات عظیم بمنصہ ظہور رسانیدند۔ دریں وقت خسر پورہ متہور خاں کہ فیل بانی عالم علی خاں می نمود بہ ضرب گولی جاں از قلب تہی نمودہ۔ و غیاث الدین خاں داروغہ توپ خانہ دکن کہ در خواصی سید عالم علی خاں بود و غالب خاں و اپاجی و شمشیر خاں و سید ولی و سید عالم بارہہ و علی بیگ خاں بخشی نادر و غیرہ ہشت نہ نفر بعد از تردد نمایاں بہ ملک عدم شتافتند۔ فیل سید عالم علی خاں تاب صدمہ تیر باراں نیاوردہ برگشت و سید عالم علی خاں با زخم ہائے خوں چکاں رو طرف فوج نواب نظام الملک گردانیدہ فریاد می نمود کہ رخ فیل برگشتہ من نہ برگشتہ ام۔ چوں تیر ترکش ہائے آں شیر بیشہ بارہہ تمام شدہ بود تیر ہائے کہ بر بدن و حوضہ او می رسید ہماں تیر ہا را برآوردہ بر فوج نواب می انداخت تا آں کہ سید حفیظ اللہ و سید احسن اللہ کہ رفیق دلیر خاں روہیلہ بودند بر سید عالم علی خاں شمشیر می انداخت۔ آخر الامر سید احسن اللہ خود را بلند نمودہ در وقت فرود آمدن شمشیر عالم علی خاں بردیگرے زخمے بر دست سید عالم علی خاں زد کہ دستش بہ برید و از رسیدن زخم ہائے پے در پے طائر روحش پرواز نمود۔ چناں تردد در آں کارزار از و بہ ظہور آمد کہ گویا ختم شجاعت و دلاوری بارہہ بر او گردید۔ زیادہ از بیست و دو سال از مرحلہ عمر طے نہ نمودہ بود۔ مجموع ہفدہ فیل سوار

نامی با جمع کثیر در آں معرکہ کارزار رفیق آخرت او گشتند و بسیارے زخمی شدند و امین خاں دکھنی و عمر خاں پنی و ترک تاز خاں و فدوی خاں دیوان دکھن و چند نفر دیگر از مردم نامی بعد از اتمام جنگ خود را نزد نواب فتح جنگ رسانیدند و شادیانہ فتح و نصرت نواختہ شد و سنکراملہار زخمی شدہ دست گیر شد و فیلان مع توپ خانہ بہ تصرف نواب نظام الملک درآمد و باقی کل کارخانہ جات بہ تاراج و غارت رفت و درین جنگ از لشکر نواب نظام الملک سید سلیمان قادری و شیخ نور اللہ با دو (۲۳) نفر دیگر کشتہ شدند و متوسل خاں و محمد غیاث خاں و محمد شاہ و کامیاب خاں وغیرہ چند نفر زخمی گشتند و نواب نظام الملک اضافہ ہا و خطاب در خور ہر یکے مرحمت فرمودند۔ عوض خاں بہادر را شش ہزاری و شش ہزار سوار با اصل و اضافہ و قسورہ جنگ بر خطاب افزودند و نقارہ و ماہی مراتب عطا نمودند و مرحمت خاں را پنج ہزاری و پنج ہزار سوار نمودہ بر خطاب غضنفر جنگ افزایش دادند و بہ علم و نقارہ و ماہی مراتب سرفراز ساختند و محتشم خاں را بخشی دکھن نمودند و میر علی اکبر خاں دیوان برہان پور را با محمد معالی خاں بخشی بہ رفاقت مرحمت خاں رخصت انصراف برہان پور ارزانی شد۔ بہ نوعے عسرت خرچ و عدم خزانہ در سرکار روئے داد کہ از حوصلہ تقریر بیرون است۔ چوں خبر کشتہ شدن سید عالم علی خاں بہ خجستہ بنیاد رسید قبایل حسین علی خاں بہادر و وابستہ ہائے عالم علی خاں مضطر و مایوس گشتہ برائے رفتن بہ قلعہ دولت آباد بہ قلعہ دار آں جا رجوع آوردند۔ با وجودے کہ از تغیر نمودن جاگیر و کمی منصب از طرف نواب امیر الامرا حسین علی خاں بہادر بہ قلعہ دار کہ از عہد حضرت شاہ جہاں قلعہ داری آں جا بہ خاندان مرتضیٰ خاں و سید مبارک نام کہ از سادات

داوالاد حضرت سید جلال بخاری روح اللہ تعلق داشت متعلقان آں بار امع نقد وجنس و اموال
اندرون قلعہ گرفت و نواب نظام الملک وغیرہ ذی قعدہ داخل بلدہ خجستہ بنیاد گردیدند۔
قسمے تنگی و عدم خزانہ ورزر بود کہ بر قصبات و پرگنات صوبہ خجستہ بنیاد سواراں را کہ می فرستادند
پنج روپیہ خرچ می دادند کہ تا خود را در آں جا بہ رسانند و در آں جا سواران رفتہ برائے تقاضائے زر
کہ ہنوز فصل نہ آمدہ بود طلب می نمودند۔ رعایا بیست و تعل می گزرانیدند و از ہر جانب الجملہ آمدنی
شروع شد کہ خبر آمد آمد امیر الامرا با پادشاہ گرم شد۔ برائے تیاری سامان و فوج تاکید
می نمود۔ چنانچہ در برہان پور رحمت خاں قریب پنج ہزار سوار فراہم آوردہ۔ و نواب نظام الملک
تا آخر سال در خجستہ بنیاد بودند۔

ذکر وصول وقایع و اخبار وحشت آثار ہر دو برادر نامدار و تدبیر نمودن در
تلافی آں کار و برعکس گردیدن بہ امر قادر جبار۔ چوں خبر کشتہ شدن سید دلاور علی خاں و
سید شیر خاں وغیرہ شنیدہ ہر دو برادر نہایت مضطر گشتہ برائے رفتن دکھن ہر روز فکر تازہ
بہ خاطر راہ می دادند و در ہمراہ بردن و نگاہ داشتن اعتماد الدولہ محمد امین خاں وسواس و ہراس
در دل داشتند و محمد امین خاں خود را بہ نوعے ساختہ بود کہ در ہیچ باب ہیچ کس گنجائش آں
نہ داشت کہ مخالفت سادات در دلش خطور نماید۔ اما گاہ گاہ شہرت نزاع ہر دو صاحبان
نامدار با محمد امین خاں زبان زد خاص و عام می گردید و رفق و مدارا بہ نوعے منجر گشت کہ سادات
پنداشتند کہ اِنَّہٗ مِنْھُمْ و باہم قسم و ہم عہد گشتند و خاطر سادات از وے بالکلیہ جمع گشت۔
در ہیں ولا خبر کشتہ شدن سید عالم علی خاں بہ ہر دو برادر نامدار رسید۔ جہاں در چشم شاں

واقعی ظلمات گشت بخصوص امیرالامرا کہ ہر روز جوئے خوں از چشمہ چشم او جاری بود۔ ہردم آہ و حسرت از دل پر درد او برمی آمد و نہ می دانست مآل حال بہ کجا منجر خواہد شد و محمد امین خاں بہادر در ماتم پرسی عالم علی خاں بہ نوعے گریاں و اشک ریزاں بود کہ گویا تمام ماتم برا و واقع شدہ و بعد از تفاوت چندروز ظاہر شد کہ قلعہ دار دولت آباد قبایل نواب امیرالامرا را در قلعہ در آوردہ - پارہ تسلی خاطر شد۔ حاصل کلام آں کہ سادات بعد کنکاش بسیار رائے بریں قرار دادند کہ سید عبداللہ خاں بہادر بہ دارالخلافہ رفتہ استقامت ورزد و حسین علی خاں بہادر ہمراہ پادشاہ و امرا متوجہ دکہن شود و کمر در انتقام نواب نظام الملک بہ میان جان قایم بندد۔ قریب پنجاہ ہزار سوار قدیم و نونگہ داشت و مردم پادشاہی با خود گرفتہ مع توپ خانہ آتش بار اواخر ماہ شوال پیش خانہ بہ طرف دکہن برآوردہ و خود دو کروہے اکبرآباد کوچ نمودہ در اوائل ذی قعدہ خدمت میر آتشی از انتقال خان جہاں بہادر خاں خود بہ نام حیدر قلی خاں مقرر گردید و نہم ذی قعدہ سنہ (۳) کروہ دیگر کوچ نمودند و چہاردہم ذی قعدہ حسین علی خاں از عبداللہ خاں مرخص گشتہ و پادشاہ را سوار نمودہ نزدیک منزل فتح پور بہ سبب جشن در آں جا مقام شد و از آں جا کوچ بہ کوچ سمت جنوبی مرحلہ پیما گردید۔ از جملہ امرایان قدیم حامد خاں عموی نواب نظام الملک و حمیدالدین خاں و غازی الدین خاں بہادر غالب جنگ و بیرم خاں و نعمت اللہ خاں و امیرخاں و صلابت خاں ہمراہ سید عبداللہ خاں بہادر ماندند۔ و سید عبداللہ خاں نوزدہم ذی قعدہ از اکبرآباد پنج کروہ بہ سمت شاہ جہان آباد کوچ نمودہ منزل گزید و محمد خاں بنگش کہ از مدتے مرہون و ممنون احسان قطب الملک بود و پنجاہ ہزار روپیہ

از عبداللہ خاں گرفتہ نفاقے کہ داشت بہ عمل آورد۔

ذکر کشتہ شدن امیر الامرا حسین علی خاں و سید نور اللہ خاں و سید غیرت خاں بہ تقدیر ملک مستعان

محمد امین خاں می دانست کہ با وجود عہد و پیمان ہر گاہ نواب امیر الامرا قابو یابد کار او را خواہد ساخت ہمیشہ در فکر و تدبیر زوال دولت بارہہ بود۔ سعادت خاں را کہ نامش میر محمد امین ولد میر محمد صادق بن میرزا یحییٰ کہ از سادات نیشاپور بود و در عہد محمد فرخ سیر پادشاہ فوج داری بیانہ داشت و شجاعت و تدبر بہ حد کمال داشت و نزد ہر دو برادر معزز گشتہ بود و بغض خون پادشاہ در دلش جوشش می زد با خود رفیق ساخت و میر حیدر خاں کاشغری را برائے قلع ریشہ حیات نواب امیر الامرا حسین علی خاں بہادر راضی ساختہ ہر سہ [۳] باہم محرم راز گشتہ عہد و پیمان آں در اخفا بہ میان آوردند و دیگرے را شریک مصلحت نہ نمودند۔ ششم ذی حجۃ الحرام کہ از لشکر پادشاہ حسین علی خاں بہادر بہ منزل تورہ کہ از فتح پور مسافت سی و پنج کروہ بود رسیدند۔ بعد رسانیدن پادشاہ نزدیک دولت خانہ بہ اظہار برہم خوردن طبع و پدید آمدن تہوع خود را بہ آتش خانہ حیدر قلی خاں رسانید۔ نواب امیر الامرا بعد داخل شدن پادشاہ در حرم سرا از پادشاہ جدا گشتہ ہمیں کہ نزدیک دروازہ کلاں بار رسید میر حیدر خاں کہ نزد حسین علی خاں روشناسی ہم داشت دست از جان شستہ خود را نزد پالکی رسانیدہ التماسے کہ با خود داشت بہ دست نواب مظلوم دادہ او را مشغول خواندن ساختہ زبانی عرض احوال خود و شکوہ محمد امین خاں نمودہ او را غافل ساختہ خنجر آب دار بر پہلوئے آں نامدار زد۔ بہ ہماں زخم جاں ستاں کار حسین علی خاں

ساختہ شد۔ درہماں زودی سید نوراللہ خاں پسر سید اسداللہ خاں ہمراہ پالکی می رفت
بہ ضرب شمشیر بیدریغ حیدر خاں ملعون را از پا در آورد و مسافر دیار عدمش گردانید۔ مغل ہا از
ہر طرف ہجوم آوردہ سید نوراللہ خاں را کشتہ سر حسین علی خاں را بریدہ بہ طریق تحفہ نزد
پادشاہ بردند۔ مقبول خاں خواجہ سرائے امیرالامراء دست و پانزدہ زخم کاری برداشتہ بعد
از دو سہ (۳) روز درگذشت و بعضے مردم توپ خانہ حسین علی خاں از اطراف کلاں بار بردند
و سید غیرت خاں ہمشیرہ زادہ نواب امیرالامراء از استماع ایں خبر وحشت اثر در وقتے کہ
بہ خانہ آمدہ و کمر وا نمودہ در فکر حاضری خوردن بود جہاں در چشم او خیرہ و تیرہ می نمود۔ ہماں لحظہ
با جمعیت پانصد سوار کہ موجود بود بر فیل سوار گشتہ متوجہ دولت خانہ و حیدر قلی خاں بہ بندوبست
توپ خانہ اشتغال نمود و سعادت خاں بہ رہ نمونی حیدر قلی خاں و فرمودہ اعتماد الدولہ بہ قوت
بازوئے خود نزدیک محل سرائے پادشاہ وقتے رسید کہ ہوا خواہان ہر دو برادر در حق
پادشاہ بہ نوع دیگری می اندیشیدند و والدہ پادشاہ از راہ مہر مادری مانع برآمدن بود۔
سعادت خاں قدم پیش گذاشتہ شال بر روئے انداختہ بہ محل در آمدہ بہ ابرام تمام
دست پادشاہ عالی مقام گرفتہ از محل برآورد و اعتماد الدولہ بر فیل خود سوار نمودہ خود بہ جائے
خواصی نشست۔ حیدر قلی خاں بہ تاکید طلب فیلاں و اسپاں سواری و گرد آوری مردم توپخانہ
پرداختہ با ہماں جمعیت معدودے کہ موجود بود بہ اتفاق قمرالدین خاں و سعادت خاں مقابل
غیرت خاں شدند۔ چوں شیر بیشۂ شجاعت زخم خوردہ نعرہ کناں و ہرزہ گویاں بر فیل
استقامت ورزیدہ داد شجاعت و تہوری پیش قدم گشتہ می داد و دلاوران بارہہ نیز

بہادرانہ پا بہ معرکہ کارزار گزاشتند وجمعیت پادشاہی از ہر طرف رسیدہ جنگ ہائے
مردانہ نمودند و فوج بارہہ ہر ساعت می افزود۔ حیدر قلی خاں فیل جرأت پیشں راندہ
دست بہ قبضہ کمان بردہ بہ اتفاق برق اندازان حبشں و روم ہنگامہ رزم راگرم ساخت
و قمر الدین خاں و سعادت خاں بہادرانہ می کوشیدند و پادشاہ خود نیز تیر بر اعدامی انداختند۔
دریں اثنا و تاراجیان دست بہ غارت بازار و کارخانہ جات سادات کشادند و خیمہ ہائے
حسین علی خاں راآتش دادند۔ دریں وقت صمصام الدولہ خان دوراں با فوج خود
رسیدہ شریک تردد گردید دریں ہماں آواں گولی بندوق بہ سید غیرت خاں بہادر کہ دو زخم
تیر برداشتہ بود رسید و کار او ساختہ شد۔ اکثر کارخانہ جات حسین علی خاں مع عرابہ ہائے
خزانہ بہ منزل رسیدہ بود۔ قریب بہ یک کرور روپیہ بہ تاراج رفت و فوج بارہہ
رو بہ ہزیمت نہاد وشادیانہ فتح ونصرت بلند آوازہ گشت ورستہ ہائے بازار و صرافہ
واکثر کارخانہ جات دیگر نیز بہ تاراج رفت وجواہر خانہ و خزانہ کہ عقب ماندہ بود از آفت
تاراج محفوظ ماندہ بہ ضبط پادشاہی درآمد و از ہجوم مردم بے سروپا کہ بغض سادات
در دل آں ہا جائے گیر بود بے حرمتی کہ بر لاشں حسین علی خاں کردند کہ قلم از ادائے آں
قاصر است۔ ومحکم سنگھ شش ہزاری شد۔ اما قدر آں نہ دانستہ قابو یافتہ خود را نزد
سید عبداللہ خاں رسانید و راجہ رتن چند در دست لچہ ہائے بازاری گرفتار گشتہ
بہ قید اعتماد الدولہ در آمد و لاشں نواب امیر الامراء و نور اللہ خاں و غیرت خاں را در
تابوت گزاشتہ و زر بفت بر جنازہ انداختہ ونماز جنازہ خواندہ طرف اجمیر روانہ ساختند

و سید اسد اللہ خاں مشہور بہ نواب اولیاء کہ عمہ زادہ حقیقی نواب حسین علی خاں مرحوم بود اسباب تجمل او بہ حادثہ تاراج رفت ۔ مدتے در نظر بند ماندہ آخر رخصت حج گرفتہ از راہ دکھن بہ زیارت بیت اللہ مشرف گشتہ ۔ پادشاہ فدوی دست گاہ اعتماد الدولہ را از اصل و اضافہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار دو اسپہ و خدمت وزارت فرمودند و خدمت میر بخشی بہ صمصام الدولہ بہ منصب ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار دو اسپہ و خطاب امیر الامرائی عطا فرمودند و قمر الدین خاں بہادر را بخشی دوم و داروغہ غسل خانہ ہزاری و ہزار سوار اضافہ دادند و حیدر قلی خاں را از اصل و اضافہ شش ہزاری و شش ہزار سوار دو اسپہ مرحمت فرمودہ ملقب بہ معز الدولہ حیدر قلی خاں بہادر ناصر جنگ گردانیدند و سعادت خاں را پنج ہزاری و پنج ہزار سوار ساختہ مخاطب بہ سعادت خاں بہادر بہادر جنگ نمودند و ہم چنیں اضافہ ہا و خطاب موافق مراتب بہ ہر کسے عطا شد و مورد مراحم بے کراں پادشاہی گشتند ۔

ذکر آگاہ شدن سید عبد اللہ خاں از واقعہ جاں کاہ و بہ کمال اضطرار رفتن بہ شاہ جہاں آباد و بر تخت نشاندن سلطان ابراہیم و عزم کردن بہ جنگ پادشاہ و مآل کار ایشاں بہ امر اللہ و چوں اخبار وحشت آثار بہ سید عبد اللہ خاں رسید جہاں روشن در چشم او مانند شب دیجور تاریک و سیاہ گردید ۔ صرفہ در توقف نہ دانستہ متوجہ شاہ جہاں آباد گشت ۔ بایلغار تمام برائے آوردن یکے از پادشاہ زادہ شجاعت اللہ خاں پسر سید اسد اللہ خاں کہ داماد ش بود با مرتضے خاں روانہ دار الخلافہ گردید و آخر روز بہ تاریخ

هشتم ذی حجه خبر به نجم الدین علی خاں رسید۔ جامه صبر بر قامت بے طاقت درید قبل از آں
که ایں خبر بر زبان منتشر شود به شهرت خلاف خبر جمعے سوار و پیاده همراه کوتوال داده بر خانه
اعتماد الدوله تعین نموده هنگامه و محاصره اطراف حویلی محمد امین خاں درمیان بود و مردم اعتماد الدوله
به مصالح جنگ قایم بودند۔ بعده نجم الدین علی خاں مردم خود را طلبید۔ نجم الدین علی خاں روز عید قرباں
با دل زار و چشم گریاں به نماز عید رفته و سید عبد الله خاں برائے تکلیف سلطنت به خانه ها ئے
پسران جهاں دار شاه و نیکوسیر فرستاده آں ها قبول سلطنت نه نمودند۔

سلطان ابراهیم بن رفیع الشان را به سماجت تمام بر تخت نشانده به تفاوت
دو روز داخل دار الخلافه شده ملازمت سلطان ابراهیم نموده غازی الدین خاں بهادر
غالب جنگ را هشت هزاری و خطاب امیر الامرائی و خدمت میر بخشی فرمودند و نجم الدین علی خاں
را بخشی دوم و سید صلابت خاں را بخشی سوم و بیرم خاں را بخشی چهارم مقرر نموده بر مراتب
بے حاصل هر یکے را افزوده در استمالت امرا کوشید۔ تسلی حامد خاں بهادر از بحال نمودن
جاگیر و اعتقاد خاں مغضوب شائسته خاں خال محمد فرخ سیر بادشاه و اسلام خاں بهادر
و صفی خاں را که یومیه مقرر کرده بودند همه را طلبیده به انواع دل بری ها امیدوار ساخته
تکلیف رفاقت نمود و اسلام خاں بهادر و صفی خاں هر دو برادر قبول نه نمودند و گوشه نشینی
را غنیمت دانستند و محمد یار خاں را پیغام رفاقت کردند او نیز ابا نمود و اعتقاد خاں زر معقول
گرفته دو منزل رفاقت داده نایاب شد۔ شروع به نگاه داشت نمودند۔ بخشی سائر و
رساله دار ها در رساله خود اسپ و مادیان و یابو و بانه هر چه میسر می شد نگاه می داشتند۔

هفدہم ماہ ذی حجہ ہمراہ سلطان ابراہیم از دارالخلافہ برآمدہ طرف عیدگاہ فرود آمدند و غلام علی خاں را با نجابت علی خاں برائے بندوبست شہر و قلعۂ دارالخلافہ با جمعیت معدودے گزاشتند و چوں سید عبداللہ خاں بہ منزل پرول رسید سیف الدین علی خاں و شہامت خاں مع پسر و برادران سید محمد خاں و ذوالفقار علی خاں قریب دہ دوازدہ ہزار سوار با خود داشتند رسیدند۔ قریب نود ہزار سوار جمع شد و چھکم سنگھ نیز بہ خدمت سید عبداللہ ملحق شد۔ با ایں فوج عظیمہ کہ از لک سوار افزود بود در ماہ محرم ۱۱۳۳ھ کوچ بہ کوچ بہ مقابلہ می شتافتند۔ و از جانب محمد شاہ حیدر قلی خاں در جذب قلوب مردم توپ خانہ و رسانیدن طلب آں ہا می کوشید نہم محرم الحرام از اردوئے پادشاہ از موضع شاہ پور گزشتہ خیمہ ہا برپا نمودند۔ میر آتش و امرائے عظام بہ اہتمام ترتیب فوج و پیش بردن توپ خانہ پرداختند۔ دریں وقت محمد خاں بنگش و عزیز خاں روہیلہ و ثابت خاں و بابر خاں آمدہ رفیق پادشاہ گشتہ بہ ترتیب فوج قرار دادند۔ حیدر قلی خاں بہ اہراول و سعادت خاں و محمد خاں بنگش را طرف یمین و صمصام الدولہ و نصرت یار خاں و دیانت خاں با جمعے جانب یسار و اعظم خاں را با چندے اشجاعان طرح فوج و قمرالدین خاں و عظیم اللہ خاں و طالع یار خاں با فوج در جناح و محمد امین خاں و شیر افگن خاں و ہادی خاں و تربیت خاں در قول و میر جملہ و غیاث اللہ خاں و اخلاص خاں و راجہ گوپال سنگھ و راجہ بہادر برائے محافظت بہیر و بنگاہ منصوب گردیدند و ہم چنیں اسد علی خاں و سیف اللہ خاں و محامد خاں و امین الدین خاں مع جمعے از فوج جے سنگھ بہ مدد میمنہ و میسرہ گماشتند و لشکر سید عبداللہ خاں کہ از چندروز

ہراس شب خوں از لشکر ظفر اثر در دل او جا گرفتہ بود بعد ترتیب فوج بندی نجم الدین علی خاں
و غازی الدین خاں با جمعے از سادات بارہہ و افغانان ہراول مقرر گشتہ بودند از چند
شب بالائے فیل بہ اتمام می رسانیدند۔ دوازدہم محرم منزل حسن پور کہ از لشکر پادشاہ
سہ(۳) کروہ فاصلہ ماندہ بود مقام نمودہ بہ ترتیب فوج پرداختہ ہراول و جنداول و یمین و
یسار و جناح و قلب و کمین آراستہ شب را بہ صبح رسانیدند و چوں صبح طلوع نمود محمد شاہ
پادشاہ بر فیل اقبال سوار شدہ وقت سواری سر ناپاک راجہ رتن چند را از تن پلید
او جدا ساختہ سر مذکور را بطریق شگون پیش پائے فیل پادشاہ ظفر دستگاہ انداختند
و افواج ظفر امواج بہ پیش آہنگی مورچال توپ خانہ بہ حرکت آمدند و دو پہر روز بلند شدہ
بود کہ شروع بہ توپ انداختن و بان ارسال داشتن نمودند۔ اگرچہ از کثرت گولہ ہائے
توپ و بان برق آشوب بعضے از افواج عبداللہ خاں کہ اکثر بقالان و صرافان کہ سوار
یابو و برائے ایں چنیں وقتے در قفا بودند راہ فرار پیش گرفتند۔ اما دلاوران بارہہ
بارہا قدم پیش گذاشتہ سینہ ہا را سپر آتش بلا ساختہ حملہ ہائے رستمانہ می نمودند۔
آخر روز سادات جنگ جو خصوص نجم الدین علی خاں مورچال را گذاشتہ متقابل توپخانہ
در آمد۔ خان دوراں و حیدر قلی خاں چوں فیل مست خود را بہ مقابلہ نجم الدین علی خاں رسانیدہ
سد راہ گردیدند و نصرت یار خاں و دیانت خاں تردد نمایاں نمودند و چند ضرب توپ
از آں ہا بہ دلاوری و مردانگی بہ گرفتند و پناہ درختان مورچال بہ دست سادات بارہہ
نہ ماندہ و چوں آفتاب غروب شد و شب چہاردہم شعشعہ روشنی قمر بر عالمے ظہور فرمود

حیدرقلی خاں بهادر دراهتمام پیش بردن توپ ها سعی بلیغ به کار برد و منت زر سرخ وسفید بر دست و دامن کارپردازان توپ خانه می انداخت ولمحه به توپ اندازان و بان داران را فرصت سرخاریدن نه می داد۔ هرساعت و هرآن گوله هائے بزرگ برائے اخذ ارواح می فرستاد و بعد از انقضائے پنج گهڑی شب عرصه بر فوج بادشاه تنگ گردید که بیشتر صاحبان فیل وجمعداران رو به فرار نهادند۔ تا آخر شب آتش بلا وتگرگ اجل می باربد۔ ناچار ازیں سبب غازی الدین خاں وحامد خاں وسیف خاں و صلابت خاں و روح الله خاں وچند جمعداران قدیم استقامت ورزیده تمام شب بر پشت فیلان و اسپان گرسنه وتشنه که کنار آب به تصرف جاٹهه بود وهمه سرداران به امید صبح ستاره می شمردند وچوں آفتاب برآمد پادشاه حکم یورش نمودند ورستخیز غریب به میان آمد۔

نظم

چنان گرم شد آتش کارزار	که از نعل اسپاں برآمد شرار
عنان سلامت بروں شد ز دست	غبار زمیں بر هوا راه بست
دو دریائے آهن به جوش آمدند	ز تاب غضب در خروش آمدند
قدر بال مرغ قضا باز کرد	اجل را قضا رفت و آواز کرد

صمصام الدوله بهادر داد شجاعت داد و درویش علی خاں داروغه توپ خانه درآں دار وگیر کشته شد و دوست علی خاں زخمی شد و به نصرت یار خاں زخم تیر رسید وسعادت خاں چوں فیل دماں خود را به مدد شاه زاده به هر طرف که می تاخت از کشته ها پشته هامی ساخت

و شیر افگن خاں پانی پتی برادرِ او و لطف اللہ خاں صادق تردد نمایاں بہ ظہور رسانیدند۔
دریں ضمن از لشکریان سید عبداللہ خاں شہامت خاں و برادرِ او و تہور علی خاں و پسرِ او
عبدالقدیر خاں برادرزادۂ قاضی و عبدالنبی خاں و غلام محی الدین خاں و صبغۃ اللہ خاں کشتہ
شدند و از لشکرِ پادشاہی سوائے درویش علی خاں مذکور و عبدالنبی داروغۂ توپ خانہ
حیدر علی خاں و بہارام منشی او و میرزا جعفر نبیرۂ حسین خاں مشہدی با چندے دیگر بہ کار آمدند و
نجم الدین علی خاں دو[۳۱] زخم کاری برداشت و جہاں در چشم او تاریک گردید۔ سید
عبداللہ خاں کہ عرصہ بر برادر تنگ دید بہ مدد نجم الدین علی خاں فیل پیش راندہ و سپاہ
بارہہ را تقویت تازہ بہم رسید و تزلزل در سپاہ پادشاہی رو داد۔ درآں حالت حیدر قلی خاں
و سعادت خاں و محمد خاں بنگش متوجہ حرب گشتہ۔ سید عبداللہ خاں اطلاع یافتہ فیل مقابل
حیدر قلی خاں راند و حیدر قلی خاں با جمعے از بہادران بر سر عبداللہ خاں حملہ آور گردید فرصت
دست و پا زدن نہ دادند و عبداللہ خاں بہ دستور سادات بارہہ کہ عرصہ برآں ہا تنگ
می شد پیادہ گشتہ داد مبارزت می داد۔ بہ امید آں کہ سادات رفاقت خواہند نمود۔
اما کسے رفیق آں وقت بدنہ گردید و اکثرے از رفقاء دست از رفاقت برداشتہ متوجہ
شاہ جہان آباد گشتند۔ درآں حال سید عبداللہ خاں زخم شمشیر بر دست و زخم دیگر بر
پیشانی رسیدہ بود۔ حیدر علی خاں با جمعے از ہمراہان شمشیر برہنہ بہ دست گرفتہ بر سر او رسید۔
عبداللہ خاں بہ اظہار امان جاں کہ من سیدم مخاطب گردید و حیدر قلی خاں ترحم نمودہ
زندہ بہ دست آوردہ مقید نمودہ از نظر پادشاہ گزرانیدہ و حامد خاں را محمد امین خاں

بر فیل خود گرفته نزد پادشاه آورد و غازی الدین خاں بہادر غالب جنگ قریب یک گھڑی
استقامت نموده پاره بہیر که از غارت جاٹھه باقی مانده بود ہمراه گرفته روانه شد و صدائے
شادیانه فتح پادشاه به اوج مہر و ماه رسیده - پادشاه سید عبدالله خاں را حواله حیدر قلی خاں
نمود و نجم الدین علی خاں دست گیر شده مقید گشت و کارخانه جات که بعد از غارت تاراجیاں
مانده بود به ضبط پادشاہی در آمد - و بعد از دست گیر شدن عبدالله خاں امیر خاں پناه به باغے
برده در آں جا نشسته بود که ہرکاره ها خبر به او رسانیدند که سلطان ابراہیم کلاہے بر سر
و جامه در بر سرگرداں و حیراں نشسته - امیر خاں از خیمه بر آمده سلطان ابراہیم را در باغ آورده
عرضی به پادشاه نمود و پادشاه ہر دو را نزد خود طلبید و ہر دو نزد پادشاه حاضر شدند -
پادشاه متوجه حال او شده و امیر خاں مورد مراحم گردید و آخر روز جمعه دہم محرم الحرام خبر زوال
دولت بارہه و مقید شدن قطب الملک به دارالخلافه رسید مستورات و عورات
سید عبدالله خاں که زیاده از شمار فراہم آورده بود ہمه ہوش باخته و فرصت وقت را
غنیمت دانسته تا رسیدن چوکی پادشاہی ہر چه توانستند با خود گرفته برقع و چادر کہنه بر سر
پوشیده بدر رفتند مگر چندے که نجیبه بودند چادر عصمت بر سر خود کشیده به جائے خود
ماندند - و از سبب نمک حرامی عبدالله خاں کاشی مردود که برائے غارت دست به حرم سرائے
نواب قطب الملک زده بود بار دیگر روپوشیده رو به فرار آوردند و پادشاه عنایت الله خاں
بیوتات را برائے ضبط خانه نواب موصوف به طریق یلغار به جناح استعجال روانه فرمودند -
پانزدہم محرم به سمت دارالخلافه پیش خانه فرستاده شانزدہم خود کوچ نمودند و نوزدہم محرم

به کوچ هائے طولانی نزدیک دارالخلافه رسیده بعد زیارت حضرت قطب الدین اولیا به اضافه پائے مراتب امرا پرداختند۔ حیدر قلی خاں را هفت هزاری و هفت هزار سوار و سعادت خاں را بخطاب برہان الملک و ہماں قدر منصب و به ہر یک از امرا انعام ها و اضافه ها عطا فرموده بیست و دوم داخل قلعه دارالخلافه گشتند و در آخر محرم سیف الدوله عبدالصمد خاں بہادر دلیر جنگ از لاہور آمده ملازمت نمود و راجه جے سنگھ نیز به ملازمت رسید و گردھر بہادر از صوبه خود آمده به ملازمت فائز گردید و در عشر ثانی ربیع الاولی مجلس انعقاد با عالم آرا بیگم دختر پادشاه مرحوم در میان آمده طرفه جشنے شد که ہر یک از امرا لک لک روپیه نذر گزرانند و به ہر یک خلعت و جواہر و اضافه مرحمت فرمودند و معز الدوله به صوبه داری احمد آباد گجرات از تغیری اجیت سنگھ و متصدی بندر سورت از تغیر قمر الدین خاں ضمیمه میر آتشی عطا فرمودند و حیدر قلی خاں نیابت صوبه داری احمد آباد به نام شجاعت خاں عرف محمد معصوم شجاعت خانی قرار داد و عقیدت خاں پسر امیر خاں عالمگیری را صوبه داری عظیم آباد پٹنه مقرر فرمود و قمر الدین خاں بہادر را از عزل حیدر قلی خاں میر آتشی عطا نمودند۔

ذکر وصول اخبار حضور به سمع نواب نظام الملک و حصول کمال فرح و سرور روئداد وقایع دیگر به ظهور پیوست و چوں خبر کشته شدن حسین علی خاں به دکھن رسید نصف شب باقی بود که نونده رائے دیوان سرکار نواب نظام الملک ایں خبر را به نواب رسانید۔ ہماں ساعت امر به نوازش نوبت و شادیانه فرمودند و امرا و مقربان نذورات از نظر گزرانیده زبان به تہنیت و مبارک باد کشودند و نواب به کمال فرح و سرور حکم به اطعام شادی نشاط

فرمودند۔ به طعام هائے وافر اکابر و اصاغر را بهره ور ساختند و به تفاوت یک ماه خبر فتح ثانی
نیز رسید۔ باعث خرمی مزید و خوشی ها پدید گردید و در اوایل همین سال نواب نظام الملک
از خجسته بنیاد به عزم روانه شدن دار الخلافه بر آمدند و در هر سول مبارز خان بهادر ناظم صوبه
فرخنده بنیاد مع دلاور خان بعد از کشته شدن عالم علی خان به ملازمت رسیده بودند شادی
کتخدائی پسر هائے خود در خجسته بنیاد به طمطراق تمام و مخاطب به عماد الملک مبارز خان بهادر
هزبر جنگ نموده هفت هزاری و هفت هزار سوار گردانیده ماهی مراتب عطا فرموده رخصت
نمودند و خود نیز از هر سول کوچ فرموده روانه دار الخلافه شدند و تا بالائے کوتل فردا پور رسیدند
و از بالائے گهاٹ عطف عنان نموده به جانب دکهن روانه شدند و مرحمت خان بهادر را
که در عین برسات در خاندیس ترددات عظیم نموده بود و محاربات قوی کرده به تسخیر اکثر محالات
به واقعی می پرداخت اما در شهر از سبب میرزا عبد الله و شیخ هدایت الله و شیخ رحمت الله
که کارگزاران بودند و محمد مظفر بیگ بهار لو داروغه توپ خانه دست درازی در بعضے امور
می نمودند و تحقیق و تفتیش اموال بعضے از خویشان نواب امیر الامرا بودند۔ چونکه زر در خزانه نه بود
و انجام سفر حضور ضرور گشته بود بر اکثر مردم دست تظلم دراز کرده۔ ازین جهت ساکنان بلده زبان
به استغاثه و فریاد کشودند۔ چون این خبر به نواب نظام الملک رسید فوجداری الکلانه عوض صوبه داری
برهان پور با وجود بحالی جاگیر چهارده لک روپیه به مرحمت خاں بهادر مقرر فرمودند و عبد الرحیم
خاں عم خود را که مخاطب به نصیر الدوله نموده بودند به صوبه داری برهان پور ممتاز ساختند
و مرحمت خاں قریب رسیده بود نصیر الدوله سریع تر از برق و باد خود را پیش تر

از رحمت خاں بہ برہان پور رسانید۔ و رحمت خاں بہادر روز دیگر بہ کنار شہر رسید و چند روز بیرون شہر اقامت نمودہ روانہ دار الخلافہ گردید و نواب نظام الملک از موضع اجنٹا کوچ کردہ باز بہ موضع خجستہ بنیاد رسیدہ عضد الدولہ را از موضع برار طلب داشتہ در خجستہ بنیاد بہ نیابت خود گزاشتہ کوچ بہ سمت بیجاپور نمودند۔ امیر خاں و تفاخر خاں و روح اللہ خاں بہ معرفت شاہ نظام الدین کہ از مشائخ بود بہ ملازمت فائز گردید و نواب نظام الملک تفاخر خاں را ہمراہ خود رفیق ساختند و صوبہ داری و قلعہ داری آں جا بہ ابو الخیر خاں عطا فرمودند۔ اما ان چند روزے دخل و عمل نمودہ و چندگاہ نواب نظام الملک در سمت بیجاپور بودند از جا بہ جا فوج داران و پالاگیران بیجاپوری کمر اطاعت بہ میان جاں بستند۔ ابراہیم خاں از کرنول و عبد النبی خاں از کڑپہ و عبد الغفار خاں پسر دلیر خاں از سانور و بنکاپور بہ ملازمت مستفیض گشتند و از ہر جا خزانہ و زر رعایا سرکار گردید و طلب سپاہ کہ در سرکار شدہ بود بہ موجب قرار واقعی چہار ماہہ تنخواہ دادند۔

انتقال محمد امین خاں و در عشرہ ثانی ربیع الثانی اعتماد الدولہ بہادر نصرت جنگ وزیر بہ آزار جسمانی کہ زیادہ از چہار پنج روز نہ کشید از ایں جہان فانی رخت بہ سرائے جاودانی کشید و برائے تقرر وزارت کہ حیدر قلی خاں و سعادت خاں و خان دوراں و سربلند خاں ہر کدام می خواستند کہ خود وزیر شوند چند روز در ہمیں ترددات اوقات خود را ضایع نمودند و بادشاہ خدمت وزارت بہ کسے مقرر نہ نمودہ نیابتاً وزارت بہ عنایت اللہ خاں تفویض فرمود و فرمان برائے طلب نواب نظام الملک ارسال داشتند و فرمان و راجہ ہونی بہ نواب عالی جناب رسید و نواب طوعاً و کرہاً مقدمہ دکھن را بند و بست نمودہ عضد الدولہ

عوض خاں بہادر را نائب مستقل گزاشتہ و فدوی خاں را از دیوانی دکہن معزول فرمودہ و دیانت خاں را بہ دیوانی دکہن امتیاز بخشیدہ فدوی خاں رخصت مکہ معظمہ حاصل نمودہ مع برادر خود آقا صالح کہ ذات مقدس بہ کمال صلاح و تقویٰ بود بہ سعادت ادراک حج روانہ منزل مراد شد و نواب نظام الملک در آخر ماہ ذی حجہ وارد بربان پور شدند و حکیم محسن پسر حکیم عزت اللہ کہ در عہد شاہ عالم خلد مکان خطاب حکیم الممالک داشت ملازمت نمودہ بہ منصب و خطاب خانی سرفراز گردید و نواب پنج شش روز مقام نمودہ در ماہ محرم ۱۱۳۴ھ کوچ نمودہ روانہ دار الخلافہ گشتند۔ بعد ملازمت پادشاہ پنجم جمادی الاولی بہ خلعت وزارت مع خنجر مرصع و قلم دان مرصع و انگشتری الماس بیش قیمتی سرفراز گشت۔ اما ہر چند نواب نظام الملک خواستند کہ بند و بست وزارت قرار واقعی نمایند لیکن بر ہم کاران کہ کلمات تمہید آمیز متضمن بر افترائے چند بہ عرض می رسانیدند خصوص کوکی پادشاہ کہ زن سحر آفریں و صاحب جوہر بود با خدمت گار خاں خواجہ سرا کہ مقرب آں حضرت بود ہم دم و ہم راز گشتہ خلل تمام در بند و بست وزارت انداختند و دیگر بعضے امرا بر عکس خاطر نشان پادشاہ می نمودند و معز الدولہ حیدر قلی خاں از راہ چرب زبانی در مقدمات ملکی و مالی دخیل می گردید و نواب نظام الملک دریں ماہ بہ عرض پادشاہ رسانیدہ پادشاہ از راہ نصیحت معز الدولہ را ممانعت نمودہ معز الدولہ متحمل ایں امر نہ گشتہ نائب میر آتشی در حضور گزاشتہ مرخص گشت و وسط ماہ جمادی الآخر روانہ احمد آباد گجرات گردید و بعد رسیدن بہ احمد آباد جاگیر اکثرے امراء و منصبداران را بہ ضبط خود در آوردہ و فریاد ایں معنی مکرر بہ عرض رسید۔ فرمان نصیحت آمیز مشتمل بر منع ضبط جاگیر مردم بہ او صادر گردید و فائدہ نہ بخشید۔ تا آں کہ جاگیر حیدر قلی خاں کہ در طرف دار الخلافہ

بود. عوض جاگیرہائے احمدآباد بہ ضبط درآوردند و سلخ ذی حجہ سید عبداللہ خاں کہ در قید پادشاہ بود فوت شد و از بعضے روایات مسموع گردید کہ سید عبداللہ خاں را مسموم نمودند۔ چناں چہ تاریخ فوتش "حسن مظلوم" یافتہ۔ و چوں خبر ضبط جاگیر دارالخلافہ بہ حیدرقلی خاں رسید بہ پادشاہ و بعضے امرا نوشت کہ ہرگاہ جاگیر بندہ را ضبط نمودند از من نوکری و اطاعت چشم داشت نہ داشتہ باشند۔ بنابر مصلحت وقت پادشاہ صوبہ داری مالوہ و احمدآباد بہ نام نواب نظام الملک مقرر فرمودہ بہ عطائے خلعت و جواہر و فیل و نہ لک روپیہ نقد مفتخر ساختند و دوم صفر المظفر ۱۱۳۵ھ نواب نظام الملک از دارالخلافہ برآمدہ متوجہ احمدآباد گردیدند۔ و افواج دکھن بہ موجب امر نواب نظام الملک با عضدالدولہ بہادر ناظم صوبہ برہان پور و دیانت خاں دیوان دکھن و محتشم خاں بخشی با امرایان دکھن بہ کمک رسیدہ ملازمت نزدیک احمدآباد نمودند۔ دریں ولا فرمان پادشاہ وارد شد کہ با حیدرقلی خاں جنگ نہ نمایند کہ او در اطاعت درآمدہ و از خطوط ہائے احمدآباد ظاہر شد کہ حیدرقلی خاں را عارضۂ جسمانی روئے دادہ کار بہ جنوں کشیدہ و او دیوانہ سرشار شدہ۔ راجہ رگھوناتھ داس کابستھ دیوان و کارپرداز او بود از راہ اجمیر او را بہ شاہ جہان آباد بردہ و فرمان نیز رسیدہ بود لہٰذا نواب نظام الملک ترک خصومت نمودہ تعاقب او نہ فرمودہ و عموی خود حامد خاں بہادر را بہ نیابت صوبہ داری احمدآباد مقرر ساختہ خود در اوایل جمادی الآخر بہ دارالخلافہ مراجعت نمودند و عضدالدولہ و نصیرالدولہ و امراء و افواج دکھن بہ دکھن مرخص نمودہ و خود از راہ بھوپال و اسلام گڈھ از دست دوست محمد خاں مفتوح نمودہ و نیابت صوبہ داری مالوہ بہ عظیم اللہ خاں

بن رعایت خاں که پسر عمه نواب بود عطا فرموده روانه دارالخلافه گشتند و بعد از رسیدن حضور درمیان پادشاه و وزیر از سبب نفاق کوکی و امرایان هر روز به قسم دیگر خاطرنشان پادشاه می کردند و پادشاه را بدمظنه ساختند و درحق نواب عالی جناب تفکرهائے فاسد می نمودند۔ چنانچه صوبه داری دکهن به پیشکش مبلغے به نام عماد الملک مبارز خاں بهادر مقرر نمودند و نواب فتح جنگ صلاح درآں دانستند که خود را به فکر و تدبیر از دارالخلافه برآرند۔ چنانچه در اواخر ربیع الاول سنه ۱۱۳۶ه رخصت چند روز خواسته از دارالخلافه برآمده به عذر تبدیل هوا تا سی چهل کروهے دارالخلافه بر لب دریائے گنگ رسیده شکار کنان و صید افگنان تفرج می نمودند و از منزل سورون روانه دکهن گشتند۔

ذکر تقرر گشتن صوبه داری دکهن از حضور به نام مبارز خاں بهادر صوبه دار حیدرآباد و اتفاق افغانان و آمدن نظام الملک به دکهن و وقوع محاربه و فساد و مظفر و منصور گشتن نواب نظام الملک به امر رب العباد۔ و چوں نواب نظام الملک قریب به اجین رسیده بودند که از جانب دکهن خبر رسید که مبارز خاں ناظم صوبه حیدرآباد به اظهار آں که صوبه داری کل دکهن به نام او مقرر شده از صوبه حیدرآباد برآمده به عزم خجسته بنیاد روانه گردیده و عبد النبی خاں و دلیر خاں و بهادر خاں افغان را نزد خود طلبیده عازم خجسته بنیاد گشته و به عضد الدوله از قصد رسیدن خود و خالی نمودن دارالاماره نوشته و به همیں دستور از نوشته جات حضور ظاهر شد که به مبارز خاں نوشته اند صوبه داری برهان پور و برار که به عضد الدوله و نصیر الدوله مفوض است بعد دخل نمودن صوبه خجسته بنیاد هر دو صوبه را از هر دو

امیر انتزاع نمایند و بعد از آں کہ فتوحات رو ئے داد نواب نظام الملک را از میان بردی لایم لاعلاج نواب موصوف از مالوہ بہ سمت دکھن متوجہ شدہ و در عشر ثانی شعبان بہ ماند و رسیدند و در آں جا خواجم قلی خاں کہ ناکشش ذوالفقار بیگ بود برادر بنگلی خاں بعد از فوت برادر فوج داری آں جا تعلق بہ او داشت ہمراہ خود گرفتہ و ابوالخیر خاں را بہ خدمت مذکور سرگرم فرمودہ خود از نربدا عبور فرمودند و در اوایل رمضان داخل برہان پور گشتہ و چوں ایام بارش وطغیانی دریا بود کشتی ہا از نواح جمع فرمودہ از دریا ئے تاپتی و پورنا عبور نمودہ آخر ماہ مبارک رمضان بہ خجستہ بنیاد رسیدند و کرر خطوط نصائح آمیز و صلح انگیز بہ مبارز خاں نوشتند تا دو ماہ در خجستہ بنیاد بہ دفع الوقت گزراندند و اجل مبارز خاں را دامن کشاں بہ طرف خجستہ بنیادی آوردہ و از فراہم آوردن جمعیت کہ بہادر خاں برادر داؤد خاں بنی و عبدالفتاح خاں پسر عبدالنبی خاں میانہ و غالب خاں از طرف سعداللہ خاں متصدی کرناٹک و فوج داران عمدہ دیگر بہ جمعیت شایستہ بہ او پیوستہ بودند و پیادہ ہا ئے زیادہ از حد شمار فراہم آوردہ بود و روز بروز جمعیت او می افزود۔ لہذا اواخر ذی قعدہ نواب نظام الملک از خجستہ بنیاد کوچ نمودہ بر تالاب جس ونت خیمہ برپا کردند و از آں جا تا روز ے کہ جنگ واقع شد متواتر نامہ ہا ئے نصیحت آمیز صلح خیز بہ مقتضا ئے اَلصُّلْحُ خَیْرٌ واقع شدہ و خوں ریزی مسلمانان بہ میان نیاید بہ مبارز خاں نوشتند اما از آں جا از سبب حب جاہ و ریاست دکھن مفید نہ افتادہ ارادہ نمود کہ لشکر نواب نظام الملک دست راست یا دست چپ دادہ از راہ دیگر بہ شہر خجستہ بنیاد رساندہ بہ تسخیر خود در آورد۔ چنانچہ بہ ایں قصد از مقابل

فوج نواب منحرف شدہ از دریائے پورنا گزشت وجمعے از سوار و پیادہ برائے سدراہ لشکر برکنارہ نالہ قلب گزاشت و بر سرہمان نالہ تعین کردہائے فریقین جنگ روئے داد و بیشتر ے از فوج مبارز خاں با سرداران قتیل و اسیر گردیدند و مردم نواب فتح جنگ با فتح و فیروزی مراجعت کردند۔ القصہ نواب نظام الملک بہ قصد سدراہ او گردیدن از آب نالہ پورنا گزشت و بیست و سوم محرم الحرام ۱۱۳۷ھ نزدیک قصبہ شکر کھیڑہ مضاف صوبہ برار اتفاق مقابلہ افتاد و فوج بندی نواب نظام الملک بہ ایں دستور قرار یافت۔ قادر داد خاں روشانی ہراول و طالب محی الدین خاں نبیرہ سعد اللہ خاں طرف یمین و اسمٰعیل خاں جانب یسار و کنور چند پسر ستر سال ہمراہ برق انداز خاں میر آتش و عطایار خاں دارو غہ احشام و توپ خانہ جنسی با توپ خانہ در پیش فوج ہراول عضد الدولہ عوض خاں بہادر را با سید جمال خاں و مقرب خاں و خان عالم دکھنی و متہور خاں و عزیز بیگ خاں با توپ خانہ شعلہ افروز در جناح یمین صف آرائے فوج نمودند و ظہیر الدولہ رعایت خاں و محمد غیاث خاں مابین فوج یمین و قول قرار یافتند و نصیر الدولہ چین قلیچ خاں بہادر جانب جناح یسار مقرر گردید و سید غضنفر خاں بخشی غازی الدین خاں بہادر با منصبداران تعینہ برہان پور بہ رفاقت او بار ہکلہ ہائے شتر نال و جزایل دور انداز ہمراہ ایشان تعین نمودند و حرز اللہ خاں را با جمعیت شایستہ مامور بہ سر فوج میان قول و یسار فرمودند و بہادر دل خاں لاچین بیگ را ضمیمہ آں فوج و حفیظ الدین خاں بہادر و محمد سعید خاں بہادر نبیرہ ہائے سعد اللہ خاں بہ فاصلہ دو جریب نزدیک قول جا دادند و ہوش دار خاں را کہ دریں وقت ارادت خاں خطاب یافتہ در چنداول مقرر ساختند۔

و محتشم خاں بہادر را با جمعے سرداران برائے کمک ہر جا کہ حاجت باشد مقرر فرمودند و خواجم قلی خاں بہادر و گوپال سنگھ گور و سلیم خاں بائی با جماعت برادری قراولاں و رسول یار خاں افغان در پیش فوج یلتمش قرار دادند و خود در قول قرار گرفتند و جمعے از عمدہ مثل خواجہ عبداللہ خاں واہتدا خاں دیوان و رستم بیگ خاں و نیک نظر خاں بخشی ناصر جنگ و ہمت یار خاں خال نواب ناصر جنگ و گروہے اہل خدمات معرکہ آرا اگر مرید ند و ترک تاز خاں بہ سرداری و کار فرمائی فوج مرہٹہ با جمعے از ملازمان بہ سرداری فوج باجی راؤ وغیرہ مقرر فرمودند و از آں طرف عماد الملک مبارز خاں نیز فوج بندی پرداختہ غالب خاں را با حسین منور خاں پسر شیخ نظام دکھنی ہراول و در عقب او محمد بیگ خاں خال خود را بہ جائے یلتمش مقرر کردہ ابراہیم خاں کہ بہادر خاں مخاطب گشتہ بود طرف دست راست خود عبدالفتاح خاں پسر عبدالنبی خاں میانہ را با پسرہائے دلیر خاں میانہ بہ اتفاق علی خاں با خواجہ محمود خاں و خواجہ اسعد خاں و خواجہ مسعود خاں و حامد اللہ خاں پسران خود رفیق ساختہ نزدیک قول جا دادہ و خود با خان زماں خاں پسر خان خاناں بہادر شاہی و منور خاں و قزل باش خاں و محمد فایق خاں دیوان سرکار خود و عرب بیگ خاں و میر یوسف خاں و جمعے دیگر در قول جا گرفتہ پا بہ معرکہ کارزار گزاشت۔ حاصل کلام ایں کہ ہر دو فوج دریا موج کہ مقابل ہم رسیدند نواب نظام الملک در سبقت تیز جلوی را کار نہ فرمودہ ۔ نہ خواستند کہ خوں ریزی مسلمانان شود و پیش قدمی از ایشاں بہ ظہور آید۔ تا آں کہ مبارز خاں کہ بہ تفاوت دو (۳) کروہ بنگاہ او بود سوار شدہ و با وجود حایل بودن نالہ سیاہ قلب خود را بہ مقابل لشکر نواب فتح جنگ رسانیدہ و قبل از

(۳۱) بہر روز معرکہ قتال وجدال گرم گردید و از ہر دو طرف بہادران قدم در معرکہ کارزار گزاشتند
و از صدائے توپ ہائے زہرہ گداز کہ در آں دشت پر وحشت چناں پیچید کہ زمین وزماں
بر خود لرزید و از ہمہ سرداران تردداتِ عظیم بہ ظہور رسید و مقرب خاں پسر امین خاں کہ
درمیان پدر و پسر کمال عداوت بود چند روز قبل از مقابلہ ہر دو لشکر دریا موج امین خاں
از فوج نواب نظام الملک روگرداں شدہ خود را با جمعے دیگر از منصبداران برہان پور نزد نواب
مبارز خاں رسانیدہ بہ فیض دولت چہار روزہ رسیدہ بودند۔ روز جنگ پدر و پسر کہ تشنہ خوں ہم دیگر
بودہ از آرزو مقابل ہم شدہ شمشیر ہا می زدند۔ مقرب خاں برائے قتل پدر تردد چناں نمود کہ زبان از
احاطہ او بیرون است۔ آخر بہ دست دیگرے قضائے امین خاں رسیدہ بود۔ و از حملہ ہائے فوج
مبارز خاں بہادر پائے استقامت بعضے دل باختگاں از جا لغزید و از صدمات پیاپئے قریب
سیزدہ فیل کہ برآں بہادران معرکہ کارزار بودند از میان فوج نواب فتح جنگ برگشتند چنانچہ بھیر و بنگاہ
بار کردہ عقب فوج استادہ بود۔ نزدیک بہ آں شد کہ از مشاہدہ برگشتن فیلان خلل در استقامت
آں ہا راہ یابد۔ دریں ضمن دیانت خاں دیوان کہ در آں روز ہا مغضوب نواب نظام الملک
گشتہ بہ پائے اعتراض آمدہ و بیمار شدہ بود بہ جائے فوج چنداول با پنجاہ شصت
سوار برادری و ہمراہان دیگر عقب بنگاہ ماندہ بود سدّ راہ آں ہا گردید۔ دریں حالت نواب
مبارز خاں بہادر بعد کشتہ شدن دو پسر بہ اسم مسعود خاں و اسعد خاں کہ بیش تر از فیل
سواران با نام و نشان مسافر سفر آخرت گردیدہ بودند و فیل بان سواری مبارز خاں بہادر
از رسیدن زخم ہائے پیاپے از بالائے فیل افتادہ بود و مبارز خاں

پوشاک خود را به صورت کفن پوشیده و خود فیل بانی می نمود و از رسیدن زخم هائے کاری کار او تمام ساخته شد و صدائے شادیانهٔ فتح و نصرت از فوج نواب موصوف بلند آوازه گردید تخمیناً زیاده از سه (۳) هزار کس به قتل رسیده بودند و علیٰ هذا القیاس از فوج نواب نظام الملک سوائے ظهیر الدوله رعایت خاں که زخم تیر به حلق او رسیده بود و رو به سفر آخرت اختیار کرد و قطب‌الدین خاں به کار آمد و سید غضنفر خاں از سبب زخم هائے کاری بعد دو سه (۳) روز گذشت و چند نفر مشهور نیز به کار آمدند و به مردم دیگر آسیبے نه رسید و نواب نظام الملک برائے تکفین و تدفین مقتولان و تیمارداری و تدبیر علاج زخمی ها که به اسیری در آمده بودند خصوص هر دو پسر مبارز خاں بهادر مرحوم خواجه محمود خاں و حامد الله خاں و دلاور خاں و محمد بیگ خاں امر فرمودند و محمد بیگ خاں و عزت بیگ خاں بعد دو سه (۳) روز درگذشتند۔ و جمعے دیگر که سوائے تلف شدن مال زخم ظاهری به آں ها نه رسیده بود به پرداخت احوال آں ها فرمودند حکیم عزت طلب خاں و قزلباش خاں و میر ابوالفضل خاں و رضا محمد خاں و آقا ابوالحسن سوانح نگار سرکار مچھلی بندر وغیره که دوا و غذا از سرکار می فرستادند بعد از انفراغ جنگ متوجه خجسته بنیاد شدند و شکر کھیڑه را نام فتح کھیڑه گذاشتند۔ بعد رسیدن خجسته بنیاد و خاطر جمع از بند و بست ملک و شهر باز متوجه حیدرآباد گشتند۔

هم درین سال وزارت به اعتماد الدوله قمر الدین خاں بهادر نصرت جنگ مقرر شد۔ و فرمان صوبه داری دکهن مع صوبه داری حیدرآباد به نام نواب نظام الملک از حضور ارسال داشتند و نواب نظام الملک در اوایل ربیع الاولیٰ از خجسته بنیاد بر آمده به کوچ و مقامات اواخر ربیع الثانی به فرخی و فیروزی در حوالی حیدرآباد رسیده در باغ گوشه محل نزول اجلال فرمودند

و بہ تعیین عمال و بندوبست آں ضلع پرداختند۔ پسر مبارز خاں بہ اسم خواجہ احمد خاں از وسواس وتوہم بہ پشت گرمی قلعہ وموجود داشتن خزانہ بہ شہرت رسانیدن فرمان صوبہ داری و قلعہ داری بہ نام خود در تمام صوبہ باعث فساد و شورش گردید وتا مدت یک سال برائے دخل نہ دادن عمال و قلعہ داران اطراف نوشتہ فرستاد چنانچہ دریں فتنہ و فساد کاظم علی خاں پسر حاجی منصور کشتہ شد۔ بالآخر نواب نظام الملک خواجہ احمد خاں را مخاطب بہ شہامت خاں و خواجہ محمود خاں را مخاطب بہ مبارز خاں فرمودہ وجاگیرہائے سیر حاصل بہ آں ہا عطا نمودند و آں ہا قلعہ گول کنڈہ حیدرآباد در ۱۱۳۸ھ حوالہ نواب نظام الملک نمودند و نواب بندوبست ملک و تنبیہ مفسدان وتادیب سرکشان و غم خواری حال زیردستان پرداختند۔

و در حضور معز الدولہ حیدر قلی خاں میر آتش کہ در خس خانہ با زوجۂ خود خوابیدہ بود در وقت شب در خس خانہ آتش گرفت زوجہ او نیم سوختہ و چوں اکثر اعضائے معز الدولہ سوختہ بود ہر چند اطبا در معالجہ او کوشیدند فائدہ نہ بخشید۔ تا جہان فانی را پدرود نمود۔ و دریں سال چوں خبر کشتہ شدن مبارز خاں بہادر بہ پادشاہ رسید صوبہ داری مالوہ از تغیر نواب نظام الملک بہ گردہر بہادر برادر زادہ راجہ چھبیلا رام مقرر فرمودند و قلعہ داری ماندو بہ قطب الدین علی خاں کہ از سادات بارہہ بود تفویض نمود و گردہر بہادر بہ مالوہ آمدہ دخیل کار گردید و عظیم اللہ خاں روانہ حضور گشت و ابوالخیر خاں از جائے خود برخاستہ پیش نواب آصف جاہ آمدہ۔ پادشاہ صوبہ داری احمد آباد گجرات بہ نام مبارز الملک سربلند خاں بہادر دلاور جنگ مقرر فرمودند و سند نیابت صوبہ داری بہ نام شجاعت خاں عرف معصوم قلی بیگ

شجاعت خانی که از پیش آوردہائے حیدر قلی خاں بود و در شجاعت و شہامت و تہور بہرۂ[۳]

برادر اشتہار تمام داشتند و با زمین داران آں سرحد بکرر جنگ نمودہ و غالب گشتہ بودند ارسال داشت۔

محاربہ حامد خاں با شجاعت خاں و کشتہ شدن شجاعت خاں بہ امر فادر منان۔

و چوں سند بہ نام شجاعت خاں رسید حامد خاں بہادر را مطلع ساختند و حامد خاں بہادر را از سبب

عدم فوج و سامان محاربہ دست از احمد آباد گجرات برداشتہ خود را بہ موضع ڈہیہ رسانیدہ و

درآں جا استقامت ورزیدہ بہ گرد آوری فوج غنیم پرداخت و بہ ہر نوع[۴] لک روپیہ

جواہر و اجناس نزدیکسریہ ہا گرو گذاشتہ قرض سودی گرفتہ برائے خرچ سپاہ تقسیم نمودہ منجملہ

آں خرچ معقول جہت مرہٹہ فرستادہ برائے کمک خود طلب داشت و فوج نیز رسیدہ

و وراردوئے حامد خاں بہادر افواج غنیم و جمعداران عمدہ جمعیت عظیم روئے داد بہ قصد

محاربہ شجاعت خاں عطف عنان نمودہ بہ سمت گجرات روانہ شد و شجاعت خاں از احمد آباد

برآمدہ فی مابین حرب در پیوست و کار بہ جائے رسید کہ فیل ہائے سواری ہر دو سردار

قریب بہم رسیدند و فیل حامد خاں بر فیل شجاعت خاں غالب آمد و بہ دندان او

را زیر نمودہ حامد خاں تیرے بر شجاعت خاں انداخت آں تیر در سینہ او جائے گیر

شدہ و شیخ ہدایت اللہ کہ در خواصی حامد خاں بود بہ نیزہ جاں فرسا روح از بدن

شجاعت خاں بہادر جدا ساخت۔ شخصے ضعیف البنیان نحیف البدن کہ در خواصی

شجاعت خاں بود شمشیر را بہ قوت روحانی علم نمودہ و خود را بلند ساختہ بر حامد خاں انداخت۔

گمانے کہ در دست حامد خاں بود بریدہ بر خنصر حامد خاں رسید و حامد خاں کو دست دراز کردہ او را

گرفته به زیر انداخت و به مردمان خود تاکید نمود که در محافظت او به کوشید. چنانچه
به موجب امر به عمل آوردند و شادیانهٔ فتح و فیروزی بلند آوازه گردید و قرین نصرت و فتح
عظیم داخل شهر احمدآباد شد و به بند و بست شهر پرداخت و ابراهیم قلی خاں برادر شجاعت
خاں که در گجرات بود از توهم خانه‌نشین گشته بود. حامد خاں بهادر محمد علی خاں را نزد او فرستاده
استمال ساخته امر به ملازمت فرمود و پروانگی شد که با سه[۴۳] کس آمده مجرائی نموده باشد.
و چوں خبر کشته شدن شجاعت خاں به رستم علی خاں برادر او که رضا قلی نام داشت در
بندر سورت متصدی بود در رسید جهان روشن در چشم او از شب دیجور تاریک تر گردید.
از بس که غیرت و تهوری که داشت عزم محاربه به حامد خاں بر خود جزم نموده به نگاه داشت
فوج و طلب زمین داران سر زمین که از مدت مدید باهم آشنا بودند استمداد نمود و پیلاجی
که سردار مرهٹه بود و در آں حدود سکونت داشت با خود رفیق ساخت و فوج عظیم از
بندر سورت فراهم آورده به ابراهیم قلی خاں برادرش که در گجرات بود به مجرا و سلام حامد خاں
می رسید نوشت که افسوس بر غیرت تو باد آں چه که از تو صادر می شود باختن جاں که در راه نام و ننگ
از خود دریغ داشتی. چوں نامهٔ رستم علی خاں به ابراهیم قلی خاں رسید عنان عقل را به دست جهل داده
محمد علی خاں را که باعث مجرا و ملازمت او شده بود طلب داشت و از وی عذر خواست و رفقای جانی
خود قریب نود کس رفیق او گردیده و لباس زعفرانی که علامت دست از جاں شستن گویا که برای
کدخدائی می روند و طریق رزم را بزم عروسی به خیال می آورند در وقت ابتدای دربار خود را
به دارالاماره رسانیدند و از هیبت شیراں و غا هوش از مستحفظان دروازه دارالاماره پرید و رنگ‌ها

باختہ پراگندہ شدند و ابراہیم قلی خاں مع رفقا داخل دیوان خانہ شدہ برادرزادہ نونده رائے کہ متصدی سرکار نواب نظام الملک بود زخمی ساختند و مردان حامد خاں رو بہ گریز گزاشتند و بہ ہماں ہیئت داخل محل سرا گردید۔ حامد خاں دست پسر خود مرحمت خاں را گرفتہ از راہ کھڑکی محل سرا پا بہ بیروں گزاشتہ خود را بہ فوج خود رسانید و ابراہیم قلی خاں داخل محل سرا شدہ بہ جستجوئے حامد خاں پرداخت۔ دریں ضمن از ہر چہار طرف برق اندازان و تیر اندازان بر دیوارہائے حویلی و محل سرا برآمدہ بہ انداختن گولی ہائے جاں پراں شروع کردند۔ در اندک زماں قوالب از ارواح تہی ساختند۔

و چوں ایں خبر موحش بہ رستم علی خاں رسید غم و الم او ہزاران ہزار افزود بہ عزم رزم از سورت برآمدہ بیلاجی وغیرہ قریب بیست ہزار کس از نوکران جدید و قدیم و مرہٹہ ہمراہ او بود صفوف سپاہ آراستہ ہر روز(۳) چہار کروہ راہ طے می نمود و حامد خاں بہادر نیز بہ عزم پرخاش جنگ بہ افواج خود در مقابلہ بیست ہزار سوار عزم نمودہ از احمد آباد برآمدہ۔ اما فوج رستم علی خاں خیرہ خیرہ تر بود تا کنارہ دریائے مہی بلاشبہ معرکہ کارزار گرم گردید و فرقہ دیگر از راہ دیگر خفیہ بہ شب ہا آمدہ دست بردی نمودند۔ ازیں سبب ہراس در لشکر حامد خاں بہادر غالب بود و در موضع کنار دریا مضرب خیام حامد خاں بہادر گردید و میر نتھو و صلابت خاں جمعداران عمدہ بہ حامد خاں بہادر پیوستند و چوں لشکر حامد خاں بہادر در ریگستان فرود آمدہ بود و اسپان لشکر از سبب بُعد آب و بہ تنزل شکر می رسیدند دریں وقت کہ اسپان لشکر بر لب آب رفتہ بودند ہرکارہ بہ رستم علی خاں ظاہر نمود کہ از سبب رفتن اسپان بہ جہت آب

فوج قلیل با حامد خاں ماندہ است ۔ رستم علی خاں بہ موجب فرصت وقت سوار شدہ و خبر تیاری سواری او ہرکارہا بہ حامد خاں رسانیدند و نقیبان برائے تیاری فوج صدائے خود بلند نمودند۔ بہ جلدی وزودی تمام فوج آراستہ و درمیان ہر دو لشکر حرب صعب روئے داد و بیلاجی مرہٹہ اگرچہ در ظاہر ہمراہ رستم علی خاں بود از سبب حب جاہ در باطن با حامد خاں رفاقت داشت۔ بہ نوعے درآں روز بازار حرب و تنور طعن و ضرب گرم گردید کہ مریخ خوں خوار و فلک کج رفتار برائے تماشائے آں کارزار انگشت تحیر بہ دندان گزیدند و فوج مرہٹہ بہ تاخت و تاراج ہر دو لشکر از ہر طرف اشتغال داشتند۔ درآں روز حرب فیصل نہ شد و روز دیگر بہ دستور روز گزشتہ شدت جنگ بہ نوعے شد کہ معلوم ہم کنان گردید کہ حامد خاں کشتہ شدہ و شادیانہ فتح و ظفر از طرف رستم علی خاں بلند آوازہ گشت ۔ چنانچہ اطراف و جوانب خبر فتح رستم علی خاں انتشار یافت و روز دیگر آفتاب طلوع نمودہ قضیہ برعکس ظاہر شد کہ درہماں موضع رستم علی خاں بہ قتل رسید و فتح و ظفر حامد خاں بہادر منتشر گردید و افواج رستم علی خاں را مرہٹہ از طرفین غارت نمود و حامد خاں بہادر بہ نصرت و فیروزی و زندگی دوبارہ روانہ احمد آباد گجرات شد و چوں طلب سپاہ زیادہ از حد شدہ بود دست تطاول دراز کردہ بہ نوعے در حق رعایا و ساکنان آں جا ظلم و ستم دیگر واقع شد کہ زبان از وصف آں قاصر است و از آں روز در احمد آباد دست جور بہ نوعے بلند شد کہ دیگر روئے آبادی کم یاب گردید و کار بہ جائے رسید کہ ساکنان آں جا بہ تفاریق بہ دیار دیگر رو آوردند۔

بہ ہر تقدیر چوں خبر کشتہ شدن رستم علی خاں و فتح یافتن حامد خاں بہادر بہ بادشاہ رسید

نهایت غم و الم به خاطر ملازمان گزشت و بعد از مصلحت مقرر شد که مبارز الملک سربلند خان
بهادر دلاور جنگ را روانه گجرات نمایند چنانچه به عمل آمده و مبلغ پنجاه لک روپیه نقد
به مبارز الملک مرحمت فرمودند و سید نجم الدین علی خان برادر سید عبدالله خان را که از قید
خلاص کرده و عفو تقصیرات او نموده با جمعے از امرائے دیگر به تعینات سربلند خان گردانیدند و
دلاور جنگ بعد از چند روز خیمه بیرون شهر فرستاده و مدتے برائے گردآوری فوج و نگهداشت
سوار و پیاده اشتغال داشت. تا سه (۳) چهار (۴) ماه همان جا مانده در سنه آینده کوچ نموده۔
و دریں سال نواب نظام الملک میر علی اکبر خان دیوان برهان پور را طلب
حضور نمودند و چوں به حضور رسید به نیابت ارادت خان دیوان دکھن مقرر فرمودند
و محمد عاقل خان را به دیوانی دار السرور سرفرازی بخشیدند و در سنه ۱۱۳۷ھ مبارز الملک
از دار الخلافه کوچ نموده با فوج عظیم عازم احمد آباد گردیده و حامد خان بهادر به قصد
محاربه از گجرات برآمده و غنیم نیز رفاقت نمود۔ سربلند خان چوں به موضع پٹن رسید
رسل و رسائل نزد حامد خان ارسال داشت که پائے محاربه و جنگ در میان نه آید
و نصائح و مواعظ بسیار نمود۔ اما فائده بر آں مترتب نه گشت۔ و با وجودے که در باب
دخل دادن مبارز الملک نظام الملک به عم خود حامد خان بهادر نوشته بودند اثرے نه کرد
و بخشی حامد خان به طرائق هراولی و یلغش و با افواج غنیم روئے به محاربه سربلند خان آورد و حامد خان
خود از عقب روانه شد و دار و گیر غریب در میان آمده تا آں که بخشی حامد خان به قتل رسید و از افواج
سربلند خان چندیں هزار کس کشته شد و شیخ الله یار که سر فوج مبارز الملک بود از راه دیگر به احمد آباد

گجرات داخل شد و احمدآباد را در تصرف آورد۔ دریں ضمن رفقائے حامد خاں بہادر مثل شیر تہو و صلابت خاں و اکثر جمعداران مالوہ وغیرہ کہ رفاقت اختیار نمودہ بودند مصلحت دادند کہ بالفعل جنگ کردن صلاح نیست۔ می باید کہ خود را نزد نواب نظام الملک رسانند۔ در اول حامد خاں قبول ایں معنی نہ نمود۔ اما بالآخر دست از ملک احمدآباد برداشتہ از زیر قلعہ راہ خجستہ بنیاد گرفت و سید عاقل خاں دیوان سربلند خاں داخل احمدآباد شد۔ و مبارز الملک خود نیز بعد از چند روز داخل شہر شد و حامد خاں بہادر بہ خجستہ بنیاد رسید و درمیان او و عضد الدولہ آزردگی درمیان آمد و اکثر حامد خاں عضد الدولہ را بہ خواجہ کمال کہ نام اصلی او بود غائبانہ نام می برد و نوکران حامد خاں کہ از او طلب می خواستند بہ تدبیر عضد الدولہ طلب خود را گزاشتہ روانہ ملک ہائے خود گشتند۔

و دریں سال نواب نظام الملک از جانب پادشاہ مخاطب بہ خطاب آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سرفراز گردید و ڈھوکر سنگھ پسر راجہ اجیت سنگھ قابو یافتہ خود را بہ خوابگاہ پدر خود رسانیدہ بہ جہاں ستاں اورا بہ دارالبوار فرستادہ و میرزا راجہ جے سنگھ از سبب بدگمانی پسر اجیت سنگھ با پدر خود بہ چہ نوع پیش آمد و پسر خود را بہ طریق سیر بہ طرف دیگر فرستاد۔

و درہمیں سال جعفر خاں ناظم صوبۂ بنگالہ کہ محمد ہادی نام داشت و از متوسلان و پیش آوردہائے امانت خاں دیوان دکھن بود و بعد از آں کہ کاردانی از او بہ ظہور رسیدہ بود و در اواخر عہد حضرت خلد مکان مرشد قلی خاں خطاب یافتہ و بعد از آں در عہد

محمد فرخ سیر پادشاه مخاطب به جعفر خان گشته و ناظم صوبه بنگاله گردیده بود و حکومت آن ملک را
به ضبط تمام انجام رسانیده بود و دست از حیات مستعار بر داشته به دار القرار شتافت صوبه داری
بنگاله از انتقال او به داماد او شجاع الدین محمد خان که صوبه دار اوریسه و کتک بود مقرر گردید
و در اواخر این سال نواب آصف جاه حامد خان بهادر عم خود را به صوبه داری نادر ممتاز
فرمودند و در سنه ۱۱۳۹ه در بار دوئے نواب آصف جاه باجی راؤ و سلطان جی بنال کر و سرداران
دیگر نیز جمع فرمودند و از باجی راؤ نواب آصف جاه حرکات لغو مشاهده فرموده خواستند که او را
گوشمالی معقول به دهند. ساهو راجه بن سنبها بن سیوا را از سرداری مرهته و راجگی آن قوم
معزول نموده به جائے او سنبها بن راجه رام بن سیوا را منصوب سازند. چندرسین بن دهنا
جادو که سابق بخشی فوج آن ها بود و در صوبه داری سابق نواب آصف جاه به ملازمت
رسیده نوکر پادشاه شده بود در میان آمده سنبها به وساطت او ملازمت نمود
و به راجگی و سرداری مرهته و سردیسمکهی فائز گردید. سنبها مذکور جا به جا گماشتگان
خود را فرستاده دخل و فصل او در سرکارات و قصبه جات و پرگنات و دیهات شد
و مکاسه داران که از طرف باجی راؤ و بهاریه و غیره بودند برخاسته نزد سرداران خود رفتند
و چون ایام برسات و نزول باران رحمت آمده بود حرکتے از آن گروه به عمل نیامد. سه (۳) چهار (۴) ماه
به تغافل گذرانیدند و درین سال اصلا در دکهن پائے فساد در میان نیامد. اما در مالوه در میان
گردهر بهادر ناظم صوبه مالوه و ملهار هول کر محاربه عظیم واقع شد و درین معرکه گردهر بهادر جان خود را نثار
اسلامیان نمود و همراهیان او که مسلمان بودند کشته شدند و در مالوه تا ناظم دیگر مقرر گردد اولاد و متعلقات

اجین می نمودند۔ ودرسنہ ۱۲۴۱ھ غرہ محرم روز سہ شنبہ بہ نوعے شدت باراں در ممالک دکن
بہ وقوع پیوست در حیدرآباد موسی ندی بہ قسمے طغیانی نمود کہ دروازہ ہائے شہر پناہ در آب
غرق بودند واکثر تماشائیان کہ بالائے قلعہ و پشتہ ہا برآمدہ بودند در آب درآمدند و رہ نورد سفر
آخرت گردیدند۔ و علے ہذا القیاس در اطراف برہان پور بارش شد کہ چشم بینندہ نہ دیدہ بود
و قطرات باران بہ قدر دانہ ہائے کنار بود و تمام شب تا دوپہر روز باران بہ نحوے شدت
داشت کہ عقل از ادراک آں قاصر بود و رود تاپتی بہ نوعے طغیان نمود کہ اکثر خانہ ہا کہ در پستی
واقع شدہ بود غرق شدند۔ بہ قسمے طغیانی شد کہ تا پیٹھ مہاجنان آب آمد و نصف درگاہ
شاہ منصور در آب بود۔ آں کہ بعد از نصف نہار در بزرگی قطرات و نزول آب تخفیف
واقع شد۔ روز دیگر ساکنان بلدہ حیات مجدد یافتند و چہارم محرم آب تاپتی بہ سورت رسید
و سکنہ سورت از شدت طغیانی تاپتی تصدیعات بسیار کشیدند۔ چنانچہ تمام شہر سورت تا
دو روز در آب غرق بود و ساکنان آں جا بر بالاخانہ ہا کہ عمارت پختہ دارد سکونت داشتند
و خرابی بسیار بہ اموال تجار وغیرہ رسید۔

ودریں سال در ماہ ربیع الاولی فساد عظیم بہ عمل آمد کہ با دوازدہ ہزار سوار از نواح
خاندیس کوچ نمودہ رو بہ برہان پور گذاشت۔ نصیر الدولہ بہادر ناظم صوبہ خواجہ عبد الوہاب کشمیری
را کہ بخشی خویش بود برائے تنبیہ او از شہر بیرون فرستاد و او نزدیک باغ دائرہ نمود۔
علی الغفلہ خیمہ و خرگاہ و توپ خانہ بہ غارت برد و خواجہ عبد الوہاب خاں محافظت جان را
اہم دانستہ از راہ دروازہ شاہ جہاں پورہ داخل شہر شد و سعادت خاں جمعدار افغان ساکن کھڑکی پورہ

شهید شد و شب کرم یار خاں توپ و رہکلہ ہا را برداشتہ بہ شہر آورد و بخشی نصیر الدولہ روز دیگر آمدہ قریب شہر فرود آمد و دوازدہ مقام نمود و مردم در محافظت شہر پناہ مقید بودہ در شب ہا بہ روشنی مشاعل و چراغ کارکنان و بنایان بہ رخنہ بندی اشتغال داشتند و دو سہ مرتبہ مرہٹہ ہا قریب شہر نمودار شد و بعد از چند روز شہر را محاصرہ نمودہ سردار مرہٹہ ودبہار یا پور یا فرود آمد و اکثر پورہ جات بیرون شہر را آتش دادند۔ درین ضمن باجی راؤ نیز رسید و دبہار یا کوچ نمودہ سمت مالوہ آوارہ شد۔

اما حقیقت باجی راؤ این است کہ آں شقی در برسات بہ سامان و سرانجام جنگ پرداختہ بہ گرد آوری سرداران و فوج مرہٹہ خود آراستہ در موضع جالنہ بہ قصد مقابلہ نواب آصف جاہ درآمد و نواب نیز راجہ سنبھا را ہمراہ خود گرفتہ با فوج خاصہ و امرایان رکاب و مرہٹہ و ملازمان پادشاہی بہ ہراول عضد الدولہ در مقابل آں سگ بدرگ دائرہ نمودہ فرمودند کہ شتران خوب جلو و ناقہ ہائے تیز رو کہ در عرف سانڈنی می نامند ہر قدر میسر شود تیار نمایند۔ چنانچہ از برائے خود نیز ناقہ مہیا فرمودند و صفوف سپاہ آراستہ نمودہ دوم ربیع الآخر معرکہ کارزار شروع شد و جنگے چناں رو داد کہ سپاہ کفر و ظلمت تاب دلیران اسلام نہ آوردہ بہ ہیئت مجموعی رو بہ گریز آوردند و نواب تعاقب را پیش نہاد ہمت خود ساختہ عضد الدولہ را بہ تعاقب او امر فرمودہ و خود نیز از عقب عضد الدولہ روانہ شد تا آں کہ باجی راؤ گریختن را کار فرمودہ تا برہان پور عناں باز نہ کشید و از سبب کوچ ہائے طولانی از راہ لعل باغ گزشتہ خود را بہ موضع نصیر آباد رسانید۔ درین ضمن عضد الدولہ از پیش نواب آصف جاہ از عقب او

درآمده در نعل بانع دائره فرمود و چوں لشکریان از سبب تاخت و تاراج تعاقب از اسپ و سوار
و جاقوبران باربردار مانده شده بودند یک مقام فرموده روز سیوم کوچ نمودند و تا بیست و دو کروه
جانب شمالی برہان پور عنان بازنه کشیده و چوں اخبار صحیحه به سمع نواب آصف جاه رسید که باجی راؤ
از راه کوہستان جانب گجرات شتافته به سمت برہان پور معاودت فرمودند که از راه ہمت
ہر جا که ملاقی شود به جہاد پردازند. دو مقام برائے تیاری و سامان لشکر نموده و بعضے مردم را
تغیر و تبدیل فرموده - چنان چه عاقل خاں را از دیوانی برہان پور معزول نموده بار دیگر میر علی اکبر
خاں را به دیوانی منصوب ساختند و نیابت دیوانی دکن به میر علی اکبر بود به محمد عاقل خاں
مقرر فرمودند و شرف الدین خاں را از عزل نقد علی خاں بیوتات برہان پور نموده به
دیار غربی روانه شدند که قریب به بندر سورت است - به کوچ ہائے طولانی و التفار
خود را رسانیده و ازیں سفر توہم به مبارز الملک سربلند خاں بہادر که ناظم صوبه احمد آباد
بود رو داده به گمان ایں که نواب آصف جاه با باجی راؤ ہم مصلحت گشته او از پیش و خود
از عقب در آمده قصد او دارند به تردوات سامان جنگ پرداخته تا آں که باجی راؤ
قریب به گجرات رسیده به سمت دکن عود نمود و نواب آصف جاه دست از تعاقب او
برداشته به قصد ویران و با خاک برابر نمودن وطن او جانب پونا که مستقر او بود کوچ فرمودند
و به احمد نگر رسیدند - آں جا به سمع ایشاں رسید که باجی راؤ بے بنیاد به اورنگ آبادمی آید
خود نیز متوجه خجسته بنیاد شدند و باجی راؤ از گھاٹ کساری برآمده خود را به بیضا پور
رسانید - غلات و آذوقه که بنجاره ہا به لشکر نواب آصف جاه می آوردند تاخت و تاراج

نمود ـ نواب به عزم جنگ همان جا بودند و ناله آب که برائے لشکر بود به دست باجی راؤ آمد ـ گرانی غله و کمی آب به نوعے شد که خامه از بیان او عاجز است ـ باوجود غله و تنگی آذوقات هرگاه جنگ می شد لشکر اسلام غالب بود ـ دست از آں ناله برداشته جنگ کناں به شام گدّه رسیدند و در آں جا باجی راؤ به وسیله وسایل عضد الدوله را درمیان انداخته طالب صلح گردید و نواب آصف جاه اَلصُّلحُ خَیْرٌ به صلح راغب گشتند و مصالحت فرمودند و مکاسه داران از جانب آں لعین جابه جا به دستور سابق عمل و دخل نمودند و نائبان و مکاسه داران راجه سنبها خائب و خاسر دست از تحصیل برداشته بر مکان اصلی خود شتافتند ـ و بعد ازیں نواب آصف جاه روانه حیدرآباد گشتند و در سنه ۱۱۴۱ھ نواب آصف جاه امر به ساختن قلعه شهرپناه برہان پور از آہک و خشت فرمودند و سابق ایں حصار از گل و خشت بود و تمام افتاده ضایع گشته ـ علیم الله خاں داروغه کچهری دیوانی بلده بود ـ به ایں کار مفوض گشت و از سمت ناک چهری که شرقی شهر و کنار دریائے تاپتی است شروع به تعمیر نمودند و دریں ضمن محمد عظیم بن خواجه عبدالرشید کشمیری را نصف داروغگی شهرپناه مقرر فرمودند و از جانب جنوب و از سمت دروازه شاه جهاں پوره که آں نیز قریب به دریائے تاپتی است به ساختن شهرپناه و دروازه ها شروع نمودند و نواب آصف جاه دیوانی فرخنده بنیاد از عزل میر قاسم خاں به حاجی نقد علی خاں مقرر نمودند و در سنه ۱۱۴۲ھ حامد خاں بهادر که عم نواب آصف جاه که بعد از نواب غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ بزرگ ترین برادران و در شجاعت و دلاوری اشتهار تمام داشت و از دبدبه و کوکبه عظیم معیشت نمود و عمرش به هفتاد رسیده دریں وقت

صوبه دار نادیر بود ودیعت حیات سپرد۔ ودر ۱۱۴۳ھ در ابتدائے سال عضد الدوله عوض خاں
بهادر قسور جنگ که در خجسته بنیاد نائب نواب آصف جاه و صاحب تدبیر ملک و شجاع و دلیر و
عادل و ضابط بود از قضاء الہی مسافر دار البقا گردیده و نواب آصف جاه سمت فرخنده بنیاد
بودند۔ ازیں خبر عازم خجسته بنیاد گشتند و بعد رسیدن به اورنگ آباد سید جمال خاں پسر
عضد الدوله که از جانب پدر نائب صوبه برار بود عزل فرموده به شجاعت خاں عطا نمودند و
نصیر الدوله را برائے کار و خدمت بلده به تعجیل تمام طلب داشتند و چوں نصیر الدوله
به کوتل فردا پور رسید او را تغیر نموده به جائے او حفیظ الدین خاں بهادر را نصب
فرمودند و ابو الخیر خاں را تعینات او نمودند و چوں نصیر الدوله وارد لشکر شد حکم
به حفیظ الدین خاں بهادر شد که نوبت نواخته از نزدیک لشکر نصیر الدوله روانه
برهان پور شود و چوں حفیظ الدین خاں بهادر داخل برهان پور شد بعد از چند روز برائے
تسخیر ملک موهن سنگھ زمیں دار روانه گردید۔ محال راج پور را محاصره نموده به قلعه گیری اشتغال فرمود۔
و از حضور محمد خاں بنگش صوبه دار مالوه شده به اجین رسید و نواب آصف جاه
اواخر شعبان به برهان پور رسیدند و دو(۲) سه(۳) مقام فرموده برائے تنبیه موهن سنگھ عازم گشتند۔
کوچ به کوچ خود را بر گھاٹ اکبر پور رسانیده تاب مقاومت نه داشت و قبول پیش کش
نموده صلح شد و محمد خاں بنگش به کنار نربدا آمده به ملازمت نواب آصف جاه فائز گردید
و تا دو سه(۳) روز به طریق مهمانداری در اردوئے نواب بود و نواب آصف جاه مهربانی و
اشفاق فرمودند و تمام رمضان المبارک کنار نربدا بودند و برائے ملاقات و بازدید

محمد خان بنگش از نربدا عبور نموده شب برگشتند و غرهٔ شوال که روز عید فطر بود از اکبر پور کوچ
فرمودند و تا راج پور حفیظ الدین خان همراه بود۔ و از منزل راج پور نواب آصف جاه قبایل خود
را مصحوب حفیظ الدین خان بهادر به برهان پور فرستادند و میر علی اکبر خان دیوان برهان پور
و صارم علی خان بیوتات را نیز رخصت نمودند و به احمد میر خان پسر میر علی اکبر خان از عزل
علیم الله خان و محمد عظیم داروغگی تعمیر قلعه شهر پناه مقرر ساختند و منصبداران دار السرور را
مرخص گردانیدند و خود از راه کوهستان متوجه خاندیس گشتند سبب آن بود که باجی راؤ
ناپاک در خاندیس سر به فساد برداشت به تعاقب او پرداختند تا ملک بگلانه عنان باز نه
کشیدند و باجی راؤ شقی از وصول نواب آصف جاه خبر یافته بر گریختن که شعار این قوم نابکار است
راه گجرات پیش گرفت و نواب آصف جاه خبر یافته برگشته عازم خجسته بنیاد شدند و حفیظ الدین خان
بهادر با قبایل نواب از برهان پور بر دیره قریب به گهاٹ کساری مرخص گشت و در سنه ۱۱۴۲ هـ
پادشاه برهان الملک سید سعادت خان بهادر را از لکهنو که تعلقهٔ صوبه داریش بود طلبیدند
و او به حضور آمد علی مردان خان پسر صفی قلی خان از نزد شاه طهماسپ صفوی ایلچی شده آمده بود۔
به معرفت برهان الملک ملازمت نمود و درین سال شاه عبد الغفور فقیر که از ظلم او عالمے
به تنگ آمده بود و پسران و دختر انش کارسازی هائے عظیم نموده پیش می بردند و در نزد
اعتماد الدوله و صمصام الدوله قرب و منزلتے تمام داشت با اولاد خود مقید گشت و خزاین بسیار
از نقد و جنس که از کرور روپیه متجاوز بود به دست پادشاه آمد و ایلچی شاه طهماسپ صفوی
مرخص گشته عازم ایران شد۔

وارادت خان پسر جان نثار خان که داماد خان جہان عالمگیری و خسرپورہ اعتماد الدولہ
قمر الدین خان بہادر بود با زمین دار جنگ کردہ شہید شد و در ۱۱۴۵ھ محمد خان بنگش از
صوبہ داری مالوہ تغیر شدہ بہ جائے او میرزا راجہ دہیراج کہ جے سنگھ باشد مقرر گردید و
تقویت باجی راؤ فی الجملہ شد۔ آری **فرد**

کبوتر با کبوتر باز با باز　　　　کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

و در ۱۱۶۱ھ فاطمہ بیگم عمہ نواب آصف جاہ یعنی اہلیہ ظہیر الدولہ رعایت خان بہ موجب
امر نواب آصف جاہ صبیہ روشن الدولہ ظفر خان بہادر کہ بخشی سوم بود با نواب میر احمد خان
بہادر ناصر جنگ کہ پسر دوم نواب آصف جاہ و فرزند ارشد بود منسوب شدہ بود ہمراہ
گرفتہ برائے مواصلت و وقوع عقد نکاح و شادی عروسی از دار الخلافہ برآمدہ و روشن الدولہ
عطا یار خان کشمیری را کہ داروغہ توپخانہ پادشاہی بود ہمراہ دادہ با ساز و سامان امیرانہ و
چہار ہزار کس روانہ نمود۔ چوں بہ سمع نواب آصف جاہ رسید محتشم خان بہادر بخشی را
برائے استقبال عمہ مذکورہ و بہو بیگم با فوج کہ اکثر رسالہ داران مثل بدیع الزماں وغیرہ تعینات
نمودند کہ روانہ شوند۔ بہ موجب حکم محتشم خان روانہ گردید و حفیظ الدین خان بہادر و ابو الخیر خان
نیز از برہان پور رفاقت نمودند و خواجم قلی خان نیز بہ استقبال رفتہ۔ از اجین تا برہان پور منازل
و مراحل طے نمودہ رسیدند و حفیظ الدین خان بہادر و محتشم خان بہ ہمراہی بیگم ہا روانہ خجستہ بنیاد
شدند و ابو الخیر خان را برائے محافظت صوبہ برہان پور گزاشتند۔ درین ضمن اتند روپ
دیوان حفیظ الدین خان و عامل پرگنہ آسیر کہ از جانب سرکار عالی بود بہ ابو الخیر خان اظہار

نمودند کہ سردار مرہٹہ غنیم بر رعایائے پرگنہ آسیر جبر می کند دریں ولا دست تطاول زیادہ از حد دراز نمودہ۔ ابوالخیر خاں کہ با او دو صد سوار بیش نہ بود باوجودے کہ با مرہٹہ نہ صد سوار و پیادہ ہائے برق انداز ہمراہ بود سید نورالدین خاں کوتوال را ہمراہ گرفتہ چہار گھڑی روز برآمدہ از شہر برآمد و چہاردہ پانزدہ کروہ طے نمودہ خود را نزد آں ہا رسانیدہ بازار حرب را گرم ساخت و بسیارے از سپاہ مرہٹہ بر خاک مذلت خراب و شصت و پنج نفر از سپاہیان مرہٹہ قتیل گشتند و اکثرے از آں ہا زخمی شدند و یک صد و پنجاہ و شش بندوق سطلا غنیمت بہ دست آمد و دو اسامی زن ہائے آں ہا اسیر و دستگیر گشتند و بقیۃ السیف بر اسپ ہائے بے زین سوار شدہ رو بہ گریز نہادند و ابوالخیر خاں معاودت نمودہ چہار گھڑی از شب ماندہ بود کہ داخل شہر شد۔

و دریں سال مظفر خاں برادر صمصام الدولہ بہ مہم غنیم بہ حکم پادشاہ برآمدہ در ملک مالوہ یا دید پنطیم داخل شدہ تا سرونج رسید غنیم لئیم از راہ دیگر بدر رفت و او بدوں حرب و رزم از راہ دیگر بہ شاہجہان آباد رسید۔

و نواب آصف جاہ اواخر سال از راہ دیوگڈھ و چاندہ برگشتہ وارد برہان پور شدہ داخل دولت خانہ گشتند کہ شاہ مظفر خاں تاکنار تربدا عنان بازنہ کشید و باہم اتفاق ملاقات واقع شود۔ و چوں ایں سماع نواب رسید کہ مظفر خاں عنان بہ صوب شاہجہان آباد معطوف داشت۔

در ۱۱۴۷ھ ہفتم محرم الحرام کوچ نمودہ خجستہ بنیاد رفتند و پادشاہ برائے تنبیہ غنیم اعتماد الدولہ وزیر و صمصام الدولہ میر بخشی را با سپاہ گراں نام زد فرمودند و آں ہا بہ کوکبہ تمام و

و بعد بہ مالاکلام ہر کدامی بہ تفاوت سعی کردہ داخل مالوہ شدند و بیلاجاد وشتی در مقابلہ اعتماد الدولہ در آمد و سنہ (۳) چہار دفعہ جنگ واقع شد و اعتماد الدولہ غالب بود و نواب شہاب الدین خاں پسر فیروز جنگ کہ الحال وزیر و مخاطب بہ نظام الملک است درہمیں حرب وزیر درآں روز متولد گشت و ہولکر در مقابلہ صمصام الدولہ در آمدہ از طرفین طالب صلح شدند و باہم صلح نمودند و چوں صلح شد ہر دو امیر عظیم الشان عازم دار الخلافہ گشتہ بہ ملازمت پادشاہ مستفیض گشتند و در سنہ ۱۱۴۸ ہجری پادشاہ برہان الملک را طلب حضور فرمودند و او عازم حضور بود کہ زمیں دار از آرزو کہ سال پیوستہ با او درآں جا حرب نمودہ ارادت خاں را شربت شہادت نوشانیدہ بود و باد غرور بہ کاخ دماغش راہ یافتہ بود علی الغفلہ بہ سعادت خاں بہادر ریخت و حسین قلی خاں بخشی برہان الملک فرار اختیار نمودہ و فوج ہزیمت یافتہ رو بہ وادی فرار آوردند و جنگ صعب واقع شد و برہان الملک بہ ذات خود پائے استقامت قائم نمود و زمیں دار بہ گمان بہادر جنگ بہ مقابل فیل خسر سعادت خاں بہادر رسانید و نیزہ بر سینہ او زدہ او را شہید ساخت درآں وقت تیر از کمان سعادت خاں پیک اجل شدہ جاں از قالب آں ملعون تہی نمود و فتح عظیم نصیب برہان الملک شد۔

و دریں سال باجی راؤ شتی مدتے بر تالاب کانگریہ اقامت داشت و راجہ جے سنگھ ہم رائے صوبہ داری مالوہ کہ بہ باجی راؤ مقرر شود عرائض می نوشت و بہ وساطت صمصام الدولہ می گزرانید تا آں کہ پادشاہ را بریں معنی راضی ساخت و حکومت صوبہ داری مالوہ بہ او مقرر گشت۔

ہم دریں سال نواب آصف جاہ نصیر الدولہ را باز بہ صوبہ داری برہان پور از عزل

حفیظ الدین خاں بهادر مقرر کردند و حفیظ الدین خاں را فوجداری سرکار بکلانه و نذر بار
عطا فرمودند و در سنه ۱۱۴۹ھ باجی راؤ با افواج عظیم از دکهن عازم مالوه شد۔ در آں جا چند
روز سکونت نموده به بندوبست ملک مالوه به قرار واقعی پرداخته به سمت بهدور روانه شد و مدتے
با راجه بهدوریه جنگ داشت و به موضع اتیر که دار الملک آں راجه بود به صعوبت تمام محاصره نموده و
بالآخر قصبه مذکور که از قصبه جات عمده کنار چنبل است و غارهائے بے حد و گریوه هائے بے حصر و
بهرهائے بلند و پست دارد به تسخیر خود درآورده و دست به غارت برآورده به تاراج اموال ساکنان آں جا
پرداخت و آں قصبه را ویران ساخت۔ راجه بهدوریه طاقت مقابله نیاورده در بهرهائے صعب المسالک
خود را کشید و بعد از غارت و تاراج بهدوریه بیلاجادو را هراول نموده به مقابله برهان الملک فرستاد و
خود از آب جمنا عبور نموده پنج کروہے اکبرآباد با برهان الملک مصاف داد و محاربه عظیم به وقوع پیوست
و از طرفین جم غفیر به قتل رسید اما آخر الامر شکست بر لشکر بیلاجادو و مقهور افتاد و هزیمت یافت و اکثر سرداران
او به دست لشکریان برهان الملک اسیر و دستگیر شدند و بیلاجادو و باجی راؤ از آں جا عطف عنان
نموده روانه سمت شاه جهان آباد گردید و فوج پادشاهی به سرداری یکے از کوکه ها مخاطب
به احسن خاں بود برآمده و زخمی شده رو به وادی فرار گزاشت و بعد از خرابی بصره اعتماد الدوله
و صمصام الدوله برآمده و چوں ملاحظه نمود که جنگ عظیم خواهد شد فرار نموده عازم سمت
اکبرآباد شد و امرا هم تعاقب نه کردند۔

و دریں سال نواب آصف جاه از سفر سونده بدره نور معاودت فرموده آخر ماه شعبان داخل
برهان پور شدند و سه[۳۱] و نیم ماه دیگرے در برهان پور سکونت داشتند و حفیظ الدین خاں بهادر

رخصت گرفته با احمال و اثقال روانهٔ دارالخلافه گردید و فوجداری بگلانه از تغیر او به متوسل خان بهادر مقرر گشت و درین عرض سه و نیم ماه که نواب آصف جاه در شهر برهان پور بودند مکرر فرامین برائے طلب آصف جاه از حضور می رسید. بالآخر عزم را جزم نموده هفدهم ماه ذی حجه عازم شاه جهان آباد گشتند و میر علی اکبر خان دیوان برهان پور را به نیابت نصیر الدوله صوبه دار مقرر فرموده رخصت نمودند و از همین منزل خواجه عبدالله خان حرز الله خان را نیز مرخص گردانیدند و در وقت برآمدن از خجسته بنیاد نیابت صوبه داری دکهن به خلعت ارشد خود نواب نظام الدوله بهادر ناصر جنگ مقرر فرموده بودند و انوار الله خان که دیوان سرکار بود از برهان پور مرخص ساختند و کوچ به کوچ تا سرونج روانه گشتند و در سرونج چند مقام نموده و باجی راو عهد و پیمان چند درمیان آورده افواج متعینهٔ دکهن مع نصیر الدوله و سید جمال خان و محتشم خان بهادر بخشی دکهن و امرایان دکهنی رخصت فرمودند. چنانچه اواخر صفر سال آینده نصیر الدوله و غیره وارد برهان پور شدند و در سنه ۱۱۵۰ه در اواخر ربیع الاولی نواب آصف جاه داخل دارالخلافه شده ملازمت پادشاه نمودند و همه امرایان به استرضائے نواب آصف جاه بودند و صمصام الدوله مکرر می اندیشید تا آن که صوبه داری اکبرآباد از عزل راجه جے سنگه و مالوه از عزل باجی راو به نواب مقرر گشت و نواب آصف جاه از دارالخلافه کوچ فرموده عازم تعلقات خود گشتند و از راه شیر گده داخل اکبرآباد شدند و چند روز در اکبرآباد اقامت فرموده محی الدین علی خان پسر محمد خلیل مخاطب به عنایت الله خان نبیرهٔ سعدالله خان که برادر حفیظ الدین خان بود به نیابت صوبه داری اکبرآباد مقرر فرموده از جمنا عبور نموده سیر کنان به اتاوه رسیدند و بندوبست آن ملک که داخل صوبهٔ اکبرآباد بود نموده به کالپی رسیدند و از آنجا بسیار بار دیگر

عبور نموده وارد ہا موسے شدند وآں جا افواج بندیلہ را مصحوب خود گرفتہ کوچ نموده تا بھوپال که ملک یار محمد خان است رسیدند و باجی راؤ ہم با جمعیت عظیم عازم مالوه شده وملہار ہول کر شقی که در مالوه اقامت داشت پیش از رسیدن نواب آصف جاه و باجی راؤ بر آں ملک دست تمرد و شیطنت دراز نموده و باجی راؤ به مقابله نواب آصف جاه شتافته سنه (۳) کروہے بھوپال در مقابل فرود آمده رسد و غله را بند نمود و قحط غله و عسرت کاه به مرتبه اتم شد واکثرے اسپ ہا از عدم قوت و غذایے قوت و ناتواں شدند و در سپاه حالت نه مانده تا یک ماه میدان حرب گرم بود و از طرفین آماده و مہیائے جنگ می شدند از صبح تا شام در کشاکش و کشمکش حرب و جدال مشغول بودند۔ بالآخر کار به مرتبه رسید که یک روپیه را یک آثار آرد گندم بلکه جوار به دشواری تمام به دست کسے می آمد و به کسے میسر نمی شد۔ دریں حال باجی راؤ بد مآل طالب صلح گشت و نواب آصف جاه نیز التماس او را قبول نموده مصالحت فرموده صوبه داری مالوه را به او واگزاشتند و خود عازم شاه جہان آباد شدند و در آں وقت که باجی راؤ به مقابله نواب آصف جاه رفته بود رانگھو مقهور که مکاسه دار صوبه برار و خویش ساہو راجه بود به ہمراه ولی علی قراول از سرداران او و بہاسکر له دیوان او بود با شجاعت خان ناظم صوبه برار مذکور در بیرون شہر ایلچ پور جنگ نمود و در ماه مبارک رمضان شجاعت خان شہادت یافت و راگھو مقهور از قصبه ایلچ پور چیزے گرفته دست برداشته و در ہماں ایام که باجی راؤ کم نام با آصف جاه در جنگ بود برادر او چمناجی مقهور در نواح برہان پور در موضع لشکر خود سکونت داشت۔ نصیر الدوله در استحکام دوباره و برج شہر پناه و گشت طلایه

سعی ہا می نمود۔ دریں اثنا نواب ناصر جنگ پسر نواب آصف جاہ از خجستہ بنیاد برآمدہ با افواج
عظیمہ دکہن عازم ملازمت پدر بزرگ وار شد وچوں بہ کوتل فردا پور رسید جنبائے سنبھور فرار
اختیار نمودہ برہان پور از محاصرہ خلاصی یافت وہنوز نواب ناصر جنگ داخل برہان پور نہ شدہ بود
کہ خبر صلح شایع شد۔ ازیں جہت داخل برہان پور نہ گشتہ در خیمہ سکونت نمود کہ عنایت نامہ نواب
آصف جاہ مشتمل بر صلح رسید و نواب ناصر جنگ کوچ نمودہ باز بہ خجستہ بنیاد معاودت فرمود۔

و درہماں ایام ہر صبح و شام تا سہ چہار ماہ متواتر بر آسمان بہ نوعے شفق می شد کہ ہرگز
کسے ملحوظ نہ کردہ بود از دو گھڑی شب ماندہ تا دو گھڑی روز برآمدہ و از دو گھڑی روز ماندہ تا دو
گھڑی شب بلکہ زیادہ ماندہ بود و اطفال صغیر از سبب مرض آبلہ و اکثر مردم کبیر بہ مرض تپ دو سہ روزہ
در برہان پور و خجستہ بنیاد و نواح ہر دو شہر مسافر دار القرار گشتند و اواخر ایں سال نواب
آصف جاہ داخل شاہ جہان آباد شدند۔

**گفتار در بیان آمدن نادر شاہ پادشاہ ایران با افواج عظیمہ بہ ملک ہندوستان
و وقوع انقلاب زمان بہ حکم کردگار جہاں۔** درہماں ایام نواب داخل دار الخلافہ شدند ایلچی از نزد
نادر شاہ رسید کہ تا قلعہ قندہار را مفتوح ساختیم و افاغنہ کہ از دست ما گریختہ بہ اطراف و اکناف
شما منتشر گشتہ اند می باید کہ شما فوجے عظیمے برائے استیصال آں قوم مقرر نمودہ روانہ
نمایند کہ بہ اتفاق در دفع آں ہا سعی و اہتمام بجا آوریم و بعد از رسیدن ایلچی از اخبار
متردوین و جواسیس ظاہر شد کہ نادر شاہ عازم سمت کابل است ارادہ ہندوستان دارد
و نواب آصف جاہ بہادر در فکر و تردد بودند و امرا خاطر نشان پادشاہ می نمودند کہ محال است

کہ نادر شاہ بہ ایں طرف بہ آید۔ تاآں کہ در ماہ صفر ۱۱۵۱ھ نادر شاہ وارد ملک کابل شد و ناصر خاں کہ ناظم صوبہ کابل بود تاب مقاومت نہ داشت۔ کابل را خالی گزاشتہ وارد پشاور شد۔ نادر شاہ بے منازع کابل را مفتوح ساخت و چندگاہے در آں جا استقامت نمود و باوجود وصول ایں خبر اصلا پادشاہ در دفع آں فتنہ نہ کوشید و ایلچی کہ آمدہ بود جواب نہ یافت۔ باز دریں ضمن خط نادر شاہ پادشاہ بہ پادشاہ و نواب آصف جاہ رسید کہ ایلچی کہ سابق فرستادہ شدہ بود تا حال جواب نہ یافتہ و در نامہ گرم و نرم بہ قلم آوردہ بود و ایں رباعی نیز نوشتہ۔

رباعی

ما بہ صلحیم و فلک بر سر جنگ است ایں جا   دل ازیں حادثہ بسیار بہ تنگ است ایں جا
ما تباہی زدگانیم دریں بحر فنا   تختۂ کشتی ما پشت نہنگ است ایں جا

و ازیں طرف نیز خط خشونت آمیز و فتنہ انگیز در جواب رباعی طرح غزل نمودہ بر قرطاس منقوش ساختہ ارسال داشتند۔

غزل

صلح دور است مصمم ہمہ جنگ است ایں جا   تنگ دل چوں نہ شوی تیر و تفنگ است ایں جا
تو تباہی زدۂ ملک عدم نزدیک است   زاں کہ در زیر قدم کام نہنگ است ایں جا

و بعد ازیں خبر رسید کہ نادر شاہ چند گاہے در ملک کابل سکونت نمودہ و بافراغت آں جا دار و مدار سے کردہ و آں ہا را از خود ساختہ قدم پیشتر گزاشت و ناصر خاں کہ

به پشاور آمده بود آں جا به تهیه جنگ و سرانجام آں مشغول بود و نادرشاه از کوتل هائے بالابنکش عبور نموده و در کنار آب جمرد در میان او و ناصرخاں محاربه رو داد و ناصرخاں تاب جنگ نیاورده ملازمت نمود و پشاور نیز به تصرف نادرشاه آمد و چوں ایں خبر موحش به گوش پادشاه رسید مضطر گشته سی لک روپیه نقد به نواب آصف جاه و بیست لک روپیه به اعتماد الدوله وزیر و بیست لک روپیه به صمصام الدوله بهادر میر بخشی از خزانه عطا فرموده و سرداری تمام لشکر به نواب آصف جاه مقرر نمودند و ناصر جنگ را که در دکهن نائب پدر بود ملقب به نظام الدوله گردانیدند و نواب آصف جاه غرهٔ رمضان المبارک خیمه بیروں فرستادند و بعد از آں خبر رسید که نادرشاهؒ از آب اٹک عبور نموده و ذکریا خاں بهادر صوبه دار لاهور و پنجاب و ملتان چوں تاب مقاومت و مخاصمت نه داشت به صلح ملک پنجاب را به نادرشاه واگزاشت و او قتل کنان و آدم کشاں متوجه دارالخلافه گشت - نواب آصف جاه از دارالخلافه کوچ نمودند و محمد شاه پادشاه نیز هفدهم شوال از دارالخلافه کوچ فرموده عازم حرب نادرشاه شدند و پنج کروه ان طرف پانی پت رسیدند و تهیهٔ حرب نمودند و نادرشاه نزدیک به مقابله رسید- درین ضمن برهان الملک سید سعادت خاں بهادر بهادر جنگ که صوبه دار کورک لور بود با افواج خود قریب به اردوے معلی رسیده داخل لشکر پادشاه شد- درآں وقت ترتیب فوج پادشاهی به ایں قسم بود- نواب آصف جاه هراول و صمصام الدوله بخشی دست راست و اعتماد الدوله وزیر دست چپ و مبارز الملک سربلند خاں و مظفر خاں

ومحمد خان بنگش در چنداول مقرر بودند۔ وچوں برہان الملک ملازمت پادشاہ نمودہ خزانہ وغیرہ
ایشاں داخل لشکر نہ شدہ بود کہ فوج ہراولی نادر شاہ چند شتر بار بردار برہان الملک را
بہ غارت بردند واکثر مردم کہ در بنگاہ بودند بہ قتل رسیدند وایں خبر موحش جاں کاہ وقتے
بہ برہان الملک رسید کہ ملازمت پادشاہ نمودہ بہ خیمہ خود رخصت شدہ بود۔ بیرون
برآمدہ بہ ارادہ جنگ می خواست سوار شدہ برود۔ نواب آصف جاہ منع نمودند۔ فائدہ
برآں مترتب نہ گشت۔ ہماں ساعت بہ قصد محاربہ وانتقام سوار شدہ خود را بہ فوج
ہراولی نادر شاہ رسانید وخان دوراں صمصام الدولہ درآں وقت کہ در ہمیں فوج پادشاہی
دائرہ داشت برائے کمک برہان الملک عجالتاً با فوج خود روانہ شد ومظفر خاں برادر
صمصام الدولہ کہ در چنداول بود چوں شنید کہ برادر بہ کمک برہان الملک بہ محاربہ شتافتہ
او نیز با سپاہ خود از روئے استعجال در عقب صمصام الدولہ رواں گردید وبہ جلدی تمام
ہر سہ امیر می رفتند ونواب آصف جاہ بہ ترتیب لشکر پرداختہ وصارم علی خاں داروغہ
فیل خانہ سرکار خود را بہ خواصی نشانیدہ پیش روئے خیمہ استادہ شدند کہ ہرکارہ خبر آورد
کہ صمصام الدولہ فوج مخالف را شکست دادہ وآں ہا را گریزانیدہ قریب بہ اردوئے
نادر شاہ رسیدہ۔ نواب بہ پادشاہ ووزیر گفتہ فرستادند کہ زود سوار شوید۔ پادشاہ
سوار شدہ بہ آہستگی تمام فیل می راندند واعتماد الدولہ نیز تہاون را کار نہ فرمودہ قدم را
پیش نمودند ونواب آصف جاہ کنار نہر روانہ شدہ تا بہ توپ خانہ برہان الملک رسیدند
کہ آفتاب غروب نمود۔ دریں ضمن معلوم گردید کہ خان دوراں زخم کاری برداشتہ وفیل او

برگشته وارد لشکر شد۔ چنان چه روز دیگر جان به قابض ارواح حواله نمود۔ مظفر خاں و
شه داد خاں وغیره در معرکه به قتل رسیدند و فیل نثار محمد خاں شیر جنگ از راه مستی
بر فیل عمش برہان الملک حمله آور گردیده باعث شکست شد۔ بالآخر برہان الملک را بعد از
رسیدن زخم ہائے کاری دست گیر نموده پیش نادر شاه بردند۔ نواب آصف جاه به پادشاه
عرضی نمود که امشب استقامت ورزیده فردا به ترتیب سپاه پرداخته به مقابل لشکر دشمن
در می آئیم۔ پادشاه و امراء داخل خیمه ہائے خود شدند۔ و چوں خبر جنگ و وقوع حادثه
چنیں به سمع اہل اردو رسید از اردوے معلی ازیں صدمهٔ عظمیٰ حکم روز محشر و یوم فزع الاکبر
بہم رسانید و از پادشاه و سپاه در کسے ہوش نه مانده بود۔ بعد از فوت صمصام الدوله
پادشاه خدمت میر بخشی و جاگیرات او را به نواب آصف جاه مقرر نمودند و نواب آصف جاه
در فکر مصالحت شد و پیغام و سلام درمیان آمد و قول و قرار یافت۔ نواب آصف جاه
برائے ملاقات نادر شاه رفتند و کلمات صلح آمیز و آشتی خیز درمیان آمد۔ نادر شاه
نواب آصف جاه را تکلیف نمود که پادشاه خود را طلب دارید که باہم صحبت داریم۔
نواب آصف جاه عرضی نوشته پادشاه را طلب داشتند و پادشاه عازم ملاقات گشتند
و دو پادشاه سلیمان جاه باہم قران نمودند به اتفاق یک دیگر عازم دار الخلافه گردیدند و پادشاه
و نادر شاه به اتفاق روز عرفه نہم ذی حجه که شب نوروز بود داخل دار الخلافه شدند و
نادر شاه به وقت تحویل حمل به جشن پرداخت و روز دیگر که روز عید اضحیٰ و نوروز بود از
قضائے الٰہی برہان الملک سید سعادت خاں بہادر بہادر جنگ از زخم ہائے کاری که

داشت روح به عالم دیگر افراخته و چوں قلم قضا، و قدر به جاں ستانی بعضے از ساکنان دارالخلافہ رقم شده بود شخصے از اجلاف و لچہ ہائے شاہجہان آباد از پائین قلعہ صدا بلند نمود که نادرشاہ در قلعه کشته شد و مردم شهر که این خبر فرحت اثر شنیدند بے محابا و بے تحقیق قتل سپاه نادرشاه را شروع نمودند و قریب دو سه[۳] ہزار کس از سپاه او مقتول گشت و چوں شب درمیان آمد نادرشاه تغافل بلیغ به کار برده و چوں حجاب شب را روشنی صبح برداشت و آفتاب زردفام از بام فلک به حسرت تمام نمودار گشت نادرشاه به غلغله و طنطنه عظیم از قلعه برآمده به مسجد روشن الدوله رسیده شمشیر از نیام برآورده حکم قتل عام نمود و سپاه نادرشاه شروع به کشتن خلائق نمودند و تا یک پهر دست از قتل بر نه داشتند و در شهر آتش زدند۔ به نوعے آشوب در شهر شد که قیامت کبریٰ و صغریٰ هر دو به نظر می آمد و از امرا سید نیاز خاں داماد اعتماد الدوله و خسرپوره نواب آصف جاه مقتول گردید و محی الدین قلی خاں وغیره در قتل عام کشته شدند و بعد از یک پاس به شفاعت نواب آصف جاه تقصیرات اہل شهر معاف نموده شروع مواخذه و مصادره نمود و مبارزالملک سربلند خاں را برائے تحصیل اموال امرا و متمولان و ساہوکاران و تاجران مقرر نمود۔ و مبارزالملک به موجب استرضائے پادشاه این امر را قبول نموده۔ مواخذه و مصادره به نوعے در عمل آمد که زبان و قلم از بیان او عاجز و قاصر است۔ تا یک ماه صفر ظلم و جور آں شایع بود۔

و دریں سال سیزدهم ذی حجه موتمن الملک شجاع الدوله شجاع الدین محمد خاں بهادر اسد جنگ که ناظم صوبه بنگاله بود و امیر فیاض سخی و عالی همت بود چنانچه از برائے مردم

اہل استحقاق در ہر بلادے از بلاد ہندوستان ہر سال سالیانہ و وظیفہ کہ داشتند سال بہ سال قاصد ہنڈوی آوردہ بہ ایشاں می رسانید از قضائے الٰہی فوت شد و مردم از قوت لایموت عاجز گشتند۔ رحمتہ اللہ علیہ۔

و در سنہ مذکور گوپال بدمآل کہ زمین دار سمت برار بود بہ مکر و خدعہ قلعہ ماہور را کہ قلعہ دار آں حرز اللہ خاں بود و او در آں وقت پیش نواب نظام الدولہ بود بہ تصرف خود در آورد و در ۱۱۵۲ھ نادر شاہ کتخدائی پسر خود نصر اللہ میرزا با قطبی بیگم دختر محمد کام بخش نمود و شادی جشن او در محرم بجا آوردہ از دو مشاعل مجلس عقد منعقد ساخت و ہفتم صفر از دار الخلافہ کوچ کردہ رفت و پادشاہت ہندوستان بہ پادشاہ واگزاشت و نواب آصف جاہ صاحب اختیار جمیع امور پادشاہی گردیدند و سرحد نادر شاہ از آب اٹک مقرر گشتہ و پادشاہت صوبہ کابل و نصف صوبہ تہتہ طوعاً و کرہاً بہ طریق ضیافت بہ او واگزاشتند۔

و غرہ محرم الحرام باجی راؤ مشہور بہ نواح برہان پور رسید و در موضع شاہ پور کہ سہ کروہی دار السرور است دائرہ نمود و نصیر الدولہ دروازہ ہائے شہر را مسدود ساخت و در مضبوطی برج ہا سعی بلیغ نمود و کارگزاران روز و شب در حراست اشتغال داشتند و لمحہ غافل نہ بودند و شب ہا عبد الوہاب خاں کہ بخشی و صاحب اختیار سرکار بود با سپاہ برائے طلایہ و محافظت حصار می آمد و باجی راؤ اگرچہ معترض شہر نہ شد اما تمام صدر جنیرہا بود و جاگیر جمیع امرا و منصبداران را بہ ضبط خود در آورد تا آں کہ خبر رفتن نادر شاہ شنید و نواب نظام الدولہ غلام نقشبند خاں را نزد باجی راؤ فرستاد و پیغام ہائے وعدہ و وعید داد

و او از جاگیر منصبداران دست برداشته و به عمال چھٹی دخل داده چهاردهم ربیع الاولے از برهان پور کوچ کرده به دارالملک خود رفته و بعد از آواره شدن باجی راؤ شدت باران به حد اتم شد که تا دو ماه متصل ریزش داشت و در عین شدت باران نظام الدوله همت یار خاں خال خود را برائے فتح قلعه ماهور ارسال داشت و همت یار خاں در اندک فرصت آں قلعه را مفتوح ساخت۔ و در نواح شهر برهان پور بنجاره نام سردارے از مرهٹه با هزار و پانصد سوار شوخی می نمود و هر چه به دستش می آمد به غارت می برد۔ نصیرالدوله فوج خود را به سرکردگی خواجه عبدالوهاب خاں برآں شقی فرستاد و خان مذکور جنگ کرده به فتح و فیروزی معاودت نمود۔ قریب یک صد اسپ و چند گاو و پرتل وغیره غنیمت به دست آورد۔

ذکر محاربه نواب ناصر جنگ با باجی راؤ مقهور به تقدیر خالق قادر و چوں موسم برسات به آخر رسید باجی راؤ در فکر ورود دراز افتاد و در ظاهر برائے آواره شدن به مالوه و در باطن به تسخیر ملک دکن عازم خجسته بنیاد شد و دوازده هزار سوار همراه گرفت و کسے گمان نه نماید که آں شخص لعنت و صورت نکبت قصد حرب دارد و در خفیه نا سرداران خود را امر کرد که تیاری و سامان محاربه نموده خود را به تفاریق رسانند۔ و نواب نظام الدوله به عزم قوی کمر همت چست بسته به وقت نیک از شهر برآمده بر کالا چبوتره دائره نمود و بروز دیگر که بیست و هشتم شوال بود لشکر غنیم در حرکت آمده نواب نظام الدوله به ترتیب فوج پرداخته مهیائے حرب و قصد طعن و ضرب گشتند و دو دریائے عمان به جوش و خروش در آمده با هم حرب نمودند و به ضرب گوله هائے توپ و بان ها جمعے

از کفار نابکار از پا در افتادند و از مسلمین نیز معدودے چند به درجهٔ شهادت فائز گشتند۔ هر روز بازار جنگ از طرفین گرم بود و هر روز به جهت محاربه اقدام می نمودند و چوں زراعات سبز و جوار وغیره به خوشه آمده بود لشکر فیروزی حرب کناں پیش می رفتند و به ترددات نمایاں که از غازیان اسلام به ظهور می آمد و لشکر نکبت اثر کفار قدرے پس پا می شد و از امرایان عظام مثل همت یار خاں و محتشم خاں بهادر و منهور خاں و عبدالعزیز خاں و متوسل خاں و حرز الله خاں و سید جمال خاں و عبدالرزاق و عبدالحسین خاں و خان عالم خاں و مقرب خاں و منور خاں و فتح یاب خاں و سلیم خاں وغیره ترددات شایسته به ظهور می آمد۔ از بیست و هشتم شوال تا الغایته ایام عیدالاضحیٰ جنگ هائے متوالی و متواتر واقع شد۔ دریں وقت سید لشکر خاں از نزد نواب آصف جاه از دارالخلافه رسید و در میان نظام الدوله و باجی راؤ باعث مصالحت شده و چند نوبت آمد و رفت میان آمده آخر صلح بر آں شد که سرکار بیجاگڈه وغیره که در کنار نربدا واقع اند و تنخواه سرکارات شانزده لک روپیه بود به باجی راؤ واگزاشتند و نواب نظام الدوله که تا چهل کروهی خجسته بنیاد رفته بود معاودت نموده داخل شهر شد و باجی راؤ عازم سمت مالوه گردید و منازل و مراحل طے کرده در آخر ذی حجه قریب به برهان پور رسید۔ زین پور را تاخت و تاراج نموده مابین زین آباد مخیم ساخت و به شیطنت و بدبختی پرداخت و به بهانه چند روز در آں جا استقامت داشت۔ و در سنه ۱۱۵۳ بتاریخ دوازدهم محرم الحرام باجی راؤ از نواح برهان پور کوچ نمود و چوں مریض بود به تانّی قطع مراحل می نمود تا آں که روز دوشنبه دوازدهم صفر المظفر جان ناپاک شوم به هزاران حسرت

و وبال به مالک دوزخ حواله نمود - وچوں خبر جنگ نواب نظام الدوله به نواب آصف جاه رسید از دارالخلافه به قصد دکن برآمدند و بعد از رسیدن خبر صلح باز داخل دارالخلافه شدند و نواب نظام الدوله بعد از مصالحت باجی راؤ ملک دکن را بے منازعی از خود قیاس فرموده به عزل و نصب خدمات بے حکم پدر به عمل می آوردند و کوچ نموده روانه سمت حیدرآباد شدند و انوارالله خاں دیوان طوعاً و کرهاً مطیع و منقاد گردیده آں چه نواب نظام الدوله درخواست می نمود او اطاعت امر بجا آورده حواله می کرد و بعد از آں کار به جائے رسید که جاگیرات سرکار عالی را تغیر نموده به هر که می خواست عطا فرمود و طالب محی الدین خاں نبیره سعدالله خاں که پسر خال نواب آصف جاه و برادر متوسل خاں فوجدار ادهونی بود و در عهد صوبه داری بیجاپور داشت در محاسبه درآمد و نواب نظام الدوله رعایت خویشی نه نموده به سختی پیش آمد - ازیں جهت طالب محی الدین خاں برائے حفظ آبرو خود را مسموم ساخته به عالم دیگر شتافت و نواب نظام الدوله خدمات او را به همت یار خاں خال خود که همت خاں بهادر خطاب داده بود تفویض نمود و نصیر الدوله ازیں حالات مطلع شده به نواب آصف جاه اطلاع می داد و نواب آصف جاه از حقیقت احوال مطلع گردیده از پادشاه مرخص گشته به تکلیف دائره نموده عازم دکهن شدند به اکبرآباد رسیده از آں جا به سمت ملک راجپوتیه رفته از راه ملک راجه کوتهه طے نموده و از مکندره گزشته در عین بارش راه دور و دراز قطع فرموده و از دریائے نربدا عبور نموده سلخ شعبان داخل دولت خانه برهان پور شدند - تا یک ماه و نوزده روز استقامت فرمودند - و نواب نظام الدوله سر از اطاعت پدر بزرگ وار پیچیده و استدعائے

چندکہ موافق مدعائے نواب آصف جاہ نہ بود می نمود و مکرر رسل رسائل درمیان آمد و عبد الحسین خاں کہ سابق خان ساماں نواب آصف جاہ بود از جانب نظام الدولہ آمدہ و میر علی اکبر مکرر آمد و شد نمودہ بہ ہیچ وجہ من الوجوہ از طرفین مصالحت نہ شد و سلیم خاں بائی کہ از رفقائے نواب نظام الدولہ بود پیش تر آمدہ مطیع و منقاد گردید و متہور خاں کہ از خوبان عصر بود بہ ملازمت شتافتہ و ہمت یار خاں کہ پاس ہر دو طرف را داشت بہ معرفت نصیر الدولہ ملازمت نمود و چوں نواب نظام الدولہ مسموع نمودہ بود کہ نزد نواب آصف جاہ از سبب بُعد سفر و ہرج مرج نادر شاہی مطلق ساماں نماندہ ازیں جہت نواب آصف جاہ بہ روز عید الفطر برائے عید بہ کمال حشمت و شوکت و اقبال کہ افیال را پا کھڑ پوشانیدہ در زینت دادہ با جاہ و جلال تمام و طمطراق مالاکلام بہ عیدگاہ رفتند و خلایق از ملاحظہ آں ساماں و شان و عظمت متعجب گردیدند و چوں ایں خبر بہ سمع نواب نظام الدولہ بہادر رسید و آں ہا کہ طالب و شایق نواب آصف جاہ بودند بہ عرض رسانیدند کہ مارا زہرہ و قدرت آں نیست کہ بہ روئے ولی نعمت خود شمشیر کشیم۔ دریں صورت لشکر بر دو قسم شد۔ قدرے آصف جاہی و برخے ناصر جنگی۔ ازیں سبب بہ خاطر نواب ناصر جنگ سراسیمگی تمام راہ یافت۔ دریں ضمن شنید کہ نواب آصف جاہ با جمعیت و ساماں و سرانجام خاطر خواہ از برہان پور حی آیند و زنگاہ داشت زیادہ از حد نمودہ اند و عازم حرب اند و نظام الدولہ آشفتہ حال و سراسیمہ احوال گشتہ کلاہ فقر بر سر و کفنی در گردن و دوال چرمی بر کمر بستہ با رفقائے یک دل مثل عبد العزیز خاں و فتح یاب خاں و سید جمال خاں عازم درگاہ حضرت برہان الدین اولیا قدس سرہ العزیز گشتند و نواب

آصف جاہ بیست و ہفتم شوال کوچ نمودہ و از دریائے تاپتی عبور فرمودہ تا دوازدہ روز برکنار
آب پورنا دائرہ داشتند و بارش در آں ایام باوجود عین زمستان کہ آفتاب در آخر قوس بود
شدت باراں و کثرت باد و برق بہ حد تمام بود۔ غرہ ذی قعدہ محتشم خاں بہادر و دیگر امراء دکہن
کہ از نواب نظام الدولہ در ظاہر برگشتہ بودند بہ ملازمت رسیدند و حکم نواب آصف جاہ
صادر شد کہ لشکر دکن آں طرف آب برکنار نالہ عادل آباد فرود آیند۔ چناں چہ بہ عمل آوردند۔
انوار اللہ خاں دیوان کہ در سمت حیدرآباد بود او نیز آمدہ بہ ملازمت فائز گشتہ۔ بالاجی راؤ
ناخلف باجی راؤ بہ قصد مالوہ آمدہ طالب ملازمت نواب آصف جاہ گردید و نواب بہ استقبال
او عم خود نصیر الدولہ را فرستادہ و نصیر الدولہ استقبال او نمودہ برگشتند و سواری نصیر الدولہ
پیش تر بود و بعد از آں سواری او آمد و جمیع سرداران مرہٹہ مثل بیلاجادو و دہول کرو کوریا
وغیرہ ہمہ عقب سواری او بودند آمدہ ملازمت نمودند و دو سہ[۳] روز آں طرف پورنا آوارہ
بود و بعد ازاں کوچ نمودہ روانہ مالوہ شد و نواب آصف جاہ داروغگی جبہ خانہ سرکار خود
از تغیر ضیاء الدین علی خاں و فرائشات دیگر بہ میر دوست علی مقرر نمودند و خلعت مرحمت
فرمودند و ابو الخیر خاں را خلعت دادہ بہ تعلقہ سونگیر رخصت انصراف ارزانی داشتند و
یازدہم ذی قعدہ نصیر الدولہ را بہ برہان پور رخصت فرمودہ و خود از آب پورنا عبور کردہ بہ سمت
خاندیس معاودت نمودہ قریب بہ گھاٹ کساری رسیدند و قلعہ تبنکہ متصل گلشن آباد فتح نمودہ
و نام او را فتح مبین گذاشتہ رجعت بہ سمت کوتل فردا پور فرمودہ روانہ خجستہ بنیاد شدند۔
و در ۱۱۵۴ھ ذکر محاربہ نواب نظام الملک با نظام الدولہ ناصر جنگ و

برعکس شدن وقوعات به تقدیر قادر سبحان چون نواب آصف جاه داخل خجسته بنیاد شدند نواب نظام الدوله که درویشی را بهانه ساخته بودند به اغوائے امرایان از روضه کوچ کرده به سمت قلعه ملهیر که قلعه دار آن فتح یاب خاں بود به مکر و حیله قلعه را از متوسل خاں گرفته متصرف گشته بودند و جمعیت فراهم آورده شیخ محمد روشن در قصبه جاکهره که به نیابت ابوالخیر خاں اقامت داشت طلب رفاقت نمودوا و ملازمت نموده عذر همراهی در پیش آ ... برگشته نزد ابوالخیر خاں آمده او را مطلع ساخت و ابوالخیر خاں از آن جا کوچ نموده کوچ به کوچ از کوتل بلای عبور نموده روز شنبه بستم جمادی الآخر به ملازمت نواب آصف جاه رسیده چون نواب آصف جاه را که درین وقت مطلق فوج نه داشتند و آن چه بودند آن طرف نیز مائل بودند یکسال خوش وقتی و خرمی رو داد ـ نواب نظام الدوله نیز کوچ به کوچ از کوتل کساری بالا آمده روز چهار شنبه به روضه حضرت برهان الدین اولیا قدس سره العزیز رسیدند و به تسویه صفوف خود اشتغال نمودند که فردا ناگاه یکه تازه به ملازمت پدر فائز شوند ـ چون این خبر هرکاره ها به نواب آصف جاه رسانیدند نواب با جمعیت قلیل که داشتند به ترتیب لشکر پرداخته ابراهیم قلی خاں و متوسل خاں را هراول مقرر ساختند و به دست راست جمیل بیگ خاں و رحیم الله خاں را نگاه داشتند و به کمک آن ها منهور خاں و سلیم خاں را امر نمودند و بر دست چپ ابوالخیر خاں را امر نمودند در روز چهار شنبه نوزدهم از خجسته بنیاد به قصد استقبال نظام الدوله بر آمدند و به نوعے در آن روز تزلزل در لشکر نواب آصف جاه بود که در بیان نه می آید ـ گاوان توپ کشی و سامان جنگ از سبب بُعد و دوری لشکر در اردو نه مانده بود و گاوان صحرایه ها را به طریق سخره و بے گار گرفته توپ ها را از شهر بر آورده و خود منتظر وصول نواب نظام الدوله بودند و

ودراں روز نواب ناصر جنگ در روضۂ منورہ برائے طواف مقام نمود و نواب آصف جاہ
ہماں جا منزل فرمودند و چوں صبح طلوع نمود نواب نظام الدولہ بہ صدائے نقارہ گوش فلک
را کر ساخت و بہ سامان جنگ پدر و ترتیب صفوف آرائی فوج پرداختہ ہراول و جنداول
و یمین و یسار و قلب و جناح قرار دادہ کوچ نمودہ و از کوتل گٹی گھاٹی فرود آمدہ وقت سہ پہر
بود کہ بہ مقابلہ فوج نواب آصف جاہ در آمد۔ توپ خانہ طرفین بہ ارسال گولہ ہائے ہم دیگر
بعضے از ذی حیات از انسان و حیوان را معدود م گردانیدند و دریں وقت امرایان ناصر جنگی
دل باختہ و ہوش از سر جدا ساختہ راہ فرار پیش گرفتند و نواب نظام الدولہ برائے ملازمت پدر
فیل خود را در مقابلہ نواب آصف جاہ در آورد و دراں وقت دو زخم بہ نواب نظام الدولہ رسید۔
یک زخم تیر بر ذقن رسیدہ و زخم دیگر در انگشتان در گزشتہ۔ متوسل خاں تیر در کمان پیوستہ
می خواست کہ بہ قصد کشتن نواب نظام الدولہ بہ اندازد۔ ہدایت محی الدین خاں پسر او مانع شد
و از چہار طرف فیل نظام الدولہ را فیل نمودند و سید لشکر خاں خود را قریب بہ فیل نظام الدولہ
رسانیدہ تکلیف نمود کہ خود را بر فیل من بہ رسانید۔ چناں چہ بر فیل خود نظام الدولہ را گرفتہ
بہ عرض رسانید۔ حکم صادر شد کہ در خیمہ علیحدہ مضبوط نگاہ دارند۔ و شب در خیمہ بسر بردہ
فردائے آں کہ روز جمعہ بود بست و یکم شہر جمادی الآخر کوچ نمودہ داخل شہر شدند۔ و نواب
نظام الدولہ را در حویلی عبد العزیز خاں مشہور بہ مقبول عالم نگاہ داشتند و سید جمال خاں را نیز
خانہ نشین ساختند و بر خانہ عبد الحسین خاں چوکی نشاندند و فراریاں کہ راہ گریز پیش گرفتند
اکثر مثل ابراہیم علی خاں پسر حاجی محمد علی خاں و میرزا حسین علی کہ ناصر قلی خاں شدہ بود وغیرہ

ایشاں پناہ قلعہ دولت آباد بردند و مدتے درمیان پدر و پسر ملاقات نہ شد و موسم بارش
در خجستہ بنیاد بہ انتہا رسانیدہ بعد ازاں نواب آصف جاہ در فکر افتادند کہ فتح یاب خاں
پسر نجابت خاں تیموری کہ بہ تقلب بار دیگر قلعہ ملہیر را از متوسل خاں گرفتہ خود متصرف است
بہ گیرد۔ در اواخر شعبان المعظم از خجستہ بنیاد کوچ فرمودہ نواب نظام الدولہ را ہمراہ گرفتہ
عازم ملہیر شدند۔ قلعہ را محاصرہ نمودند و جلال الدین حسین خاں کہ نسبت دامادی با شجاع الدولہ
مرحوم داشت او را برائے اخذ قلعہ امر فرمودند و چندیں مورچال بہ مقابلہ قلعہ بستہ شروع
بہ توپ اندازی و لوازمات قلعہ گیری پرداختند و در اندک زمانے تزلزل تمام بحال مردمان
قلعہ رو داد کہ ہوش از سر باختہ راغب صلح شدند و فتح یاب خاں قلعہ را حوالہ کساں
نواب آصف جاہ نماید و خود بعد دو سہ[۳] ماہ آمدہ ملازمت نماید و نواب آصف جاہ
بہ شفاعت شفیعان قبول فرمودہ قلعہ را سپرد و مہر بزرگ کہ قبل ازیں دو سہ ماہ فوج دار
ندربار و سلطان پور گشتہ بود فرمودند و فوج داری بکلانہ بہ خواجم قلی خاں مقرر فرمودند و
از آں جا معاودت فرمودہ از پائین گھاٹ تا فردا پور رسیدند۔ از آں جا عازم حیدرآباد
شدند۔ از راہ نادیر قصد فرمودند و چوں از نادیر گزشتہ بہ قلعہ قندہار حاجی سیاح رسیدند۔
راجہ گوپال سنگھ کہ قلعہ دار قندہار بود بہ ملازمت رسید او را معزول فرمودہ قلعہ داری
آں جا بہ برق انداز خاں تفویض یافت و نظام الدولہ را در قلعہ قندہار فرستادند۔
خود بہ قلعہ نلدرک رسیدند و در آں جا بہ شفاعت بیگم ہا و اندرون محل و حرکت مہر پدری
باز نواب نظام الدولہ را طلب داشتند۔ بہ ملازمت بہرہ اندوز گشتہ در آغوش مہربانی

کشیدند و نظام الدولہ بہ عجز تمام درآمد و اشک ہا از چشم پدر و پسر جاری گردید و کینہ ہر دو بہ مہر و شفقت تبدیل گردید۔

در اوایل ہمیں سال انوار اللہ خاں دیوان سرکار نواب آصف جاہ بنا بر عارضہ بیماری شدید برائے معالجہ خود رخصت برہان پور حاصل نمودہ روانہ گشت و داخل برہان پور گردید و بیماریش روز بروز در تزاید بود۔ ہر چند حکمائے ذوفنون و حاذق مثل حکیم محسن خاں و حکیم معصوم خاں و حکیم فرنگی بہ معالجہ کوشیدند مفید نیفتاد و از نصف زبان پیش تر فرو ریخت۔ در ماہ صفر از روئے زمین بر داشتہ در روضہ حضرت برہان راز الٰہی قدس سرہ العزیز فرو بردند و نواب آصف جاہ بعد وفات انوار اللہ خاں دیوانی سرکار خود بہ خدا بندہ خاں بن امیر الامرا شایستہ خاں کہ خال خلد مکاں بود مقرر فرمودند۔

و دریں سال ستارہ ذوذنابہ در ماہ شوال و ذی قعدہ و ذی حجہ بر آسماں وقت شام جانب مغرب پدید آمد و بعد ازاں وقت صبح از جانب مشرق ظاہر گردید و چند روزے از ماہ محرم نیز بود۔

سنہ ۱۱۵۵ھ شب چہار شنبہ ششم محرم الحرام بعد از یک پہر شب ستارہ عظیمے بہ روشنی طرفہ از جانب شرق فرود آمدہ جانب مغرب رفت و بعد از لمحہ صدائے مہیبے از جانب آسمان مسموع خلائق شد۔ نواب آصف جاہ داخل فرخندہ بنیاد شدند و بعضے مردم را در آں سرزمین عزل و نصب خدمات فرمودند صوبہ داری حیدر آباد

به خواجه مومن خاں پسر عضد الدوله عوض خاں بهادر عطا فرمودند و حرز الله خاں را به صوبه داری تادیر سرفراز ساختند و همت یار خاں را ادهونی بحال داشتند۔ به خجسته بنیاد معاودت فرمودند و ابوالخیر خاں از برهان پور آمده ملازمت نمود و باقر علی خاں داماد مرشد قلی خاں خویش شجاع الدوله از سمت بنگاله آمده بود ملازمت نمود و بعد از چند روز دیگر مرشد قلی خاں آمده به ملازمت مستفیض گردید۔

درین ضمن بعضے از احوال شجاع الدوله مرحوم و نیرنگی فلک کج باز رو داده به قسلم صداقت رقم منقوش می سازد که چوں شجاع الدوله مرحوم دست از زندگانی برداشت و رخت به عالم بقا بر افراشت پسرش سرفراز خاں که دختر زاده نواب جعفر خاں بود مخاطب به علاء الدوله گشته و به صوبه داری بنگاله از انتقال پدر ممتاز شده بود خست و امساک عظیم بر طبعش غالب بود و از برائے جمع نمودن خزائن موفوره از سیم و زر روز و شب طالب بود و سلوک ناهموار و اطوار ناهنجار با همگنان می نمود چناں چه جلال الدین حسین خاں که نسبت دامادی با شجاع الدوله داشت از بنگاله رفاقت علاء الدوله را گزاشته نزد نواب آصف جاه که در دار الخلافه بودند خود را رسانیده به ملازمت فائز شده قرب و منزلت یافت و به رساله داری سوار و پیاده سرفراز شد و علی هذا القیاس علاء الدوله مذکور افواج پدر را برطرف نموده و به جمع مال و وفور خزائن اشتغال داشت و هیچ وجه من الوجوه عاقبت اندیشی را کار نه فرموده هر روز دیوان را حکم کرده بود که دست خط بر طرفی نماید و حاجی احمد که در زمان پدرش صاحب و صاحب اختیار بعضے امور بود و در دربار این

نیز صاحب اقتدار بود برادرش محمد علی کہ شجاع الدولہ او را بہ عرض پادشاہ رسانیدہ محمد علی وردی خاں بہادر مہابت جنگ خطاب گرفتہ و بہ نیابت خود صوبہ دار عظیم آباد پٹنہ کہ اجارہ گرفتہ بود نمودہ و او در زندگانی شجاع الدولہ در عظیم آباد دم از استقلال می زد شجاع الدولہ صوبہ داری عظیم آباد طوعاً و کرہاً بہ او واگزاشتند دریں وقت محمد علی وردی خاں مسموع نمود کہ علاء الدولہ فوج ہائے خود را بطرف می نماید و در امور حرب چیزے در بساط نہ دارد و خزانہ کہ جمع نمودہ نصیب و قسمت من است بہ برادر خود حاجی احمد اعلام نمود کہ من آخذ ملک بنگالہ گشتہ ام و شما بہ حکمت عملی علاء الدولہ را بہ دلاسا و تسلی کہ مہابت جنگ برائے ملازمت می آید نگاہ دارید و حاجی احمد بہ ہمیں نحو سرافراز خاں را بازی داد تا آں کہ مہابت جنگ با فوج عظیم و سامان عجیب قریب بہ مرشد آباد رسید۔ دریں وقت علاء الدولہ خبردار شد کہ مہابت جنگ بہ ارادۂ فاسد می آید۔ با مردم قلیل کہ نزد او بودند بہ قصد محاربہ بہ مہابت جنگ بیروں آمدہ۔ چوں برعکس پدر بخل و امساک بر طبعش غالب بود سپاہ کہ ہمراہ بودند در جنگ چناں کہ می باید تن نہ دادند۔ بہ اندک جنگ علاء الدولہ بہ قضاء الٰہی کشتہ شد و مہابت جنگ فتح نصیب گردیدہ بنگالہ را مفتوح ساختہ داخل شہر شدہ متابعان شجاع الدولہ را دست گیر نمودہ نظر بند گردانید و مرشد قلی خاں داماد شجاع الدولہ در کٹک بود افواج جمع نمودہ بہ محاربہ بہ مہابت جنگ کمر بست و جنگ درمیان آمد۔ چوں طالع مہابت جنگ بہ امداد سبحانہٗ در کمال قوت بود مرشد قلی خاں شکست یافتہ مع زنش کہ دختر شجاع الدولہ مرحوم بود عازم سیکاکل شد و از آں جا آمدہ

به ملازمت نواب آصف جاه فائز گشت - و میر حبیب که مغل ولایت زا بود به خان سامانی و بخشی گری مرشد قلی خاں استقرار داشت - مرد شجاع و مدبر و کوتاه قد برائے فساد به ارادهٔ فاسد شخصے را در پیش نادر شاه فرستاد که شما خود را به ملک بنگاله به رسانید که من ایں قدر مبلغ ہائے کلی عائد سرکار می کنم - ایں معنی چیزے صورت نه بست - از آں جا مایوس گشته خود به لشکر نواب آصف جاه آمد و آں جا نیز کارے نه ساخت - نزد رگھو ستھو رفته و او را رفیق خود گردانیده بر سر بنگاله لشکر کشید - با مہابت جنگ جنگ عظیم نموده به طفیل غنیم غالب آمده قریب یک ماه ہر روز محاربه بود و مہابت جنگ در محاصره تردد ے کالحرکته المذبوح می نمود - بالآخر زن مہابت جنگ به قول مشہور مصرع

نه ہر زن زن است و نه ہر مرد مرد

در بنگاله بود - فوج دیگر جمع نموده به کمک شوہر از شہر بیرون آمده و خود را به لشکر مہابت جنگ رسانیده و فوج غنیم از سبب زن غافل گشته بودند - چناں چه بھاسکر دیوان رگھو و علی قراول که سردار عمده رگھو بودند کشته شدند و رگھو و میر حبیب خائب و خاسر برگشتند - اما صوبه کٹک را به تصرف خود در آوردند و مرشد قلی خاں نزد نواب آصف جاه معزز و مکرم گردید و دختر شجاع الدوله مشہور به بیگما زن مرشد قلی خاں نزد نواب آصف جاه به کمال اعزاز و به خطاب مہماں بیگم سرافراز گردید -

و دریں سال بعد ازاں که نواب آصف جاه داخل خجسته بنیاد شدند نصیر الدوله را از برہان پور طلب داشتند - اگرچه در اول نصیر الدوله در آمدن توقف می نمود اما بعد از

قول و قرار که صوبه برهان پور از شما تغیر نه خواهد شد در ماه شعبان باوجود که هفدهم و هجدهم
جشن سالگره اش می شد در رفتن سبقت نموده هفتم شعبان پیش خانه برآورده جشن شادی
خود در نظام آباد مشهور به اجنٹه است انصرام داده خود را به خجسته بنیاد رسانید و با نواب
آصف جاه ملاقات نمود. به دستور عضد الدوله نیابت خجسته بنیاد به نام او مقرر گردید و در
برهان پور مجاهد خاں پسر نصیر الدوله به نیابت پدر به اتالیقی خواجه عبد الوهاب خاں به اختیار او
نیابت داشت. درین مدت که نصیر الدوله در خجسته بنیاد در قید حیات بود عبد الوهاب خاں
که نزد نواب مذکور می رفت و خواجه محمد اشرف پسر عم او که در عهد صوبه داری نصیر الدوله
داروغه عدالت بود به کمال ضبط و نسق و استقلال تمام سرانجام داروغگی عدالت نموده بود
می ماند. و پورن چند که دیوان سرکار نصیر الدوله بود نیز در برهان پور مانده کار جاگیرات را انتظام
می داد و نواب آصف جاه بعد از تقرر نیابت به عزم خود از خجسته بنیاد برآمدند. درین اثنا
خبر کشته شدن همت یار خاں صوبه دار بیجاپور به ایشاں رسید. و حقیقت کشته شدن او
این است که جمعیت عظیم نگاه داشته بود و همت خاں بهادر بن الف خاں بن ابراهیم خاں
پنی که قلعه دار و فوجدار کرنول بود و هر سال پنجاه هزار روپیه مقرر نموده بود که از جاگیر سرکار عالی
نواب آصف جاه که در آں ضلع بود به دهد. چناں چه چند سال به ادائی زر مذکور خود را معاف
نه داشت و چوں نواب آصف جاه به سمت دار الخلافه رفته بودند در ادائی آں تهاون و
اهمال می نمود. و وقتے که نواب آصف جاه همت یار خاں را رخصت فرموده بودند که زر چند
ساله که بر ذمه همت خاں افغان شده وصول خواهند نمود و همت یار خاں فوج بسیار

نگاه داشت نموده امورات را از قرار واقعی سرانجام داده به مقابله همت خاں روانه سمت
کرنول شد۔ امّا مزاج همت یار خاں بهادر به نوعے تند و تلخ شده بود که بغیر از غضب و دشنام
حرف نه می زد۔ و جمعداران عمده را بدون طعن و کنایه خطاب نه می نمود۔ ازیں جهت تمام لشکر
از وضیع و شریف از بدزبانی و خشونت او به جان آمده بودند و احدے از سوء المزاج و سخن هائے
بے ربط و ناشائسته ان ها راضی و خوشنود نه بودند۔ با وجود ایں طبع ناسازگار و درشتی ها
ناهنجار در مقابله همت خاں در آمد و پیغام خشونت آمیز و حرف هائے رزم خیز گفته فرستاد۔
و هر روز درشت گوئی را کار فرموده می گفت که فردا زن هائے افغانان بنی را به اسیری گرفته
حواله لشکریان می نمایم و همت خاں ازیں سخن ها که گوش زد او می شد در ظاهر به پیام و سلام
مشغول داشت و در باطن به محاربه و به سامان جنگ می پرداخت۔ تا آں که ترتیب لشکر خود
که قریب هفت صد و هشت صد سوار و دو هزار پیاده نموده بود علی الغفله از قلعه کرنول برآمده
همت یار خاں به جلدی و زودی به ترتیب فوج پرداخته با وجود که ده دوازده هزار و پیاده از
خود و زمیں داران و پالهگیران آں سرزمین جمع نموده مبادرت به جنگ کرد امّا چوں سپاه
از سبب بدخوئی و دل آزاری که از و مطلقاً راضی نه بود تا هیچ کدام از جمعداران و لشکریان
و پالهگیران تن نه دادند و همت خاں خود را به مقابله همت یار خاں رسانید و از اطراف و
جوانب بر او هجوم آورده بازار گیر و دار گرم شد و دراں مغلوبه همت یار خاں کشته شد و
همت خاں به فتح و فیروزی اختصاص یافته۔ لشکر همت یار خاں فرار را غنیمت دانسته تا ادهونی
و رائچور عناں باز نه کشیدند و چوں ایں خبر به سمع نواب آصف جاه رسید با نواب نظام الدوله

مصلحت کردند و روانہ سمت آں شدند و در ۱۱۵۶ھ نواب آصف جاہ عزم کرناٹک فرمودہ
نواب نظام الدولہ را ہمراہ گرفتند و چوں قریب بہ ادہونی رسیدند ہمت خاں از سبب
کشتہ شدن ہمت یار خاں خائف و خاسر بود و برائے عذر تقصیرات عرائض نیاز
مشتمل بر عفو گناہ برایں کہ تقصیرمن نہ بود و ہمت یار خاں بہادر بے اعتدالی را کار فرمودہ
چوں دفع شر از خود نمودن ضرور بود و جاں را رایگاں نمی تواں باخت ناچار کار
بہ کارزار کشید۔ آں چہ در تقدیر بود در حیز وقوع آمد۔ نواب آصف جاہ چوں مہم ارکاٹ
درپیش داشتند نواب نظام الدولہ را در باب گرفتن خون ہمت یار خاں فہمانیدند کہ دریں
وقت ہنگام گرفتن انتقام نیست و مارا کار عمدہ درپیش است کہ رگھوئے مقہور ملک
کرناٹک و ارکاٹ را خراب کردہ و بمعنی نہ در تصرف اولاد سعادت اللہ خان است
و نہ تصرف ما۔ غلام امام حسین خاں کہ از قوم نوایت و ہم جنس سعادت اللہ خاں آمدہ
بہ نواب آصف جاہ در باب اخذ کرناٹک بجد بود فہمانیدہ قریب سی کروہ کرنول را
بہ طرفے گذاشتہ روانہ شدند۔ دریں ضمن ہمت خاں آمدہ ملازمت نمودہ عفو تقصیرات
او فرمودہ روانہ ارکاٹ گشتند و بے حرب و منازعہ ملک ارکاٹ بہ دست نواب
آصف جاہ آمد و فوجداری آں جا را بہ خواجہ عبداللہ خاں کہ او را پنج ہزاری و صاحب
نوبت نمودہ سرفراز فرمودند موصی الیہ از سبب خوش وقتی شادی مرگ شد و بعد از
انتقال او فوجداری آں جا بہ انور الدین خاں بہادر کہ مردم پورب بود مقرر فرمودند و
خود برائے گرفتن قلعہ ترچناپلی روانہ گشتند و قلعہ رانگین وار محاصرہ فرمودند و چھاؤنی

نیز نمودند۔ درآں جاجا نوجی بنال کر اظہار نمود کہ شیخ محمد سعید کرورہ و مستاجر محالات سایر برہان پور از والدہ من کہ بہ کاسی و بنارس می رفت مبلغے بہ صیغہ محصول گرفتہ۔ ازیں جہت نواب آصف جاہ شیخ محمد سعید را تغیر نمودہ عبدالحسین خان خلف الصدق میر مرتضےٰ ایلچی شاہ سلطان صفوی کہ برادر معتمد خاں بود نواب آصف جاہ میر مرتضےٰ را پنج ہزاری نمودہ علی مرداں خاں خطاب دادہ بودند دریں وقت عبدالحسین خاں را خدمت کرورگیری و اجارہ محالات سایر برہان پور عطا فرمودند و شیخ عبداللہ شیرازی را داروغگی باغات برہان پور از عزل شیخ محمد سعید بہ طریق اجارہ مقرر کردہ ہر دو روانہ برہان پور شدند۔ و در خجستہ بنیاد نصیر الدولہ کہ از ہفت ماہ نائب صوبہ و صاحب اختیار بودند بر بستر بیماری افتادہ بہ مرض عظیم و صعب گرفتار شدہ و بہ تاریخ چہاردہم ربیع الآخر جہان فانی را وداع نمودہ بہ عالم باقی رجوع نمودہ و ایں خبر وحشت اثر در یک شب و دو روز بہ خلف او مجاہد خاں رسید و بہ تعزیہ پدر پرداخت و در روز چہارم وفات تابوت را خواجہ محمد اشرف بہ برہان پور آوردہ و در حویلی خود دشں بہ خاک سپردند و تعزیہ اش بجا آوردند و تا رسیدن حکم تا مقرر شدن صوبہ دار دیگر مجاہد خاں بہ صاحب اختیاری عبدالوہاب خاں و محمد اشرف صوبہ داری می نمود۔۔ و چوں خبر فوت نصیر الدولہ بہ نواب آصف جاہ کہ بر تیر چناپلی دائرہ داشتند رسید بسیار متالم و ملول خاطر گشتند و تا چندے روز صوبہ داری برہان پور مبہم بود و بعد از مصلحت و کنگاش صوبہ داری برہان پور بہ نام میر علی اکبر خاں مقرر فرمودند و عنایت نامہ صوبہ داری صادر شد و متصدی سرکار تمام و کمال نیز بہ نام خاص معز الیہ قرار یافت و

درخانہ میر علی اکبر خاں اجتماع مردم واقع شد و میر حیدر علی کہ از متبنان خان مذکور بود با او مصلحت نمودہ نقل عنایت نامہ را نزد مجاہد خاں و عبدالوہاب خاں فرستادند و آں ہا بہ مصلحت و کنگاش پرداختند و جواب و سوال درمیان آمد و میر علی اکبر خاں عمل و دخل در صوبہ داری نمود و مجاہد خاں و رفقائے او پیغام کردند کہ مبلغ طلب سپاہ دبہ سرکار نواب نصیر الدولہ شدہ از ابتدائی عمل مجاہد خاں طلب سپاہ راشما بہ دہند و خشونت درمیان آمد و میر علی اکبر خاں اہل خدمات متصدیان را طلبیدہ در دیوان خانہ خود جمع نمود۔ یک روز و یک شب بہ سامان جنگ مشغول بودند کہ شب عبدالوہاب خاں بہ خانہ میر علی اکبر خاں آمدہ طلب سپاہ بر ذمہ خود گرفت و مصالحت واقع شد و ناظم نو بہ استقلال تمام در امور صوبہ داری پرداختہ بہ نگاہ داشت و میر حیدر علی مختار در کارہا گردید و قریب پانصد سوار و پیادہ نگاہ داشت نمودہ بہ بند و بست شہر و نواح از قرار واقعی پرداخت۔ دریں ضمن نواب آصف جاہ فتح قلعہ ترچنا پلی نمودہ بہ دار و مدار ملک کرناٹک پرداختند۔ بار دیگر بہ خاطر نواب آصف جاہ خطور نمود و سند صوبہ داری بہ نام مجاہد خاں بہ اتالیقی میر علی اکبر خاں ارسال داشتند کہ رسالہ و نگاہ داشت و میر علی اکبر خاں مختار در کارہا باشد و مجاہد خاں بہ نام صوبہ دار باشد۔ چناں چہ میر علی اکبر خاں خود رفتہ زباں بہ مبارک باد کشودہ و بہ اتالیقی کارہا سر انجام می نمود و مجاہد خاں در روز اول کہ دیوان کرد با میر علی اکبر خاں و با سید نور الدین خاں کوتوال بہ اشارہ عبدالوہاب خاں حرف ہائے رکیک درمیان آوردہ و چوکی سوار و پیادہ کہ از طرف میر علی اکبر خاں ہر شب بر دروازہ می آمد جائے درست نہ می دادند و در راستہ و بازار

سواران و پیادہ ہا بہ امر بہ چوکی پرداختند و چوں خبر حرکات لغو در ایام نظامت میر علی اکبر خاں
از عبدالوہاب خاں سرزدہ بود و مجاہد خاں در خفیہ میر علی اکبر خاں و سید نور الدین خاں مشتمل بر
شکایت عبدالوہاب خاں نوشتہ بود آں رقعہ را بہ جنس نزد نواب آصف جاہ فرستادہ
و بعد ازیں مقدمہ درمیان مجاہد خاں و عبدالوہاب نزاع برطرف شد۔ مجاہد خاں بہ تلون مزاجی
کہ لازمہ شانزدہ ہفدہ سالگی است از آں سال رقعہ ہا انکار نمود۔ چناں چہ مردمانے کہ درمیان
بودند بہ تغلب اشتہار داد۔ ازیں جہت نواب آصف جاہ بر عبدالوہاب خاں اعتراض
فرمودند و حکم بہ نام میر علی اکبر خاں رسید کہ شما بہ اتالیقی و صاحب اختیار امورید۔ باید کہ
عبدالوہاب خاں را دست گیر نمودہ مقید سازید۔ و ایں حکم کہ رسید مقدمہ برہم شد و
مجاہد خاں تن بہ امر نواب آصف جاہ نہ داد و شروع بہ پرخاش شد و مجاہد خاں شروع
بہ نگاہ داشت سپاہ نمود و میر علی اکبر خاں منادی نمود کہ کسے نوکر مجاہد خاں نہ شود۔ چناں چہ
کساں مجاہد خاں و عبدالوہاب خاں منادی را زدند و نزاع زیادہ شد و میر علی اکبر خاں روز
جمعہ بہ مسجد جامع بہ احتیاط تمام کہ سپاہ مہیا گشتہ و برق اندازاں تفنگ ہا پر بار نمودہ و
جا بجا کیمپا روشن ساختہ روانہ شدند و مجاہد خاں بہ مسجد جامع ساختہ پدرش رفتہ
ہر دو نماز گزاردہ بہ خانہ ہائے خود معاودت نمودند و نواب آصف جاہ از ترچناپلی برگشتہ
بودند کہ مقدمہ برہم زدگی مجاہد خاں و عبدالوہاب خاں با میر علی اکبر خاں شنیدہ مجاہد خاں را
طلب حضور نمودند و میر علی اکبر خاں را صوبہ دار مستقل برہان پور گردانیدند و مجاہد خاں از
شہر بہ احتیاط تمام با سامان جنگ اگر احیاناً واقع شود برآمد و عبدالوہاب خاں را ہمراہ خود

گرفت و خواجہ محمد اشرف را بر قبایل خود و عبدالوہاب خاں گزاشت و بعد از روانہ شدن مجاہد خاں میر علی اکبر خاں محمد اشرف را گرفتہ در خانہ خود مقید ساخت۔ تا دو سال در قید بود۔ و پورن چند کہ پیشکار دیوان نصیر الدولہ بود و در معنی مختار بود نواب آصف جاہ او را طلب داشتہ دیوانی محالات حیدر آباد بہ او مفوض فرمودند و عبدالوہاب خاں بعد ازیں کہ مجاہد خاں را بہ کوتل فردا پور رسانید و خود از خوف آں کہ حکم نواب آصف جاہ اذعان نمودہ بود از مجاہد خاں مفارقت نمودہ فرار اختیار کرد و چندگاہ نزد یکے از سرداران مرہٹہ پناہ بردہ بود۔ تا آں کہ مربیان مزاج نواب را بر شفقت آوردند و میر علی اکبر خاں در امور صوبہ داری خود اختیار بہ میر حیدر علی نمود۔ او اکثر تردداتِ بجامی آورد۔ دریں سال عبدالعزیز خاں عرف مقبول عالم از حضور بہ صوبہ داری احمد آباد گجرات مقرر شدہ خان مذکور در خجستہ بود۔ بہ نگاہ داشت فوج و سامان صوبہ داری پرداختہ و فتح یاب خاں را با خود رفیق ساخت و مردمان ناصر جنگی را مثل ابراہیم علی خاں و ناصر قلی خاں و میر نقی خاں وغیرہ را ہم در رفاقت خود نگاہ داشتہ با ہشت ہزار سوار و چند ہزار پیادہ بہ عزم احمد آباد بر آمدہ روانہ گردیدہ و طے مسافت نمودہ تا آں کہ قریب بہ اکلیسر رسید و آں جا دامائے مقہور کہ از امرایان کھانڈے راؤ دو بہاریہ و صاحب فوج بود و آں سرزمین را تمام و معنی در تصرف داشت شروع بہ جنگ نمود و بالآخر در ماہ ذی قعدہ جنگ صعب واقع شد و شکست فاش بہ لشکر عبدالعزیز خاں رسید و عبدالعزیز خاں و فتح یاب خاں کشتہ شدند و مردمان بسیار بہ قتل رسیدند و بقیۃ السیف بہ ہزار خرابی از بحر خوں خوار از راہ فرار خلاصی

یافتند و در سنہ ۱۱۵۷ھ نواب آصف جاہ از سمت ترچناپلی و ارکاٹ برگشتہ داخل خجستہ بنیاد شدند و ابوالخیر خاں را با ہشت ہزار سوار بہ مقابلہ بابو نایک کہ قریب سی ہزار سوار داشت بہ عزم تسخیر و تخریب بلاد ارکاٹ وارد شدہ بود روانہ فرمودند۔ در آں جا حرب عظیم رو داد و فتح عظیم نصیب ابوالخیر خاں شد و بابو نایک رو بہ گریز نہاد و ابوالخیر خاں دست از تعاقب او نہ برداشت و تا چند روز بہ تعاقب پرداخت و ہر روز فیلان و اسپان باشان و فر و خزائن موفورہ و اموال و اثقال نامعدودہ او را بہ غنیمت می گرفت و در آں دار و گیر بابو نایک لباس سرداری و آفتاب گیری از خود دور نمودہ از آں معرکہ رو بہ وادی فرار کشید و خود را پوشیدہ بہ کنارہ رسانید۔ و ابوالخیر خاں بعد از تعاقب چند منزل و گریختن بابو نایک خود را بہ نزدیک نواب آصف جاہ رسانید و از آں جا رخصت گرفتہ بہ برہان پور سکونت نمود۔ و در سنہ ۱۱۵۸ھ نواب آصف جاہ در خجستہ بنیاد بودند و قدرے آزار ہم داشتند و مبارز الملک سربلند خاں بہادر دلاور جنگ کہ داماد روح اللہ خاں و ہم زلف عظیم الشان و از امرائے بہادر شاہی بالفعل صوبہ دار الہ آباد بود بہ قضائے الٰہی در دار الخلافہ ودیعت حیات بہ مقتضائے اجل سپرد و در سنہ ۱۱۵۹ھ اکثر امرایان دکہن دست از حیات مستعار برداشتند مثل محتشم خاں بہادر و سید جمال خاں و راجہ چندر سین و غیرہم و میر علی اکبر خاں از اول سال ضعیف و آزارمند بود۔ در ماہ رجب بیمار شد، بہ ہفتم شعبان قالب از روح تہی نمودہ بہ عالم بقا شتافتہ۔ و آں روز شدت باراں بہ نوعے بود و جنازہ اش بار دیگر شست و شو یافتہ و در خوبی نظیر نہ داشت۔ خلف الصدق احمد میر خاں بہ نیابت پدر بہ کار و خدمات نظامت

پرداختہ ونوکران پدر را از خود جدا نہ ساخت۔ دریں ضمن پانزدہم رمضان المبارک سند
نظامت وصوبہ داری بہ ابوالخیر خاں مع فوج داری بگلانہ از تغیر خواجم قلی خاں مقرر شدہ بود
رسید و میر محمد غیاث خاں کہ در عہد میر علی اکبر خاں در اکثر کارہا فی الجملہ اختیارے داشت
صاحب مدار نمود و شروع بہ نگاہ داشت فرمود و اکثر منصب داران پریشان حال کہ اسپ
نہ داشتند از نزد خود مساعدہ داد و قریب دو ہزار سوار و سہ ہزار پیادہ نگاہ داشتہ
و در سنہ ۱۱۶۰ الہجری چہار دہم محرم الحرام روانہ خاندیس گشت و پنج شش ماہ در خاندیس عمل نمودہ
و بندوبست کردہ بہ دارالسرور معاودت نمود و دریں سال از سبب کمی باران و پیش
ازیں از سبب وفور بارش و کثرت نزول آب کہ زیادہ از حد شدہ بود غلات و حبوبات
از سبب شدت رطوبت بسیار کم شدہ بود و امسال خشک سالی رو ے داد۔
اول گرانی شدہ بہ عسرت و تنگی گردید و نرخ غلہ در خجستہ بنیاد و بندر سورت و احمدآباد گجرات
و اکثر ممالک جنوبی و غربی بہ حدے تمام رسید کہ بہ روپیہ را چہار آثار گندم و پنج آثار جوار شدہ
تا چندروز خود بہ دست کسے غلہ نہ می آمد و نواب آصف جاہ صوبہ داری برہان پور بہ
خواجہ مومن خاں پسر عضد الدولہ عوض خاں بہادر مقرر فرمودہ بہ خطاب عوض خاں بہادر
مقرر گردانیدہ در ماہ ذی قعدہ بہ دارالسرور در آمدہ در دولت خانہ فرود آمد و قریب یک
ہزار سوار و ہمیں قدر پیادہ نگاہ داشت نمودہ و طلب سپاہ بر آدمی افزود۔

دربیان آمدن احمد شاہ ابدالی بہ سمت ہندوستان و فرستادن پادشاہ
پسر خود احمد شاہ را با امرایان عظام بہ جنگ آں افغان و سوانحے کہ واقع شد

درآں آوان و واقعہ محمد شاہ پادشاہ زماں بہ امر تقدیر کردگار جہان و در حضور خبر آمد
آمد احمد خاں ابدالی پسر عبد الغنی خاں کہ بعد از شہادت شاہ سلطان حسین صفوی ہرات را
بہ تصرف خود در آوردہ بود و احمد خاں بعد از فوت نادر شاہ کہ در ہر سرے بسرے و سودائے
بہم رسیدہ بود دست تطاول دراز کردہ ہرات و قندہار و کابل وغیرہ را بہ تصرف خود
در آورد و تقی خاں شیرازی کہ نادر شاہ او را از سبب بغی یک عضو او را بریدہ و یک چشم
او را از حدقہ برآوردہ بود و باز بہ دولت رسانیدہ دریں وقت احمد شاہ با خود متفق
گردانیدہ بہ ارادہ تسخیر ہندوستان بہ سمت لاہور رو نمود و محمد شاہ پادشاہ در فکر احمد شاہ
ابدالی کوشش می نمود و می خواست کہ برائے تنبیہ او خود حرکت نماید از سبب عارضہ
مرض استسقا نہ توانستند کہ بیرون آیند۔ چنان چہ در ۱۱۶۱ھ کہ سال ملال و نزول حوادثات
بود خبر برہم خوردگی ملک ہندوستان و آمدن افغان ابدالی بہ سمت ہندوستان گوش زد
نواب آصف جاہ شد۔ با وجود مرض و علل متراد فہ کہ ہم تپ و بواسیر وغیرہ بود از خجستہ بنیاد
کوچ نمودہ روانہ برہان پور گشتند و بیست و چہارم ربیع الاولی وارد دولت خانہ دار السرور
شدند و حکما در تدبیر و علاج روز را بہ شب و شب را بہ روز رسانیدند و ہر روز با وجود شدت
امراض مصلحت ہا و کنگاش در میان بود و از اخبار حضور معلوم شد کہ پادشاہ از سبب آزار
استسقا خود بر نیامدند و پادشاہ زادہ بلند اقبال را احمد شاہ بہادر خطاب دادہ بہ اتالیقی
سید صلابت خاں و ابو المنصور خاں بہادر را میر آتش نمودہ و اعتماد الدولہ قمر الدین
خاں بہادر نصرت جنگ را صاحب فوج و سردار نمودہ بہ افواج ہندوستان و توپ خانہ

آتش بار بہ عزم جہاد روانہ ساختند و احمد خاں ابدالی لاہور را بہ تصرف خود درآوردہ بہ عزم رزم فوج پادشاہی بہ حرکت درآمد و قریب بہ سرہند رسید و زیر الممالک و صفدر جنگ و ذوالفقار جنگ و امرایان عظام بہ ترتیب و آئین و شایستگی تمام در مقابلہ خصم معرکہ آرا گشتند و بہ تسویہ صفوف و لوازم حزم پرداختند و پادشاہ زادہ را در قلب جا دادند بتاریخ بیست و ششم ربیع الاولے مقابلہ فریقین واقع شد و افاغنہ ابدالی و تقی خاں شیرازی تیز جلوی نمودہ توپ خانہ را کہ پیش تر رفتہ بود بہ تصرف خود درآوردند و ابوالمنصور خاں بہادر جلدی را کار فرمودہ توپ خانہ کہ با او بود در مقابل خصم چیدہ و بہ انداختن گولہ ہائے توپ آدم شکار و بان ہائے برق آثار امر نمودند۔ اعتماد الدولہ و دیگر بہادران لشکر نیز قدم مردی پیش گزاشتہ بہ جنگ تیر و تیغ و سناں پرداختند۔

نظم

در آں دشت پر محنت و ہول ناک	برآمیخت خون دو لشکر بہ خاک
تو گوئی در آں وادی سہم ناک	ز تیر یلاں سر برآورد خاک
دم تیغ چوں شعلہ آتش فشاں	سناں ہا ز زخم یلاں خوں چکاں
نہادند پر خشم و کیں رو بہم	دلیران جنگ آزما بیش و کم
زبس کشتہا پشتہا شد پدید	دگر آں چناں روز گیتی نہ دید

و تا غروب آفتاب جنگ درمیان بود و لشکر افغان خیرہ در خیرہ تر بودند و درآں روز تردداتِ عظیم از ہمہ امرا بہ عمل آمد و چوں آفتاب رو در مغرب پنہاں نمود ہر دو جانب خبردار بودند و چوں شب

به اتمام رسید و صبح آثار خود را از افق شرقی نمودار گردانید قضا و قدر بر سر تردد در آمدند. اعتماد الدوله
بهادر به تهیه نماز صبح برخاست و بعد از طهارت قد درست به نماز برخاسته بود و بعد از یک رکعت
که به رکوع خم شد گوله توپ که گویا گوله قضا بود بر کمر خمیده رسیده و در عین رکوع از پا در
افتاد و به طپیدن و بے قراری دل نهاد و وصیت نمود که در ماتم من از دشمن غافل مباشید و
خود را آراسته جنگ نموده به محاربه بپردازند. سپاه ظفر پناه به تیاری صف پرداختند و
معین الملک عرف میر منو پسر دوم اعتماد الدوله به جائے پدر به حکم شاه زاده والاگهر صاحب
لشکر گردید و اعتماد الدوله در اندک وقتے نقد حیات باخت و آفتاب جهان تاب از
غرفه ضیا سر بر آورده عالم را به روشنی آراست. سپاه طرفین به تهیه اسباب حرب و آلات
طعن و ضرب پرداختند. ابوالمنصور خاں بهادر صفدر جنگ به سرانجام توپ خانه اشتغال
نموده صف را به آراسته و معین الملک و سید صلابت خاں بهادر و ذوالفقار خاں بهادر همراه
پادشاه زاده به ترتیب صفوف پرداختند و جنگ توپ خانه شروع شد. درین ضمن
توپ خانه را که احمد خاں ابدالی از سرب و باروت و بان دو سه[۳] روز پیش ترتیب داده بود
از قضائے الٰهی و بلائے آسمانی آتش گرفت و جمیع باروت و بان ها از آتش غضب ناگهانی
افروخته اکثرے لشکریان احمد خاں را سوخت و کشت. درین اثنا معین الملک با
بهادران توران و هندوستان بر آں فوج شکست موج حمله آوردند و جنگ عظیم در پیوست
و صفدر جنگ با توپ خانه آتش بار با دلاوران ایران و سپاه هندوستان به متابعت
رفقائے شجاع در حرکت آمده چناں کارزار نمودند که آفریں از ساکنان آسمان و زمین گوش

قریب و بعید رسید و احمد خاں ابدالی بغیر از فرار و گریختن چارہ ندیدہ رو بہ گریز آورد۔

نظم

سواراں ز ہر سو گریزاں شدند سلاح از تن خویش ریزاں شدند

بزرگان لشکر سران سپاہ بہ خواری فتادند از عز و جاہ

و پادشاہ زادہ و امرایان تعاقب نمودہ بہ تاخت و تاراج آں گروہ بے شکوہ دست و بازو کشودند و آں قوم منہزم بہ سبب گریختن و فرار از نظر ہا نابود و معدوم گشتند و رخت ادبار بہ جانب مساکن خود کشیدند۔ دریں وقت خط از پادشاہ بہ پادشاہ زادہ رسید کہ طبیعت بسیار ملول و آزار در شدت و ضعف بہ مرتبہ اتم رسیدہ۔ ہمیں کہ فوج افغاں شکست یابد خود را بہ زودی رسانید و از نوشتہ جات وکلاء و برادران و امرا کہ در دار الخلافہ بودند ظاہر گشت کہ الحال احوال پادشاہ دگرگوں است و آثار سفر عقبیٰ از چہرہ ظاہر گشتہ۔ چند روزے از عمر باقی ماندہ و پادشاہ زادہ بہ مصلحت امرا معین الملک را برائے بندوبست صوبہ پنجاب با افواج شایستہ در لاہور گزاشتند و پادشاہ زادہ بلند اقبال بہ فتح و فیروزی بہ جاہ و جلال معاودت فرمودند۔ دریں ولا احوال پادشاہ متغیر گردید و روز بہ روز حالت ش در صعوبت بود۔ تا آں کہ بست و پنجم ماہ ربیع الاولیٰ جہان فانی را وداع نمودہ مسافر دار القرار گشتند۔ ملکہ زمانی دختر محمد فرخ سیر پادشاہ مرحوم زوجہ محمد شاہ پادشاہ بود۔ وفات پادشاہ را از خلائق پنہاں نمود و بہ طلاق قلق و اضطراب کہ لازمہ نسواں می باشد ظاہر نہ نمود۔ ہرکارہ یا زود مانند برق و باد نزد احمد شاہ بہادر و امرایان عظام خبر رسانیدند

وتا (۳) روز مرگ پادشاه پنہاں ماند و بعد از آں ظاہر گشت و امرا بہ تجہیز و تکفین پرداختند
و احوال یوم النشور در دار الخلافہ بہ منصہ ظہور پیوست و اول خبر بہ ابو المنصور خاں بہادر
صفدر جنگ رسید و پادشاہ زادہ گردوں شوکت قریب بہ منزل کرنال و پانی پت رسیدہ
بود کہ خبر وحشت اثر در لشکر شایع شد و ابو المنصور خاں بہادر سامان جلوس پادشاہی
ترتیب دادہ در ہماں جا دست پادشاہ زادہ را گرفتہ مربع نشین تخت ہندوستاں
گردانیدند و زبان تہنیت و مبارک باد کشود و جمیع امرایان آداب تسلیمات و کورنشات
سلطنت بجا آوردند و روز دیگر کوچ نمودہ بہ سمت دار الخلافہ روانہ شدند۔ در دار الخلافہ
در قلعہ ارک صحبت دیگر رو داد۔ برادر پادشاہ جنت آرام گاہ کہ موسوم بہ بلند اختر و معروف بہ
اچھی صاحب باشد خود را از نژاد پادشاہ ہندوستان تصوری نمود سپر و شمشیر در دست
گرفتہ از مضیق چہار دیواری کہ محبس پادشاہ زادگان است خود را بیروں افگند۔ بہ قصد
آں کہ امرایان دیگر کہ در حضور اند او را بر تخت دار الخلافہ خواہند نشانید۔ بر خلائق چنیں اشتہار
داد۔ ملکہ زمانی بہ جلدی تمام تاکید بہ روز افزوں خاں خواجہ سرا کہ ناظر قلعہ بود بلند اختر را
گرفتہ داخل حویلی محبس نمودہ در قید زیادہ از سابق تقید نمود۔

ذکر جلوس مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بہادر بر تخت دار الخلافہ بہ حکم

رب العباد۔ در ماہ ربیع الآخر احمد شاہ داخل دار الخلافہ شدہ بر تخت آبا و اجداد خود جلوس
نمود و تا ماہ رجب وزارت و میر بخشی گری و خدمات دیگر ملتوی بود و کارگزاران در کارگزاری
نمی پرداختند و اختیار امور سلطنت تمام بہ دست ابو المنصور خاں بہادر بود و تا نواب

آصف جاہ بہادر در قید حیات بودند وزارت بہ کسے مقرر نہ شد۔

ذکر واقعہ ہایلہ نواب آصف جاہ ازیں جہان فانی بہ سرائے جاودانی ۔ چوں نواب آصف جاہ دارالامارہ برہان پور را بہ وجود خود زینت داد و مرض و بیماری ہر روز در تزاید بود و اکثر بہ سیر باغ اشتغال داشتند و بر پالکی بہ نہایت ضعف تن سواری شدند و چوں خبر کشتہ شدن اعتماد الدولہ مسموع نمودند نہایت غم و الم بہ طبع راہ یافت ۔ سہ (۳) روز نوبت نواختن منع فرمودند ۔ بہ معالجہ امراض کہ حادث شدہ بود می پرداختند ۔ با وجود ضعف و سستی باز بہ سیر باغ التفات فرمودند و چند روز در باغ توقف فرمود کہ دریں ضمن خبر واقعہ پادشاہ بہ سمع نواب آصف جاہ رسید و بہ کمال بدحالی برگشتہ داخل برہان پور شدند و سہ (۳) روز نوبت نہ نواختند ۔ و بعد از سہ (۳) روز جشن جلوس بادشاہ نو پرداختند و چوں اختلال صوبہ حیدرآباد و کشتہ شدن فتح نصیب خاں کہ عامل نرل بود گوش زد نواب آصف جاہ گشت و فقرا و درویشان اظہار کرامت می نمودند و بشارت شفا و درازی عمر می دادند و نواب قول آں ہا امیدوار حیات بودند و ہر روز مصلحت و کنکاش درمیان بود و آخر رائے ایشاں برآں قرار گرفت کہ بہ سمت حیدرآباد باید رفت ۔ بیست و ہفتم جمادی الاولیٰ از برہان پور برآمدہ بہ جانب جنوبی زین آباد فرود آمد و شدت آزار بیش تر شد و کثرت نزول باراں کہ ہنوز موسمش نہ رسیدہ بود بہ نوعے زیادتی کرد کہ شرح نہ تواں بیاں نمود ۔ کثرت لای و گل بہ نہجی شد کہ خیمہ ہا بہ جائے فرش گل و لای بود و از آں جا کوچ کردہ قریب بہ موہن نالہ کنار تاپتی مخیم گشت و طبیعت بہ نوعے از دست رفتہ بود کہ

دیگر تاب و توان نه مانده روز یکشنبه پنجم جمادی الآخر سنه ۱۱۶۱ه جهان فانی را وداع کرده به سرائے جاودانی انتقال فرمود و بعد از واقعه هائله و مصیبت نازله نواب نظام الدوله از خیمه بیرون آمده اول به ضبط و نسق که اردو و شهر به غارت نه رود به بند و بست پرداخته و اظهار ملال و ماتم نموده خیمه خود را ماتم سرا ساختند و به فاتحه فایحه پرداخته شب را به روز رسانیدند و صبح جائے که قبض روح شده به تجهیز و تکفین پرداخته و جسد شریفش را در صندوق گزاشته و نماز میت ادا ساخته تابوت را از برائے دفن در درگاه حضرت شاه برهان الدین اولیاء به خلد آباد روانه ساختند و بعد از چند روز در روضه مرقوم در خاک سپردند و زر و سیم که ضابطه است به تهیات کلام ملک علام پرداختند۔

در ذکر جلوس نواب نظام الدوله میر احمد خاں بهادر ناصر جنگ بر مسند ایالت و امارت دکهن به حکم خداوند اسرار بتاریخ نهم جمادی الآخر دیوان جلوس نموده و نوبت نواختند از جائے که بود ند کوچ فرموده موهن تاله را عبور کرده دائره نمودند۔ الحق که در جسارت و دلیری و تدابیر صائبه و حسن ظاهر و خوبی باطن شریک خود و نظیر خود نه داشت عازم خجسته بنیاد که دار الملک دکهن بود شدند۔ افواج قدیم و اهل خدمات را بحال داشتند۔ جمله ذرر کابش حاضر بودند۔ به پاس خاطر میر عبد الرزاق خاں که در برار دیوان بود تمام و کمال دیوانی سرکار فیض آثار خود به او سپردند۔ علی التواتر شتر سواران به طلب او رفتند۔ بنابر از راه شنکر کهیڑه عازم خجسته بنیاد شدند و در وقت روانه شدن عوض خاں را از صوبه داری تغیر نموده به احمد میر خاں دیوان مقرر ساختند و احمد میر خاں به موجب امر داخل شهر شد و عوض خاں نیز

به شهر آمده بعد از انفصال طلب سپاه که چهارم حصه به آں ها از نقد و جنس داده او نیز روانه شد و چوں نواب ناصر جنگ به لشکر کهیڑه که مخاطب به فتح گڑه گشته بود رسیدند۔ میر عبدالرزاق خاں از بالاپور متعلقه صوبه برار آمده به ملازمت فائز گردید۔ بر جمیع امرایان حضور را اختیار بهم رسانید۔ پورن چند که از وقت نواب آصف جاه دیوان بود خواستند که از تغیری او خلعت دیوانی به میر عبدالرزاق عطا سازند۔ چوں پورن چند در حق خان مذکور احسانے بجا آورده بود قبول نه نمود۔ تا ده روز دریں امر مهمله بود۔ آخر الامر ایں قسم عمل آمد که پورن چند را به عمل دیوانی حیدرآباد رخصت فرمودند و میر عبدالرزاق به دیوانی سرکار عالی سرافراز شدند و مورو جی پنڈت به پیشکاری دیوانی امتیاز یافت و قاضی دایم که سابق از رفقائے خواجم قلی خاں بود و از چندگاه به صحبت نواب نظام الدوله مستفیض گشته به منصب هزاری امتیاز داده صدر الصدور دکهن گردانیدند و عوض بیگ که خان ساماں خود بود او را مخاطب به شاه بیگ خاں گردانیده از تغیر ابوتراب خاں بن بهرام چک که خان ساماں نواب غفراں پناه بود خان ساماں خود ساختند و عبدالحسین خاں بن حکیم علی نقی خاں از تغیر دل دلیر خاں میر آتش شد و نواب نظام الدوله با تمام لشکر و امرا داخل خجسته بنیاد شدند و چندے به ماتم پدر و علاج والدهٔ خود که کسل مند بود در پرداختند و علی التواتر عرایض به دار الخلافه برائے حصول سند موروثی به احمد شاه فرستادند۔ چناں چه در سال آئنده خواهند نگاشت و مقدمات حضور ایں است که چوں خبر واقعهٔ نواب آصف جاه اول به ابوالمنصور خاں رسیده او به عرض پادشاه رسانید و بعد از آں

خبر بہ عماد الملک غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ ظاہر شد۔ از وصول خبر وحشت اثر واقعہ پدر عم ناک وزار وملول گردید۔ پادشاہ خلعت ماتمی دادند وصفدر جنگ و ذوالفقار جنگ وہمہ امرایان عظام بہ جہت ماتم پرسی بہ خانہ نواب فیروز جنگ رفتند وبعد از اندک زمانے در ماہ رجب سید صلابت خاں را مخاطب بہ امیر الامرا سید ساوات خاں بہادر ذوالفقار جنگ نمودہ ہشت ہزاری وہشت ہزار سوار دادہ بہ خدمت میر بخشی سربلندی دادند وبعد از چہار روز دیگر ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ را بہ خطاب برہان الملک وبہ منصب نُہ ہزاری ونُہ ہزار سوار بہ خدمت وزارت اعلیٰ دیوان سرافرازی بخشیدند وجاوید خاں خواجہ سرا را نواب بہادر خطاب دادہ و دارو غگی دیوان خاص وصاحب اختیار جمیع امور خود ممتاز گردانیدند وبرہان الملک بہ ضبط واستقلال تمام در کار وزارت پرداخت۔ در امور دیوانی بہ طمطراق خود را بلند آوازہ ساخت۔ وضابطہ است مقررے کہ در باب اقبال وصاحبان جاہ وجلال کسے را دولتش از حد تجاوز نماید از راہ رشک وحسدے کہ در طبایع ایشاں مندرج است در فکر قتل واستیصال صفدر جنگ افتادند ودر روز عید الاضحیٰ کہ پادشاہ با جمیع امرا بہ عیدگاہ رفتند واز نماز عید فراغ حاصل نمودہ برگشتند وصفدر جنگ از پادشاہ رخصت حاصل نمودہ بہ حویلی خود روانہ شدہ فی مابین راہ از بالاخانہ بان ہائے جاں فرسا وگولہ ہائے آدم شکار بہ عزم قتل صفدر جنگ سر دادند۔ وزیر از اسپ خود را بہ زیر افگندہ پاپیادہ خود را بہ خانہ رسانید وبہ تحقیق وتفتیش آں پرداخت۔ بعضے مردم را کہ قید نمودہ بود از آں ہا استفسار می نمودند۔ بعضے از آں ہا گفتند کہ بہ اشارہ پادشاہ بود

و بعضے نام پسران اعتماد الدولہ گفتند و بعضے نام جاوید خاں قرار دادند۔ در آخر ایں امر مبہم ماند۔ و چند روز وزیر بہ مجرائے پادشاہ نہ رفت و درخواست داروغگی دیوان خاص نمود۔ تا آں کہ پادشاہ خود بہ خانہ وزیر آمدہ تا (۳۱) پہر دلاسا و تسلی نمودہ او را ہمراہ گرفتہ بہ قلعہ داخل شدند۔ و در ۱۱۶۲ھ نواب نظام الدولہ بہادر چوں جو ابش از حضور بہ حسب دلخواہ نہ رسید بہ عزم شاہ جہان آباد با افواج بے حد و بے حساب و توپ خانہ آتش بار از خجستہ بنیاد برآمدند و درہمیں اوان بہ قاضی دایم از عزل ابو الخیر خاں فوج داری ایلگانہ عطا فرمودند و خطاب ابو الخیر خاں را بحال داشتند۔ و بر خطاب سید شریف خاں شجاعت جنگی زیادہ نمودند و خواجم قلی خاں را از پالکی جھالر دار امتیاز دادند و سید لشکر خاں را نصرت جنگ بہادر نمودہ بہ صوبہ داری خجستہ بنیاد نائب خود مقرر ساختند و از خجستہ بنیاد کوچ فرمودہ از راہ ظفر آباد کہ ال تمغائے داؤد خاں پنی و وابستگان او بود روانہ گشتند و در آں جا صف شکن خاں کہ سید صالح نیکو کردار بود از سبب گریختن کنیزے از افاغنہ سکنہ آں جا کہ پناہ بہ خان ساماں او بردہ بود بہ ظلم تمام بہ قتل رسید و در ماہ جمادی الاولی نواب بہ برہان پور رسیدند و در باغ عالم آرا دائرہ نمودند۔ دریں منازل چند مقام نمودہ در حویلی کہ در عہد نواب آصف جاہ از فدوی خاں خریدہ بودند (۳۱) روز در آں حویلی سکونت نمودند و میر دوست علی را کہ در عہد نواب آصف جاہ داروغگی جیرہ باف خانہ و فرمایش دیگر بود داروغگی باغات را مقرر ساختند و از آں جا برآمدہ آخر ماہ کوچ فرمودہ و دریں اثنا خبر آمد کہ ہدایت محی الدین خاں ہمشیرہ زادہ نواب نظام الدولہ و صوبہ دار ملک بیجاپور

بود بہ نجوائے حسین دوست خاں عرف چندا صاحب قوم نوایتہ خیال باطل و دعوے لاطایل دکہن عازم گشتہ۔ میر عبدالرزاق خاں را بہ خطاب شاہ نواز خاں سرافراز فرمودند و (۳۱) ہزار ہمراہ او تعین نمودہ بہ صاحب اختیاری امور دکن ممتاز گردانیدہ مرخص فرمودند و حکم نمودند کہ نصیر جنگ بہادر صاحب اختیاری فوج داشتہ باشند و ہر دو سردار در مقابلہ ہدایت محی الدین خاں بہادر باشند۔ و میر نجف علی خاں و برادران در رکاب ظفر انتساب بہ کمال قرب ہمراہ بودند و دوم جمادی الآخر برنالہ خیمہ ہا برپا کردند و در آں مکان چہار مقام نمودہ بہ فاتحہ نواب آصف جاہ پرداختند و متصدی گری بلدہ دارالسرور بہ احمد میر خاں و صوبہ داری بہ خواجم قلی خاں مقرر فرمودہ بہ سمت نربدا کوچ نمودند و تا نربدا تشریف بردند کہ فرمان والا از پادشاہ بہ ایں مضمون صادر شد کہ آمد آمد آں فرزند عزیز بے طلب حضور چہ وجہ خواہد بود۔ اگر منظور از حصول سند است ہماں جا فرستادہ می شود۔ دریں صورت آمدن بہ حضور در ملک دکہن فساد روخواہد نمود۔ با وصف وصول حکم عزیمت مراجعت نہ نمودند۔ چوں موسم برسات نزدیک رسید و طغیانی آب نربدا ظاہر شد و تجاوز توپ خانہ و اثاثہ و کارخانہ جات متعذر شدہ بعد چندے از کنار دریائے نربدا معاودت فرمودند و منازل و مراحل در عین برسات و قورلای وگل طے نمودہ وارد خجستہ بنیاد گشتند و بعد رسیدن دارالملک اورنگ آباد سند دکہن موافق ضابطہ از حضور با فرمان شرف ورود نمود۔ بہ تجمل و جلوس فرمان را گرفتہ تا پانزدہ روز جشن شاہانہ ترتیب دادہ اہالی و موالی و فقراء و اکابر شہر و لشکر را بہ بخشش طعام و انعام و اضافہ مناصب و تقسیم جاگیرات سرفراز فرمودند۔

و بندوبست ملک از قرار واقعی پرداختند۔ و از دبدبۂ رعب نظام الدوله مرهٹه وغیره
سرداران و مکاسه داران از جائے خود حرکت کردن نه توانستند۔ مثل روباه که از شیر
هراساں می باشد به مکان خود ها ترساں و لرزاں بودند۔ چهار ماه بریں نه گزشته بود که
خبر رسید که هدایت محی الدین خاں مظفر جنگ به اغوائے حسین دوست خاں عرف چندا صاحب
فوج گراں آراسته عازم ملک ارکاٹ گشته و انورالدین خاں در آں جا فرماں روا و
حاکم مستقل و مبارز نام دار بود و بارها مردانگی و بهادری از و به فعل آمده بود۔ به عزم رزم و
پرخاش از ارکاٹ به مقابله مظفر جنگ بر آمد و چندا صاحب از اراده غیر معهود خود را به
ارکاٹ رسانید و شهر ارکاٹ را به دست آورد. و بعد از بندوبست شهر افواج را
آراسته به مقابله جنگ انورالدین خاں پرداختند۔ فی مابین حرب واقع شد۔ از قضا
انورالدین خاں بهادر در آں معرکه جاں هشتاد و نود ساله خود در انثار نواب نظام الدوله نمود
و مظفر جنگ بهادر و چندا صاحب به فتح و ظفر اختصاص یافته ارکاٹ را به تصرف خود
در آوردند۔ و هدایت محی الدین خاں از آں جا داخل بندر پھول چری شده با سردار فرنگ
طرح دوستی در میان انداخته بندوبست ملک ارکاٹ و بیجاپور کرناٹک که سرحد هر دو ملک
تا باغ ارم که کنار دریائے محیط است به ضبط در آورده صوبه داران و حاکمان جا به جا گماشت
و چوں ایں خبر موحش به سمع نواب نظام الدوله رسید دود از کاخ دماغش بر آمد و رگ
گردنش مانند نبض محموم جستن گرفت۔ و به سامان و تیاری کوچ امر فرمودند و کارکنان
به موجب حکم به سامان رزم پرداختند و آخر رمضان المبارک کوچ واقع شد و ابوالخیر خاں را

در خجستہ بنیاد گزاشتہ عازم گشتند و با لشکر گراں و بسیار کہ فزوں سپاہ از صد ہزار سوار متجاوز بود و پیادہ ہا و جزایل و توپ خانہ و جنسی و دیگر آلات حرب و ضرب آں چہ باید زیادہ بر آں فراہم آوردہ الغار کوچ بہ کوچ بہ مقابلہ حرب ہدایت محی الدین خاں شتافت۔ در اثنائے راہ اکثر سرداران با فوج بہ ملازمت سرافراز شدہ ہمراہ رکاب گشتند۔ چناں چہ جانوجی بنال کر با چہار ہزار سوار و سلطان جی با پنج ہزار سوار و رام چندر پسر چندر سین با ہفت ہزار سوار و لچھمن رائے کھنداکلہ با دو ہزار سوار و عبد النبی خاں حاکم کڑپہ با شش(۲) ہزار سوار و پسر عبد المجید خاں حاکم سانور و بنکاپور با پنج ہزار سوار و خان عالم دکھنی حاکم ناندیر با دو ہزار سوار و شیخ علی خاں جنیدی با ہزار سوار و ہمشیرہ زادہ جگت راؤ با ہزار سوار و پیادہ و راجہ تقند ہار با دو ہزار و پانصد سوار و ہزار پیادہ و سردار مرہٹہ دو ہزار و پانصد سوار و پنج ہزار پیادہ و زمیں داران نواح حیدر آباد با پنج ہزار سوار و دہ ہزار پیادہ و بیر نایک زمیں دار و راجہ رام زمیں دار گدوال با چہار ہزار سوار و پنج ہزار پیادہ و سید شریف خاں ناظم صوبہ برار پنج ہزار سوار و پنج ہزار پیادہ و سردار سری رنگ پٹن با پنج ہزار سوار و ہمیں قدر پیادہ و غلام مرتضیٰ خاں قلعہ دار ایلور با ہزار سوار و ہفت صد پیادہ و دیگر سرداران فوج فوج بہ رکاب حاضر شدہ کمر جاں فشانی بستند و جنگ در سال آیندہ بہ وقوع خواہد پیوست۔

و دریں سال درمیان قائم خاں بہادر قائم جنگ پسر محمد خاں بنگش و احمد خاں پسر علی خاں روہیلہ جنگ صعب رو داد و بعضے را گمان آن است کہ بہ موجب ایمائے صفدر جنگ وزیر واقع شد یا از سبب آں کہ درمیان ارباب مخالفان نزاع بہ وقوع آمد۔ قائم خاں

با بیست و دو فیل نشین و فوج عظیم به محاربه احمد خاں کمر بسته عازم گشت و جنگ عظیم در میان آمد و هر دو سردار باہم جنگ نمودند و قائم خان بنگش با جمعے از سرداران شربت فنا نوشیدند و احمد خاں روہیله فتح نصیب گردید۔ وزیر الممالک چوں ایں خبر شنید پادشاه را تکلیف نمود که برائے ضبط اموال ملک و مال باید رفت۔ پادشاه با دبدبه و طمطراق برآمد و جاوید خاں خاطر نشان پادشاه نمود که وزیر می خواہد که دیگرے را پادشاه کند۔ خاطر پادشاه ازیں مهر پریشان تر از زلف معشوق گشته به دار الخلافه معاودت فرمودند و صفدر جنگ خود به ملک ماند و شمس آباد رفته مادر و زن قائم خاں را محبوس ساخت و اموال و اثقال را در ضبط خود در آورده بعد ازاں مستورات را رخصت انصراف ارزانی فرمود۔ و خود متوجه دار الخلافه گشته به ملازمت پادشاه فائز گردید و فتنه عظیم برپا شده هر دو مستوره مذبوره و احمد خاں روہیله باہم متفق گشته در گرد آوری جمعیت افاغنه سپاه کوشیدند و جمیع افاغنه که در سمت پورب بودند به تبعیت هر دو موافقت نمودند۔ مثل مور و ملخ جمع گشتند و باہم اتفاق نمودند۔ نول رائے کایسته که دیوان سعادت خاں مرحوم بود بالفعل به نیابت وزیر الممالک اشتغال تمام داشت و در شجاعت و شهامت مثل خود کسے را نه می پنداشت با جمعیتے که با او بود به مقابله افغانان پرداخت و تردد سے که لازمه مردان است به عمل آورد و فی مابین او و افاغنه حرب عظیم شد و نول رائے دراں معرکه به قتل رسید۔ از استماع ایں خبر صفدر جنگ متالم گشته فراہم نمودن سپاه خود امر نمود۔ به عجز و الحاح به پادشاه ملتجی شد که اگر رایات عالیات به سمت پورب روانه شود کارہائے

پادشاہی بہ حسب دل خواہ سرانجام می یابد و مدعیان سلطنت بہ گوشِ مالی واقعی می رسند۔ پادشاہ در جواب فرمودند کہ ایں افاغنہ مدعی نیستند۔ باشما دعوی دارند شما دانید۔ باقی حالات آئندہ تفہیم خواہد نمود۔

دریں سال ساہو راجہ بن سنبھا بن سیوا کہ از مدت چہل سال فرمان فرمائے قوم مرہٹہ بود مسافر سفر دارالبوار گردید و در سنہ ۱۱۶۲ھ چوں نواب نظام الدولہ نزدیک ارکاٹ رسیدند پسران انورالدین خاں مقتول کہ در دست ہدایت محی الدین خاں گرفتار بودند بہ مکر و حیلہ از آں جا رہائی یافتہ خود را بہ ارکاٹ رسانیدند۔ چناں چہ محمد محفوظ خاں با دو ہزار سوار و محمد علی خاں پسر خورد او کہ در قلعہ ترچناپلی بہ جائے خود قائم بود با چہار ہزار سوار و پنج ہزار پیادہ و چہار ہزار گارڈی و ہزار فرنگی رسید۔ غرض کہ بہ ہیئت مجموعی نزدیک قلعہ وجنجاور کہ ہدایت محی الدین خاں آں قلعہ را محاصرہ کردہ بود رسیدند۔ سید محمد دائم و نظر بیگ خاں و مورو پنڈت کہ مخاطب بہ رائے بشن داس شدہ بود و سلطان جی راجہ رام چندر و پسران جانوجی وغیرہ سرداران را بیست ہزار سوار و ہمیں قدر پیادہ بہ طریق منقلا فرستادہ و مظفر جنگ از آمد آمد فوج منقلا و دبدبہ فوج نواب لشکر خود را سبک تصور نمودہ بہ طرف پھول چیری روانہ شدہ سہ (۳) مرحلہ متواتر کوچ نمودہ داخل قلعہ پھول چیری گردید۔ سیس راؤ دیوان ہدایت محی الدین خاں کہ با چہار ہزار سوار برائے تحصیل از عقب ماندہ بود بہ دست فوج منقلا کشتہ شد۔ سوارانے کہ با او بودند بہ غارت رفتند۔ نواب نظام الدولہ از استماع ایں خبر شاداں شدند و فتح اول روئے داد۔ حکم فرمودند کہ فوج منقلا چہار تیغ کردہ و رپیش

لشکر بہ سمت پھول چری روانہ شود و خود ہم بہ تسویہ صفوف و ترتیب ہراول و جنداول و میمنہ و میسرہ و قول و طرح کمین پرداختہ حرکت نمودند و پانزدہ کروہے پھول چری رسیدند و سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ یعنی ہدایت محی الدین خاں در پھول چری فوج خود ترتیب دادہ و حسین دوست خاں را با پنج ہزار سوار و دہ ہزار گاردی و دو ہزار فرنگی با توپ خانہ بسیار ہراول خود نمود و دیگر سرداران نامی از میمنہ و میسرہ و جنداول و طرح قول مقرر کردہ جملہ بیست و پنج ہزار سوار و دوازدہ ہزار گاردی و چہار ہزار فرنگی از پھول چری کوچ نمودہ مقابل شد۔ کورندور سردار کپتان فرنگ تمام خویش و اقربا و فوج و توپ خانہ و سرانجام جنگ ہمراہ داد تا دو کروہے پھول چری رسانیدہ گفت کہ من سرانجام جنگ چہار لک سوار دارم۔ فتح من جانب اللہ است۔ بہ سرداران خود سعد اللہ خاں تاکید کرد اگر کسے در جنگ کمی خواہد نمود جان از دست من بہ سلامت نہ خواہد بود و خود رخصت شدہ بہ پھول چری رفت۔ سعد اللہ خاں مادر و زن و قبایل خود را بہ اعتماد سردار فرنگ در پھول چری گزاشتہ و خود بہ ارادہ جنگ روانہ شدہ و دو کوچ کردہ و درمیان ہر دو لشکر فاصلہ شش کروہ ماند۔ نواب نظام الدولہ با اہل مشورہ فرمودند کہ بعد از جنگ ہدایت محی الدین خاں جنگ دیگر برائے ما رو بہ کار است کہ والدہ او و ہمشیرہ من و زن او عزیز من می شود و در قید فرنگ گرفتار شدہ و ایں ہا کہ کرور روپیہ خرچ کردہ اند در عوض زر ایں ہا را در رہن گزاشتہ بدون جنگ فرنگی نہ خواہد داد۔ و دریں صورت اصلح آن است کہ کسان درمیان آمدہ او را بہ فہمانند کہ تا مسلمان کشی نہ شود و کار بہ طول نہ کشد۔ چناں چہ محمد انور خاں را برائے صلح قرار داد

چندیں نصائح و مواعظ گفتند مع قول و قرار بہ مہر خود فرستاد کہ از سر تقصیرات تو در گزشتم و ملک موروثی تو کہ نواب آصف جاہ در قید حیات دادند بحال داشتیم و ہر چہ وجہ[۲] بندی بر سر تو افزودہ کہ از دادن آں عاجز ہستی ذمہ خود گرفتم۔ باید کہ بہ حضور آمدہ ملازمت نماید از بلند کردن ایں ہنگامہ در گزرید و باعث قتل مسلمانان نہ شوید۔ والا آں چہ خواہی دید از خود خواہی دید و سوائے ہدایت محی الدین خاں دیگرے واقف ازیں کلمات نہ شود۔ در خلوت خواہند گفت۔ چناں چہ محمد انور خاں نزد مظفر جنگ رفتہ در خدمت ابلاغ رسالت نمود۔ از آں جا کہ غرور توپ خانہ فرنگ و سرداران نصاریٰ او را مغرور کردہ بود بر ایں امر اقبال نہ نمودہ محمد انور خاں را رخصت ارزانی فرمود۔ و چوں نواب نظام الدولہ از قبول نہ نمودن و سرکشی مظفر جنگ مطلع شد حکم فرمودند کہ سواری نمایند و بعد از تہیہ سپاہ سوار شدند و ہدایت محی الدین خاں نیز سوار شدہ یک کروہ پیش آمد و لشکر نواب نظام الدولہ با غلغلہ عظیم و سپاہ بے شمار دو کروہے مسافت طے نمودہ ہر دو لشکر بہ مقابل فرود آمدند و نواب نظام الدولہ پیادہ شدہ جبین نیاز بہ درگاہ فتاح بے نیاز سودہ زبان عجز و استعانت در سجدہ کشودہ و صفوف سپاہ کہ آراستہ بود بہ نظر ثانی باز احتیاط کردہ سوار شدہ فرمودند کہ فوج منقلا با ہراول متفق شود۔ و منقلائے مظفر جنگ ہم با ہراول ملحق شد۔ از ہر دو جانب شروع بہ ارسال گولہ ہائے توپ و بان سرکوب شد و دریں ہنگامہ شور قیامت آشکار گشت و گولہ ہائے توپ تا بالائے سر سرداران می گزشت و عالمے فنای شدند تا دو پہر بازار حرب و تنور طعن و ضرب گرم بود۔ نواب نظام الدولہ بہ ہراولان فرمودند کہ آہستہ آہستہ

پیش قدمی نمایند تا جنگ امروز انفصال یابد و فیل سواری خود را پیش رانند تا چہار کروہ از جائے کہ استادہ بودند پیش رفتند و از جانب سعد اللہ خاں کہ ہراول او کنارہ نالہ عمیق کہ پیش روئے خود گرفتہ بود حرکت نہ نمود۔ تیر و تفنگ شروع شد۔ تا چہار گھڑی روز باقی ماندہ عالمے از جانبین بہ عالم بقا شتافتند۔ میر نجف علی خاں با فوج و برادران خود کہ پیش روئے نواب بہ طریق بلتمش استادہ بہ عرض رسانید اگر حکم شود قدری از لشکر فوج خود را برآوردہ جنگ نماید۔ ہر چہ در قوہ است بہ فعل خواہد آمد۔ یک مرتبہ پیش فیل ہدایت محی الدین خاں خواہد شد۔ نواب چوں آثار شجاعت و تہوری بر ناصیہ میر نجف علی خاں مشاہدہ فرمود قسم بر سر خود دادہ فرمود کہ پیش روئے ہدایت محی الدین خاں نالۂ عمیق واقع است۔ آں نالہ را چگونہ عبور خواہند کرد۔ چوں صبح شود بے جنگ ہدایت محی الدین خاں را از گوشہ کمان می گیریم۔ دریں اثناء شب شد۔ نواب نظام الدولہ بہادر بعد از ادائی نماز مغرب بر فیل سوار شدہ حزم و احتیاط لشکر نمود۔ چوں می دانست کہ فرنگیاں در شب خوں دست تمام دارند۔ برائے ایں تقید تمام بر سرداران فوج داشتند و چوں بر سرداران لشکر تمام روز تعب حرب رسیدہ بود خبر گیری ہر یک می نمود۔ چناں چہ سردار سری رنگ پٹن بر فیل کہ سوار بود گولہ از طرف مظفر جنگ آمدہ دندان فیل را از فیل جدا ساخت و فیل افتاد۔ او را ضرب عظیم رسید۔ برائے احوال پرسی او میر نظر علی برادر میر نجف علی خاں را فرمودند و علے ہذا القیاس جا بہ جا مردم عمدہ برائے احوال پرسی فرستادند۔ تا دو پہر شب از فیل فرود نہ آمدند و حکم نمودند کہ لشکریان مثل بہ مثل

خبردار بر اسپان خود سوار باشند و اگر ماندگی اثر کرده باشد نصف سواران از اسپان فرود آیند و نصف بر اسپان سوار باشند و ہدایت محی الدین خان خیمہ استادہ کردہ فرود آمد و بعد از نصف شب نواب نظام الدولہ شامیانہ بر پا نمودہ از فیل فرود آمد و سرداران عمدہ را باز تاکید نمود کہ چوکی بہ چوکی بر مثل ہائے خود قائم باشند۔ تمام شب بہمیں قسم گزشت۔ چوں چہار گھڑی از شب باقی ماندہ از لشکر ہدایت محی الدین خبر رسید کہ مظفر جنگ گریختہ۔ از یں خبر نواب نظام الدولہ بہادر بر آشفتہ و فرمود کہ در آبا و اجداد ما کسے نہ گریختہ است کہ او خواہد گریخت۔ دریں اثنا صبح صادق شد۔ خبر واقعی رسید کہ چنداصاحب نوایتہ کہ بانی فساد بود با فوج فرنگ و تمام و کمال توپ خانہ گرفتہ بہ طرف پھول چری فرار نمود۔ از یں سبب فوج ہدایت محی الدین خاں ہم گریختہ۔ پنج ہزار پیادہ و جزایل انداز ان وغیرہ نزد او حاضر است و او استادہ است۔ نواب نظام الدولہ افواج منقلا کہ بر آوردہ بود با سرداران دیگر و پسران انور الدین خاں بہادر سر فوج ساختہ فرستادند و حکم فرمودند کہ چنداصاحب و اہل فرنگ را تعاقب نمایند بہ نحوے کہ زندہ بہ پھول چری نہ رسند۔ قریب سی ہزار سوار و سی ہزار پیادہ بہ تعاقب گریختگان روانہ شدند و نواب نظام الدولہ با لشکر و صفوف آراستہ بہ جائے خود مستعد ماند۔ دریں اثنا شتر سوار مظفر جنگ عرضی آورد کہ امیدوار فضل و کرم ام و تقصیرات بندہ معاف شود و حکم صادر گردد تا بہ خدمت عالی رسیدہ ملازمت نمایم۔ مزاج نظام الدولہ بریں آمدہ بود کہ کسے را برائے استقبال فرستادہ بہ ملازمت طلب دارند۔

درین اثنا سید شریف خان و امانت خان به عرض رسانیدند که هرگاه جنگ چنین واقع شده باشد و به این آسانی ملازمت او به شود در عالم اشتهار خواهد یافت که صلح شده نام فتح به هیچ جا شهرت نه خواهد گرفت۔ بعرض به شاه نواز خان و سید محمد دائم رسال دار حکم صادر شد که هر دو سردار با فوج خود رفته او را در فوج خود با آورده بند و بست خود نمایند و خاطر او را جمع سازند که ملازمت هم خواهد شد۔ هر دو سرداران بموجب حکم امر بجا آوردند و به والا حضرت نواب معروض داشتند که فوج او منتشر شده و فیل سواری او را در سرکار آورده‌ایم۔ به مجرد رسیدن این خبر حکم شد که شادیانه فتح به نوازش درآید چنانچه شادیانه و نوبت نواخته به مکانے که خیمه گاه لشکریان هدایت محی الدین خان بود مضرب خیام ظفر انجام گردید۔ به خرمی تمام و به خوشی دقتی مالاکلام داخل دولت خانه شدند۔ تمام امرا و سرداران سپاه از خاص و عام طلب داشته به عنایات ممتاز و سربلند ساختند۔ فرمودند که از سبب شماها این دولت از سر نو قیام گرفت و سلطنت از دست رفته باز آمد۔ و انعامات به مردم به قدر هر کس تقسیم کرده رخصت فرمودند۔ درین ضمن از زبانی هرکاره ها به عرض رسید که شاه نواز خان به موجب حکم هدایت محی الدین خان را در خیمه خود فرود آورده و در احتیاط چوکی پهره مشغول است۔ به استماع این خبر میر نجف علی خان را که کمال اعتماد بر او داشت در خلوت طلب داشته فرمودند که به شاه نواز خان کارهائے دیوانی متعلق است۔ کے فرصت خواهد داشت که تمامی همت در احتیاط و خبرداری او صرف نماید و نگاه بانی او از جمله کارها متعهده است۔ چراکه وجوه سے خروج نموده بود و خبرداری سلاطین بسیار مشکل است۔

تا کہ شغل شما متعذر نہ باشد چگونہ خاطر جمع می شود۔ باید کہ در خیمہ شاہ نواز خاں رفتہ اورا
برآوردہ در خیمہ دیگر از برائے او ترتیب دادہ بہ احتیاط و حفاظت تمام نگاہ دارند و چوکی
خاصہ برداران و مردم ضابطہ برگرد او نگاہ دارید و خدمت گاران و چوب داران و شاگرد
پیشہ او را برآوردہ از شاگرد پیشگان قدیم حضور کہ برآں ہا اعتماد کلی باشد مقرر سازید۔
میر نجف علی خاں بہ موجب امر سعد اللہ خاں را از آں جا برآوردہ در خیمہ دیگر بہ محافظت
تمام نگاہ داشتہ خاطر خود جمع ساخت۔ میر محب علی خاں برادر خود را بہ نزدیک آں خیمہ
فرود آوردہ بہ وقت شام بہ دربار آمدہ بہ عرض رسانید و خاطر نواب از آں ہم جمع شد۔
و در ہماں ایام سید شریف خاں بہادر شجاعت جنگ را بہ تعلقہ خود برار و سید لشکر خاں را
بہ صوبہ داری خجستہ بنیاد از عزل ابو الخیر خاں عطا فرمودند و بعد از تقید نمودن مظفر جنگ
یک روز مقام فرمودند تا سپاہ کہ زخمی بودند بہ معالجہ پردازند۔ فوج متقلا و پسر انور الدین
خاں مقتول و سرداران دیگر کہ تعاقب چندا صاحب و فوج فرنگ نمودہ بودند تا پھول چری
جنگ ہائے عظیم رو داد۔ بسیارے از قوم فرنگ و گاردی کشتہ شدہ و برخے از یں
طرف ہم بہ ہمیں راہ رفتند۔ و چندا صاحب خود را بہ پھول چری رسانیدہ و در آں جا
قلعہ بند گشتہ کور ندور سردار فرنگ در محافظت مادر و زن ہدایت محی الدین خاں پرداختہ
و نواب نظام الدولہ برائے اخذ قلعہ متعلقان ہدایت محی الدین خاں روانہ شد۔ دو منزل
کوچ کردہ از پنج کروہے قلعہ پھول چری بہ آرائش لشکر پرداختہ فکر مورچال بندی نمود۔
و چوں قلعہ مستحکم و سرانجام و مصالح بسیار داشت ہیچ یک از سرداران جرأت و کار طلبی

نه می کردند۔ میر نجف علی خاں به عرض رسانید که اگر حکم شود فدوی رفته مورچال و مکان یورش را
ملاحظه نموده به عرض رساند۔ چنان چه امر فرمودند۔ میر نجف علی خاں جلادت و تهور را کار فرموده
با جمعیت قلیل در گرد قلعه مذکور مکان مورچال و یورش تجویز نموده معروض داشت و نقشه
آں از نظر گزرانید۔ حکم شد که به همیں قسم مورچال قائم نمایند۔ از آں جا که توپ خانه فرنگ
در سرعت اندازی نظیر خود نه دارند کسے از فوج در قیام مورچال جرأت نه می نمودند۔
میر نجف علی خاں با برادران و خویشان خود جرأت رستمانه به عمل می آورد۔ اکثر اوقات چناں
اتفاق افتاد که تمام فوج فرنگیان به مقابله گشته میر نجف علی خاں در جرأت و تهوری قصور
بر خود راه نه داده۔ ایں اخبار مفصل هرکاره هائے باطنی به عرض نواب رسانیدند۔ نواب
نظام الدوله بهادر به میر نجف علی خاں فرمودند که چه قدر فوج شمارا با توپ خانه در کار باشد
به گوئید و چناں تقید کنید که آں ها بیرون قلعه بر نه توانند آمد۔ خان معز الیه به عرض رسانید
که چهار هزار سوار و دو هزار پیاده و دو هزار جزایل انداز و بیست ضرب توپ اگر تعین احقر
شود دمار از روزگار کفار فجار بر آورده و نه گزارد که از قلعه پا بیرون گزارند۔ حکم شد که تا نام
بخشیان و رساله داران و جمع داران به قلم در آورند۔ چنان چه نام آں ها مثل محمد یعقوب
خاں با یک هزار و پانصد سوار و نصیب یار خاں با هفت صد سوار و سید نجم الدین خاں
با هزار سوار و جمع داران فوج سایر با هزار سوار همگی چهار هزار و دو صد سوار شدند
ناصر قلی خاں بخشی جزایل اندازان با دو هزار جزایل و ناصر علی بیگ رساله دار با دو هزار
پیاده و میر قاسم خاں با پنج قیچی بان و پنجاه بان دار و مراد علی خاں داروغه توپ خانه

جنسی پادشاہی را با ہیبت ضرب توپ تعین بہ میر نجف علی خاں فرمودند۔ و نام بردہ ہا ہمہ
قبول تعیناتی نمودہ و بیرون برآمدہ باہم دیگر مشورت کردہ از میر نجف علی خاں استفسار نمودند
کہ شروع جنگ مرتبہ اول چگونہ باید نمود۔ جواب شنودند کہ روز یکشنبہ کہ روز عبادت عیسیان
است و دو کروہ معبد آں ہا است از قلعہ برآمدہ برائے عبادت می آیند قابو را کار فرمودہ
ہمیں گہ کہ آں ہا جمع شوند از ہر چہار طرف یورش نمودہ بہ قتل آں ہا پردازیم۔ سرداران مذکور
باہم مشورت کردند و گفتند کہ میر نجف علی خاں مصلحت قتل ما نمودہ است۔ آں ہا بہ ہیئت
مجموعی نزد شاہ نواز خاں رفتہ بہ عرض رسانیدند کہ میر نجف علی خاں دست از جان خود
برداشتہ می خواہد کہ ما ہمہ را بہ کشتن دہد و ما بہ حکم آقا خواہیم رفت و رفاقت خواہیم داد
لیکن فوج ہرگز جرأت نہ خواہد نمود۔ شاہ نواز خاں میر نجف علی خاں را طلب داشتہ
فرمود کہ ایں ہا نزد مخلص بہ ایں قسم می گویند و ہرگاہ مقابلہ فرنگیان خواہد شد کجا جرأت خواہند نمود
و از معرکہ رو بہ گریز خواہند آورد و شما تنہا خواہید ماند و بہ ہمیں قسم عرضی نزد نواب نظام الدولہ
فرستادہ۔ نواب نظام الدولہ بہ دستخط خاص ہر کدا مے را رقعہ ہا نوشتند کہ بہ موجب اقرار
روبرو رفاقت میر نجف علی خاں بوعہہند۔ نام بردہ ہا بہ حسب ظاہر قبول نمودہ معروض داشتند
کہ بہ جان و دل حاضریم۔ حکم شدہ کہ از لشکر جدا شدہ پیش تر از توپ خانہ جنسی فرود آیند۔
بہ موجب حکم از لشکر جدا گشتہ پیش تر از توپ خانہ فرود آمدند۔ یک دو روز بریں بہ گزشت۔
روز یکشنبہ کہ عبادت فرنگیان بود میر نجف علی خاں با رفقا و جمعیت خانگی سوار شدہ از
لشکر بیروں آمدہ بہ سرداران فوج گفتہ فرستاد کہ ما برو عدہ شما سوار شدیم شما

باہمہ جمعیت خود سوار شوید کہ اینک مارسیدیم۔ بعد از چہار گھڑی قریب بہ آں ہا خود را رسانید۔ چوں ملاحظہ فرمود کہ یکے از آں ہا مہیا نہ شدہ و داعیہ جنگ نہ دارند میر نجف علی خاں از اسپ فرود آمدہ ہمہ سرداران را یک جا نمودہ تحدی نمود۔ ہرگز جرأت نہ کردند۔ لاجرم میر مذکور با برادران و رفقائے خود سوار شدہ با اہل فرنگ مقابلہ نمود۔ آں ہا چوں میر نجف علی خاں را با جمعیت قلیل دیدند دلیرانہ پیش آمدند۔ از آں جا شجاعت و تہوری میر نجف علی خاں از حد بیروں بود جنگ رستمانہ درمیان آوردہ چندیں نفر را از اہل فرنگ و گاردیان زخمی ساختہ تا شام جنگ قائم بود۔ ہر چند با سرداران فوج گفتہ فرستاد کسے کمک نہ کردہ و تا چہار گھڑی شب استادہ بود۔ بالآخر از سبب تاریکی شب تاب جنگ در طرفین نماند۔ آں ہا در کمیں گاہ پنہاں شدند و میر نجف علی خاں نزد فوج سرداران آمدہ گفت کہ برما آں چہ گزشت گزشت۔ وقت شب خبرداری خواہند نمود۔ مبادا چشم زخم بہ شما نہ رسد۔ ایں مقولہ گفتہ بہ وقت دو پاس شب نزد نواب نظام الدولہ آمدہ کیفیت حالات بہ عرض رسانید۔ چوں ایں کوائف پیش از رسیدن میر نجف علی خاں بہ عرض رسیدہ بود نواب نظام الدولہ عنایات بے حد مبذول داشتہ فرمود کہ بہ حسب دل خواہ خود، فوج را نگاہ داشت نمایند۔ چوں سہ[۳] پہر شب بہ گزشت سرداران فوج غافل بودند و آں ہا از کمیں گاہ برآمدہ قابو کردہ شب خوں نمودند و از فوج سرداران اکثرے را قتیل ساختند و تمام مردم را غارت کردند و سرداران فرار اختیار نمودہ جاں ہائے خود را از آں تہلکہ بیروں بردند و وقت صبح ایں خبر بہ سمع نواب نظام الدولہ بہادر رسید۔ عرق غضبش بہ حرکت آمد۔ فرمود

گریختیگان داخل لشکر نہ شوند۔ بعد از دو روز چند رسالہ دار دیگر ہمراہ میر نجف علی خاں تعین
نمودہ فرستادتا دمار از روزگار کفار نابکار برآرند۔ میر نجف علی خاں رفتہ چند گاردی را
دستگیر نمودہ و باقی جان بہ سلامت بردند لیکن کمال رعب بر آں ہا مستولی گشت
و فرنگیان سرداران خود را برائے ملازمت نواب فرستادند۔ میرزا محمد خاں استقبال کردہ
آوردہ۔ آں ہا پیغام آوردند کہ ما تقصیر مندیم اگر تقصیر ما معاف شود از جان و دل فرمان
برداریم چند سوال نمودہ بودند۔ اول ایں کہ ارکاٹ را بہ دستور انور الدین خاں
مرحوم بہ ما اجارہ بہ دہند۔ سوائے آں اضافہ می دہیم و ساہوکاران حیدر آباد در اضامن
درمیان می آریم۔ دوم ایں کہ تقصیرات چند معاف شود۔ در جلدوے ایں عفو جرائم
پسر او باجمعیت گاردی وغیرہ ہمراہ رکاب حاضر باشند۔ سوم آں کہ بندر پھول چری بر زمیں
ارکاٹ آباد شدہ است ایں زمین را انعام فرمایند و سند کردہ بہ دہند و در عوض
آں اگر مرضی مبارک باشد دختر سردار فرنگی را در نکاح حضرت می آوریم۔ بعد از استماع
ایں امور با امرا مشورت نمودند۔ شاہ نواز خاں و محمد انور خاں و محمد اسلم خاں و سید
شریف خاں و امانت خاں و رضوی خاں وغیرہ حاضران و مشیران ایں ہمہ مراتب را
پسندیدند الامزاج قاضی دائم کہ از جملہ مشورتیان بود دریں نیامد۔ در گوش نواب بہ عرض
رسانید کہ فرنگیان تنگ آمدہ اند۔ الحال نزدیک است کہ پھول چری را گزاشتہ روبہ گریز
آرند۔ مزاج نواب را منحرف گردانید و نذرے کہ فرنگیان آوردہ بودند بہ معرض قبول در
نہ آمد و آں ہا را رخصت فرمود۔ تا دہ روز دیگر مورچال قائم بود۔ چوں موسم بارش رسید

و در نواح پھول چری و گرد و اطراف آں قسمے ریگستان است کہ آدم و اسپ در برسات
غرق می شوند۔ لہذا مصلحت ہمیں قرار دادند کہ در ایام برسات چھاؤنی در ارکاٹ کہ از آن جا
سی کروہ فاصلہ دارد باید نمود و بعد برسات آمدہ محاصرہ نمودہ مفتوح باید ساخت ۔

در بیان معاودت نمودن نواب نظام الدولہ شہید از پھول چری و آں چہ
در اثنائے راہ بہ وقوع رسید۔ چوں نواب نظام الدولہ از پھول چری معاودت
نمودند اول کوچ دو کروہ نمودہ یک مقام فرمودہ تا اسباب مردم کہ ضائع شدہ تیار سازند
و بعد آں چہار کروہ کوچ فرمودند۔ خبر رسید کہ در اثنائے راہ قلعہ الیست ونڈوسی نام
دارد و در کمال استحکام و قلعہ دار آں جا با چندا صاحب قرابت دارد و زن چندا صاحب نزد
اوست۔ از مدت ہا زر بے شمار اندوختہ گردن اطاعت نہ ہیچ جا خم نمی کند۔ از استماع
ایں خبر نواب نظام الدولہ حکم نمود کہ تا کوچ بہ سمت قلعہ مذکور شود۔ اگر حارس آں جا بہ ملازمت
سرافراز گشت چھاؤنی در ارکاٹ باید نمود و اگر سر بہ فساد برداشت چہار ماہ برسات
بر قلعہ مذکور چھاؤنی کردہ قلعہ را فتح باید نمود ۔ شاہ نواز خاں و میر اسد قلعہ دار چت پت
کہ واقف قلاع آں ضلع بود بہ عرض رسانید کہ قلعہ ونڈوسی دریں ضلع بہ استحکام است و
حارس قلعہ جمعیت بسیار و سرانجام بے شمار دارد۔ اگر کار بہ تدبیر آید شاید موافق تقدیر
شود۔ والا فتح قلعہ دریں برسات اشکال عظیم دارد۔ بعد از مشاورہ و تدبیر بسیار چنیں قرار
یافت کہ میر نجف علی خاں را در آں جا فرستادہ ماہیت قلعہ دریافت باید کرد۔ دریں ضمن
استمالت قلعہ دار ہم منظور باشد۔ اگر فہمید و ملازمت نمود فہو المقصود و اگر نہ فہمد بہ

محاصرہ باید پرداخت ۔ پاسِ اسلام را نگاہ داشتن و اول پیغام دادن ضرور است ۔ میر نجف علی خاں را دریں کار در مشورت شریک نمودند و از کماہی حالات مطلع ساختہ خواستند کہ رخصت فرمایند ۔ میر نجف علی خاں بہ عرض رسانید کہ حارسِ آں جا مطلع نیست اگر با فوج جنگ واقع شود داخل شدن در قلعہ محال است و جر یدہ ہم مردم بے گانہ را در قلعہ چرا خواہد گزاشت ۔ دریں صورت عنایت نامہ بہ مہر خاص بہ نام او صادر شود تا بہ آں وسیلہ داخل قلعہ شود ۔ بعد دخول قلعہ آں چہ مناسب وقت خواہد بود بہ عمل خواہد آمد ۔ نواب نظام الدولہ فرمودند کہ در اجداد ما بد قولی کسے نہ کردہ و عنایت نامہ بہ منزلہ قول است ۔ عنایت نامہ نوشتن و قلعہ را محاصرہ نمودن مناسب نیست ۔ و بہ ہر تدبیر کہ توانید در قلعہ رفتہ دریافت کیفیت آں جا نمائید ۔ میر نجف علی خاں نظر بر پروردگار استعان نمودہ مرخص گشتہ بہ سہ منزل کوچ بہ کوچ بہ قلعہ رسیدہ ہرکارہ را پیش قلعہ دار فرستادہ کہ از حضور مامور بہ سوال و جواب گشتہ ام ۔ فردا یک پاس روز بر آمدہ نزدیک قلعہ می رسم باید کہ بہ ملاقات مسرور سازند و کلمات نواب کہ بہ منزلہ دُرِ شاہوار است بہ گوش دل جا دہند ۔ از رسیدن ہرکارہ قلعہ دار بہ جائے خود در استحکام قلعہ کوشیدہ و اندیشہ ہا بہ خاطر آوردہ با اہل مشورہ راز دل ظاہر ساختہ و کمال تشویش بہ او رو دادہ ۔ چوں صبح شد میر نجف علی خاں بر وعدہ خویش رواں شدہ نزدیک قلعہ رسید ۔ قلعہ دار خبر یافتہ داماد خود را با پانصد سوار و ہزار پیادہ بہ استقبال فرستاد و مرضی او چناں بود کہ رفتہ تفحص کیفیت نماید و معلوم شود کہ بہ چہ سبب اتفاق آمدن شدہ و ارادہ چیست ۔ ہر چند خواست کہ بعد از

برخوردن از کیفیت احوال مطلع شود مقصودش حاصل نگشت ۔ چوں متصل بہ دروازہ رسید
صریحاً استفسار نمود کہ آمدن برائے چہ باشد و سوال و جواب چیست ۔ میر نجف علی خاں
جواب داد کہ احکام و اوامر ملوک و سلاطین قابل آں نیست کہ گوش زد ہمہ کس بہ شود و حکم
چنین است کہ جواب و سوال با قلعہ دار در میان آید ۔ در ہمیں جواب و سوال داخل دروازہ
قلعہ شدند ۔ بعد ازاں بہ ممانعت جرأت نہ یافت تا داخل دیوان خانہ شدہ ۔ قلعہ دار بہ مجرد
معائنہ ایں حال بہ خلوت خانہ رفتہ بند و بست نمود ۔ میر نجف علی خاں را با برادرش تنہا
بہ خلوت طلبید ۔ سوال و جواب بسیار بہ میان آمد ۔ آخرش بہ رعب و دبدبہ نواب نظام الدولہ
بہادر جرأت عدول حکم نہ یافت ۔ بہ مدارا پیش آمد ۔ قرار چناں داد کہ پسر خود را با دہ لاک
روپیہ نذر پیشکش بہ حضور نواب بہ فرستد ۔ چنان چہ بہ عمل آمد ۔ از آں جا در دو سہ روز
کوچ نمودہ داخل شہر ارکاٹ شدہ چھاؤنی قرار یافت ۔ چوں قلاع فرنگیان بہ ارکاٹ
متصل است بہ پاس آں کہ قابوے ملاحظہ نمودہ دغا بہ عمل نہ آید در ایام برسات فوج
ہم برائے جرا پیہ منتشر نہ شود ۔ وصف شکن خاں وغیرہ چند سرداراں را با انور الدین خاں مع
بیست ہزار سوار و سی ہزار پیادہ و جزایل انداز وغیرہ بر قلعہ تروادی کہ از ارکاٹ بیست
کروہ فاصلہ دارد و از آں جا روانہ پھول چری کہ اصل ارکان فراسیس بہ فاصلہ بیست کروہ
واقع است فرستاد ۔ و از آں جا تروادی بہ دست فرنگیان بود ۔ چہار ہزار گاردی و
ہزار فرنگی و توپ ہائے جلو در چہار دیواری تروادی قائم بودند ۔ انور الدین خاں وغیرہ
سرداران محاصرہ نمودہ مورچال قائم کردند و آں ہا از اندرون قلعہ توپ سرمی دادند ۔

وقت شب بیروں برآمدہ فکر شب خوں بہ عمل می آوردند۔ تا بیست روز ایں نوبت گزشت۔ چوں از یک طرف خاطر نواب نظام الدولہ اطمینان یافت و دیگر سرداران مثل ترک طہماسپ خاں را با فوج یک ہزار سوار بر مکان دیگر کہ درآں جا ہم تھانہ فرنگیاں بود فرستادند و میر امیر شاہ را با چند ہزار سوار و پیادہ بر شیوگنجی فرستادند۔ ہمیں قسم رسالہ داران را بر ہر یک مکان تعین فرمود و خود با افواج قلیل در ارکاٹ بہ عیش و عشرت مشغول گشت۔ و قوم نوائتیہ باہم متفق شدہ در فکر عذر تقصیرات شدند و بعضے از سرداران ہمراہی نواب نظام الدولہ بریں داعیہ اتفاق نمودند کہ بہ ہر قسم باشد خلاصی سعد اللہ خاں بہادر بہ عمل آید۔ خصوص رام داس پنڈت کہ پیشکار دیوان در ہیچ عرصہ نہ بود دریں امر ساعی شد و با خدمت گاراں کہ نواب تعینات سعد اللہ خاں نمودہ بودند موافقت نمودہ فکر برآوردن او از قلعہ ارکاٹ کہ محبس او بود نمودند۔ چناں چہ یک کدالی آہنی مخفی بہ او رسانید کہ آہستہ فرصت یافتہ از دست خود دیوار حجرہ را کندہ بیروں بہ آید۔ وقتے کہ پردہ دیوار قدرے باقی ماندہ درآں وقت یک شتر مع سرانجام آں طرف دیوار استادہ نمایند تا برآں سوار شدہ بہ طریق الغار خود را بہ پھول چری بہ رساند۔ چناں چہ ہم چناں بہ عمل آوردند۔ روزے کہ دیوار را تمام کنند شتر آں طرف دیوار آمدہ استادہ شد۔ مردم خبردار شدند۔ میر نجف علی خاں کہ داروغہ حفاظت او بود و از طرف او میر محب علی خاں برادرش خبرداری می نمود مطلع شد۔ بہ مجرد شنیدن ایں خبر بہ نواب نظام الدولہ عرض نمودند۔ از آں روز معلوم شد کہ مردم در قابوئے خود اند زیادہ از سابق بہ عمل آمد تا بہ حدے کہ برائے قضائے حاجت کہ

می رفت امردم ہم راہ می رفتند۔ چوں مردم ایں قابو نہ یافتند در فکر آں شدند کہ نواب نظام الدولہ را بہ قتل رسانند۔ چنان چہ ہمہ سرداران مثل میرزا محمد خاں بخشی و شاہ بیگ خاں خان ساماں و شیخ محمد سعید رسالہ دار و دیگر جمعداران نمک حرام موفق شدہ باہم مصلحت نمودند و ہمت خاں افغان و افاغنہ کرپہ و سانور ہمہ برایں کار مستعد گشتند و بہ فرنگی و چندا نوشت و خواند کردہ باہم عہد بستند۔ قرار چناں افتاد کہ در خزانہ و جواہر خانہ نواب ہر چہ باشد ان را باہم تقسیم کردہ بہ گیرند و آں طرف دریائے کشنا عمل افاغنہ باشد و تمام بنادر بہ فرنگی دادہ شود و ایں طرف کشنا عمل مظفر جنگ باشد۔ چوں ایں قرار استقرار یافت اخبار بہ بعضے مردم شایع شد۔ میر نجف علی خاں کہ تمام فوج ہدایت محی الدین خاں را خود نوکر نگاہ داشتہ بود مفصل شنیدہ بہ عرض رسانید۔ باوصف شنیدن فرمودند کہ ما را ایں خبر غلط مشاہدہ معلوم می شود۔ چرا کہ با کسے بدی نہ کردہ ام۔ چنان چہ ایں ہا نوکران ما اند۔ بعد از تفاوت چند روز حیلہ بازان خواستند کہ میر نجف علی خاں اخبار بہ سمع می رسانند از دربار برآرند۔ تا کار آں ہا موافق مطلب آں ہا بہ حصول مراد گردد۔ چنان چہ بہ تقریبے معروض داشتند کہ میر نجف علی خاں فوج خوب جمع نمودہ و خود ہم کمال جرأت دارد۔ ہر کدامے از سرداران جا بہ جا رفتہ اند۔ ایشاں را برتر وادی کہ از مدتے انور الدین خاں مورچال بندی نمودہ است و از وہیچ کار نہ می شود اگر ایں بہ رود فرنگیان را تنبیہ نمودہ مکان را مفتوح سازد۔ نواب نظام الدولہ فرمودند کہ عین مصلحت است۔ چنان چہ میر نجف علی خاں را طلب داشتہ پیغام دادند۔

میر مذکور جواب داد که به شرطے که همه امرا را در حضور طلب نمایند و بنده را به فرستند تا هر کارے
که صورت یابد نام من باشد و از خودخواستگی کار به عنوان شایسته صورت می گیرد۔
ازین سخن نواب ناخوش شد۔ سوال و جواب بیستم ماه مبارک رمضان به عمل آمده۔
خیال آں ها این بود که در عیدگاه روز عید نواب را قتل باید ساخت۔ اهل غرض باز
معروض داشتند که جائے تعجب است که در عالم نوکری رفتن آں جا را میر نجف علی خاں
قبول نه می کند۔ نواب غافل از مکر و غداری آں ها بود۔ باز روز دوم میر نجف علی خاں را
طلب فرموده گفتند اگر خاطر ما عزیز است رفتن آں جا قبول کند چوں خان معزالیه کیفیت
عید را شنیده بود خاطر نواب را ملول نه کرده به رفتن قبول نمود و تکالیف شاق درمیان
آورد۔ اول این که ستر(۳۰) لک روپیه از برائے خرچ فوج مرحمت شود۔ دوم چهار توپ
کلاں نامی همراه دهند۔ و فوج سرکار که تعینات انورالدین خان است به اختیار فدوی باشد۔
از آں جا که قضا بر سر نواب رسیده بود همه را قبول فرموده پروانگی دادند۔ باوجود آں میر
نجف علی خاں هشت روز به لیت و لعل گزرانیده روز عید رخصت خود مقرر نمود
که نواب را از عیدگاه به دولت خانه رسانیده رخصت شود۔ چهار گھڑی شب باقی مانده
نقاره کوچ نواخته بهیر و بنگاه را رواں ساخت۔ قریب به صبح به عرض نواب رسید که
انورالدین خاں و دیگر امرا که تعین او بودند با این همه فوج عظیم از فرنگیان مغلوب شده
رو به گریز نهادند و فرنگیان تمام لشکر را غارت نمودند۔ به مجرد استماع این خبر نواب
غلام الله دله بهادر شاه نواز خاں و موسوی خاں و مستعد خاں و سید دائم و محمد انور خاں و

میرزا محمد خاں و دیگر عمده ها را طلب داشته میر نجف علی خاں را رقعه به دست خاص به قلم آورد که کوچ را موقوف نموده زود به حضور به آیند- چوں ہماں مردان به دربار جمع شدند نواب اشک از چشم برآورده دست تحیر به دنداں گزیده فرمود که ایں چه آفت آسمانی است که بیست ہزار سوار و چہل ہزار پیاده از دست چہار ہزار گاردی و فرنگی رو به گریز آوردند و تمام لشکر غارت شود- الحال ما را به ذات خود لشکر کشیدن واجب شد- برائے نماز عید نه خواہم رفت تا دمار از فرنگیان برنه خواہم آورد- امرا به عرض رسانیدند که برائے نماز عید سوار شده به دولت خانه تشریف فرمایند- بعد از آں آں چه رائے عالی اقتضا نماید به عمل آرند- قبول فرمودند- برائے نماز عید به ملالت تمام سوار شدند- چوں میر نجف علی خاں از قضیه واقف بود قسمے بندوبست نمود که احدے را مجال نزدیک آمدن نواب نه بود- چناں چه به خیریت به دولت خانه رسانیدند- بعد رسیدن قرار چناں یافت که نواب خود بدولت با تمام لشکر و امرا به تنبیه فرنگیان متوجه شوند- دریں اثنا خبر رسید که فرنگیان قلعه چنجی گرفته نزدیک چیت پٹ که از ارکاٹ چہار ده کروه فاصله داشت رسیده اند- عزم آں اشقیا ایں است که بر شہر ارکاٹ شب خوں نمایند- و اشاره اہل اغراض دریں شامل بود- به مجرد استماع ایں خبر به تاریخ چہارم شوال به وقت چاشت نواب از ارکاٹ کوچ فرموده داخل خیمه شده- تمام فوج و سپاه به چراگاه رفته بودند جمعیت قلیلے در حضور حاضر بود مگر فوج میر نجف علی خاں که عزم کوچ داشت تمام و کمال حاضر بودند بسیار غنیمت داشتند و به حضار فوج فرمان دادند اکثر فوج ہا حاضر گشتند- نورالدین خاں

که با فوج گریخته بود نیز آمده ملحق شد۔ رتبه گریختگان آں چه بود نه ماند۔ به دستور سائر الناس شامل لشکر بودند۔ در سه چهار روز افواج از هر چهار طرف مثل ابر محیط فراهم گشتند۔ لشکر زیاده از وهم و قیاس در آورده مجتمع شد۔ ازیں خبر فرنگیان از قلعه چت پٹ گریخته در قلعه جنجی مجتمع شدند و قلعه مذکور در کمال استحکام دارد۔ از یک طرف دور زمین که گنجایش ده هزار سوار و همیں قدر پیاده دارد و بر یک طرف قلعه کوه واقع شده چناں چه بالا حصار او به راج گڈه موسوم است کمال استحکام دارد۔ بر یک طرف تخته راه مقرر است۔ اگر آں تخته به کشند قدرت اهل زمین نیست که بر فراز آں برآیند مگر از آسمان نزول نمایند۔ چوں آں قلعه به دست فرنگیان افتاده تمامی همت نواب نظام الدوله بر فتح آں مصروف شد۔ چناں چه تدبیر فتح آں قلعه نقل مجلس بود۔ در خلال ایں احوال به عرض رسید که فرنگیان دو گروه شده۔ یک گروه در قلعه جنجی قائم مانده و گروه ثانی در قلعه سلسٹ گڈه۔ به اراده ایں که اگر نواب جنجی را محاصره نماید سلسٹ گڈه در عقب لشکر واقع می شود۔ دریں صورت لشکر در میان هر دو قلعه می آید۔ رسد و غله و کاه بند کرده لشکر را عاجز ساخته از دو جانب شب خوں نماید۔ به استماع ایں خبر میر نجف علی خاں را بر قلعه سلسٹ گڈه با فوج همراهی او و دیگر سر انجام جنگ و قلعه گیری همراه داده رخصت فرمودند و خود متوجه فتح قلعه جنجی شدند۔ میر نجف علی خاں نظر بر الطاف ایزد مستعان نموده واز نواب رخصت گشته روانه به سمت قلعه سلسٹ گڈه شده۔ در تمام لشکر تعجب روئے داد که بر هم چناں قلعه عمده مستحکم که محارب آں جا فرنگی و گاردی باشد به ایں قدر فوج چه خواهد کرد۔

و ازآں جا کہ تکیہ بر فضل حافظ حقیقی نمودہ از لشکر بہ شکوہ تمام کوچ فرمودہ در اثنائے راہ قلعہ ارنی بود سر سواری مفتوح ساخت و غنیمت بسیار بے شمار بدست غازیان اسلام آمدہ۔ در آں جا نایب مستقل گزاشتہ بہ تاریخ چہاردہم شوال بر قصبہ کل پاک کہ تھانہ فرنگیان قائم شدہ بود نزول نمودہ در یک پہر فتح کردہ پنجاہ نفر فرنگی و یک صد و پنجاہ گاردی بہ قید آمدند۔ و در آں جا نیز نایب قائم نمود و شانزدہم شہر مذکور بر قصبہ ترنامل کہ از قصبات عمدہ و شہر بیت دار و قلعہ زمین دوز در کمال مستحکم واقع است۔ فوج دار آں جا بہادر خاں نامی دو کروہ استقبال نمودہ بہ ملازمت شتافت و احوال ظاہر ساخت کہ ما برائے حفظ آبروئے خود تھانہ فرنگیان دریں آبادی آوردہ ایم۔ تقصیرات بندہ معاف شود و آں ہا حاضر اند۔ ہر چہ بہ خاطر مبارک بہ رسد بہ عمل آرند۔ بہ دستور کل پاک را ہم در تسخیر آوردہ از بہادر خاں کہ باشندۂ آں جا بود استفسار قلعہ سلسٹ گڈھ نمودند کہ در متانت و استحکام چہ گونہ است و آذوقہ و توپ خانہ چہ قدر دارد۔ بہادر خاں وغیرہ ظاہر کردند کہ قلعہ مملو از توپ و رہکلہ و بان و بارود و آذوقہ و کثرت فرنگیان و گاردیان زیادہ از آن است کہ کسے بیان نماید۔ اہل قلعہ ارادہ جنگ بہ نواب نظام الدولہ بہادر دارند۔ ہمراہ صاحب چہ قدر فوج است کہ ارادہ تسخیر آں قلعہ دارید۔ ازیں جا کوچ کردن صلاح نیست۔ میر نجف علی خاں اعتماد بر اعانت و افضال پروردگار عالمیان نمودہ و از کم و زیادہ فوج اندیشہ بہ خاطر نہ آوردہ لشکر را ترتیب دادہ ازآں جا کوچ فرمود۔ پیادہ و گاردی قریب ہزار خواہد بود۔

چوں قلعہ مذکور از تزنامل شش کروہ فاصلہ داشت برستہ(۳) کروہ منزل گردیدہ باجرأت و تدبیر صبحے از راہ کوہستان کہ سوائے پیادہ گزرنہ تواں کرد آں ہم بہ اشکال پیادگاں را رواں ساخت وخود افواج را آراستہ بہ مقابل قلعہ استادہ شد۔ پیادہ ہا را گفتہ فرستاد کہ ہرگاہ مردم قلعہ از مکان خود بیروں آمدہ بہ مقابلہ ما شوند شما بے تامل از راہ دیگر داخل شدہ ہرچہ بہ یابند بہ غارت بہ برند و ہر کرا بہ یابند بہ قتل رسانند۔ تدبیر موافق تقدیر بہ عمل آمد۔ ہمیں کہ میر نجف علی خاں با فوج روبروئے قلعہ استادہ شد از بس کہ آں ہا خیرہ شدہ بودند قدرے فوج در قلعہ گزاشتہ باقی از فاصلہ یک کروہ مقابل شدند۔ پیادہ ہا میدان را خالی دیدہ داخل قلعہ شدہ دست بہ تاراج و غارت بردا شتند۔ دریں اثناء میر نجف علی خاں تہور و جلادت را کار فرمودہ اسپ بر آں ہا تاخت۔ قریب ہفت صد نفر از آں ہا علف تیغ بہادران گشتند و باقی کہ ماندند بہ وادی فرار رو آوردند و میر نجف علی خاں بہ ہماں دلاوری زدہ زدہ در قلعہ داخل شد۔ در قلعہ از فرنگی و گاردی چہار صد کس قائم شدند و دروازہ ہائے قلعہ از سنگ و گل مستحکم ساختہ مستعد بہ جنگ شدند۔ میر نجف علی خاں دست بہ عروۃ الوثقائے فضل و کرم حق نمودہ نصف بلندی قلعہ در دو پہر بہ جنگ تیر و تفنگ و شمشیر از فرنگیان گرفتہ مورچال خود قائم نمود۔ در خلال ایں احوال باد تند و باران بہ شدت وزیدن و باریدن گرفت کہ حدے نہ داشت و مردم نزدیک بہ ہلاکت رسیدند۔ مصلحت بر ایں قرار یافت کہ مورچہ ہماں جا قائم ساختہ خود فرود آمدہ پرداخت مردم زخمی و تجہیز کشتگان و

واستمالت واماندہ ہا از اکرام وانعام دل بری نمود۔ دریں تردد شب شد۔ ودر تمام شب سرانجام مورچال مہیا ساختہ وقت صبح صفوف آراستہ قلعہ را اسیر نمود ہیچ طرفے نہ یافت کہ گنجایش مورچال باشد۔ لاجرم از ہماں راہ کہ شب مورچال قائم بود۔ یورش نمودہ قسمے تردد بہ عمل آورد کہ قیامت در چشم اہل روزگار نمودار گشت۔ تمام روز جنگ تیر و تفنگ ماند۔ وقت سہ پہر سپاہ بہ نزدیک دیوار قلعہ رسید۔ از بالائے قلعہ باران آتش می بارید و شیران بیشہ شجاعت ایں ہمہ بلا برخود گوارا نمودہ مورچال را پیش می بردند۔ چہار گھڑی روز باقی ماندہ بود کہ نشان میر نجف علی خاں و دیگر جمعداران عمدہ پائین دیوار رسیدند۔ سید محمد نامی جمعدار گاردیان در معرکہ داد شجاعت دادہ پائیں دیوار با جمعیت خود در رفتہ قائم شد۔ بعد از آں دیگر بہادران نزدیک او رسیدند۔ دریں اثنا ہرکارہ ہا خبر رسانیدہ کہ کمک برائے قلعہ آمدہ ولشکر کہ پائین قلعہ بہ تفاوت یک کروہ افتادہ است آں را غارت وتاراج می نمایند۔ ازیں خبر وحشت اثر احوال مردم بسیار تنگ شد۔ نزدیک بود کہ قضیہ برعکس شود۔ میر نجف علی خاں برادر خورد خود میر حسن علی خاں را با یک صد مرد آزمودہ برائے تنبیہ مردم کمکی واستقلال لشکر تعین نمود و او بہ سرعت تمام رفتہ دمار از روزگار آں اشرار بر آوردہ لشکر را قائم نمود۔ دریں تردد شب شد۔ عجب شب تاریک بود کہ گویا قیامت در نظر در آمد۔ وعلاوہ آں باد و باران و رعد و برق بہ کمال شدت در کار خود مشغول بود۔ ایں شیر بیشہ شجاعت نظر بر لطف وعطائے بے نہایت کریم کارساز بے نیاز نمودہ نردبان ہا کہ ساختہ بود

از چہار طرف بہ دیوار قلعہ ملصق گردانیدہ اول خود بر نردبان پائے خود گزاشتہ بر فراز قلعہ برآمد۔ بعد از آں تمام مردمان و بہادر ہا شمشیر کشیدہ بر فصیل برآمدہ و در قلعہ در آمد نمودہ دمار از کار کفار نابکار برآوردہ نقارہ ہائے فتح و فیروزی بہ نوازش در آوردند۔ ایں فتح عظیم بہ روز یکشنبہ چہارم ذی الحجہ وقت دو پہر دست داد۔ ہماں وقت کلید ہائے طلا و نقرہ ساختہ و عرض داشت بہ قلم آوردہ بہ جناب نواب نظام الدولہ بہ دست شتر سوار جلد ارسال داشت۔ شتر سوار ایں خبر فتح بہ وقت یک پہر شب گزشتہ بہ نواب رسانید۔ ہماں لحظہ جشن عالی ترتیب دادہ حکم بہ نواختن نوبت و شادیانہ فرمودند۔ نام بہ نام اہالی و موالی را طلب داشتہ تا دو پہر شب تعریف شجاعت و بہادری و تدبیر و تردد میر نجف علی خاں می نمودند۔ خواص و عوام نذر ہا گزرانیدند۔ بہ وقت صبح نواب خلعت خاصہ و شمشیر و خطاب برائے میر نجف علی خاں فرستادند و آں قلعہ مفتوحہ را موسوم بہ نجف گڈھ گردانیدہ اجارہ آں لک روپیہ بود بہ میر نجف علی خاں بخشیدند۔ دریں اثنا میر مظفر نامی جمعدار اہل ولایت توران و باشندۂ سیالکوٹ بود و رفقائے خوب داشت بہ ملازمت نواب ممتاز گشتہ بہ عرض رسانید کہ در سرکار ہر قدر مغلیہ باشند تعیین فدوی نمایند تا از لشکر علیحدہ شدہ دمار از روزگار فرنگ برآرم۔ عرض او پسند خاطر افتاد و بہ بخشیان حکم صادر شد کہ در بخشی گری چہ قدر مغل ہا باشند نام آں ہا نوشتہ بہ آرید۔ سوائے مغل ہائے خاص برادری چناں چہ نوشتہ آوردند کہ دو ہزار و دو صد و بیست نفر بہ شمار آمد۔ چوں میر مظفر در اقوام خود عمدہ بود و سرداری

مغل ہا بہ او تفویض یافت و حکم شد کہ از لشکر جدا گشتہ بر فرنگیان یورش نمایند و ہر جا کہ فرنگی بہ یابند او را بہ قتل رسانند۔ او بہ موجب حکم رخصت حاصل نمودہ از لشکر ہشت کروہ متصل ترواڈی فرنگیان افتادہ بودند بر سر آں ہا تاختہ بسیارے از آں ہا بہ قتل رسانیدہ و اکثرے از رعب در تالاب غرق شدند۔ چناں چہ سرہائے آں ملاعین را بہ حضور نواب فرستادہ و او مورد تحسین و آفرین شدہ و بہ منصب پانصدی در رفقا بہ اضافہ سرفراز شدند۔ در خلال ایں احوال میر مظفر مذکور بہ عبادت گاہ بر سر فرنگیان تاختہ از قضا گولی تفنگ بر پیشانی او رسید۔ بہ ہماں گولی شربت شہادت چشید و فوج ہا ہمراہی او تمام منتشر گردید۔ و بہ ہمیں قسم ترک طہماسپ خاں بخشی توپ خانہ با فوج بر قلعہ کل کرچی فرنگیان رخصت گرفتہ بود حرب نمودہ۔ او نیز شہید شد و فوج ہمراہی او ہم پراگندہ و آوارہ گشتہ۔ سید امیر شاہ نامی رسالہ دار بر شیو گنجی و لشن گنجی تعین شدہ بود از و ہیچ تردد بہ عمل نہ آمدہ جاں بہ سلامت آورد و کار ہم سر انجام نہ یافت۔ دریں اثنا رایات عالیات نواب نظام الدولہ برائے تنبیہ اہل فرنگ و استخلاص قلعہ جنجی در حرکت آمد۔ چوں نزدیک قلعہ رسیدہ صفوف آراستہ مصالح و اسباب قلعہ گیری درست نمودہ بہ تفصیل ذیل متصل قلعہ فرود آمدند۔

منقلائے ہراول راجہ رام چندر پسر چندر سین پنج ہزار سوار و پیادہ و سر انجام دیگر و منقلائے دست راست جانوجی با چہار ہزار سوار و پیادہ و منقلائے دست چپ ہمت خاں وغیرہ افاغنہ حاکم کرنول و کڑپہ و سانور و منقلائے جنداول غلام مرتضیٰ خان وغیرہ

قلعه داران افواج هراول قول شاه نوازخان بخشیان و رساله داران همگی پنج هزار سوار
هراول دست راست پسر نایک و دیگر زمینداران آن نواح با پنج هزار سوار و ده هزار
پیاده هراولی دست چپ لچهمن راؤ کهنڈاکله و مرار راؤ وغیره با پنج هزار سوار و پیاده و
جزایل و توپ و رهکله وغیره دست چپ رحم الله خان و خواجه امان الله خان پسر
قسور جنگ و سرداران دیوراپاسے سری رنگ پتن وغیره با ده هزار سوار و پیاده و جزایل
و توپ و رهکله وغیره سر انجام بلتمش خان عالم و قاضی دائم وغیره با دو هزار سوار و دو هزار
پیاده و صف شکن خان و یعقوب خان و میر مقتدی خان وغیره با پنج هزار سوار در فوج
طرح قیام داشتند در قول عقب فیل نواب میرزا محمد خان بخشی و شاه بیگ خان
خان سامان و شیخ محمد سعید رساله دار و دیگر امرایان وغیره صف ها ترتیب داده با ده هزار
سوار مستعد شده بر قلعه چنجی توپ اندازی شروع شد از بس که باران گوله ها می بارید
کسے جرأت به پورش نمی نمود و از قلعه چنجی تیل پورنه کرده بود از آن جا قلعه
پهول چری دوازده کروه مذکور شد و سردار فرنگیان هر روز به کمک فوج خود رسد و
غله و سر انجام جنگ مثل باروت و جمعیت همراه مظفر خان گاردی که سرگروه گاردیان
بود می فرستاد و از پهول چری شبا شب در قلعه چنجی می آمد یک روزه در قلعه چنجی
مانده باز به پهول چری می رسید - این قسم جنگ تا ده روز در میان بود - به سبب
شدت نزول باران و کم یابی علف چارپایان مردم به تنگ آمده بودند و فرنگیان
ناکه ها را بند کرده رسد را آمدن نمی دادند قیمت حبوبات به مرتبه شد که در یک روپیه

آدم سیر نمی شد۔ از بازوئے قلعۂ جنجی و پیش لشکر دریائے چکراوتی در طغیانی بود و عبور نتوانست۔
فوج سرکار نمی توانستند کہ از آب عبور نمایند و آں طرف دریائے مذکور قلعۂ بیل پور برائے
آمدن مظفر خاں و کمک پھول چری میدان خالی بود و عقب قلعۂ جنجی پالہ اتوالم و پالہ کیر انجا
با جمعیت پنج ہزار پیادہ و دو ہزار سوار در مخالفت نواب کوشش بسیار داشت۔ در
عین پالہ او قلعہ کلول گڈہ بہ کمال استحکام کہ گزر پرندہ بہ آں تعذر داشت در تصرف او بود
و در میدان متصل آں بہ فاصلہ پنج کروہ قلعہ ایست و در کمال مضبوطی و استحکام واقع است۔
راہ قلعہ ترچناپلی از نزدیک آں می گزشت فرنگیان تھانہ خود قائم ساختہ بنجارہ ہا کہ رسد
بہ لشکر می رسانیدند آں ہا را مقتول می نمودند۔ از آں جا چہار کروہ بہ سمت راست
قلعہ تلنکور کہ آبادی خوب داشت در دست فرنگ قائم بود۔ ازاں جا بر دست چپ
قلعہ دیگر پنج کروہ بر سر کوہے بلند واقع است۔ سر بہ فلک ہفتم می شود۔ بہ وسعت
کسان فرنگ بود۔ غرض کہ لشکر نواب را مرکز وار نرغہ کردہ بودند۔ ایں خبر بہ نواب مفصل رسید
از استماع ایں اخبار سرداران صاحب فوج را حکم فرمود کہ از لشکر جدا شدہ تہیہ تسخیر
ایں قلاع نمایند۔ بہ سبب شدت بارش اما سے توفیق بیرون برآمدن نہ یافت۔
ازیں جہت نواب نظام الدولہ بہ میر نجف علی خاں کہ نزدیک قلعہ سلطنت گڈہ عرف نجف گڈہ
متوجہ مقام داشت حکم نوشت کہ سرداران حضور قدرت برآمدن از لشکر نہ دارند و
احوال بر لشکر تنگ است۔ باید کہ جرأت را کار فرمودہ نظر بر قوت فتاح قوی نمودہ
اول قلعہ را فتح نمودہ تھانہ خود در آں جا قائم سازند تا راہ رسد غلہ کشادہ شود و از

آں جا بہ بندوبست واحتیاط تمام سوار شدہ پالہ گیرا تو الم کہ با فرنگیان موافقت اختیار کردہ است تنبیہ نمایند و از آں جا بیل پور را محاصرہ نمودہ فتح کردہ تہانہ خود قائم سازند تا راہ کمک فرنگیان کہ از پھول چری می آیند مسدود شود۔ میر نجف علی خاں بہ مجرد رسیدن ایں حکم تکیہ بر فضل ایزد مستعان نمودہ نزدیک قلعہ کہ مکان مستحکم بود و دریا نزدیک واقع است بہ سبب طغیانی دریا عبور آں اشکال داشت خود بر اسپ سوار شدہ اسپ را شناور کردہ عبور نمودہ و میر محمد رضا خالو و میر نظر علی برادر خود را برائے عبور بنگاہ و بہیر بر کنار دریا گزاشت۔ و خود با معدودے چند پیادہ ہا و جزایل اندازان نزدیک قلعہ رسیدہ محاصرہ نمود۔ یک شلک توپ وغیرہ از قلعہ سر دادند۔ آخر تاب جنگ نہ آوردہ قلعہ را خالی گزاشتہ از راہ مخفی رو بہ گریز آوردند۔ در عرصۂ چہار گھڑی قلعہ عمدہ فتح شد تا بہ حدے کہ عقب ماندہ ہا را خبر فتح نہ رسید۔ میر نجف علی خاں تہانہ خود قائم نمودہ لشکر خود را ترتیب مناسب دادہ فرود آوردہ خود زیر درختے نشستہ خبر فتح قلعہ و نذر مبارک باد بہ جناب نواب می نوشت۔ دریں اثنا میر نظر علی برادر میر نجف علی خاں با بہیر و بنگاہ آمدہ ملحق شدند۔ چناں چہ خان عالی شان عرضی در جناب نواب می نوشت۔ مردم ایں فتح غیبی متعجب گشتہ بہ سیر قلعہ رفتند و از جنس پارچہ و غلہ وغیرہ مواشی کہ مملو بود تمام لشکر از غنیمت مستغنی شدند و بازاریان ہر قدر باربردار خالی داشتند از غلہ و جنس پر کردند۔ کمال رفاہ بہ حال لشکر میر نجف علی خاں راہ یافت و رسد و غلہ برائے عساکر نواب ہم جاری شد۔ دو صد سوار و چہار صد پیادہ و پنجاہ پلے اسپ و پنجاہ گاردی در آں قلعہ بہ طریق تہانہ

نگاہ داشت۔ یک روز مقام فرمود جشن ترتیب داد و فوج را با سرداران چند بر قلعہ ملور کہ
از آں جا پنج کروہ بود و برادر زادہ چند اصاحب در آں قیام داشت فرستاد و از آں جا تمام
مواشی قلعہ مذکور مع رعایائے قلعہ در لشکر آوردند۔ گاؤ و بز بہ قیمت چہار آنہ یعنی روپیہ را
چہار پنج راس کسے خریدنہ می نمود۔ چوں خاطر از آں قلعہ و از راہ رسد غلہ نواب راجمع شد
بہ موجب حکم برائے فتح پالہ اتوالم و قلعہ کلول گڈہ و تلنکور عزم مصمم نمود۔

گفتار در بیان فتح تلنکور و پالہ اتوالم و قلعہ کلول گڈہ چوں میر نجف علی خاں از
آں جا کوچ نمودہ بر پالہ اتوالم رسید پالہ گیر از آں جا از غرور فوج و ہجوم اشکار اشجار جنگلی کہ
ہوش آدمی از سر می برید غرور تمام داشت از دبدبہ فوج و نام سردار کہ در آں نواح
از مردی و مردانگی روئے دادہ بود ترساں و ہراساں شدہ وکیل خود را فرستادہ رجوع
آوردہ عرضی نوشت مضمونش ایں کہ تا حال بر سر من کسے آقا نہ بود کہ روبروئے او
جاں نثاری کنم۔ نام صاحب را بسیار شنیدہ ام۔ اگر بر سر من دست دارند و مرا در
نوکران و فدویان شمارند تردداتِ نمایاں بہ عمل می آرم۔ و ضیافت ہائے لائق ایشاں
فرستادہ۔ از مطالعہ عرضی و رجوع آوردن وکیل او مردم تعجب ہا کردند۔ میر نجف علی خاں
در جواب او نوشت کہ در صورت فدویت بہ صدق دل در رجوع آوردن عفو جرائم
او نمودہ رعایت ہا مد نظر داریم۔ بہتر ہمیں است کہ خود را بہ جناح استعجال بہ ملازمت
رسانیدہ خدمت گاری بجا آرد۔ بعد نوشتن خط وکیل او را خلعت فاخرہ دادہ رخصت
فرمود۔ او رفتہ حقیقت حال بہ پالہ گیر مذکور باز گفت۔ بہ مجرد رسیدن وکیل قسم و پیمان

درمیان آورده برائے ملازمت رسید۔ از آمدن او در لشکر میر نجف علی خاں تقویت
دوچنداں شد۔ دریں اثنا از قلعہ تلنگیر که از آں جا[۳] کروہ بود فرنگیان و گاردیان
در آں قیام داشتند۔ به مجرد شنیدن این خبر قلعه را خالی گزاشته فرار به فرار داده جاں بسلامت
بردند۔ ازیں خبر میر نجف علی خاں آگاه شده شکر و حمد فتاح حقیقی بجا آورده تهانه دو صد
سوار و پیاده بے اسپ در آں قلعه فرستاد۔ در آں جا هم جنس غله وغیره بود۔ مردم لشکر
رفته تا حتے المقدور برداشتند و لشکریان غنیمت معقول به دست آوردند۔ و میر نجف علی
خاں بازمیں دار پاله اتوالم پیغام نمود اگر در فدویت و جاں نثاری اراده تو درست است
قلعه کلول گڈه که به تصرف تست تهانه ما باشد و از قلعه جنجی فکر تسخیر نمائی او قبول نموده تهانه
خان عالی شان قائم نموده و تهانه خود هم داشت۔ به تدبیر تسخیر قلعه جنجی به عرض رسانید که
دیوار قلعه جنجی از طرف پاله اتوالم بسیار خورد است۔ نردبان بر فراز آں می رسد۔ اگر حکم
شود[۳] صد نردبان ها موافق فصیل تیار نمایند۔ فرنگیان ازیں سر حد غافل اند۔
در غفلت آں ها از نردبان ها بر فصیل سوار شده قتل فرنگیان به عمل باید آورد۔ خان عالی شان
حکم فرمودند که نردبان ها جلد مهیا سازند۔ دریں اثنا رحکم نواب رسید که چوں آں فدوی
بے نظیر اقامت دارند و قلعه بیل پور از لشکر فیروزی ته کروه فاصله دارد لیکن سرداران
فوج به سبب طغیانی دریائے چکرا اوتی نمی توانند رسید و مظفر خاں گاردی میدان را
خالی یافته هر روز تراز پهول چری به کمک جنجی می آید۔ قسمے تردد نمایند که قلعه بیل پور به دست
آید و تهانه سرکار در آں جا قائم شود۔ در صله وے ازیں خدمت ہائے پسندیده پنج محال

نرودادی وغیره که سی لاک روپیه جمع کامل و محاصل آن زیاده از تنخواه است عنایت فرمودیم باید که عمل خود جاری سازند. میر نجف علی خان به مجرد رسیدن حکم عمال را بر محالات متعلقه فرستاد و به طرف بیل پور کوچ کرده درین اثنا مظفر خان گاردی که با جمعیت خود از پهپول چری می آمد متصل بیل پور مقابل شده تا دو پهر جنگ به میان آمد. آخر تاب جنگ نیاورده منتشر و منهزم گشت و جائے پناه سوائے عبور دریائے چکرا وتی که هراول لشکر نواب بر لب آن دریا بودند اتفاقاً جانوجی نبال کر با فوج خود و امان الله خان با فوج سرکار برائے گشت و طلایه بر لب دریائے مذکور رسیده بودند مظفر خان را تنها یافته دستگیر کرده نزد نواب بردند. نواب حکم قید فرمودند و کیفیت دستگیر شدن او مفصل به خدمت نواب ظاهر گشت بسیار تحسین و آفرین به میر نجف علی خان نوشتند. خان مذکور بعد از دستگیر شدن او تهانه خود در بیل پور قائم نموده به طرف پاله اتوالم کوچ نمود. باران به شدت تمام می بارید و این واقعه به تاریخ بیست و دوم شهر ذی حجه وقوع یافت. در دو منزل به پاله اتوالم رسیده خبر تیاری نردبان ها گرفته قریب دو صد نردبان ها تیار شده بودند. چون قلم به این جا رسید حالات روئے داد را به سال دیگر انداخته و به احوال صادرات حضور و پاره حقیقت برهان الملک پرداختم.

اما احوال برهان الملک ابو المنصور خان بهادر صفدر جنگ با گروه افغانان

بے نام و ننگ به این نوع به وقوع پیوست که چون از برآمدن پادشاه که سال گذشته به قلم آمده بود مایوس گشت لاعلاج افواج را فراهم آورده از دار الخلافه شاه جهان آباد

بہ طمطراق کوچ نمود۔ بہ مرور ایام خود را بہ پورب رسانید و جاٹ را نیز باخود رفیق گردانیده
و افواج پورب را ہمراہ گرفتہ بہ مہم افاغنہ مقابل آں ہا گردید و در عین شدت باران
از طرفین بہ ترتیب سپاہ پرداختہ محاربہ عظیم بہ وقوع پیوست و بہ حصول فتح و ظفر شادیانہ
فتح و فیروزی از لشکر ابوالمنصور خاں بتاریخ ہجدہم شوال نواختہ شد و مردم غافل از آں
بودند کہ زمانہ شعبدہ باز در ہماں اوان شعبدہ بازی دیگر آورد۔ بعد از گریختن افغانان
و فرود آوردن زین ہائے اسپان ناگاہ افاغنہ عود نمودہ با بان و تبر زین و نیزہ مانند
بلائے ناگہاں بہ لشکر صفدر جنگ افتادند و چون جمعیت پراگندہ شدہ بود پائے استقامت
لشکر برہان الملک بہ لغزش درآمد۔ و دریں دار و گیر نصیر الدین حیدر خاں پسر خالہ وزیر
و اسحٰق خاں کشتہ شدند۔ ابوالمنصور خاں بہادر دریں وقت حفظ جان اولی دانستہ بر
فیل سوار شدہ راہ دار الخلافہ پیش گرفت و مغل ہا کہ ہمراہ وزیر بودند از راہ نمک
بہ حرامی دست از رفاقت برداشتہ دست بہ غارت خزانہ صفدر جنگ کشودند و
بہ اندک زمانے خزانہ رکاب و اسباب را چہ فوج خود و چہ فوج بیگانہ بہ تاراج بردند۔
تا رسیدن صفدر جنگ بہ دار الخلافہ قلیلے فوج خود را بہ سردار رسانیدند۔ دریں ضمن
خبر کشتہ شدن وزیر الممالک در دار الخلافہ شایع شد و بادشاہ چوکی بر سر دروازہ
شجاع الدولہ جلال الدین حیدر خاں بہادر جنگ پسر وزیر الممالک کہ نائب پدر وزارت
و خدمتی میر آتشی بود فرستادند و دشمنان کہ در انتظار فرصت بودند فرصت عظیم یافتہ
بہ بادشاہ نوع دیگر عرض نمودند۔ در اندک وقتے خبر سلامتی وزیر الممالک و متفق شدن

جاٹ و سپاه خود بش به عرض رسید۔ چوکی از سر دروازه شجاع الدوله برداشتند۔ پادشاه به این بهانه تمسک جستند که مبادا مخالفان دست درازی به محل وزیر نمایند از این جهت چوکی فرستاده شده بود۔ به سلامتی وزیر در ظاهر شادیانه ها نواختند و وزیر در تلافی سعی ها می نمود واقعه بعد از بردن پاره از خزانه و احمال و اثقال و توپ خانه وزیر الممالک پا از جاده خود پیش تر گذاشته هر چه از بدبختی و شقاوت بود بر سر ناموس سادات و مسلمانان به عمل آوردند۔ سوائے قلعه پراک واله آباد که به دست بقاء الله خان پسر رحمت خان بن میر خان که داماد میرزا محسن برادر وزیر الممالک بود به تصرف خود در آوردند به خرابی ملک اشتغال نمودند۔ و دقیقه بدبختی و شقاوت نبود که به عمل در آوردند و دو مرتبه با بقاء الله خان به جنگ پیش آمدند بقاء الله خان بهادر از راه شجاعت قلعه و خزانه و ناموس محافظت نموده به دفع آن قوم بدسرشت بهادرانه می کوشید۔ وزیر الممالک به جمع لشکر و سپاه پرداخت و ملهار راؤ و هول کر را از دکهن طلب داشت و هول کر با جمعیت عظیم حسب الطلب نواب صفدر جنگ روانه شد و خود را با فوج عظیم به ملازمت وزیر الممالک رسانید۔

و درین سال بعد رسیدن سید لشکر خان ابو الخیر خان به برهان پور آمد۔ در برهان پور خواجم قلی خان که صوبه دار برهان پور بود به ضبط و استقلال در کارها اشتغال داشت۔ اول خللے که واقع شد این است که ماناجی وشنکراجی که نائب سر دیس مکه چند پرگنه بود شش صد هفت صد سوار جمع نموده به اقواج برهان پور خیرگی و زبردستی می نمود۔ خواجم قلی خان بهادر برائے تنبیه و تادیب او عبد النظر بیگ خان بخشی

منصب داران را با محمد ناصر بخشی سایر خود ارسال داشت و فی مابین مقهوروالیشان قریب به قصبۂ شاہ پور محاربہ واقع شد و از سبب کمی آب و قلت سرانجام و حدت ہوا مردم در قلق و اضطراب بودند۔ و عبدالنظر خاں سعی وافر بجا آورد و بعضے از مردمان مقہور بہ زخم گولی و تیر واصل جہنم گشتند۔ و از لشکر اسلام جمعے از جوانان زخمی شدند۔ چناں میرزا بہادر پسر کفایت خاں را زخم گولی بر سر رسید و پسر سید معز الدین جمعدار نیز کشتہ شد۔ عاقبت مقہوران رو بہ فرار آوردہ میدان بہ دست اسلامیان افتاد۔ و شب درہماں جا دائرہ نمودند و صبح چوں کفرہ اد بہ وادی ادبار نہادند و سرداران اسلام بہ شہر معاودت نمودند۔

و بعد ازیں درمیان خواجم قلی خاں و احمد میر خاں برہم خوردگی واقع شد۔ سبب آں کہ چوں مقدمات نواب نظام الدولہ در اخذ قلعہ پھول چری بودند و مفسدان و فتنہ انگیزان کہ در انتظار ایں چنیں مقدمہ بودند خاطر نشان احمد میر خاں دیوان بہ قسمے دیگر می نمودند۔ لہذا حزم و ہوشیاری را کار فرمودہ بہ نگاہ داشت مردم بے اسپ و پیادہ ہائے برق انداز شروع نمود و بر خزانہ و دروازہ قلعہ ارک کہ خزانہ و توپ خانہ در آں جا بود و بہ خانہ خود بہ کمال مضبوطی پرداخت و از ہر طرف مردمان مضبوط نگاہ داشتہ و ہمیں نحو احتیاط می نمودند۔ چناں چہ روز عید اضحیٰ کہ ضابطہ است کہ برائے نماز می روند۔ چناں چہ موقوف بہ عمل آمدہ و برہم زدگی ہر دو خان عالی شان بہ نواب نظام الدولہ رسید۔ بہ نام ہر دو احکام صادر شد۔ و در سنہ ۱۱۶۴ھ بار نہ آمدیم بر سر ذکر آں کہ چوں میر نجف علی خاں دید کہ عشرۂ محرم الحرام نزدیک رسید۔ مکان صاف و پاک دیدہ مقام نمودہ مشغول تعزیہ

امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام گردید۔ در عین عشرہ فرنگیان از ہر چہار طرف ہنگامہ ہا برپا نمودند و یورش ہا کردند لیکن خان عالی شان از جائے خود حرکت نہ نمود۔ از تعزیہ عاشورا ء الفراغ یافت۔ خبر رسید کہ سہ صد و پنجاہ نردبان ہا تیار شدہ اند۔ بہ مجرد استماع ایں خبر مستعد شدہ بہ جناب نواب معروض داشت کہ ایں فکر نمودہ ام حضرت با فوج سوار شدہ بہ ظاہر قلعہ جنجی استادہ شوند تا فرنگیان بہ طرف حضرت مشغول باشند و ازیں طرف غافل شوند۔ فدوی دریں فرصت بر فصیل جنجی بر آمدہ ہمہ ملاعین را قتیل و اسیری سازد۔ تا دو روز در جواب آں انتظار کشید۔ آخر چناں استقرار یافت کہ فردا جواب عرضی بیاید یا نیاید کار خود باید ساخت۔ در خلال ایں احوال چہار گھڑی شب ماندہ آواز توپ ہا از لشکر نواب بہ گوش میر نجف علی خاں رسید معلوم نمودند کہ نواب بر ایں فریق بے توفیق یورش نمودہ باشند۔ بہ خبرداری خود و آرایش صفوف پرداخت۔ چوں صبح صادق روشنی خود ظاہر ساخت شتر سوار و ڈاک سوار را چہار طرف برائے خبر ارسال داشت۔ یک پہر روز بر آمدہ خبر رسید کہ لشکر نواب بسیار حال تباہ دارد۔ ازیں خبر وحشت اثر نہایت الم روئے نمود۔ خصوص بر احوال میر نجف علی خاں کہ دست گرفتہ نواب نظام الدولہ بود۔ و طلب سہ بندی سپاہ قریب ثہ لک روپیہ شدہ و علاوہ آں در دست فرنگیان بہ احاطہ در آمدہ۔

گفتار در بیان شہادت نواب نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ بہ تقدیر کردگار از دست ہمت خان افغان ملعون و بدکردار چون مظفر جنگ گاردی بہ قید آمدہ

حواله میرزا محمد خان بخشی شد او با مظفر خان گاردی سازش نموده با فرنگیان و کورند ور
سرگروه فرنگیان پیغام فرستاد که اگر افاغنه یعنی همت خان و عبدالنبی خان حاکم کرنول و
کرپه از آبا و اجداد نمک پرورده نواب آصف جاه اند۔ همت خان ملعون با نواب
نظام الدوله بسیار مربوط است و کمال بندگی دارد به طرف شما شود کار نواب را آخر
می سازیم۔ و رام داس پنڈت نامی متصدی سرکار نواب هدایت محی الدین خان
طرح موافقت انداخته شریک میرزا محمد خان وغیره شد۔ فرنگی از این خبر آگاه گشته
در دل خود بسیار هراس بهم رسانید که اگر این خبر انتشار یابد و نواب را چشم زخمے
به رسد عالمے را خراب خواهد ساخت۔ به افاغنه خط نوشت که شما با همه یک دل
شده نواب را از درمیان بردارید۔ و سعدالله خان را به جائے او به نشانید۔ هر چه
خزانه به دست آید تقسیم کرده خواهیم گرفت و هر چه شما خواهند خواست از ملک و
مال و املاک و هانیده خواهد شد۔ افاغنه تدابیر مذکور را باعث عروج خود تصور نموده
مردم را به این کار مخفی دعوت کردند۔ میرزا محمد خان بخشی سایره جا فوجی بنال کرو شیخ
محمد سعید نارتولیه رساله دار و شاه بیگ خان و رام داس پنڈت و شجاعت خان
جمعدار قدیمی و رائے لشن داس وغیره یک دل گشته با خود هم عهد و پیمان شدند
و در قتل نواب هم داستان شده محضر ساختند۔ بعضے می گویند که محمد انور خان هم در این
مصلحت شریک بود۔ به هر حال نمک به حرامان یک دل شده فرنگیان را اشاره کردند
که شما فلان وقت بیایند تا نواب را مقتول سازیم۔ چنان چه فرنگیان به تاریخ سیزدهم

محرم الحرام غلغلهٔ آمد آمد خود برپا نمودند و همه غادران به عرض رسانیدند که مسموع شد
که فرنگیان امشب عزم شب خون دارند. چنان چه تمام شب خبرداری و تیاری ماند.
آخر صبح شد. تمام روز هیچ کس ازاں ماجرا حرفے بر زبان نه آوردند. چوں شب شد
باز همان غلغله شروع کردند. دریں اثناء کسے از مفتریان و نمک به حرامان به عرض رسانیدند
که شاه نواز خاں در همراهی است. با فرنگیان ساخت دارد. نواب نظام الدوله باوجود
کمال اعتبارے که بر شاه نواز خاں داشت وقت شب نزد خود طلب داشت و فرمود که
شما امشب به خدمت حاضر باشید. شاه نواز خاں به موجب حکم شب بر مکان خودش
که همراه وے بود میر جلال الدین خاں بخشی و مصطفے خاں خویش مشهور خاں و جهان یار خاں
خویش دوم او را قائم کرده خود به خدمت نواب حاضر ماند. چوں نصف شب شد
باز به دستور دو سه شب خبر آمد آمد اهل فرنگ اشتهار یافت. از آں جا که دو شب
ایں خبر غلط شده بود هیچ کس باور نه نمود. به خبرداری و تیاری نه پرداخت. آں روز
قرارداد و مقرر شده که امشب البته بیایند. لهذا همه نمک به حرامان به عرض رسانیدند
که سه شب متواتر بریں قسم حرکات لغو به عمل آمد. مردم لشکر استهزا و ریش خندی نمایند.
ازیں سخنان نواب اصلاً به خبرداری متوجه نه شدند. راجه رام چند که از همراه وے
پیشتر به طریق منقلا بود حرکت فرنگیان در آمد و شد مردم افاغنه و جانوجی وغیره در گرده
آں ها معاینه نموده همان وقت مفصل معروض داشت. نواب برائے استفسار ایں خبر
چوب دار پیش جانوجی فرستاده و جانوجی معروض داشت که در رکاب حضرت دو لک سوار

مثل فدوی ہزارہا جمع اند۔ اول ہر چہ بہ ما خواہد گزشت بعد ازآں بر لشکر حضرت خواہد رسید۔ رام چندر ہنوز طفل است۔ او چہ دیدہ است۔ اخبار باطل و واہی فرستادہ۔ در لشکر مردم ریش خندی نمایند۔ حضرت بہ آرام تمام بے فکر باشند۔ ازیں سخنان خاطر نواب اندک جمع شدہ۔ وقت یک پہر شب باقی ماند و طعام خاصہ طلبید۔ برائے نماز شب کہ گاہے ناغہ نہ بود برخاست۔ ہمہ سرداران بے ایمان در دیوان خانہ حاضر بودند۔ نواب از مکان ضرور بعد قضائے حاجت برآمدہ بہ چوکی نشستہ وضوی نمود۔ پنج گھڑی شب باقی ماندہ۔ یک مرتبہ آواز توپ ہا از طرف جانوجی مرہٹہ و افاغنہ ملاعنہ شروع شد و ہنگامۂ عظیم بر احوال لشکریان طاری گشت۔ امرایان نمک بہ حرام بہ نواب عرض می نمودند کہ در فیل خانۂ سرکار یک فیل مست شدہ است۔ بر مردم ہنگامہ می نماید۔ نواب ایں معنی را قبول نہ کردہ سواری خاص طلبید۔ تا کہ سواری حاضر شود فرنگیان اندرون لشکر توپ ہا زدہ آمدند و توپ خانۂ سرکار کہ تعین نا سرداران بود اکثر فرنگیان بر سر توپ ہا قائم نمودہ گولہ ہا بر خیمہ نواب سر می دادند۔ غرض کہ از چہار طرف بازار عداوت قائم شد۔ بہ مجرد رسیدن فیل سواری نواب بے سرانجام سلاح سوار شدہ مستعد گشت۔ قریب سہ ہزار سوار در رکاب افغان و خیزاں حاضر شدند۔ چوں مقامات زیادہ شدہ بود ہمہ مردمان نزدیک خیمہ ہائے خود چاہ ہا و چشمہ ہائے آب کندہ بودند۔ در تاریکی شب کسے را خیال آں نہ ماند۔ ہزاراں سوار در چاہ افتادند۔ در خواصی نواب نظام الدولہ فتح الدین علی خاں عرض بیگی نشستہ بود۔ نواب فیل را جلد کردہ درمیان فرنگیان انداخت

و اکثر فرنگیان را بہ قتل رسانید۔ آں ہا منہزم شدہ بر خیمہ ہائے نواب شلک بندوق ہا و توپ ہا ریختند۔ و از عقب لشکر ہم چہار ہزار گاردی و ہزار فرنگی آمدہ دست بہ غارت کشودند۔ بہ موجب اشارہ منافقان ہمہ جا ملوث شدند۔ نواب نظام الدولہ دیدند کہ دریں وقت کسے رفیق نمی شود۔ تمام سرداران برگشتہ اند۔ بر ہمت خاں افغان رعایت ہا نمودہ ایم و او را برادر خود خواندہ ایم و از قید خلاص نمودہ احسان ہا کردہ ایم و او جرأت دارد شاید بہ کمک اقدام خواہد نمود۔ جنگ کناں بہ طرف ہمت خاں شقی آمدند۔ دریں اثنا اکثر مردم کہ در آں وقت رفیق نواب شدہ بودند از ضرب گولہ توپ و گولی بندوق شہید شدند۔ تا بہ حدے کہ جنگ عظیم واقع شد۔ زنجیر فیل از گولہ ہائے توپ راہ فنا گرفتہ و قریب دو ہزار سوار مع اسپ افتادند۔ نواب بہ ہزار محنت و سعی خود را تا بہ ہمت خاں شقی رسانیدہ چوں نگاہ نواب بر ہمت خاں ملعون افتاد ملاحظہ نمودہ کہ ہمہ افاغنہ بر افیال خود ہا مستعد با فوج استادہ اند۔ نواب مظلوم بہ آواز بلند گفتند کہ اے برادر من ہمت خاں ہماں ایں وقت کمک و ہمت است۔ آں شقی الاشقیا بہ سلام و مجرا متوجہ نہ شد۔ نواب دست خود را بر سر گزاشتہ باز بہ ہمیں قسم مجدداً فرمود۔ آں مردود ملعون نزدیک فیل نواب خود را رسانید۔ عبد النبی خاں و پسر عبد المجید خاں ہمہ با او متفق شدہ نزدیک فیل نواب آمدہ دیدند کہ در آں وقت ہمراہ نواب کسے از رفقا باقی نہ ماندہ۔ شیر بچہ کہ بر فیل خود داشت سینۂ نواب را ہدف ساختہ سر داد۔

به مجرد رسیدن گولی نواب مظلوم جاں به حق تسلیم نمود۔ و فتح الدین علی خاں پا بر سر و سینهٔ نواب گزاشته از فیل جهد کرده خود را پائین انداخت ۔ درآں حالت افغانان اورا نیز یک شمشیر بر سر زدند۔ زخمی شده بر خاک افتاد۔ لیکن زنده ماند۔ و درآں مکان حاجی سبحانی قوال از اولاد تان سین که داروغه نقارخانه نواب بود کشته شده ۔ میرزا محمد خاں بخشی سایر با وصف موافقت افاغنه و فرنگیان خود را از فیل افگنده رو به هزیمت نهاد۔ و در چنیں حالت یک سپاهی از ملازمان نواب نزدیک او استاده بود۔ گفت که تو بخشی سایر باشی و نوبت نواب به ایں حالت رسید و تو می گریزی ۔ ایں بگفت و یک شمشیر بر سر او زد که نرمه گوش او بریده شد۔ باوصف آں او گریخت ۔ محمد انور خاں با سواری هائے محل و صلابت جنگ بهادر و اسد جنگ بهادر و بسالت جنگ بهادر همه صاحب زاده ها گریخته در لشکر راجه رام چندر که با هفت هزار سوار قائم استاده بود رفته پناه گرفت ۔ و او استقبال نموده ایں ها را در قلب لشکر خود نگاه داشته دیگر رساله داران و بخشیان بعضے ها گریخته رفتند و بعضے زخمی شده افتادند۔ محمد ماه که نصیب یار خاں شده و بعد از آں ظفر یار خاں مخاطب گشته بود از گولی بندوق افتاده بعد از چند روز جان خود را نثار نواب شهید نمود۔ سید دایم را یک گوله توپ از دور رسیده چنداں زخم کاری نه رسیده۔ لیکن در گریختن جان خود را باخت۔ حیدر یار خاں و ابوالفخر خاں هماں وقت رفیق نواب سعدالله خاں بهادر شدند۔ افاغنه ایں قسم جرأت کرده به جائے خود در کمال تحیر و خوف بودند که شاید فوج نواب

از ناگردد۔ امرا فرصت یافتہ فوج را مقابلہ ناکنند۔ خود را مرد میدان ایں امر نہ دیدہ جلد فیل نواب سعداللہ خاں را کہ مقید بود پیش آوردہ بر فیل نواب شہید نشاندہ نوبت نواختہ سر نواب شہید را از تن جدا ساختند۔ دریں اثنا چاند خاں فیل بان جرأت نمودہ یک افغان را کہ برائے بریدن سر نواب آمدہ بود بہ شمشیر قتل ساخت۔ افاغنہ دیگر آں دلاور را نیز کشتہ و سر نواب مظلوم را بر سنان نیزہ کردہ برداشتہ گردانیدند۔ خان عالم و شیخ علی جنیدی با فوج ہائے خود برائے تلاش نواب می آمدند۔ چوں سر مبارک را بر نیزہ دیدند پس پا شدہ گریختند۔ دریں اثنا صبح شد و آں روز چہار شنبہ شانزدہم محرم بود۔ تمام نمک بہ حراماں باہم عہد و پیمان نمودہ بودند۔ رام داس پنڈت را دیوان مظفر جنگ قرار دادہ نذر و مبارک باد دادند۔ ہمہ ملاعین با شاہ نواز خاں عداوت قلبی داشتند۔ خان مذکور از فیل فرود آمدہ پا پیادہ شدہ خواست کہ خود را مخفی سازد۔ دریں ضمن چند جمعداراں با مردار ہائے خود از دور بہ دیدند۔ آمدہ دست گیر نمودند کہ تو دیوان و مدار المہام کل باشی و احوال آقا بہ ایں نوبت رسید تو گریختہ می روی۔ بہ آں سر استادہ شو۔ ما بہ افاغنہ و فرنگیان و ہدایت محی الدین خاں جنگ می اندازیم۔ شاہ نواز خاں دید کہ ایں ہا نہ می گزارند و مرد میدان ایں ہمہ ملاعنہ نہ خواہند شد۔ بہ آں ہا گفت کہ شما ہا ہمہ متفق شوید۔ ایں جانب ہمیں جا می نشینم۔ چہار پنج سوار نزد من نگاہ دارید۔ تا یک پہر من ایں جا حاضرم۔ آں ہا برائے جمع نمودن از ایشاں جدا شدند۔ پنج سوار نزد شاہ نواز خاں گزاشتہ گرد آوری سواران می نمودند۔ خان مذکور پا پیادہ با دو خدمت گار بہ دست پنج سوار گرفتار شدہ نشستہ۔

دریں اثنا میر محب علی برادر حقیقی میر نجف علی خاں کہ بخشی خاصہ برداران نواب نظام الدولہ
بود بہ تلاش شاہ نواز خاں می گشت۔ درآں جا بہ ایں حالت یافتہ۔ بہ مجرد رسیدن
آں جا شاہ نواز خاں را از دست آں ہا خلاص کردہ بر اسپ خود سوار نمودہ خود پا پیادہ
شدہ بہ ارادہ ایں کہ شاہ نواز خاں را در لشکر میر نجف علی خاں رساند اسپ را جلد کردہ
با چہار پنج خدمت گار خود روانہ شد۔ در اثنائے راہ داور بخش محمد داروغہ خوش نوخانہ
رفیق شد میر محب علی یک اسپ سپاہی کہ گریختہ می رفت کشیدہ گرفتہ خود برآں
سوار شد۔ تا نزدیک قلعہ چپٹ پٹ کہ قلعہ دار آں جا میر اسد بود رسید۔ از آں جا کہ
شاہ نواز خاں را چوں رابطہ سواری نہ بود بسیار ماندہ شدہ طاقت یک قدم پیش رفتن
نہ داشت متصل قلعہ تالاب بود۔ بر لب آں فرود آمد۔ میر اسد مذکور ہم پیش از آں
چہار گھڑی از لشکر نواب گریختہ در چپٹ پٹ آمدہ بود۔ خبر شاہ نواز خاں شنیدہ
خود بیرون قلعہ آمدہ آشنائی خود را اظہار نمودہ تملق بسیار کرد و شاہ نواز خاں و میر
محب علی را در قلعہ خود درآوردہ ضیافت نمودہ با خود نگاہ داشت۔ غرض کہ در لشکر
تا بیست کروہ گرد و نواح عجب تہلکہ عظیم روئے نمود کہ عالمے غریق بحر فنا گشتند و
در لشکر افاغنہ و گاردیاں تا سہ (۳) روز مردم را غارت می نمودند و قتال بہ میان بود۔

ذکر جلوس نواب سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ بر مسند امارت
و بہ زودی زوال دولتش بہ کمال آہ و حسرت و قضایائے کہ روئے
داد بہ حکم خالق العباد چوں مظفر جنگ بر مسند حکومت امارت نشست افاغنہ و

فرنگیان چوکی بہ چوکی نزد او حاضری بودند۔ در جمیع وجوہ اختیار خود داشتند ومظفر جنگ را اختیار در کار و بار نہ ساختند۔ فرنگیان بہ طرف خود می کشیدند و افاغنہ سوئے خود تمنا داشتند۔ تا یک ماہ ہمیں قسم گزشت۔ آخر کورند و سرگردہ فرنگیان مظفر جنگ و افاغنہ و عمدہ ہائے لشکر را در پھول چری طلب داشتہ خود درمیان آمدہ مقدمہ را فیصل کردہ۔ افاغنہ را ملک ادہونی و رایچور و بیجاپور وغیرہ دہانیدہ و خود در عوض این ہمہ سعی و اعانت و خسارت تمام بنادر مثل چیناپٹن و دیوناپٹن و پھول چری و راج بندری و محمود بندر و گوا بندر وغیرہ بہ نام خود بہ دستخط رسانید۔ و چند انوابتہ را ملک ارکاٹ و ترچناپلی و مدہرا و ترناویلی و تنجی و چین جادر وغیرہ تا بانع ادم دستخط کردہ گرفت بہ اجارہ بیست و دو لاک روپیہ سالیانہ۔ و فرنگی کہ مبلغ یک کرور و چند لاک روپیہ کہ بہ مظفر جنگ قرض دادہ بود در عوض آں تا چہار پنج سال زر اجارہ ارکاٹ وغیرہ در تصرف خود داشت۔ از چند انوابتہ تمسک نویسانیدہ گرفت۔ وآں چہ خزانہ نواب شہید و اسباب و جواہر وغیرہ اثاثہ در رکاب بود۔ بہ موجب قرارداد باہم تقسیم کردہ گرفتند۔ و رام داس پنڈت را راجہ رام داس پنڈت خطاب دادہ اختیار دیوانی بہ او سپردند۔ و مردم کہ متفرق شدہ رفتہ بودند آں ہا را قول فرستادہ طلب داشت و تقسیم تعلقات حضور نمود۔ فرنگی ہر روز ضیافت بہ عنوان تازہ می نمود چنان چہ آتش بازی لنکا بہ امید این کہ با نواب نظام الدولہ اتفاق خواہد شد و نواب در پھول چری خواہد آمد و ملاحظہ خواہد فرمود بہ تکلف تمام در (۳) ماہ ساختہ بود۔

تفصیل آں موجب تطویل کلام است۔ غرض در دنیا ہیچ آتش بازی نہ ماندہ بود کہ در آں نہ بود۔ از توپ وبان وچرخی وگل ریز ومہتاب وبنگلہ ہا ونشیمن ہا وخانہ آراستہ۔ ایں ہمہ از زمین زیادہ از یک گز بلند شدہ بود۔ مظفر جنگ در حویلی نشستہ بود۔ از آں جا یک جانور مثل میمون از آتش بازی ساختہ بودند۔ ان را از دست خود آتش داد۔ وآں جانور بہ مجرد آتش دادن از آن جا برجستہ در لنکا آمدہ یک یک ساکان و بنگلہ وغیرہ را از آتش بازی روشن می کرد۔ غرض تماشائے بود عجیب وغریب کہ دیدہ وشنیدہ نہ شدہ بود۔ چوں مظفر جنگ ایں تماشہ ہا را ملاحظہ فرمودہ بہ عیش وطرب مشغول شد ولاش نواب نظام الدولہ در قتل گاہ بود۔ لچہ ہائے لشکر تابوت را تیار ساختہ بر سر خود گرفتہ از لشکر بہ عزم خجستہ بنیاد رواں شدند۔ محمد انور نامی قوال کہ پدر وپسر او در سرکار نواب نظام الدولہ نوکر بودند۔ او نیز بہ کمال سرفرازی رسیدہ بود۔ چنان چہ او را سہ[۳] صد سوار ہمراہ دادہ برگڑھی فرستادہ بودند او داد شجاعت دادہ۔ خبر شہادت نواب را مسموع نمود۔ واز آں جا در راہ تابوت نواب را دیدہ تکلف وتجمل نمودہ بار فقائے چند تابوت را بہ خجستہ بنیاد رسانید۔ تابوت نواب شہید در ہر دو جے کہ نزول می نمود بلکہ در اثنائے منزل ہر جا کہ تابوت را برائے وقفہ استادہ می کردند وخون از تکلوئے نواب می چکید آں جا آستانہ ہا ساختہ نقارہ ہا وبیرق ہا نصب می کردند وفاتحہ می خواندند۔ چنان چہ ایں رسم ہمہ جا شہرت یافتہ۔ لاشں را در روضۂ منورہ کہ از خجستہ بنیاد فاصلہ ہشت کروہ دارد دفن کردند۔

چنان چہ نواب آصف جاہ راہم در آں جا دفن کردہ بودند۔ نزدیک آں مدفون نمودہ عالمے برائے فاتحہ می روند و نذر و نیاز می برند و مقصود و مراد حاصل می شود۔

گفتار در بیان بعضے از وقایع کہ بعد از برآمدن پھول چری گزشت

چوں نواب مظفر جنگ از سیر و تماشائے پھول چری الفراغ حاصل نمودہ با فرنگی عہد و پیمان درمیان آوردہ تمام بنا در سپرد او فرمود فرنگی از پھول چری دہ ہزار گاردی دہ ہزار فرنگی و یک صد و پنجاہ ضرب توپ بہ کمک مظفر جنگ تعین نمود۔ اصلی گاردی قدیم قدرے از پھول چری قریب دو[3] ہزار برآمدند۔ باقی سائیسان لشکر برائے درآمد بہ ایں حد رسید کہ سائیس و خدمت گاران کہ شریک آں ہا شدہ درآں گروہ گروہا ساختند مثل یک جمعدار صد نفر ازیں قبیل قرار یافت۔ یک نفر را صوبہ دار کردند۔ ہمراہ آں چہار سردار دیگر سارجنٹ و کورپورل و صوبہ دار و سپاہی۔ چناں چہ در ماہہ سپاہی پانزدہ روپیہ و کورپورل فی نفر سی روپیہ و سارجنٹ فی نفر شصت روپیہ و الفیر فی نفر صد روپیہ و صوبہ دار فی نفر پانصد روپیہ۔ ہر چہار پنج صوبہ دار یک سردار دیگر مقرر کردہ نام آں را کمنداں گزاشتہ در ماہہ آں ہزار روپیہ۔ بعضے را ہزار و پانصد روپیہ مقرر کردند۔ دریں در ماہہ یک دامے فرد گزاشت نہ می کردند۔ از خزانہ ماہ بہ ماہ نقد می گرفتند۔ و فرنگیان ہم بہ ہمیں نام صف ہا ساختند مضاعف آں مواجب خود ہا قرار دادہ زر را از خزانہ می گرفتند۔ ایں فوج را دو سردار از طرف کورند و مقرر شد۔ سر گروہ آں موسے بوسی نام فرنگی و سر گروہ گاردیان

مظفرخان گاردی که هفت روپیه راپیاده بود آں را هفت هزاری منصب وماهی ومراتب داده اکثر فرنگیان را هفت هزاری منصب وماهی ومراتب دادند۔ افیال سرکار را بر هر سردار فرنگی گاردی تقسیم نمود۔ قریب پنجاه فیل تقسیم شد۔ واکثر جواهر بیش قیمت به فرنگیان دادند۔ چوں فرنگیان بر خانه او مسلط شدند در گرد خیمه هائے مظفر جنگ چوکی فرنگیان بود وسواری او در میان فرنگیان می رفت۔ در دیوان خانه وخلوت خانه که پنج هزاری وچهار هزاری محتاج پروانگی بودند ومسند نواب آصف جاه که همه عمده ها ادب می نمودند در آں جا فرنگیان شراب زهرمار نموده مجلس می ساختند۔ در تمام لشکر عجب خرابات خانه رواج یافته که گویا تمام لشکر نصاریٰ شد۔ مثل بمثل خوک ها گله گله بسته بودند وزنان فاحشه خود را آراسته در بازار می نشستند اختیار تمام لشکر به دست نصاریٰ بود۔ چنانچه هر کس که به طرف آں ها نگاه می کرد همان وقت روحش را از قالب تن جدا می ساختند وکسے را قدرت آں نه بود که خون ناحق را استفسار نماید۔ ایں قسم لشکر ضلالت اثر وانبوه پراندوه ترتیب داد پنج شش کروه از پھول چری خیمه گاه شد۔ برائے ایں همه اخراجات زر در خزانه نه بود۔ سردار فرنگی یعنی کورند دریک کرور روپیه از خانه خود قرض داد ودر عوض آں اکثر جواهر ستبر به قیمت سهل گرفت وباقی را تمسک نویسانیده به دست خود در آورد ودر عوض آں ملک ارکاٹ که به چندا نوایته داده بودند به عوض آں بیست لک روپیه مقرر شده بود تا سه[۳] سال در تصرف خود داشت۔ چوں ایں قسم قرار در میان آمد افاغنه

از مظفر جنگ گلہ مند شدند کہ ما ایں ہمہ کار عمدہ سر انجام کردیم۔ مارا چہ دادہ اید۔ مظفر جنگ استمالت افاغنہ را بر فرنگی موقوف داشتہ ہمہ آں قوم را در پھول چری فرستاد۔ کپتان پھول چری آں ہا را بہ سلوک بسیار راضی ساختہ ملک ادھونی و راچوٗر و بیجاپور تا سری رنگ پٹن بنام آں ہا مقرر کردہ لیکن افاغنہ از دل راضی نہ شدند۔ بہ خیال دیگر پرداختند۔ چوں استمالت ہمہ کس بہ ظاہر و باطن حسب دل خواہ آں ہا فیصل شد۔ میر نجف علی خاں بالشکر در نواح قلعہ نجف گڈھ و ترنامل بہ ملک گیری و نگاہ داشت سپاہ جہت خون نواب شہید مشغول بود و شاہ نواز خاں در قلعہ چیٹ پٹ قیام داشت و میر محب علی برادر میر نجف علی خاں ہم ہمراہ شاہ نواز خاں بود۔ میر نجف علی خاں ایں خبر شنیدہ بر آشفت و لشکر کشیدہ بر قلعہ چیٹ پٹ آمد تا شاہ نواز خاں و میر محب علی را از آں جا خلاص نماید۔ چوں نزدیک قلعہ چیٹ پٹ رسید قلعہ دار آں جا کہ میر اسد بود او خبر آمد آمد میر نجف علی خاں شنیدہ سراسیمہ شد۔ میر محب علی را از قلعہ بیروں کرد و بہ میر نجف علی خاں نوشت کہ آمدن با ایں ہنگامہ چہ وجہ داشتہ باشد۔ مخلص از مدتے اخلاص دارد۔ در عالم اخلاص چہ سبب خواہد بود۔ میر نجف علی خاں در جواب نوشت کہ شاہ نواز خاں مربی و میر محب علی برادر ایں جانب را چرا در قلعہ نگاہ داشتہ۔ ہر چند او عذرہا در پیش آورد اما در پیش نہ رفت۔ بر جنگ قرار یافتہ۔ آخر الامر سراسیمہ گشتہ مخفی دہ ہزار روپیہ بہ طریق نذر فرستاد و بہ ظاہر شقہ بہ دست خط شاہ نواز خاں ارسال داشت۔ نوشتہ بودند کہ من بہ خوشی تمام دریں جا سکونت

ورزیده ام و با قلعه دار ناخوشی و سوء المزاجی نیست۔ مشورت این است که شما نزد
نواب مظفر جنگ به روید تا طلب سپاه که از ایشان گرفته آید برائے ما هم بهتر است۔
با وصف این همه مراتب در نواحی قلعه چیٹ پٹ[۳] مقام کرده۔ درین اثنا ء
بهایت نامه نواب مظفر جنگ که به کمال مهربانی رسیده مضمون این که چنال
اتفاق افتاد که نواب نظام الدوله شهید شهادت یافتند۔ از خواهش حق چاره نیست۔
الحال صبر و شکیبائی را کار فرموده خود را با فوج در حضور به رسانند۔ زیاده از نواب
شهید عنایات بر احوال شما خواهد شد۔ میر نجف علی خاں عنایت نامه را ملاحظه نموده
در جواب نوشت که آمدن بنده در حضور به چهار شرط می شود۔ اول این که طلب سپاه
که به موجب حکم نواب شهید نگاه داشت نموده ام از سرکار دام دام مرحمت شود۔
دوم آں که افاغنه که قتال نواب شهید اند گاهے در دربار یا در سواری مقابل من
نه شوند و الا شمشیر به میان خواهد آمد۔ سیوم آں که مکان من بیرون لشکر به تفاوت یک کروه
باشد۔ چهارم آں که هرگاه به دربار به آیم رفقائے خود تا پنجاه کس همراه به آیند۔
نواب مظفر جنگ این همه مراتب را قبول فرموده باز عنایت نامه نوشت و رام داس
پنڈت را درمیان آورده۔ او هم به تعلق تمام خطے نوشت۔ میر نجف علی خاں بر نوشته
آں ها عمل نموده به طرف پھول چری کوچ نمود۔ چوں خان مذکور بر قتل گاه نواب
شهید رسید از سبب تفقدات و مهربانی هائے او عجب حالتے گزشت که از گریه و زاری
و بے قراری بے هوش شد و عالمے کشته افتاده بودند۔ به هر تقدیر از آں جا کوچ

نمودہ بردہ گروہ لشکر نواب شہید کہ مظفر جنگ درآں جا گزاشتہ بہ پھول چیری رفتہ بود ملحق شد۔ عجیب احوال مردم عمدہ و جزو کل و سپاہ معائنہ نمود کہ جائے عبرت بود۔ تاب فرود آمدن در لشکر نہ آوردہ۔ بہ تفاوت یک کروہ فرود آمد۔ جمیع امرا و جبرہ برائے ملاقات آمدند۔ و از راہ خجالت گریہ و زاری آغاز کردہ سرگزشت خود ہا بیان نمودند۔ میر نجف علی خاں ہمہ را دلاسا و دل بری نمودہ اکثر مردم از لشکر کوچ کردہ در لشکر خان عالی شان آمدند۔ و میر نجف علی خاں از آں جا لشکر خود را گزاشتہ برائے ملازمت مظفر جنگ آمدہ مستفیض گشت۔ مظفر جنگ عنایات بسیار بہ حال او فرمود و شروطے کہ بہ میان آوردہ بود بجا آورد۔ میر نجف علی خاں ذکر شاہ نواز خاں را درمیان آوردہ مظفر جنگ را اشتیاق ساخت۔ چناں چہ عنایت نامہ جات بہ تواتر ارسال داشت و قول و عہد بہ میان آورد و بعد از آں شاہ نواز خاں از چٹ پٹ کوچ کردہ برائے ملازمت نواب آمدہ۔ چوں نزدیک لشکر رسید پسر منہور خاں بہادر و میر نجف علی خاں و رام داس پنڈت با فوج ہائے خود برائے استقبال رفتہ آوردہ ملازمت کنانیدند۔ مظفر جنگ در اول ملازمت پنج ہزاری منصب و خطاب روح اللہ خاں عطا فرمود و بسیار احترام نمود۔ وقت رخصت کردن تا در خیمہ خود فرود آمد۔ در اثنائے راہ بعضے لچہ ہائے لشکر از زبان خود کلمات ناشائستہ در حق شاہ نواز خاں می گفتند۔ میر نجف علی خاں کہ با فوج خود ہمراہ بود ہمہ را تہدید و اقعی نمودہ شاہ نواز خاں را بخیمہ داخل نمود۔ بعد ملاقات مظفر جنگ نوشتہ گورنر و رد کپتان پھول چیری رسید کہ

شاہ نواز خاں را برائے ملاقات ما بہ پھول چری بہ فرلیسند۔ از آں جا کہ افاغنہ ہمہ در پھول چری نزد فرنگی بودند و فرنگی ہم وسواس داشت با میر نجف علی خاں مشورت نمود۔ میر نجف علی خاں مصلحت ملاقات دادہ خود نیز رفاقت قبول نمودہ با مردم قلیل دلیر جنگ آزمودہ و کار کردہ ہمہ را مسلح نمودہ بالائے سلاح جامہ ہا پوشانیدہ تا بہ وقت کار بہ کار آید ہم راہ گرفتند۔ چوں داخل پھول چری شدند با فرنگی ملاقات اتفاق افتاد در آں وقت چندا نوایتہ و ہمت خاں ملعون شقی ہم بود۔ شاہ نواز خاں با فرنگی وغیرہ معانقہ نمودہ نشست و میر نجف علی خاں با فرنگی معانقہ نمود و با ہمت خاں شقی متوجہ نہ شد۔ بعد دیرے چندا محرک شد۔ چوں ہم کفو بود۔ بہ موجب خواہش او معانقہ نمود۔ دریں اثنا ہمت خان شقاوت نشان از میر نجف علی خاں پرسید کہ نزد صاحب فوج گاردی چہ مقدار است۔ خان مذکور فرمود کہ ہر قدر باید موجود است۔ درہمیں جواب و سوال شاہ نواز خاں دانست کہ درمیان ہر دو شروع پرخاش می شود۔ میر نجف علی خاں را بہ سخنان دیگر مشغول ساخت۔ بعد از آں با فرنگی قول و عہد بہ میان آمد۔ تا دو گھڑی جلسہ بود۔ بعد مجلس برخاست۔ برائے بودن شاہ نواز خاں یک حویلی دادہ ضیافت بہ تکلف فرستاد۔ وقت شام گفتہ فرستاد کہ مجلس رقص است۔ برائے تماشا بیایند۔ چنان چہ بہ اتفاق رفتند۔ عجب رقصے بود کہ کسے ایں قسم نہ دیدہ باشد۔ از چہار گھڑی شب گزشتہ مجلس آراستہ شراب و کباب درمیان آمد۔ ذکور و اناث باہم شراب خواری کردہ چوں بدمست شدند یک یک عورت و یک یک مرد فرنگی جوڑہ جوڑہ باہم بہ رقص آمدند۔

ہر گاہ ماندہ می شدند دیگراں نیز بہ ہمیں نہج برمی خاستند و رقص می کردند تا نوبت بہ کورندور رسید۔ دختر و زن او بہ کمال حسن و جمال در سن پانزدہ سالگی بود۔ و چند عورات ہم سن او برخاستہ بہ رقص آمدند۔ غرض کہ مطلق حیا و غیرت نہ دارند۔ و شرم و خجالت را در خواب نہ دیدہ بودند کہ از ما چہ صادر می شود۔ بہ ہر حال تا نصف شب گزشت۔ ہر کس بہ خانہ ہائے خود معاودت نمودند۔ فردائے آں فرنگی شاہ نواز خاں و سید نجف علی خاں را رخصت داد۔ قسم و عہد درمیان آورد۔ چوں شاہ نواز خاں از پھول چری کوچ کردہ در لشکر مظفر جنگ آمد و لشکر از آں جا کوچ کرد افاغنہ تا آں وقت برائے درستی کارہائے خود در پھول چری بودند۔ بعد از سہ چہار روز از پھول چری برآمدہ در لشکر ملحق شدند۔ مردم مظفر جنگ مشورت دادند کہ افاغنہ در پھول چری ماندہ اند۔ خدا داند کہ چہ مشورت کردہ آمدہ اند۔ ازیں گروہ بے شکوہ خاطر جمع نہ بود۔ اکثر مردم گفتند کہ افاغنہ بند و بست راہ نمودند کہ در راہ کمارکالوہ نواب را مع لشکر غارت می کنیم۔ و بر ہر طرف کمارکالوہ کہ عبارت از درّہ عظیم تا(۳) کروہ بہ عرض پنجاہ گز واقع است توپ ہا راچیدہ و مردمان را مقرر نمودہ۔ ازیں ممر خاطر نواب مظفر جنگ از افاغنہ بسیار متردد و متفکری بود۔ دریں ضمن از ارکاٹ ہم کوچ شد۔ افاغنہ ملاعنہ بہ کمال غرور دو روز در ارکاٹ مقام کردہ از لشکر عقب ماندہ۔ اکثر جنس و اشیائے لشکریان و سرداران می ماند فوج افاغنہ بہ غارت می نمودند۔ ہرگز وسواس بہ خاطر نہ می آوردند۔ و چوں لشکر بہ رائے جوتی رسید دو سہ دیہہ کہ از جاگیر افاغنہ بود از دست لشکریان خراب شد۔ رائے جوتی در تعلقہ آں ہا بود۔ چوں

افاغنه معائنه نمودند که دیهات مایان از سبب لشکر خراب شد و اراده فاسد آں نزدیک رسید چند عرابه فرنگیان و مظفر خاں گاردی و یک عرابه میر نجف علی خاں و چند شتر فرنگی که عقب مانده بودند افاغنه به غارت بردند و به خاطر جمع لشکر خود را در چندا ولی لشکر مظفر جنگ فرود آورده خود برائے خوردن ضیافت ها در قصبه رائے جوتی که از لشکر دو کروه عقب مانده بود رفته به عیش و طرب مشغول بودند۔ و چوں خبر غارت بردن عرابه ها و شتران به فرنگی و مظفر خاں گاردی و میر نجف علی خاں رسید همه متفق گشته مشورت نمودند که افاغنه بر سر شرارت اند همه را به دغا قتل خواهند ساخت۔ بهتر این است که به تهیه ایں ها باید پرداخت۔ پس ایں نام برده ها به اتفاق نزد نواب مظفر جنگ پیغام فرستادند که صبح درمیان ما و افاغنه بازار حرب گرم خواهد شد۔ اگر حضرت سوار می شوند بهتر و الا مایاں برائے جنگ افاغنه عزم جزم نموده ایم۔ مظفر جنگ چوں دید که مزاج همه برین است گویا از جانب خدا است که خار ها از میان دفع به شود راضی شد و گفت که صبح سواری من هم تیار سازند۔ چوں ایں خبر به افاغنه رسید به مجرد شنیدن از رائے جوتی سوار شده به لشکر نکبت اثر خود ملحق شدند۔ دریں اثنا مظفر جنگ با تمام فوج مستعد گشته صفوف آراسته قول را به ذات خویش زینت داد۔ هراول توپ خانه فرنگی و موسے بوسی و موسے لاشش وغیره فرنگیان و جنسی سرکار و مظفر خاں گاردی با پنج هزار سوار و پنج هزار گاردی و پانصد فرنگی قرار داد و عقب آں ها نیل نشان نواب با پنج هزار پیاده و دو هزار جزایل انداز و دو هزار سوار و همیں قدر

پیاده و جزایل انداز و عقب او بہ جائے یلتمش خان عالم و پسر منقرب خاں دکھنی و شیخ علی خاں چندی و مرتضیٰ خاں رسالہ دار و شیخ محمد رسالہ دار و محمد اکبر خاں رسالہ دار این ہمہ بہ ہیئت مجموعی پنج ہزار سوار وغیرہ اسباب حرب ہمراہ داشتند در یلتمش قائم شدند۔ عقب این ہا پیش روئے مظفر جنگ محمد انور خاں کہ مظفر جنگ درہمیں ایام خطاب قطب الدولہ دادہ بود با پانصد منصبداران برادری خاص و پانصد سوار ملازمان سرکار و صف شکن خاں میر آتش با ہزار سوار و دیگر چند رسالہ داران و بخشیان فوج قائم بودند و عقب این ہا دو ہزار گاردی و قدرے فرنگی و سہ (۳) زنجیر فیل سواری نواب صلابت جنگ بہادر و نواب اسد جنگ بہادر و نواب بسالت جنگ بہادر با حشم بسیار قرار یافتہ و عقب این ہا فیل سواری نواب مظفر جنگ ہم راہ قول میرزا محمد خاں بخشی با ہفت ہزار سوار و میر حسین خاں و امانت خاں و فتح خاں و درگاہ قلی خاں بہادر و حیدر یار خاں و مصطفیٰ خاں و متہور خاں و جاں باز خاں و یار محمد خاں و محمد امان خاں وغیرہ سی و نہ فیل سوار با فوج بسیار عقب سواری خاص حاضر بودند۔ و در جنداولی میر موسیٰ خاں بخشی وغیرہ چند سرداران با چہار ہزار سوار و در میمنہ میر نایک و سوریا راؤ و سلطان جی بنال کر و فوج جانوجی بنال کر و فوج راجہ رام چند بہ بادہ ہزار سوار و بیست ہزار پیادہ ہراول میمنہ میر مقتدیٰ خاں و پسران عبداللہ خاں و برادر مظفر خاں حسن الدین خاں تمام گاردی و حسین بدن وغیرہ با توپ و توپ خانہ جنداول میمنہ زمین داران نواح بیجاپور قائم بودند و در میسرہ راجہ لچھمن راؤ گھندا کلہ و گوپال راؤ وغیرہ با ہفت ہزار سوار

و دہ ہزار پیادہ تعین بودند ہراول میر امان اللہ خاں کھوکھڑ و فوج باجی راؤ با چہار ہزار سوار
و دہ ہزار پیادہ چنداول میسرہ بر ان خاں و شجاعت خاں وغیرہ با ہزار سوار و ہزار پیادہ
مقرر شدند۔ بہ ایں ترتیب صفوف آراستہ چوں بحر مواج بہ حرکت آمد۔ فرنگیان کہ بانی
ایں فساد بودند پیش دستی کردہ مظفر خاں گاردی را بہ پیش روئے خود نمودند۔ چوں
بر لشکر افاغنہ رسیدند۔ افاغنہ پیش از آں یک ساعت از رائے جوتی آمدہ داخل
لشکر خود شدہ بودند۔ لشکر تیار ساختہ مستعد نمودہ میر سیف اللہ را کہ مدار کار آں ہا
بود برائے پیغام صلح فرستادہ۔ فرنگیان او را دانستند کہ پیغام صلح آوردہ بمجرد رسیدن
آواز گولی بندوق ہلاک ساختند۔ افاغنہ ازیں خبر نا امید گشتہ دست جلادت پیش
آوردند و فرنگیان جلد دستی نمودہ قسمے گولہ ہائے توپ زدند کہ آں ہا فرصت دم زدن
نہ یافتند۔ آخر لشکر خود ہا یعنی بہیر و بنگاہ خود را گذاشتہ بہ ارادۂ دغا کہ شیوہ آں گروہ
بے شکوہ است رو بہ گریز آوردند۔ تمام لشکر دانست کہ ایں ہا فرار اختیار نمودند۔ نواب
مظفر جنگ بے تامل و بے تدبیر بر خیمہ ہائے بہیر و بنگاہ آں ہا تاختند۔ شکل صف آرائی
قائم نہ ماند۔ قضا بہ عنوان دیگر صورت بست۔ مظفر جنگ ہمہ سرداران را مثل ہا تقسیم نمودہ
بود۔ الّا بہ شاہ نواز خاں و میر نجف علی خاں خاطر جمع نہ بود۔ ناچار ایں ہر دو سردار
فوج خود را ہم راہ گرفتہ بر افیال خود سوار شدہ می رفتند۔ میر نجف علی خاں دید کہ فوج
نواب مشغول بہ غارت است و ترتیب صفوف برہم خوردہ و افاغنہ بر دغا اند۔
با شاہ نواز خاں گفت کہ من از صاحب رخصت می شوم و شما را بہ خدائے کریم می سپارم۔

من پیش تر رفتہ انتقام خون نواب شہید می کشم و الّا وقت از دست می رود شاہ نواز خاں فرمود کہ ما و شما را حکم نہ رسیدہ است چرا جرأت باید نمود۔ میر نجف علی خاں گفت خدا نہ خواستہ اگر شکست ایں طرف شود باز ما کجا خواہیم بود۔ و خون نواب مظلوم جوشش زدہ است اگر ایں وقت کمی کنیم باز کدام وقت وقت انتقام خواہد بود۔ ہر چند شاہ نواز خاں ممانعت نمود میر نجف علی خاں قبول نہ کردہ شاہ نواز خاں را نزدیک فیل نواب مظفر جنگ جائے کہ تمام سرداران فیل نشین بودند فرستاد و خود پیش قدمی نمودہ فیل خود را با فوج خود کہ در آں وقت یک ہزار سوار و پیادہ ہم راہ داشت از تمام فوج خود پیش رفتہ با افاغنہ مقابل شد۔ افاغنہ یک بارگی رو بہ میر نجف علی خاں نمودہ۔ باہم مصاف اتفاق افتاد۔ چناں چہ بسیارے از طرفین علف تیغ بے دریغ شدند۔ و ہیچ کس کمک نہ نمود۔ میر نجف علی خاں نگاہ کرد۔ دید کہ نواب مظفر جنگ قائم استادہ است و دیگر سرداران ہمہ پسپا شدند۔ کسے پیش روئے نواب مظفر جنگ نیست۔ ہمت خاں ملعون شقی دید کہ نواب مظفر جنگ رو بہ رو استادہ است۔ قدرے فوج مقابل میر نجف علی خاں گزاشتہ خود مثل برق فیل راندہ بہ مقابل مظفر جنگ آمد۔ و از آں مردم کہ سابقاً ذکر خیر آں ہا بہ میان آمد کسے مقابل نہ شد۔ آخر مظفر جنگ بہ ذات خود فیل راندہ جنگ ستمانہ بہ عمل آوردہ۔ چند گاردی و چند خاصہ بردار کہ نزدیک فیل نواب مظفر جنگ حاضر بودند متصل بندوق ہا می انداختند۔ متواتر دو گولی بندوق بر شکم ہمت خاں رسید۔ ازیں وجوہ نہایت مضطرب شدہ سر انداخت۔ باز بہ ہوش آمدہ بود کہ یک گولی

دیگر بر سینهٔ پر کینهٔ او رسید۔ چنانچه آن ملعون لعین شقی واصل جهنم شد۔ و مظفر جنگ بهادر
جرأتے که داشت بر فیل خود از طرف محراب عماری سر بر آورده استاده شده شمشیر علم نموده
به فیل بان تاکید نمود که فیل مرا به فیل همت خان شقی ملحق سازد۔ به موجب امر فیل بان نزدیک
فیل او رسانید۔ درین اثنا کسے بدبخت تیرے به جانب او انداخت۔ از قضا آن تیر
در حدقهٔ چشم چپ او رسیده از پشت سر بیروں برآمد۔ همان زمان روح از قالب تهی
نمود۔ چوں هر دو سرداران فوج مقتول گشتند محاربه باقی نه ماند یعنی عبد النبی خان وغیره افاغنه
که سردار بودند بعد کشته شدن همت خان ملعون تاب نه آورده رو به گریز نهادند۔ قریب
یک هزار سوار افغانان شمشیر با علم کرده استاده بودند۔ آں ها دست خود از جنگ
به کشیدند۔ و سرداران آں ها که گریخته بودند که اکثر آں ها را دستگیر نموده سر هائے
ایشاں را از تن جدا ساختند۔ بعد از جنگ معلوم شد که قریب سه (۳) هزار کس قتیل و مجروح
افتاده بودند۔ چوں هر دو سردار طرفین به قتل رسیدند کسے باقی نه ماند که او را سردار نموده
نوبت فتح به نوازش در آورند۔ و هر سه (۳) پسران نواب آصف جاه از معرکه اندک
به تفاوت بودند۔ از آں جمله نواب نظام علی خان بهادر اسد جنگ چهرهٔ مبارک او از
زخم تیر مجروح شد۔ و نواب صلابت جنگ بهادر و نواب بسالت جنگ بهادر به سلامت
بودند۔ به هر کیفیت همه امرا در عین معرکه مشورت ها نموده هر سه (۳) نواب را آورده هر سه (۳) را
سردار ساخته نوبت نواخته و سر هائے اشقیا و لاشِ نواب مرحوم یعنی مظفر جنگ را
هم راه گرفته داخل خیمه شدند۔ چوں لاشِ سعد الله خان بهادر مظفر جنگ را در خیمه آوردند

زن و مادر او بہ قسمے گریہ و زاری و نوحہ نمودند کہ ہیچ ذی حیات را طاقت شنیدن آں نبود۔ در خیمہ دیگر ہر سہ[۳] برادر والا گہر بر یک مسند امارت نشستہ تمام امرا بہ ہر سہ[۳] نواب را نذرو مبارک بادمی دادند۔ عجب احوال زمانہ است۔ کہ در یک دولت سرا شادی و مبارک بادی و در یک گوشہ گریہ و زاری۔ حقا کہ کار ایں فلک کج رفتار ہمیں نہج است۔

فرد

یکے را نہد بر سر تاج بخت   دگر را بہ خاک اندر آرد ز تخت

گفتار در بیان جلوس نواب سید محمدؐ بہادر صلابت جنگ بر مسند امارت و سلطنت دکھن بہ طالع سعد و بخت بلند و بیعت نمودن برادران و امرا بہ حکم رب العباد۔ چوں ہر سہ[۳] نواب بر مسند حکومت نشستند کسے را یارائے آں نبود کہ یکے را برائے حکومت تجویز نمودہ دو تا را مطیع یکے سازد۔ دریں اثنا قوم گاردی فرنگی کہ تعیین مظفر جنگ بودند سوال نمودند کہ ما تعیناتِ شخص دیگر بودیم۔ او از قضائے ربانی بہ قتل رسید۔ ما روانہ پھول چری شویم۔ رام داس پنڈت کہ دیوان و مدار المہام گشتہ بود خانہ نشین شد۔ مادر مظفر جنگ و اہلیہ او پسر خود را حوالہ فرنگیان نمودہ کہ حق ایں طفل یتیم را بہ دہانید۔ و در پردہ داعیہ فرنگیان ہم ایں بود کہ بہ جائے مظفر جنگ پسر خرد سال او قائم شود۔ ازیں سبب سوء المزاجی می نمودند۔ امرا و سرداران ہمہ در فکر خود بودند کہ الحال چہ باید کرد۔ و جمعداران و سپاہ چیراں بہ کار خود گشتند۔ و افاغنہ کہ گریختہ رفتہ بودند ازیں خبر مطلع و مجتمع گشتہ در فکر غارت لشکر شدند۔ غرض آں روز عجب تلاطمے در تمام

لشکر ماند کہ گویا قیامت برپا شدہ۔ میر نجف علی خاں چوں دید کہ کسے جرأت دریں وقت نمی نماید شاہ نواز خاں و امانت خاں وغیرہ را با خود رفیق کردہ در خلوت مشاورت نمودند۔ چنان قرار یافت کہ ازیں ہر سہ (۳) نواب صلابت جنگ از ہمہ بزرگ تر و اسد جنگ و بسالت جنگ در عمر خورد تر اند۔ باید کہ نواب صلابت جنگ بہادر بر مسند حکومت قائم شود۔ و ہر دو برادر متابعت او نمایند۔ چنان چہ اہل مشورت آمدہ بہ خدمت ہر دو صاحبان عالی ہمت عرض کردند۔ ہر دو صاحبان طوعاً و کرہاً قبول ایں معنی نمودہ بہ مجرئی گاہ آمدہ زبان بہ مبارک باد کشودند۔ نواب صلابت جنگ ہر دو برادر عالی قدر را یک یک ہزاری اضافہ دست خط نمودہ ہر دو را ہفت ہزاری کردہ سرافراز ساختند۔ چوں نواب صلابت جنگ بر مسند حکومت متمکن شد راجہ رام داس پنڈت را از خانہ طلب داشتہ استمالت او نمودہ بہ خطاب راجہ رگناتھ داس سرفراز ساختہ بہ معرفت او استمالت والدۂ نواب مظفر جنگ مرحوم و پسر خرد سال او نمودہ بہ خطاب سعد اللہ خاں بہادر ممتاز گردانیدہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و ملک بیجاپور بہ دستور پدر او دست خط فرمودہ۔ ازیں رعایت ہا خاطر حزیں آں ہا اندک تسکین یافتہ۔ بعد ازآں استمالت فرنگیان و گاردیان نمودہ کہ تا بندوبست لشکر بہ عمل آید۔ و روز جنگ در عوام الناس حکومت نواب نظام علی خاں بہادر اسد جنگ اشتہار یافتہ بود۔ روز دوم ایں صورت واقع شد۔ بنا برآں بہ تجدید منادی بہ نام نواب صلابت جنگ اشتہار دادہ۔ اہالی و موالی و سرداران لشکر ہمہ بہ تجدید آمدہ مبارک باد دادند۔ و دولت از دست رفتہ باز بہ مرکز اصلی قرار گرفت۔ لیکن اہل لشکر را

اطمینان خاطر بہ ہیچ گونہ نہ بود۔ ہمہ در فکر خود ہا مستغرق بودند۔ اکثرے دریں فکر کہ بندوبست لشکر مطلق نیست و افاغنہ در فکر انتقام اند و ملک آنہا است آیا چہ خواہد گزشت اکثرے فرار اختیار نمودہ رفتند و بعضے بہ بہانہ مرض و بیماری رخصت گرفتہ در قصبہ جات آں نواح استقامت ورزیدند۔ میر نجف علی خاں بہ عرض رسانید کہ افاغنہ بہ سمت عقب لشکر اند۔ امیدوارم کہ در سواری شتل خود را مع برادران در رکاب ملازمان مقرر می نمایم و فرودگاہ خود نیز بہ ہماں سمت جنداولی می سازم و وقت شب با فوج و برادران خود از لشکر فاصلہ یک کروہ بہ عقب رفتہ مقابل افاغنہ تمام شب می نشینم تا آں کہ از ملک ایں قوم بدشت برآیند و لشکر بہ سلامت بہ گزرد۔ چناں چہ ہمیں قسم قرار یافت۔ از وقتے کہ میر نجف علی خاں مع برادران جنداولی اختیار نمود از آں روز تمام لشکر را اندک اطمینان عائد گشتہ۔ ہمیں کس بہ خاطر جمع بہ رفتن منزل مشغول شدند۔ چوں دو سہ [۳] منزل از آں ملک کوچ شد اکثر اسباب و دہ ضرب توپ کلاں کہ نواب آصف جاہ بہ جائے جان خود می دانستند بر کنار کالو کہ درہ ریگ تا چہار کروہ درمیان دو کوہ عظیم واقع است ماندہ و لشکر بہ سبب سراسیمگی گزاشتہ آمدہ بودند۔ چوں بہ میدان درآمدند خبردار شدہ گفتند کہ از ما عجب خطائے واقع شدہ کہ ایں چنیں توپ ہائے کلاں گزاشتہ آمدہ ایم۔ تمام عالم چہ خواہد گفت۔ دریں جا کدام شخص است کہ رفتہ ہمہ اسباب و توپ ہائے عقب ماندہ را بہ آرد۔ میر حسن علی خاں برادر میر نجف علی خاں درمیان مجلس گفت کہ من رفتہ می آرم۔ ہر چند کہ مرضی میر نجف علی خاں نہ بود کہ برادر ایں کار را قبول کند۔ چوں

از زبان او برآمده ناچار فوج و جمعیت خود را ہم راہ دادہ روانہ نمود۔ میر حسن علی خاں بہادر
از لشکر جدا شدہ پنج کروہ از لشکر رفتہ بود کہ افاغنہ و پالہ گیراں آں نواح مقابل شدند۔
میر حسن علی خاں ملاحظہ نمود کہ ایں ہا گروہ انبوہ اند۔ شتر سوار پیش میر نجف علی خاں
فرستاد۔ بہ مجرد رسیدن خبر میر نجف علی خاں با فوج خود سوار شدہ از برق و باد جلد تر
خود را بہ کمک برادر رسانید۔ دید کہ فی مابین جنگ عظیم در گرفتہ است۔ و آں ہا میر
حسن علی خاں را مع فوج در میان گرفتہ اند۔ چوں میر نجف علی خاں با فوج جرار در آں
معرکہ رسید گروہ اعدا را مانند بنات النعش پراگندہ ساختہ بہ کمار کاوہ رسید۔
توپ ہائے سرکار و چھکڑہ ہائے دیگر اسباب کہ افتادہ بودند ہمہ را بہ لشکر رسانید۔
و رعب و داب میر نجف علی خاں در لشکر بسیار بود۔ قسمے کہ در آں وقت مقابل خود
کسے را نہ می دانست۔ ازیں سبب راجہ رگناتھ داس کہ صاحب مدار کار شدہ بود
نقیض گشتہ در فکر دفع خان عالی شان بود لیکن قابو نہ می یافت۔ ناچار بہ معرفت
شاہ نواز خاں پیغام نمود کہ در لشکر مزاج صاحب خفہ می باشد اگر مرضی باشد برائے
صاحب تعلقہ خوب بیرون تجویز نمودہ شود۔ میر نجف علی خاں قبول نمود۔ چنان چہ
راجہ مذکور کرپہ و کرنول و غیرہ محالات افاغنہ برائے میر نجف علی خاں و برادران او مقرر
کرد۔ میر نجف علی خاں در لشکر خوذ نگاہ داشت نمودہ مردم را گرویدہ ساختہ در کرپہ
تھانہ فرستاد۔ ہنوز تھانہ در کرپہ نہ رسیدہ بود کہ لشکر نواب صلابت جنگ بہادر
بر کرنول ورود نمود۔ افاغنہ بسیار قائم بودند۔ از رسیدن لشکر مستعد بہ جنگ شدند۔

رگناتھ داس قابوئے وقت دانستہ بہ میر نجف علی خاں پیغام فرستاد کہ کرنول تعلقہ
شما است و افاغنہ دراں قائم اند۔ ایں قسم وقت کئے دست خواہد داد کہ لشکر نواب
دریں جا چند مقام دارد۔ فرصت را غنیمت دانستہ تردد نمایند۔ در اندک وقتے فتح قلعہ
کرنول می شود۔ میر نجف علی خاں جواب داد کہ تعلقہ بہ ما فرمودہ اند۔ احتیاج بہ کمک
لشکر نیست۔ فکر آں در خاطر است۔ از فردا مورچہ ہا شروع خواہم نمود۔ راجہ بر سر دغا بود۔
گفت اگر روبروئے ما شروع شود بہ ملاحظہ آید۔ ایں گفتہ سوار شد۔ میر مذکور دید کہ
راجہ با فوج و سرداران بسیار می رود۔ خود ہم سوار شدہ نزدیک آبادی شہر رسید۔
راجہ از حرب و جرأت بے جا منع نمود و گفت کار را بہ تدبیر باید آورد۔ و راجہ گفت
کہ شما بہ کار خود مشغول شوید ما استادہ می شویم۔ میر نجف علی خاں راجہ را رفیق خود
نمودہ با فوج و رفقا متوجہ حصار شد۔ مردم اندرون حصار بہ جنگ شروع نمودند۔
از توپ و جزایل و بان ہر چہ داشتند دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتند۔ میر نجف علی خاں
جلد دستی نمودہ قسمے جرأت بہ ظہور آورد کہ نزدیک دیوار رسید و مردم اندرون از
دیوار بلند شدہ حرب می کردند۔ از ضرب جزایل و بان و بندوق آں ہا را پس پا و منتشر
ساخت و فیل خود را بر دروازہ چسپاند۔ چوں دروازہ کمال استحکام داشت فیل
ہر چند قوت کرد از جائے خود جنبش نہ نمود۔ دریں اثنا میر حسن علی خاں جرأت نمودہ
از یک طرف کہ دیوار شکستہ بود بالائے آں برآمد و میرزا عبداللہ بیگ و فضل علی بیگ
و سید علی و میر علی اکبر وغیرہ یار و موافقت نمودہ علم فتح نشان میر نجف علی خاں را بر دیوار

قائم نمودند۔ میر نجف علی خاں علم خود را بر دیوار دید۔ تعجب نمود۔ پرسید کہ بہ چہ وجہ علم بر دیوار رفتہ۔ مردمان مفصل نقل نمودند۔ میر نجف علی خاں جلد از ہماں راہ خود ہم با فوج بر فراز دیوار بر آمد۔ افاغنہ بے جرأت راہ گریز پیش گرفتہ داخل قلعہ شدند و شہر بہ دست آمد۔ مردم ہمراہی دست بہ غارت کشادند۔ میر نجف علی خاں این خبر نصرت اثر را بہ راجہ فرستاد۔ راجہ از آں جا با فوج و سرداران مثل نظر بیگ خاں و محمد اکبر خاں و محمد سعید دار وغہ در رسالہ دار وغیرہ در شہر داخل شدند۔ میر نجف علی خاں راجہ را در یک حویلی نشاندہ خود متوجہ قلعہ شد و سرداران دیگر را نیز ہم راہ گرفتہ متصل قلعہ یک کروہے چار دیوار بود کہ تہانہ افغانان در آں جا قائم بود۔ محمد اکبر خاں را با فوج در آں جا فرستاد و چوں از آں جا خاطر جمع شد بہ فتح قلعہ توجہ نمود۔

ذکر فتح قلعہ کرنول بہ دست میر نجف علی خاں بہادر و شہادت یافتن میر محب علی خاں و میر نظر علی خاں و میر حسن علی خاں بہ تقدیر قادر ایزد منان

چوں قلعہ کرنول در کمال استحکام بود و سرانجام تمام داشت۔ افغانان مستعد بہ جنگ و قبایل ایشاں در قلعہ۔ ازیں جہت ہیچ کس جرأت نہ می کرد۔ نزدیک دیوار یک کمان دروازہ کلاں شکستہ بود۔ میر نجف علی خاں در پناہ حق بود۔ لیکن بہ اختیار ظاہر تا دروازہ خود و مردم رفقا استادہ تردد پیش رفتن می نمود۔ دریں اثنا میر محب علی خاں و میر نظر علی خاں ہر دو برادران حقیقی میر نجف علی خاں کہ در خدمت نواب صلابت جنگ بودند خبر جنگ شنیدہ با رفقائے خود جلدی نمودہ نزد برادر خود در عین معرکہ رسیدند

که درآں گیر و دار کار رستم نه بود که شریک جنگ شود۔ میر نجف علی خاں فرمود که شما را که کار گزاشته بودم چرا دریں هنگامه آمدند و ما را اطلاع نه دادند۔ چوں هر چهار برادر یک جا جمع شدند میر نجف علی خاں به نظر بیگ بخشی که عقب مانده بود گفته فرستاد که شما به جائے مخلص قائم شوید تا که ما پیش تر روانه شویم۔ نظر بیگ خاں به جواب گفته فرستاد که جائے که استاده ام خدا کند که قائم به ماند۔ خان والاشان بهادری را کار فرموده مع برادران و رفقا، چهار صد نفر پیاده شده جلد دستی نموده خندق قلعه را گرفت۔ از بالائے قلعه باران بندوق و جزایل می بارید۔ چند سپار زنام دار به کار آمدند۔ آخر نردبان ها دیوار قلعه گزاشته با رفیقان بر سر دیوار قلعه برآمدند۔ افغانان و پیاده هائے آں ها رو به فرار نهادند و در قلعه کمال تهلکه افتاد که جان در قالب آں ها مانند زبان جرس در تپش بود۔ میر نجف علی خاں بر فراز قلعه طالع گشت۔ دید که کسے مقابل نیست۔ و آں ها که بودند گریختند۔ جائے خود را قائم نموده به راجه مبارک باد گفته فرستاد۔ راجه از آں جا با فوج روانه شده بر پشت قلعه آمد۔ میر نجف علی خاں ملاحظه نمود که راجه با فوج آمد۔ خود پیش رفته به افغانان پیغام نمود که اگر اراده جنگ دارید به آئید و گرنه از فضل ایزدی قلعه را گرفته ایم و فتح نموده ایم۔ دروازه ها را وا کرده می دهیم۔ شما ها با آبروئے و متعلقان خود بیروں بروید۔ بیست و شش افغان که سردار بودند از آں جمله فقیر محمد نام و دوم گلاب خاں پیش میر نجف علی خاں آمدند و از دور استاده شده گفتند که ما شما را سردار دانسته آمدیم اگر ما را قول به دهید و با آبرو برآرید با قبایل بیروں می آئیم و قلعه به شما مبارک است۔ میر نجف علی خاں فرموده

که هرگاه شما این قسم می گوئید قول دادیم شما قبایل خود را برآرید و بیرون روید. گفتند
ما را نزدیک به طلبید و از دست خود قول به دهید تا خاطر جمع گردد. میر نجف علی خان آن ها
را نزدیک خود طلبیده قول داد. آن ها ترساں و لرزاں نزدیک آمده بر قدم افتادند.
خان معزالیه خاطر آن ها را جمع نموده. چون خاطر آن ها جمع شد درین اثنا راجه با فوج
می آمد. آن ها گفتند که شما ما را قول داده اید و راجه می آید. یک شخصے نزد راجه فرستاده
اطلاع دهید ما ایشان را قول داده ایم کسے بدقولی به آن ها نه کند. میر نجف علی خان
می خواست که شخصے را هم راه آن ها به فرستند. درین اثنا میر نظر علی خان برادر میر
نجف علی خان گفت که من نزد نواب صلابت جنگ رفته خبر فتح و مبارک باد قلعه
به عرض می رسانم. راجه هم در راه است. به او هم مبارک باد خواهم گفت. و این که
این ها را قول داده اند و افاغنه را نزد راجه برد. میر محب علی خان گفت یک برادر تنها
می رود بنده را هم روانه نمایند. با چند رفیق نزد راجه آن ها را رخصت نمود. افاغنه
خبر روانه شدن میر محب علی خان شنیده آن ها نیز با رفیق چند روانه شدند. میر محب علی
خان را بسیار دیر شد. میر حسن علی خان گفت که هر دو برادران را بسیار دیر شد که خبر
آن ها نه رسید اگر به فرمائید من رفته خبر بیارم یا آن ها را حاضر سازم. میر نجف علی خان او را
رخصت داد. چون این هر سه (۳) برادر که خورد تر بودند جدا گشته خان مذکور ایستاده شده
مردم را برائے خبر برادران فرستاد. خبر آمد که هر سه (۳) برادر با راجه ملحق شدند. خاطر جمع شد.
چند افغانی که پیش او بودند میر نجف علی خان از آن ها پیش تر روانه شد. آن ها دیدند

کہ برما می آید متفرق شدند۔ دریں اثناء خبر رسید کہ ہر سہ(۳) برادر کہ افاغنہ آں ہا را بردہ بودند شربت شہادت چشیدند۔ میر نجف علی خاں از استماع خبر وحشت اثر جہان روشن درچشمش از شب دیجور تاریک تر گردید۔ بہ طرف راجہ بہ سرعت تمام رفتہ دید کہ نزد راجہ یکے ہم از آں سہ(۳) برادر نیست تفحص احوال نمودہ۔ مردم گفتند کہ مابین دروازہ افتادہ اند۔ پائین قلعہ کہ نگاہ کرد دید کہ ہر سہ(۳) برادران و دوازدہ افغانان کشتہ افتادہ اند۔ خود را از بالائے قلعہ پائین انداخت۔ چوں حیات باقی بود حق سبحانہ تعالیٰ زندہ رسانید۔ دید کہ دہ نفر افغان شمشیر کشیدہ استادہ اند۔ میر نجف علی خاں با رفقائے چند کہ خود را و آں جا رسانیدہ بودند ہمہ را بہ جہنم فرستاد۔ مردم کہ ہم راہ برادران شہید بودند نقل کردند کہ ایں ہر سہ(۳) برادر افغانان را نزد راجہ آوردہ استادہ کردہ گفتند کہ ایں ہا را قول دادہ آوردہ ایم۔ برادر بزرگ ما فرمودہ اند کہ ایں ہا را رخصت دہید۔ چناں چہ راجہ گفت کہ فوج انبوہ استادہ است۔ مبادا کسے دست اندازی نہ کند۔ شما خود ایں ہا را از قلعہ فرود آرید۔ ہر سہ(۳) برادران دغا خوردہ افغانان را زیر قلعہ فرود آوردند۔ چوں پائین قلعہ رسیدند راجہ بہ صدائے بلند گفت بہ گوکہ شمشیرہا وسلاح وغیرہ آں ہا بہ گیرند۔ چوں ایں آواز بہ گوش آں ہا رسید ایشاں دانستند کہ سلاح ما را خواہند گرفت۔ دست بہ شمشیر شدند۔ ہر چند میر محب علی خاں و میر نظر علی خاں وغیرہ گفتند شما خاطر جمع دارید ما سلاح شما را نہ خواہیم گرفت بہ خاطر نہ آوردہ بے تامل بر سر میر حسن علی خاں برادر خورد جمدہر زدند۔ چوں میر حسن علی خاں زخمی شد او ہم از

جمله هر افغان را کشت - میر نظر علی خاں دست به شمشیر شد - افاغنه هم یک دل شده
شمشیرها می انداختند - میر حسن علی خاں زخمی افتاده بود - درآں حال دو شمشیر دیگر به او
رسید - میر نظر علی خاں داد شجاعت داده رستمی نموده شش افغانان را واصل جهنم ساخت -
درین ضمن شمشیر شکسته و تیغ دوم از نیام کشید - درین اثنا یک افغان از عقب او
شمشیر زده دست چپ او را جدا ساخت و شمشیر از دست او به افتاد و چوں سپر نه داشت
زخم ها بر سرش خورد و شمشیر می زد - دو افغانان دیگر را هلاک ساخت و از بسیارے
زخم هائے کاری بر زمین افتاد - و میر محب علی خاں یک افغان را به قتل رسانید و افغان
دیگر شمشیر بر سر او زد که سرش از تن جدا شد - این هر سه [۳] برادر نام دار به تن تنها
جنگ می نمودند - و هزاران سپاه تماشا می دیدند - کسے کمک شیران بیشه نه کرد - بلکه
از دور سیر می نمود - چوں میر نجف علی خان این کیفیت مسموع نمود بعد کشتن افاغنه که
قاتلان برادراں بودند متوجه بر لاشِ برادران شد - به کمال هم غم و الم لاش هائے
برادران شهید را بر پالکی گذاشته در لشکر خود آورد - میر نظر علی خاں با وصف رسیدن
ایں همه جراحت ها جاں داشت - تا به خیمه رسیده به علاج پرداخت - جراح دید که هر دو
دست قلم شده بر سرش زخم خورده و یک پا نیز قلم شده - تا یک پهر زنده ماند - بعد
از آں وصیت نموده جاں به حق تسلیم نمود - هر سه برادران به اتفاق به جنت الفردوس خرامیدند -

فرد

جانش مقیم روضهٔ دار السرور باد ‌‌ ‌ گلشن سرائے مرقد او پر ز نور باد

راجہ چوں کار خود را کردہ میر نجیب علی خاں ور ننعز بہ برادران نشست۔ راجہ میدان خالی یافتہ تعلقہ کرنول را بہ مظفر خاں گاردی داد۔ میر نجیب علی خاں لاشہائے ہر سہ شہیداں را در آں جا امانت سپرد و خود در قلعہ داخل نمودن جہنم راجہ ملعون شد و شروع ہنگامہ بہ ہمیں بہانہ بلند گرداند۔ شاہ نواز خاں درمیان آمدہ فہمانیدہ تا سہ (۳) روز کوچ نواب موقوف برہمیں بود۔ بعد استمالت کوچ شد۔ و خیر النساء بیگم والدہ و سیادہ بیگم زن نواب مظفر جنگ از ہمیں منزل جدا شدند۔ نعش نواب مذکور و سعد اللہ خاں خلف او بر صوبہ داری بیجاپور یا گروہ انبوہ و شصت زنجیر فیل و جواہر خوب و عمدہ از مال نواب مظفر جنگ و نواب نظام الدولہ ہر چہ بہ دست آمد بہ جانب فرنگی کوچ کردہ رفت و مردم اعیان ہم رخصت شدن او را غنیمت دانستند۔ ازیں جہت کسے معترض نہ شد۔

کوچ فرمودن نواب صلابت جنگ بہ جانب حیدرآباد و رودا د کہ

در آں اوان بہ وقوع پیوست بہ امر خالق عباد و متوجہ گشتن از آں جا بہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد۔ بعد از رفتن قبایل مظفر جنگ نواب صلابت جنگ بہ طرف فرخندہ بنیاد کوچ فرمود۔ دو منزل طے نمودہ بود کہ ناگاہ بالاجی راؤ و فتح سنگھ پسر خواندہ راجہ ساہو و رگھوجی بھوسلہ ہر سہ نامبردار با ہشتاد ہزار سوار بہ یک کروہے لشکر رسیدہ پیغام فرستاد کہ از سہ سال من دکھن را نگہ داشتہ ام زیر بار یک کرور روپیہ آمدہ ام۔ زر مارا بہ دہند و الّا جنگ خواہد شد۔ تا سہ (۳) روز بہ پیغام گزشت۔ مزاج فرنگی بر زر دادن و صلح نمودن نہ بود۔ راجہ رگھناتھ داس فرنگی را فہمانیدہ نہ لک روپیہ دادہ بہ بالاجی صلح

نمود۔ بالاجی بہ طرف پونہ کہ محل سکونت اوست کوچ کردہ رفت و نواب صلابت جنگ
بہ طرف حیدرآباد کوچ فرمودہ۔ طلب سپاہ در سرکار چوں بسیار شدہ بود ہر روز ہنگامہ
می کردند و راجہ وعدہ حیدرآباد می نمود۔ چوں داخل نواح حیدرآباد شدند خدا بندہ خاں
وکیل مطلق و میرزا مغل صاحب زادہ چہارم را نواب صلابت جنگ صوبہ داری حیدرآباد
بہ برادر خورد خود مرحمت فرمودہ بودند او پیش کردہ استقبال نمود و تمام لشکر داخل شہر گشتہ۔
و در قلعہ محمد نگر[۲] خزانہ قریب دو کرور روپیہ نقد و ہمیں قدر جواہر موجود بود۔ راجہ
بہ حکم نواب صلابت جنگ در خزانہ وا کردہ تنخواہ بہ سپاہ دادہ ہمہ را از خود راضی ساخت
و فرنگیان را از انعام و اضافہ ہا دا فیال سرکار دادہ با خود رفیق نمود۔ سشم[۳] ہزار سوار
از خود نگاہ داشت نمود و اکثر جمعداران عمدہ و قدیمی را از نوکری سرکار برطرف ساختہ
در رسالہ خود بہ اضافہ نوکر نمود و زر از خزانہ سرکار عالی تنخواہ می فرمود۔ و اکثر عمدہ ہا مثل
میر مقتدیٰ خاں و حسین منور خاں دکھنی و واصل خاں بائٹ تشی و دیگر سرداران را با خود رفیق
گردانیدہ در پے شکست دیگراں شد۔ بہ ظاہر با ہمہ کس سلوک می نمود۔ و در باطن آنچہ
در قابوئے او می آمد کار ش بہ آخر می رسانید۔ و احوال نواب صلابت جنگ بہادر
بہ ایں جا رسانیدہ بود کہ محتاج یک روپیہ نمود۔ چناں چہ روزے نواب صلابت جنگ
می خواست کہ برادران خود را ہم راہ خود طعام بہ خوراند۔ در باورچی خانہ حکم فرمود کہ از
طعام ہر روزہ ایں قدر افزود سازند۔ داروغہ باورچی خانہ برائے پروانگی راجہ رفت۔
راجہ جواب داد کہ نہ باید پخت۔ باز بہ عرض نواب صلابت جنگ رسانید۔ نواب

رقعہ از دست خود بہ راجہ نوشت - راجہ رقعہ را خوانده گفت - معلوم می شود کہ مورچہ را پر برآمده - غلط کردند کہ رقعہ نوشتند - ہماں قدر کہ پختہ شود طبخ نمایند - زیاده نہ خواہد شد - آخر پروانگی نہ داد - ایں قسم در مقدمات ضبط خود داشت و قدرت کسے بہ سبب حمایت فرنگیان و گاردیان و فوج نگاه داشت نہ بود و کسے بہ روئے او دم نمی زد - قریب بہ دو سال ہمیں قسم بود - بہ ہر تقدیر از حیدرآباد کوچ فرموده بہ خجستہ بنیاد تشریف آوردند -

حقیقت افاغنہ کرنول - چوں مظفر جنگ گاردی در قلعہ کرنول رسید از طرف خود میرزا محمد خاں کہ سابق بخشی سائر نواب بود در با مظفر خاں موافق شده نواب نظام الدولہ را بہ کشتن داده و خود رفیق مظفر خاں شده نیابت کرنول مظفر خاں بہ او فرمود و محمد عالم نقیب را بخشی فوج او نموده صاحب اختیار کرده خود در حضور آمد - بعد دو ماه افغانان باز سر برآورده برادر خورد ہمت خاں مقتول ملعون را کہ منور خاں نام داشت بہ سرداری برداشتہ قریب سہ ہزار سوار و سہ ہزار پیاده جرار فراہم آورده بر کرنول مورچال بستہ جنگ شروع کردند - میرزا محمد خاں بیروں قلعہ آمده جنگ نمود - آخر تاب نہ آورده فرار اختیار کرده در پناه زمیں دار گدوال رفت - و محمد عالم نقیب در قلعہ قائم ماند و جنگ نمود - ایں خبر بہ مظفر خاں رسید - از حضور خود کمک بسیار فرستاد لیکن کسے بہ آں قلعہ نہ رسید - مردم زر راه گرفتہ گریختہ رفتند - بالآخر مظفر خاں خود از راجہ و نواب صلابت جنگ رخصت شده با فوج بسیار بہ کمک رفتہ مکرر جنگ نمود - و ایں صحبت فی مابین او و افغانان تا مدت شش ماه ماند - آخر الامر ناچار شده بہ راجہ برائے کمک

نوشت۔ راجہ بہادر خواجہ نعمت اللہ خاں وغیرہ را با ہفت ہزار سوار بہ مدد او فرستاد۔ آں ہا رفتہ ایں طرف دریائے کشنا فرود آمدند و مظفر خاں در قلعہ مقید شد نعمت اللہ خاں باوجودے کہ ہفت ہزار سوار ہم راہ داشت تاب جنگ افغانان نیاوردہ ہماں جا مقام کرد۔ افاغنہ ہر روز می افزودند۔ آخر کار نعمت اللہ خاں بہ ایں جا رسید کہ برائے کمک نوشتہ۔ راجہ بہ فکر بود کہ کمک بہ فرستد اتفاق نہ افتاد۔ آخر خواجہ نعمت اللہ بہ آں ہا پیغام صلح نمود و آں ہا بہ صلح راضی نہ گشتند۔ مقدمہ بہ امتداد کشید۔

مقدماتے کہ در شاہ جہان آباد و نواح آں روئے داد بہ تقدیر رب العباد

چوں ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ از دست افاغنہ شکست خوردہ بہ شاہ جہان آباد آمدہ در فکر تدبیر انتقام بود مہولکر و مل ہار راؤ بہ موجب طلب از دکھن روانہ شدہ قریب بیجہ نگر رسیدہ بہ تاخت و تاراج آں ملک اشتغال نمود۔ تا آں کہ پسر مرزا راجہ جے سنگہ تاب مقاومت نہ داشتہ زہر خوردہ وارد بئس المصیر گردید و مہولکر تا مدت ہا در اطراف ملک راجہ ہا بود۔

سید سیادت خاں بہادر ذو الفقار جنگ امیر الامرا از سبب آں کہ جاوید خاں خواجہ سرا کہ مخاطب بہ نواب بہادر بود با سید سیادت خاں کہ سابق صلابت خاں خطاب داشت و برادر زن محمد فرخ سیر و خال حقیقی ملکہ زمانی و زوجہ محمد شاہ پادشاہ بود خلاف واقع بہ عرض احمد شاہ می رسانید۔ باوجودے کہ احمد شاہ پادشاہ سید سیادت خاں را نانا یا ماما می گفتند بہ نوعے مزاج پادشاہ را از وے برگردانید کہ

پادشاہ او را مقید ساختہ در قلعہ ارک حبس نمود۔ و اکثر اموال و احمال و اثقال و صطبل و
خزانہ و اقبال بہ ضبط پادشاہی در آمد و از عزل او خدمت میر بخشی گری بہ نواب عماد الملک
غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ مقرر شد و مخاطب بہ امیر الامرا نظام الملک گردید۔
و چوں خبر شہادت نواب نظام الدولہ بہادر بہ غازی الدین خاں بہادر برادر کلاں
نواب نظام الدولہ رسید بسیار حزین و غمگین و ملول گشتند۔ و پادشاہ بہ دلاسا و
دل بری نمودہ۔ چنان چہ وزیر الممالک ابو المنصور خاں بہادر برائے ماتم پرسی بہ خانہ
نواب مذکور آمد و صوبہ داری دکہن بہ نام نواب امیر الامرا فیروز جنگ مقرر شد و نواب
فیروز جنگ جا بہ جا سند بحالی بہ نام اہل خدمات ارسال نمود۔ مظفر جنگ و ہمشیرہ[۳] برادر
خطوط ارسال داشت۔ اظہار امارت و دارائی خود نمود و بہ نام خواجم قلی خاں بہادر
سند نیابت صوبہ داری مع فرمان پادشاہ و خط نواب بہادر خواجہ سرا فرستاد۔
اما واقعے کہ روئے داد در خجستہ بنیاد و دار السرور و برہان پور بہ حکم مالک
یوم النشور۔ و چوں خبر کشتہ شدن نواب شہید بہ اطراف و جوانب شایع شد
بالاجی از محل سکونت نکبت خود حرکت نمودہ بہ ضبط جاگیرات امرا و منصب داران د
ملک پرداختہ و سند ضبطی بہ پرگنات دور و نزدیک ارسال داشت۔ و عاملے
درہم برہم شد۔ و بالاجی خود متوجہ خجستہ بنیاد گردید۔ در آں جا بہ اخذ و جر مقدمات
پرگنات پرداخت و قریب بہ شہر دائرہ نمودہ۔ و سید لشکر خاں بہادر نصیر جنگ چوں
تاب مقاومت و استقامت نہ داشت مبلغ ہفدہ لک روپیہ بر پرگنات و قدرے

نقد داده صلح نمود ضبطی از سبب مصالحت در صوبه خجسته بنیاد نیامد۔ و بعد از چند بمقام
از نواح خجسته بنیاد کوچ نموده بر سر راه لشکر اقامت نمود۔ چنان چه رقم زده کلک
بیان گشت و در برہان پور خواجم قلی خاں که ناظم صوبه بود به احمد بیر خاں پیغام داد که دریں
وقت واقعه ناگزیر در پیش آمده۔ از برائے دفع متاہیر و محافظت شہر مبلغے زر در کار
است۔ باید داد۔ و احمد بیر خاں در جواب گفت که بدون حکم من زر نه می توانم داد۔ ازیں
جہت در محافظت خود و خزانه که در قلعهٔ ارک بود سعی بلیغ نمود و امر به نگاه داشت سواران
و بے اسپان و پیاده ہائے برق اندازان و تیر اندازان فرمود و خواجم قلی خاں نیز به نگاه
داشت مشغول گردید۔ و ابو الخیر خاں شمشیر بہادر نیز نگاه داشت نمود و به نوعے بازار
نگاه داشت گرم شد که گاہے دریں چند سال ملحوظ نه گشته بود۔ ہر سر دریا که لواز
آدم و اسپ بود و اکثر فرومایگان جولاہان و ارباب حرفه خود را به صورت سپاہیان آراسته
نوکر گشتند۔ و درمیان خواجم قلی خاں بہادر و احمد خاں بہادر جواب و سوال درمیان
بود و اطراف و جوانب قلعه و خانه احمد خاں مورچال بسته بودند۔ دریں دو سه (۳) ماه
به احتیاط تمام گزران نمودند۔ دریں ضمن عنایت نامه به مہر نواب مظفر جنگ به نام ہر ایک
علیحده رسیده که سرگرم در کار خود باشید۔ باوجود ایں ہر دو سردار در مضبوطی و احتیاط
از خوف یک دیگر می کوشیدند۔ و ہر روز فیل خواجم قلی خاں بہادر برائے سواری تیار
می شد۔ تا آں که بعد چند روز سند صوبه داری به مہر نواب مظفر جنگ به نام ابو الخیر خاں
رسید۔ و نقل آں به مہر قاضی محمد حیات بلده دار السرور رسانیده در پیش خواجم قلی خاں

فرستادند۔ و احمد میر خاں و متصدیان شہر رجوع بہ شمشیر بہادر نمودند۔ و او بہ حکومت پرداخت۔
دریں ولا در ماہ ربیع الاولی۔ چنان چہ ماناجی بگم و ہری پنڈت و سردار دیگر از مرہٹہ بہ اتفاق
توجہ بہ سمت تعلقہ راؤ کردہ بہ ضبطی پرداختند و فوج دار و عامل راؤ در قصبہ مذکور بہ حراست
تمام قدم ممانعت استوار نمود۔ و ایں خبر بہ میر حیدر علی سپہ سالار احمد میر خاں رسید۔
قریب پانصد سوار و یک ہزار کسرے پیادہ جرار ہم راہ گرفتہ و توپ چہ ہا و شیر بچہ ہا و
جزایل و بندوق ہا بہ حوالہ برقندازان کہ بندوق نہ داشتند فرمود و شیخ محمد خورم پسر ظفر محمد
خاں کہ بہرۂ عظیم از کسب سپاہ گری داشت بہ رفاقت خود گرفتہ دوازدہم ربیع الاولی
از شہر برآمد و بے اسپاں را بر عرابہ ہا نوکر نمودہ ہم راہ گرفت و بعضے کہ ماندہ بودند روز
دیگر بہ عرابہ ہا سوار شدہ روانہ شدند۔ بہ ہر تقدیر سیزدہم در مقابلہ گروہ بے شکوہ
مقاہیر درآمدند۔ و از طرف خود نیز دو ہزار سوار کہ آب بہ دست آں ہا بود حملہ آور گردیدہ
بہ تفنگ انداختن بہ حملہ ہائے متواتر جنگ نیزہ و بھالہ مشغول گشتند۔ دریں اثنا از
قضا محمد خورم کشتہ شد و تزلزل تمام روئے دادہ۔ نرسنگ راؤ ہرکارہ میر شہاب الدین
جمعدار از برائے مصالحت تردداتِ بجا آوردہ میر حیدر علی را بہ نزد آں اشقیا بردہ چوں
مصالحت حسب دل خواہ نہ بود بہ لشکر خود معاودت نمود۔ چنان چہ تا آں وقت در فوج
قرارے نہ ماند و اکثر مردم رو بہ فرار آوردند و باز جنگ درگرفت و گوبند رام پیشکار دیوانی
زخم گراں برداشتہ بہ شہر آمد و بعد از چند روز درگذشت۔ دریں ضمن روئے فوج برگشت
و مردم گریختن شعار خود ساختہ خود را بہ شہر رسانیدند۔ چنان چہ بعضے مردم کہ اسپان

جلد داشتند بہ جلدی تمام خود را بہ شہر رسانیدند۔ واکثر مردم کہ دو چار مرہٹہ شدند سلاح و لباس خود در باختہ برہنہ جاں را غنیمت دانستہ عریاں داخل شہر شدند و مردمانے کہ برائے کمک آں ہا رفتہ بودند آں ہا نیز از عرض راہ معاودت نمودند۔ قریب ہشتاد نفر در آں معرکہ شہید گشتند و میر حیدر علی بہ شہر آمد۔ روز دوم گماشتگان ومتصدیان پادشاہی از اخذ وجر محصول ممنوع گشتہ ومتاہیر بر محالات سایر مثل منڈی شاہ گنج وجہان آباد و بہادر پورہ وغیرہ گماشتہ گان خود نشانیدہ بہ ضبط خود در آوردند و طرفہ اختلافے روئے داد۔ چند روزے بریں نوع گزشت۔ دریں اثنا سند نیابت نواب فیروز جنگ از حضور بہ نام خواجم قلی خاں بہادر مع فرمان پادشاہی رسید و خواجم قلی خاں برائے آداب فرمان رفتہ گرفت ودخل وعمل قرار واقعی نمود و شمشیر بہادر حقیقت را بہ نواب صلابت جنگ بہادر و راجہ نوشت۔ درہماں ایام بر مسند امارت بعد از مظفر جنگ جلوس استقرار یافتہ بودند۔ چناں چہ اندرون شہر عمل ودخل خواجم قلی خاں و بیرون شہر در تصرف گماشتہ گان بالاجی بود۔ چوں عنایت نامہ بہ نام ابوالخیر خاں از صلابت جنگ و راجہ رگناتھ داس رسید خطاب امام جنگ با سند بحالی صوبہ داری بہ نام او فرستادند۔ بہ قلم آوردند کہ بالفعل مصلحت این است کہ شما در امر صوبہ داری مستقل گردیدہ بہ ہر نوع دانید۔ از خواجم قلی خاں امر حکومت انتزاع نمایید۔ چوں حکم بہ نام امام جنگ رسید بہ خواجم قلی خاں بہادر پیغام فرستادہ واو در جواب گفت کہ من بہ موجب سند حضور ناظم گشتہ ام۔

دخل نہ خواہم داد۔ امام جنگ دریں باب از متصدیان وغیرہ مشورت نمودہ ہمہ یک جہت
ویک دل گشتہ اتفاق براجرائے حکم نواب صلابت جنگ نمودند وعملہ وفعلہ صوبہ داری
خود نمودہ رجوع بہ ابوالخیر خاں گشتند وخواجم قلی خاں بہ قدم ممانعت در پیش آمدہ دست
از حکومت بر نمی داشت۔ چند روز بریں منوال گزشت۔ وہر چند مردماں فہمانیدند فائدہ
برآں مرتب نہ گشتہ۔ وعلم در گنج چوک از خواجم قلی خاں برپا شد۔ میر غیاث برائے
برداشتن علم خواجم قلی خاں با فوج کثیر کہ چہار حصہ افزود مقابلہ خواجم قلی خاں بود در روز جمعہ
نوزدہم جمادی الاولیٰ بہ جہت حرب آمادہ گشتہ روانہ چوک شدند وخواجم قلی خاں
ایں خبر استماع نمودہ بہ جلدی تمام پسر خود نذر محمد خاں ودامادخود کہ مخاطب بہ البرز خاں بود
با محمد خاں بخشی در مقابلہ فوج وپیادہ ہائے کارگزار وتفنگچیاں برائے مورچہ بندی
ارسال داشت ومیر محمد غیاث پیش دستی نمودہ جھنڈا را از جا برداشتہ ونشان
ابوالخیر خاں رانصب نمود۔ ہرکارہ ہا ایں خبر گوش زد خواجم قلی خاں نمودند سردار
خود را بہ محاربہ وبرحویلی او مورچال خود قرار دادہ شروع برق اندازی وبان بازی
کرد۔ چناں چہ چند نفر از تماشائیاں در چوک زخمی شدند۔ ومیر غیاث در بازار نشستہ
مورچال قائم می نمود۔ واز چہار گھڑی روز ماندہ جنگ شروع شد وبرحویلی میر کمال
کہ قریب بہ پل واقع است میر حیدر علی در مورچال جنگ گولی وبان شروع کرد و
میر امجد ہمشیرہ زادہ وعزیز اللہ ہمشیرہ زادہ دیگر ابوالخیر خاں ودیگر از اقربا وعبدالنظر بیگ
خاں بخشی وسید نورالدین خاں کوتوال ورسالہ داران تمام شب میدان چوک دپیش روئے

مسجد جامع نشان مورچال پیش بردند و نصف شب ہزاری خواجم قلی خاں کشتہ شد و
در مورچال خلل عظیم افتاد تشویش بہ دل ہائے نوکران خواجم قلی خاں بہادر را اصلا ازیں
تغیرے رو نہ داد - میر نعمان خاں پسر شاہ عبد المنان و میر حیدر علی و نرسنگہ راؤ و شیخ
عبد الرحمن برائے مصالحت درمیان بودند و سعی ہا می کردند - بالآخر ہر دو جانب بہ مصالحت
راضی گشتند کہ دوازدہ ہزار روپیہ طلب سپاہ کہ در آں چند روز شدہ بود ابو الخیر خاں
بہ دہد و صوبہ داری بہ او واگزارند - یک پہر روز بر آمدہ فتنہ فرو نشست و پائے جنگ و
جدال از میان برداشت - باز حکم مجددا از نزد نواب صلابت جنگ بہ نام ابو الخیر خاں رسید
کہ پنج شش ہزار سوار نگاہ داشت نمایند و مبلغ کلی از خزانہ دار السرور دہانیدند - بہ موجب
امر نواب صلابت جنگ بہ نگاہ داشت سپاہ اشتغال نمود - ازیں ہمر عالمے کامیاب
گردید و منصب دارانے کہ جاگیرات آں ہا را مقہوران بہ ضبط آوردہ بودند بہ مساعدہ درماہہ
و مدد خرچ بہرہ ور شدند - بہ نوعے بازار نگاہ داشت گرم شد کہ ندائے نقیبان و صدائے
چاؤشان تا افلاک بلند شد - و ہر روز شمشیر بہادر خود ملاحظہ سواران سایر و رسالہ داران
می فرمود ... و اسپ نایاب گردید و اسپان مالوہ را تاجران بہ برہان پور آوردند و بازار
نخاس کہ از چندیں مدت ویران بود آں چناں بازار گرم شد کہ تمام چوک از بایع و مشتری
مملو بود - و درہمیں ایام بر خطاب خواجم قلی خاں بہادر قائم جنگی را افزودہ مومی الیہ را تکلیف
حضور نمودند - و راجہ رگھناتھ داس بہ نظر بیگ خاں خط نوشتہ نزد خود بہ خجستہ بنیاد
طلب داشت - چہاردہم رمضان ... واصل شد و خواجم قلی خاں پانزدہم شہر مذکور عازم

خجسته بنیاد گشت - و نظر بیگ خاں را بازبخشی سابق نمود. و خویشان را که همراه برده
بود هر کدامے به مناصب و خطاب ها سرفرازی یافتند. و میر مهدی خاں و دیگر برادران
قاضی دایم را مقید نموده نزد راجه رگناتهه داس بردند و از آں جا فرار نموده هر کدامے جا بجا
روپنهان نمودند. دریں وقت بالاجی بگم مقهور که به سمت عادل آباد آمده بود چوں میر غیاث
بارساله داران به محاربه او رفت - او فرار نموده به گریخت - دریں اثنا فکر راجه رگناتهه داس
ایں بود که از بالاجی پرخاشش نماید. همیشه بر زبان می آورد که مبلغ نه لک روپیه سرکار
گرفته است - و در عوض هر لک ده لک خواهم گرفت - ایں خبر به بالاجی رسید بر خود برآشفت
و از غرور فوج و سرانجام توپ خانه خیره شده پیغام داد که اکثر اوقات از زبان نواب
قسم برمی آید خود را چرا الم کرده. و راجه ازیں سخنان برهم شده به اجماع عساکر امر نمود.
و ابوالخیر خاں را نیز طلب داشت - اما جنگ پیش از رفتن خود میر غیاث و سید معزالدین
پسر سید نورالدین خاں را برائے آوردن خزانه روانه نمود - در ماه شوال پنج لک
روپیه و کسرے از رانوجی سندهیه مرهٹه بود قریب به شهر رسید - ابوالخیر خاں امر نمود
که خزانه از دست مقاهیر انتزاع نموده داخل سرکار نمایند - چنانچه به عمل آمد - اما بعد
ازیں کارکنان خزانه مذکور به مقاهیر مسترد گردانیدند - به تاریخ سلخ شوال ابوالخیر خاں از دریائے
تاپتی گزشته در عین شدت باران روانه خجسته بنیاد شد. و در راه از مرض فالج
بیمار گشته - و با وجود عارضه مرض به ملازمت نواب صلابت جنگ رسید - و بعد
از آں رائے ها بر آں قرار یافت که به جنگ بالاجی مقهور باید رفت - بعد عید الاضحی

بتاریخ یازدہم ذی حجہ از شہر برآمدہ داخل خیمہ شدند و امام جنگ راہراول و نصیر جنگ را جنداول مقرر نمودہ پیش تر روانہ گشتند۔ و برائے گردآوری توپ خانہ و سپاہ و فراہم آوردن بہیر و بنگاہ و برآمدن صرافہ چند مقام واقع شد۔ از راہ احمد نگر عازم پونہ کہ محل سکونت ادبار آں بے حیائے نابکار یعنی بالاجی شقاوت آثار بود گشتند۔ و در احمد نگر زیادتی بہیر و بنگاہ را در آں بلدہ گزاشتہ و لوازمہ ضروری ہم راہ گرفتہ قدم پیش تر گزاشتند۔ آں ملاعین نیز بہ تہیہ جنگ و پرخاش پرداختند۔ بہ مقابلہ لشکر نصرت اثر در آمدند۔

دریں سال نقد علی خاں دیوان فرخندہ بنیاد حیدرآباد کہ سنین عمرش از صد سال تجاوز نمودہ بود و بہ کمال صلاح و تقویٰ بود در ماہ صفر وفات یافت۔ پسر او میرزا علی نقی کہ نواب مظفر جنگ دار وغہ فیل خانہ نمودہ بود و بعد از فوت پدر بہ خطاب نقد علی خاں سرفراز گشتہ۔ و نواب صلابت جنگ نقد علی خاں مذکور را از انتقال پدر دیوان حیدرآباد نمودند۔

ہم دریں سال سید شریف خاں شجاعت جنگ از اولاد سید محمدؐ بود شجاع و دلیر و مردانگی کمال داشت۔ در ماہ شعبان جہان فانی را وداع نمود۔ و سید صدرالدین خاں پسرش بہ خطاب پدر ممتاز گردید و صوبہ داری سرکار بیرار از انتقال شجاعت جنگ مرحوم بہ سید لشکر خاں بہادر نصیر جنگ مقرر شد۔

و دریں سال میر دوست علی خاں کہ برائے استمداد نواب صلابت جنگ ہم راہ ابوالخیر خاں با جمعیت پانصد سوار و پیادہ از برہان پور خجستہ بنیاد رفتہ بود

در ماہ ذی حجہ بہ عالم بقا شتافت۔ خلف الصدق ش میر نجف علی خاں نعش والد بزرگوار خود را بہ کمال آرائش بہ برہان پور روانہ کرد و در مسجدے کہ آں مرحوم خود ساختہ بود۔ چناں چہ نام او بہ تاریخ مسجد موسوم نمودہ بود مدفون ساخت۔ رحمتہ اللہ علیہ۔ و در ۱۱۶۵ھ بہ تاریخ دوازدہم محرم الحرام جنگ درمیان بالاجی راؤ و نواب صلابت جنگ شروع شد۔ و بالاجی راؤ پسر عمش سدہوجی بن جما بالشکر ہراول جنگ ہا نمودہ۔ چناں چہ از جانبین حرب کارزار بہ وقوع پیوست۔ و فرنگیان وگاردیان بہ کمک ابوالخیر خاں ہراول رسیدند۔ فوج نابکار مرہٹہ رو بہ گریز آوردند۔ و شب چہاردہم محرم الحرام خسوف ماہ واقع شدہ بود۔ بالاجی غافل از لشکر اسلام گشتہ برائے پرستش قمر از لشکر خود بہ کنار گنگا رفتہ مشغول بہ عبادت طریقہ خود بود کہ ہرکارہ ہا خبر رسانیدہ۔ فرنگیان وگاردیان بہ افواج اسلام بہ قصد شب خوں بر سر او رفتہ خیمہ و خرگاہ وغیرہ بہ غارت بردند۔ و سواران اکثر بر اسپان بے زین سوار شدہ جان خود را از آں مہلکہ بیروں بردند۔ و بالاجی بے لباس و پوشاک بر اسپے سوار گشتہ خود را از چنگ لشکر اسلام رہانیدند۔ اما شدت حرب عداوت قلب بیش تر قائم شد و لشکر اسلام بہ استظہار نصاری تاخت کناں و دیہات مرہٹہ را با خاک ادبار یک ساں نمودہ پیش تر می رفتند و بر کفرہ قسمے غالب بودند کہ معلوم ہمگناں گشت کہ اقبال اسلام و ادبار کفر است۔ و ہر روز دو کروہ یا سہ کروہ پیش تر می رفتند۔ و روز چہار شنبہ نوزدہم محرم الحرام فوج مرہٹہ زیادہ از روز ہائے دیگر شوخی نمودہ در مقابلہ فوج فیروزی

درآمد۔ راجہ رگناتھ داس نظر بیگ خان بخشی سایر را با فوج سایر و میر نعمان خاں و میر مقتدی خاں و فتح خاں و واسع خاں رسالہ داران را بہ جہت تنبیہ مامور نمودہ در مقابلہ افواج مرہٹہ ارسال داشت۔ و نظر بیگ خاں بہ مقابلہ درآمدہ مرہٹہ را گریزانیدہ جانب دست راست دوانید۔ و راجہ رگناتھ داس متحیر گشتہ کوچ نمود و نظر بیگ خاں و سرداران کہ مشغول جنگ بودند مرہٹہ پس پا شدہ لشکر اسلام را پیش تر کشید و از لشکر دور انداخت و باز آں سگان روباہ جمعیت نمودہ جنگ عظیم در پیوست و کمک از نواب صلابت جنگ نہ رسید۔ نظر بیگ خاں دو زخم گولی بندوق و یک زخم شمشیر برداشت و بر دست نیز زخم گولی رسیدہ استخوان دست ریزہ ریزہ شد و طرفہ حالتے روئے داد۔ و میر نعمان خاں زخمی شدہ بہ خیمہ رسیدہ جاں بہ حق تسلیم نمود۔ و میر مقتدی خاں خود را زخمی در لشکر رسانید۔ فتح خاں و واسع خاں رسالہ داران کشتہ شدند۔ و مغل بیگ خاں کہ مخاطب بہ نونہیر خاں و نصیر الدین نبیرہ بہکاری بیگی خاں وغیرہ کشتہ شدند۔ و از جانب بالاجی قریب بیست جمعداران و سواران بسیار بہ قتل رسیدند۔ عجب تہلکہ درآں روز گزشت۔ و بعد از آں فوج اسلام خود را قریب بہ شش کروہے پونا رسانیدہ خواستند کہ بہ پونا کوچ نمایند۔ و مردمان دیگر مانع شدہ گفتند کہ بالاجی آمدہ ملازمت کردہ صلح می کند۔ ہمیں نہج بہ مصلحت نصیر جنگ کہ امروز برائے ملازمت می رسد فردا می رسد مقامات کنانیدند۔ تا آں کہ در لشکر غلہ نایاب شد و علامت بہ مرتبہ انجم نادر گشت کہ اسپان از فاقہ جان خود را باختند و آدمان از گرسنگی حیران شدند۔ بہ قسمے شدت جوع در لشکر اسلام از سبب لشکر خاں غالب گشت کہ

زبان از بیان آن عاجز است و فوج ملاعین خیره گشته هر روز دست درازی به لشکر
می نمودند۔ فرنگیان و گاردیان در آن محصره داد مردانگی داده به سر دادن آتش خانه
فرنگ دود از نهاد آن کافران بے ایمان بر می آوردند۔ و با وجود سختی احوال از شش کروهی
پونا به قصد آن که به احمد نگر آمده رسد و غله گرفته باز مراجعت نمایند کوچ معاودت نمودند
و خود را به موضع تلے گاؤں که قصبهٔ عظیم آن اشقیا بود رسانیدند۔ نواب صلابت جنگ
بهادر و راجه رگناته داس موضع مذکور را در تسخیر آورده امر به غارت نمودند۔ و سواران
و پیاده ها و فرنگیان و گاردیان دست به غارت کشودند۔ قدرے آذوقه به دست آمد۔
و بعد از تاخت و تاراج به سمت احمد نگر کوچ نمودند۔ و مقاهیر هر روز به مقابله لشکر در آمده
برائے حرب دست و بازو می کشودند و پیغام و سلام گولی و بندوق درمیان بود۔
تا آن که به احمد نگر رسیدند۔ در آن جا زیادتی بهیر و بنگاه را بار دیگر گذاشته و فوجے که
در آن جا از خوف مقاهیر به لشکر خود را نمی توانستند رسانید مع بنجاره که در آن جا
بودند همراه گرفته متوجه سنگمنیر گشتند و در راه سنگمنیر کوه هائے عالی و گریوه هائے بسته
بلند به وقت راه طے نمودند و بازه صلح درمیان آمد۔ چنان چه راجه رگناته داس و سداسیو بهاؤ
باهم بیرون لشکر ملاقات نمودند۔ و قرار و مدار به میان آمد۔ باز به هم خورد۔ تا به سنگمنیر
رسیدند۔ در آن جا جنگ عظیم با فوج هراول یعنی ابو الخیر خاں در پیش آمد و اما جنگ
پائے استقامت محکم داشت۔ و میر امجد همشیره زاده زخم گولی کاری بر داشت و
اکثر مردم زخمی شدند۔ با وجود که سید لشکر خاں بهادر نصیر جنگ برائے مصالحت

در لشکر بالاجی بود۔ بہ ہر تقدیر ابوالخیر خاں و میر غیاث فوج مرہٹہ را از جائے آں ہا اخراج نمودہ۔ بعد ازاں صلح قرار واقعی شد۔ و بالاجی متوجہ ملک خود گشت۔ و چوں طلب سپاہ ہر ابوالخیر خاں زیادہ شدہ و برائے طلب شورش درمیان آمدہ۔ باز بحال گشتند و نواب صلابت جنگ و راجہ سید لشکر خاں را از مونگے پٹن بہ خجستہ بنیاد رخصت نمودند و سیوم ربیع الآخر ابوالخیر خاں بہ تعلقہ صوبہ داری خود رخصت گشتہ روانہ شدند۔ اما درمیان راجہ رگناتھ داس و ابوالخیر خاں سوء المزاجی بہم رسیدہ۔ اظہار آں موجب اطناب است۔ روز پنجشنبہ بیست و دوم ربیع الآخر ابوالخیر خاں داخل برہان پور گردید و شب جمعہ بیست و سوم ربیع الآخر خواجم قلی خاں را مخاطب بہ ذوالفقار الدولہ خواجم قلی خاں بہادر قائم جنگ نمودہ صوبہ داری برہان پور از تغیری ابوالخیر خاں مقرر نمودند و ذوالفقار الدولہ روز پنجشنبہ ششم جمادی الاولیٰ داخل دار السرور شدند و احمد میر خاں و جمیع متصدیان تا کنارہ دریائے تاپتی بہ استقبال شتافتہ داخل شہر نمودند۔ و فوج داری بکلانہ بہ امام جنگ بحال ماند۔ و قطب الدولہ محمد انور خاں را دوم جمادی الاولیٰ بہ برہان پور رخصت نمودند۔ نوزدہم شہر مذکور داخل دار السرور گردید و ہنگامہ سپاہ ہر امام جنگ بہ نوعے شد کہ حد و نہایت نہ داشت۔ و بالآخر قدرے جنس در وجہ طلب سپاہ دادہ از دست سپاہ فراغت حاصل نمود۔ مورو جی پنڈت کہ در عہد نواب نظام الدولہ بہادر بہ خطاب لشن داس ملقب شدہ بود۔ بہ موجب حکم نواب صلابت جنگ و راجہ رگناتھ داس بہ طوق و زنجیر در خانہ بہار دل داماد

عبد النظر بیگ خاں کہ مخاطب بہ دلاور دل خاں بود مقید نمودہ روز دوشنبہ سیزدہم ربیع الاولیٰ بہ مقر خود شتافت۔ چناں چہ نواب صلابت جنگ احمد میر خاں را مخاطب بہ میر علی اکبر خاں گردانیدند۔

باز آمدیم بر حقیقت لشکر فیروزی اثر و کشتہ شدن راجہ رگناتھ داس بحکم خالق اکبر۔ نواب صلابت جنگ از مقام تپن رگھو بھوسلہ مرہٹہ را کہ با خود ہم راہ آوردہ بودند رخصت برار کردہ خود متوجہ ملک گیری بہ طرف بھالکی وغیرہ روانہ شدہ نزدیکی بھالکی مقامات شد۔ مزاج راجہ بر ایں آمد کہ قصبہ بھالکی وغیرہ محالات از رام چندر گرفتہ داخل سرکار نماید۔ چناں چہ بر ایں کار واصل خاں یک چشمی را با سرداران دیگر برائے ضبطی بھالکی فرود آوردہ۔ والدہ راجہ رام چندر با فوج قلیل در بھالکی بود۔ و راجہ رام چندر با ہفت ہزار سوار جرار در آں نواح در دہ کروہے منتظر قابو شدہ پیغام داد کہ من از آبا و اجداد نوکر ایں خاندان ام تقصیر از من چہ صادر شد کہ ملک موروثی من ضبط می نمایند۔ راجہ از طرف نواب صلابت جنگ جواب فرستاد کہ پدر تو گاہے در نوکری سرکار و جاں فشانی قصور نہ نمودہ بود۔ تو برعکس آں در جاں فشانی ہا قصور می نمائی۔ چناں چہ در جنگ بالاجی حاضر نہ شدی۔ او زبان بہ معذرت کشودہ عرضی نوشت کہ در ملک گیری کرناٹک زیر بار خسارت آمدم ونقصان سی لک روپیہ من شد و اسپان و اسباب از کار رفتہ۔ ازیں سبب در سر انجام خود بودم۔ نہ توانستم رسید۔ چناں چہ راجہ جواب داد ملک ترا برابر بحال

می گزارم و پرگناتے کہ بعد از نواب شہید بہ تو عنایت شدہ است گزاشت نمودہ حوالہ
عاملان سرکار نمایند۔ جواب داد کہ اگر عفو تقصیرات نمودہ بحال می دارند ایں جانب
بندہ ام و الّا ہمہ ضبط نمایند۔ جائے دیگر رفتہ نوکری خواہم کرد۔ دریں رد و بدل و پیغام
پانزدہ روز در گزشت۔ رام چندر نزدیکی لشکر ششں کروہے دائرہ داشت۔
چناں چہ حسام اللہ خاں بہادر قلعہ دار ادوگیر بہ عرض رسانید کہ پرگنہ مکان مستحکم در تصرف
ادوگیر است اگر قلیل فوج ہم راہ من تعین شود در اندک وقتے بہ ضبط سرکار می آورم۔
راجہ ہزار سوار ہم راہ حسام اللہ خاں داد۔ اد روانہ شد۔ جنگ بہ وقوع پیوست۔
رام چندر فوج برائے مقابلہ حسام اللہ خاں تعین نمود۔ ہنوز فوج رام چندر نہ رسیدہ
بود کہ قلعہ فتح شد۔ دریں اثنا، فوج نگاہ داشت راجہ رگناتھ داس بہ راجہ پیغام
دادند کہ پنج لک روپیہ طلب ما در سرکار شدہ است۔ بر ما فاقہ ہا می گزرد۔ زر ما را
بدہند۔ راجہ جواب داد کہ در حساب آں چہ ساعئہ شد طلب شما در سرکار دو لاک روپیہ
می شود۔ پنج لک روپیہ محض غلط است۔ دریں سوال و جواب مقدمہ بہ طول انجامید
و ارادہ فوج بر قتل راجہ مصمم گردید۔ رام چندر ایں خبر مسموع نمودہ جمعداران فوج
مذکور را خاطر نشان نمودہ نوشت کہ شما راجہ را بہ کشید و من نزدیک لشکر می آیم۔ بر شما
کسے دست نہ خواہد انداخت۔ فوج راجہ دو ہزار سوار و سردار آں ہا عبد الغفور رسالہ دار
بود جرأت نمودہ یکا یک بر خیمہ راجہ رفتہ راجہ و ہمشیر زادہ سیتا رام کہ مخاطب بہ رائے
رایاں شدہ بود بہ قتل رسانیدند۔ و خانہ راجہ را تمام لچہ ہا بہ غارت بردند۔ و رام چندر

با فوج خود مستعد شده نزدیک لشکر استاد و این دو ہزار سوار را راجہ را کشته در فوج رام چیندر ملحق شدند۔ و در لشکر از کشته شدن راجه عجب ہنگامہ برپا شده نزدیک بود که لشکر غارت شود۔ سرداران لشکر در فکر خود ہا افتادند۔ و ہیچ کس را فکر آقا نه ماند۔ میر نجف علی خاں بند و بست مثل و خیمه ہائے خود نموده با چند سوار و پیاده و خاصه برداران سوار شده در خیمه نواب صلابت جنگ آمد۔ دید که در دیوان خانه و گرد و پیش نواب ہیچ احدے نیست۔ اندرون خلوت رفته نواب را دید که حواس برجا نه مانده خاطر نواب جمع نموده بند و بست گرد خیمه با تمام سرداران را طلب داشته چوں تمام سرداران در دربار جمع شدند منادی گردانیده بند و بست نمود۔ و فوج رام چیندر که نزدیک بود نزد او چوب دار فرستاده پیغام داد که به چه اراده استاده۔ به مثل خود خیمه برپا کرده فرود آئی و خاطر جمع نمائی که مقدمه تو البته انفصال خواہد یافت و رام چیندر نزدیک لشکر فرود آمد و ہنگامه فرو نشست۔ چناں چه راجه را در آتش سوختند و زن او ستی شد۔ عمده ہا مثل سید لشکر خاں و شاه نواز خاں کسے به سبب راجه مقتول در لشکر نه بودند که خدمت دیوانی تجویز نموده شود۔ مستعد خاں و ابو الفخر خاں و فتح اللہ خاں و میر نجف علی خاں وغیره در خلوت نواب صلابت جنگ نشسته تجویز خدمت دیوانی نمودند۔ چوں در آں وقت کسے قابل ایں خدمت نه بود تا رسیدن شاه نواز خاں و نصیر جنگ برائے اجرائی کار دیوانی مقرر شود و احکام به خجسته بنیاد برائے طلب شاه نواز خاں و نصیر جنگ مرسل گشت۔ در حضور کار دیوانی ابو الفخر خاں

سرانجام می داد۔ تا بیست روز بریں بہ گزشت۔ ابوالفخر خاں بہ نوعے غرور را کار فرمودہ بہ اخذ و جبر از عمالان شروع نمود کہ در توصیف در نہ می آید۔ چناں چہ روزے خبر رسید کہ خواجہ نعمت اللہ خاں و دیگر سرداران کہ برائے تنبیہ رفتہ بودند و از راجہ کمک طلب داشتہ بودند و راجہ در فکر فرستادن کمک بود۔ اتفاق نہ شد نعمت اللہ خاں خبر کشتہ شدن راجہ مسموع نمودہ می خواست کہ برخاستہ بہ آید۔ ایں خبر بہ نواب صلابت جنگ رسید بہ ابوالفخر خاں دیوان فرمود کہ سردار جرارے را برائے کمک نعمت اللہ خاں باید فرستاد۔ ابوالفخر خاں بہ میر نجف علی خاں پیغام داد کہ اگر قبول می نمایند برائے کمک نعمت اللہ خاں فوج ہم راہ گرفتہ بہ روید۔ میر نجف علی خاں جواب داد کہ بہ یک شرط می روم کہ اختیار کل فوج بہ من باشد و نعمت اللہ خاں بہ حضور بہ آید من دانم و افغانان۔ در دو روز قسمے تنبیہ نمایم کہ دمار از روزگار ایشاں بر آید۔ ابوالفخر خاں قبول ایں معنی نہ نمودہ گفت کہ نعمت اللہ خاں از مدت رفتہ محنت ہا نمودہ است۔ اگر او را خواہم طلبید بے دل خواہد شد۔ شما بہ کمک او بہ روید۔ میر نجف علی خاں جواب داد کہ اگر او سردار باشد و ما جنگ و فتح کنیم نام او خواہد شد و ما کشتہ شویم و محنت ہا نمائیم تام ایں جانب ہیچ گونہ نہ خواہد شد و ایں کار از من نہ می شود۔ او را بہ حضور طلب دارند و مخلص را بہ فرستند۔ ابوالفخر خاں گفت کمک نعمت اللہ خاں را کار سہل تصور نہ نمایند۔ من می خواہم برادر خود را بہ فرستم۔ میر نجف علی خاں برآشفتہ فرمود کہ ایں کلمہ مغروری چرا از زبان شما جاری شد۔ وی روز

ماشمارا تجویز نموده دیوان کرده ایم و فردا تغیر خواهد شد۔ برادر خود را با ما برابری می نمایند۔ او چه خواهد بود۔ غرض صحبت برهم خورد۔ و میر نجف علی خان آخر نه رفته۔ بعد ازآں منور حسین خان دکھنی را با سرانجام و سرداران دیگر مع دو هزار سوار به کمک نعمت الله خان فرستاده۔ ایں مقدمات ایں جا و اگر ناشنه روئے داد شاه جهان آباد دارالخلافه ترقیم می نماید۔

مقدمات روئے داده سمت دارالخلافه شاه جهان آباد این است که چوں احمد خان ابدالی هرج و مرج در سلطنت و تغیری و تبدیلی احوال مسموع نموده بار دیگر عرق طمع اش در حرکت آمده و قدم از جاده خود پیش تر نهاده متوجه لاهور گشته تقی خان شیرازی و فوج مغلیه ایرانی و تورانی را با خود رفیق ساخت۔ میر معین الملک ناظم صوبه لاهور کورامل دیوان خود را مع ادینه بیگ خان برائے دفع او با فوج عظیم نامزد فرمود۔ و هر دو سردار به جنگ او رفته محاربه عظیم نمودند۔ از قضا کورامل به قتل رسید و ادینه بیگ خان با وجود شجاعت ذاتی که مکرر از و سپاه گری و تهور به وجود آمده فرار اختیار نموده پناه به کوه جموں برد و احمد خان و تقی خان آمده لاهور را محاصره نمودند و ایں اخبار به سمع پادشاه رسید۔ فرمان به وزیر نوشت و او را از لکھنؤ طلب فرمود۔ دریں وقت ابوالمنصور خان به اعانت ملهارجی هولکر بر افاغنه پورب سخت غالب آمده و تنبیه بلیغ نموده بلکه بالکلیه مستاصل گردانیده می خواست که چندگاه به بندوبست ملک پردازد۔ به موجب حکم مع هولکر خود را نزد پادشاه رسانید۔ چوں در آں دو سه ماه جمعیت عظیم دست داد هرکاره ها ایں خبر به احمد خان ابدالی رسانیدند۔ او دانست که

افواج عظیم در دارالخلافه جمع شده وعنقریب کوچ نموده متوجه لاهور خواهد شد با معین الملک صلح نموده و او را از طرف خود نایب مناب و قایم مقام خود گردانیده به سمت مکان اصلی خود معاودت نمود۔ اما در دارالخلافه درمیان ابوالمنصور خاں بهادر صفدر جنگ و نواب بهادر خواجه سرا اگرچه در ظاهر رنگ آشتی بود اما در دل ها به نوعے دیگر عداوت جوشش می زد که دود دشش به هوا می رسید۔

تقرر صوبه داری دکهن از حضور به نام نواب امیرالامرا بهادر فیروز جنگ یعنی برادر کلاں نواب نظام الدوله شهید از استماع کشته شدن راجه رگناتهداس و هرج مرج در ملک دکهن پدید آمده و فرنگیان به نوعے غالب آمده اند که تمام لشکر اسلام وجود معطل شده۔ ازیں جهت احمد شاه پادشاه وجاوید خاں به اتفاق ابوالمنصور خاں نواب نظام الملک امیرالامرا غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ بخشی الممالک برادر کلاں نواب نظام الدوله شهید را به تاریخ سیوم رجب المرجب صوبه داری به استقلال شش صوبه دکهن داده مخلع به خلاع فاخره وعطائے اسپ و فیل و شمشیر سرفراز گردانیده و نواب فیروز جنگ چهارم رجب از شهر بیرون برآمده به قصد روانه شدن دکهن داخل خیمه شد۔ هول کر و غیره که به کمک صفدر جنگ به پورب رفته بودند از آں جا برگشته در نواح دارالخلافه آواره گشتند۔ اتفاق به نواب فیروز جنگ نمودند به شرطے که صوبه خاندیس را بالتمام در تنخواه هول کر وغیره و بالاجی عطا فرماید و منصب داران کل وجزو از کبیر وصغیر وامیر وحقیرے جاگیر داشتند در روزینه داران که در عهد خلد مکان و خلد منزل

و پادشاہان دیگر اں متعاد برآں ملک داشتند بے روزی شوند۔ نواب فیروز جنگ ایں درخواست قبول نمود و بہ رفاقت آں ہا و فوج خود عازم دکھن شد۔ و در عین باران طے منازل نمودہ بہ شدت لائے وگل وہرج و مرج تمام وا ز توپ خانہ شکستہ وریختہ در نواح دارالسرور برہان پور رسید۔

حالاتے کہ در لشکر نواب صلابت جنگ بہادر روئے دادہ و آمدن شاہ نواز خاں بہادر و رسید لشکر خاں و چوں خبر آمد آمد نواب فیروز جنگ بہ لشکر فیروزی رسید از یں خبر تمام عمدہ ہائے لشکر در فکر خود شدند و جنگ افغانان منجر بہ صلح شد۔ آں ہا را قلعہ کرنول دادن و رفیق خود نمودن و بہ جنگ غازی الدین خاں مستعد شدن مصلحت مقرر شد۔ چناں چہ بہ نعمت اللہ خاں وغیرہ بہ ایں مضمون احکام صادر گشت کہ افغانان را امیدوار عنایات نمودہ ہم راہ خود بہ آرد و قلعہ کرنول بہ آں ہا تفویض می شود۔ چناں چہ نعمت اللہ خاں بہ موجب حکم آں ہا را بہ حضور آوردند و سند قلعہ کرنول بہ نام منور خاں از تغییری مظفر خاں گاردی عنایت شد۔ و چوں شاہ نواز خاں و نصیر جنگ بہ موجب طلب حضور از خجستہ بنیاد روانہ شدند و نواب صلابت جنگ کوچ بہ کوچ بہ طرف حیدر آباد رفتہ داخل شہر شدہ و مردم بلدہ و لشکر نذر و مبارک باد و نیاز گزرانیدند و بہ حسن و آرائش تمام در حویلی جلا محل بنا کردہ نواب آصف جاہ رونق بخش شدند۔ خبر رسید کہ شاہ نواز خاں و نصیر جنگ نزدیک شہر بہ موضع چنوارہ رسیدند۔ نواب صلابت جنگ

اکثر عمدہ ہا را برائے استقبال فرستادند وہر دو سردار نام بردہ با جمعیت دو ہزار سوار و دیگر سرانجام پیشہر رسیدہ بہ ملازمت نواب صلابت جنگ بہادر سرفراز شدہ بہ خلاع فاخرہ امتیاز یافتند۔ بعد از دو روز خلعت وکالت مطلق بہ نصیر جنگ عنایت شد۔ او وکیل مطلق گردیدہ بندوبست خود نمود۔ لیکن مثل راجہ ضبط نہ داشت۔ اللہ یار بیگ قلماق را بہادر دل خاں خطاب دہانیدہ نائب خود نمود و تاکید فرمود کہ شب و روز در خدمت نواب حاضر باشند تا کسے غیر بدون مرضی او بہ جناب نواب عرض نہ تواند نمود۔ و عمدہ ہا بہ او رجوع آوردند۔ وہر روز خبر آمد آمد نواب فیروز جنگ بیش تر می رسید۔ از سبب ایں تمام اہل لشکر ہراسیمہ بودند و مشورت جنگ درمیان آوردہ مستعد جنگ شدند۔ موسی بوسی فرنگی با دو ہزار گاردی و دو ہزار فرنگی و دو ہزار سوار جرار مستعد بہ جنگ بودند و مشورت نمودند کہ بر دریائے نربدا خود ہا را رسانیدہ جنگ باید نمود۔ نواب با وکیل مطلق مشورت نمود۔ او گفتہ کہ بالاجی راؤ را رفیق خود نمودہ ہراول باید نمود و در حیدرآباد شاہ نواز خاں را باید گزاشت۔ چناں چہ بہ شاہ نواز خاں پیغام نمودند۔ خان مذکور جواب داد و قبول نہ کرد۔ تا بہ حدے کہ برائے ہمیں کار نواب صلابت جنگ بہ خانہ شاہ نواز خاں آمدند و بجد شدند لیکن قبول نہ نمود۔ نصیر جنگ میر نجف علی خاں را طلب داشتہ فرمود کہ شما با شاہ نواز خاں کمال محبت دارید و گفتہ شما می شنود۔ بجد شدہ بہ گوئید تا قبول نماید۔ میر نجف علی خاں گفت بہ شرطے کہ در عوض ایں سعی قلعہ داری آسیر از نواب صلابت جنگ بہ من بہ دہانید۔ نصیر جنگ قبول نمود۔

میر نجف علی خاں نزد شاہ نواز خاں رفتہ بہ سعی تمام مزاج او را بہ ایں آورد کہ او قبول فرمود۔ میر نجف علی خاں معاودت نمودہ نزد سید لشکر خاں آمدہ او را آگاہ ساخت۔ نصیر جنگ بسیار خوش وقت شدہ بہ خانہ شاہ نواز خاں رفتہ او را ہم راہ بردہ خلعت دہانید۔ شاہ نواز خاں بہادر پنج ہزار سوار و پنج ہزار پیادہ نگاہ داشت نمودہ بہ استقلال تمام صوبہ داری حیدر آباد انصرام داد و نصیر جنگ بہ موجب قرار داد قلعہ داری آسیر بہ میر نجف علی خاں دہانید۔ نواب صلابت جنگ میر نجف علی خاں را در خلوت طلب داشتہ قلعہ آسیر حوالہ فرمود و شروط بسیار نمود۔ از آں جملہ یکے ایں کہ غازی الدین خاں بہادر اگرچہ برادر کلاں ماست ولیکن برائے گرفتن ملک می آید۔ قسمے تردد نمایند کہ چوں بہ برہان پور بہ رسد قلعہ آسیر بہ دست او نہ آید و قلعہ را بہ وجہ احسن محکم سازید و متواتر خبر ارسال دارید۔ اگر ضرور خواہد بود فوج ہم تعین شما خواہد شد۔ بہ ایں قسم سوال و جواب نمودہ بیروں آمد۔ بہ اختیار تمام رخصت فرمود۔ میر نجف علی خاں موافق مقدور جمعیت فراہم آوردہ از نواب و شاہ نواز خاں و نصیر جنگ رخصت شدہ بہ طرف قلعہ مذکور روانہ شد۔ دریں ضمن خبر رسیدن نواب فیروز جنگ بہ اجین ہرکارہ ہا عرض کردند۔ ازیں خبر در تمام لشکر نواب صلابت جنگ تزلزل تمام راہ یافتہ۔ اکثر عمدہ ہا مخفی عرائض بہ خدمت نواب غازی الدین خاں بہادر ارسال نمودند۔ نصیر جنگ متفکر گشت۔ بہ نواب صلابت جنگ عرض نمود کہ استمالت بالاجی راؤ بدوں رفتن من نہ می شود۔ من می روم۔ او را فہمانیدہ رفیق حضرت می سازم۔ وہول کہ

مرہٹہ نوکر اوست ۔ و نواب فیروز جنگ چنداں فوج نہ دارد ۔ بہ اعتماد ہول کر ایں جرأت نمودہ است ۔ بہ تدبیر ہول کر را از وجدا می سازم ۔ در ظاہر چنیں عرض نمود و لیکن در خیال او ایں کہ اگر ایں شکل صورت گرفت فہو المقصود و الا کنارہ گرفتہ چندے در حمایت بالاجی و جانوجی راؤ گزران باید نمود ۔ تا صورت کار بہ ظہور آید ۔ قوی جنگ پسر ترک تاز خاں را نائب خود نمودہ رخصت شد ۔ و قوی جنگ جمیع عمدہ ہا را در دربار طلب داشتہ عہد و سوگند درمیان آورد ۔ و شاہ نواز خاں را گفت کہ ما ہمہ خوردیم و صاحب بزرگ اند ۔ تا کہ صاحب قصد نہ خواہند نمود ایں مہم بہ انجام نہ خواہد رسید ۔ شاہ نواز خاں گفت کہ کدام کس خواہد بود کہ فتح آقائے خود را نہ خواہد خواست ۔ ہر قدر جمعیت کہ ہمراہ ماست حاضر است ۔ نواب صلابت جنگ مکرر بہ خانہ شاہ نواز خاں رفتہ بسیار سماجت نمودہ فرمودند کہ من شمارا بہ جائے عموی خودمی دانم و نصیر جنگ دریں وقت خود را کنار کشیدند و ایں جا کسے نیست کہ جہاں دیدہ و کار آزمودہ باشد ۔ ایں مہم بر سر خود بہ گیرد چوں سخن بہ ایں جا رسید شاہ نواز خاں بہ کمال خاطر جوئی و دل داری خاطر نواب را جمع نمود کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایں مہم بہ حسب مرام انجام خواہد یافت و فتح حضرت خواہد شد ۔ بعد از آں شاہ نواز خاں بہ خانہ فرنگی رفتہ او را استمال ساخت و با خود رفیق نمود ۔ و او را پسر خود گفت و او ایشاں را پدر خود قرار داد و باہم ہم عہد و ہم قسم شدند کہ سعی و جاں فشانی نمودہ مہم فیروز جنگ را بہ اتمام می رسانیم ۔ فرنگی کمر ہمت بہ میان جاں چست بست ۔ و ہر دو بہ دربار آمدہ خاطر نواب جمع نمودہ تاریخ کوچ مقرر ساختند ۔

و در تیاری توپ خانہ وغیرہ جمیع اسباب سعی از حد وزیادہ بہ کار بردند و پیش خانہ کوچ برآوردند و تمام عمدہ ہائے لشکر خیمہ ہائے خود فرستادند۔ لشکر بہ خوبی تمام آراستہ شد۔ چناں چہ نواب صلابت جنگ داخل خیمہ شدند۔ شاہ نواز خاں و فرنگی بعد از پنج روز داخل خیمہ شدہ بہ تسویہ صفوف پرداختند۔

گفتار در بیان آں کہ چوں نصیر جنگ از آں جا کوچ نمودہ بہ طرف قلعہ پرنیڈہ کہ ملک جانوجی بنال کراست رسید از آں جا بہ بالاجی خط نوشت و درخواست اعانت نمود۔ چناں چہ مکر و حیلہ و رفق شعار آبا و اجداد آں ہا است جواب فرستاد کہ من رفیق شما ام۔ بہ فیروز جنگ نوشت کہ بہ خاطر جمع بہ آئید و ہول کر مرہٹہ نوکر بالاجی بود با جمعیت بیست ہزار سوار کسرے زیادہ ہم راہ نواب غازی الدین خاں بود بہ او تاکید نوشت کہ خاطر امیر الامرا جمع نمودہ زود بیارید۔ و او کوچ بہ کوچ می آمد۔ تا بہ دریائے نربدا رسید۔ و نصیر جنگ قلعہ پرنیڈہ را از خود و بہ دست خود دانستہ در حمایت جانوجی بنال کر کہ با راؤ بالاجی موافقت داشت و مکان مستحکم ساختہ مع فوج رفتہ بہ ظاہر می نوشت کہ من در فکر و تدبیر ام۔ امروز یا فردا بالاجی راؤ را می آرم و رفیق حضرت می سازم و او بہ دل متوجہ است۔ از آمدن ایں کار عمدہ صورت خواہد گرفت۔ میر شمس الدین خاں بخشی با جمعیت سوار و پیادہ و یک زنجیر فیل از فوج نصیر جنگ جدا شدہ بہ بہانہ جاگیر خود بہ طرف غازی الدین خاں بہادر رفت۔ و بعضے را گمان آں است کہ بہ موجب عرضی سید لشکر خاں بہادر رفتن او بود۔ واللہ اعلم بالصواب۔

گفتار در بیان آں کہ میر نجف علی خاں از لشکر جدا شدہ کوچ بہ کوچ بہ طرف قلعہ آسیر آمد۔ در اثنائے راہ اخبارات عجائب و غرائب از فوج امیر الامرائی فیروز جنگ مسموع نمودہ نزدیک برہان پور رسید و آں جا عالمے علیحدہ ملاحظہ فرمود۔ احدے را بایک دیگر موافق نہ یافت۔ خواجم قلی خاں بہادر قائم جنگ کہ صوبہ دار برہان پور بود گاہے موافقت فیروز جنگ را بر زبان آشنامی فرمود و گاہے حق نمک نواب صلابت جنگ یاد می نمود۔ قطب الدولہ محمد انور خاں مخفی عرائض بہ طرف غازی الدین خاں بہادر و بہ ظاہر بہ طرف نواب صلابت جنگ می نوشت۔ و فیروز جنگ را تدبیر می آموخت و در فکر بود کہ چوں نزدیک بہ رسد رفتہ ملازمت باید نمود۔ و میر علی اکبر خاں دیوان نیز ہر دو طرف را منظور داشت۔ و میر منصور کہ میر احسن خاں خطاب یافتہ بود قلعہ دار آسیر عرائض بہ غازی الدین خاں بہادر می نوشت کہ قلعہ را تیار نمودہ ام۔ ہر گاہ تشریف فرمایند قلعہ حاضر است۔ سرسواری داخل قلعہ شوند۔ میر نجف علی خاں بہ شہر برہان پور رسید و ایں صحبت را معائنہ نمودہ در حیرت ماند۔ و با صوبہ دار ملاقات نمود۔ ہمہ کس را بر حق نمک نواب صلابت جنگ ترغیب دادہ فرمود کہ پاس نمک از ہمہ مراتب افزوداست۔ قائم جنگ چوں دانست کہ میر نجف علی خاں رفیق نواب صلابت جنگ است گفت کہ من مخلص و ہوا خواہ نواب صلابت جنگ ام۔ ہرگز شہر را بہ غازی الدین خاں بہادر نہ خواہم داد۔ و اگر نزدیک شہر خواہد آمد جنگ مردانہ خواہم نمود و لیکن شما درایں کار رفیق باشید۔ میر نجف علی خاں گفت کہ اگر شما بہ جنگ مستعد خواہید شد مخلص رفیق شما خواہد شد۔ قائم جنگ

برائے مشورت قطب الدولہ محمد انور خاں و میر علی اکبر خاں و سید علی اصغر خاں و
عبد النظر بیگ خان بخشی پادشاہی و نظر بیگ خاں وغیرہ مردمان عمدہ را طلب داشتہ
بہ صلحت و مشورت پرداختند۔ جملہ بہ ظاہر مشورت جنگ قرار دادہ با قائم جنگ و میر نجف علی
خاں ہم عہد و پیمان گشتند۔ بہ وقت شب این مشورت بہ عمل آمد۔ روز دیگر خبر رسید
کہ نواب فیروز جنگ بہ سواری جریدہ داخل قلعہ آسیر شدند و قلعہ دار آں جا بہ ملازمت
رسیدہ قلعہ را حوالہ نمود۔ ازیں خبر عہد و پیمان شب را یاران فراموش کردہ خیمہ ہائے
خود بیرون شہر فرستادہ مستعد ملازمت گشتند۔ میر نجف علی خاں ہر چند مقدمہ شب را
بہ یاد داد۔ اما فائدہ برآں مترتب نگشت۔ آخر میر نجف علی خاں با جمعیت خود در حویلی
خود مستعد شدہ نشست۔ وقت شب کہ غازی الدین خاں بہادر از قلعہ آسیر
فرود آمد ہول کر پیغام فرستاد کہ نواب پنجاہ لک روپیہ قبول نمودہ بودند کہ در برہان پور
داخل شدہ خواہم داد۔ مردم برہان پور خیمہ ہا برائے ملازمت بیرون شہر برآوردند۔
الحال زر ما را ادا سازید۔ نواب فیروز جنگ جواب داد کہ در شہر داخل شدہ از مردم
آں جا زر خواہم دہانید۔ پسر قائم جنگ محی الدین قلی خاں نام کہ رفیق نواب امیر الامراء
بود در خفیہ نوشت کہ ایں جا مشورت ہمیں شدہ کہ زر ہا تیار نمایند۔ قائم جنگ و محمد انور خاں
ازیں خبر سراسیمہ شدہ باز قرار جنگ دادند و خیمہ ہا را از بیرون شہر باز اندرون آوردند۔
و میر نجف علی خاں را نیز طلب داشتہ حقیقت حال باز تقریر نمودند۔ و میر نجف علی خاں
بہادر جواب داد کہ بہ ہمہ جہت جنگ نمودن اولیٰ است۔ اگر الحال ہم بہ عزم جزم

صدق دل مستعد شوند من حاضرام۔ چنان چه باز بهم عهد و پیمان شد و تقسیم دروازه
و بیروج نموده ابواب را مسدود دگر دانیدند۔ و دروازه دہلی که راه داخل شدن نواب
فیروز جنگ بود به میر نجف علی خاں بہادر حواله نمودند۔ چنان چه بر دروازه ہائے خود مورچال بندی
نمودند۔ میر نجف علی خاں شب و روز بر دروازه دہلی با جمعیت خود قائم شد۔ نواب
فیروز جنگ از آسیر کوچ نموده نزدیک بنوله دائره کرده۔ چنان چه سید حشمت خاں بہادر
را در شہر برائے سوال و جواب فرستاد۔ و سید حشمت خاں بہادر با پانصد سوار نزدیک
شہر رسید۔ می خواست که از دروازه دہلی داخل شہر شود و جواب و سوال نماید۔ میر
نجف علی خاں ممانعت نموده گفته فرستاد که ما به اراده جنگ مستعدایم۔ شما به کدام شکل
می آئید۔ سید حشمت خاں ازیں خبر متحیر گشته به قائم جنگ رقعه نوشت و قائم جنگ و
محمد انور خاں وغیره ضیافت فرستادند۔ و شب در شہر طلب داشتند۔ سید حشمت خاں
از طرف نواب فیروز جنگ خاطر قائم جنگ جمع نمود و گفت که صوبه داری شہر به شما
بحال و آں چه خرچ سه بندی شده است از زر خزانه خواہم داد۔ از ہمیں قدر الفاظ
تطمیع شنیده عهد و پیمان را فراموش نمود و عرضی نوشت که فردا برائے ملازمت
می آئیم۔ چوں صبح شد قائم جنگ و محمد انور خاں و میر علی اکبر خاں و سید نورالدین خاں
و عبدالنظر بیگ خاں و میر احسن خاں برادر ابوالفخر خاں وغیره اعیان شہر باگروه
انبوه به ملازمت رفتند۔ و بر جلو خانه نواب فیروز جنگ به سبب اشاره اہلکاران
اہتمام سخت نموده پالکی قائم جنگ شکسته و در آبرو ہا خلل واقع شد۔ نواب فیروز جنگ

پرسید کہ میر نجف علی خاں چرا بہ ملازمت نہ رسید۔ ملازمیان عرض نمودند کہ مزاج او
اندک سخت است و تازہ از لشکر نواب صلابت جنگ آمدہ۔ بے طلب نہ خواہد آمد۔
چناں چہ نواب فیروز جنگ ایں سخن قبول فرمودہ شقہ نوشتہ بہ دست چوب دار
فرستاد۔ بعد رسیدن رقعہ میر نجف علی خاں بہ سواری جریدہ برائے ملازمت بیرون
شہر رفتہ در خلوت ملازمت نمود۔ نواب فیروز جنگ کمال اعزاز فرمود۔ و الفاظ
عنایات بر زباں جاری داشت۔ لیکن طبع میر نجف علی خاں راغب و مایل نہ بود۔
نواب امیر الامرا پرسید کہ احوال برادران چہ قسم است۔ و فوج چہ قدر است و چہ
عزم دارند۔ میر نجف علی خاں گفت کہ بہ فضل ایزد مستعان طبع بہ کمال خوبی و فوج ہمہ
فوج دریا موج کہ تمام دکھن را در قبضہ آوردہ است۔ الحال فوج فرنگ و توپ خانہ
آتش بار است۔ حضرت بہ ایں فوج قلیل تشریف می فرمایند مناسب نیست۔ نواب
فیروز جنگ جواب داد کہ فوج سرکار علحدہ است و ہول کر با قریب سی ہزار سوار در رکاب
ما است۔ میر نجف علی خاں گفت کہ بر اعتماد مرہٹہ ہرگز جرأت مناسب نیست۔ ایں ہا
رفیق وقت سخت نیستند و ہمیشہ از افواج حاکم دکھن تنبیہ یافتہ اند ہرگز مقابل
نہ خواہند شد۔ و بالاجی راؤ کہ آقائے ہول کر است با نواب صلابت جنگ موافقت
دارد۔ ہرگاہ آقا آں طرف باشد نوکر چہ جرأت خواہد نمود۔ نواب فیروز جنگ ایں خبرہا
شنیدہ متامل شد۔ و فیروز جنگ بعد ملازمت اہل شہر سلخ شوال داخل شہر شد
و روز دیگر ابو الخیر خاں با وجود بیماری ملازمت نمود۔ و بعد ازاں بہ خواجم قلی خاں امر فرمود

کہ شما ہم راہ باشید و سرانجام سفر نمائید۔ چناں چہ سرداران برائے آوردن خیمہ و خرگاہ مقرر نمودند۔ یک روز پیش تر از کوچ خود میر علی اکبر خاں را با اصل و اضافہ سہ ہزاری نمودہ علم و نقارہ و طوق دادند و صوبہ داری برہان پور مقرر فرمودند و نواب فیروز جنگ ذوالفقار الدولہ قائم جنگ و قطب الدولہ را ہم راہ گرفتہ کوچ نمودند و میر علی اکبر خاں را برائے بند و بست شہر مع متصدیان و منصب داران از منزل اول مرخص ساختند۔ و خود کوچ بہ کوچ روانہ خجستہ بنیاد گشتند۔ چوں قریب بہ اورنگ آباد رسیدند تمام اہل خدمات و عمدہ ہائے آں جا مثل درگاہ قلی خاں و کمال الدین خاں و حیدر یار خاں و میر نور الدین خاں و میر غیاث خاں وغیرہ یک منزل برآمدہ بہ ملازمت سرفراز گردیدند و نواب فیروز جنگ بہ خاطر جمع داخل خجستہ بنیاد شدند۔ بیگم ہا و اہل محل مثل پادشاہ بیگم ہمشیرہ کلاں نواب نظام الدولہ بہادر و نواب بیگم اہلیہ نواب مذکور و دیگران ملاقات نمودہ مسرور گشتند۔ و بعضے از خدمہ محل کہ طرف داری نواب صلابت جنگ داشتند درپے مکیس شدند۔

گفتار در بیان دیگراں کہ چوں نواب فیروز جنگ داخل خجستہ بنیاد شدہ

نگاہ داشت جاری نمود فوج انبوہ و سرداران زیادہ از حد جمع شدند و نواب صلابت جنگ از حیدر آباد کوچ نمودہ نزدیک بھالکی رسیدند۔ عزم جنگ مقرر شد۔ اکثر مردم از لشکر نواب صلابت جنگ عرائض مخفی ارسال داشتند و خاطر امیر الامرا را جمع نمودند کہ بر وقت ما را رفیق خود دانند۔ ازیں سبب خاطر نواب فیروز جنگ جمع بود۔

بہ نصیر جنگ عنایت نامہ مرسل داشت کہ آمدہ ملازمت بہ کنید۔ پرداخت وعنایات
بہ عمل خواہد آمد۔ ومحمد انور خاں را برائے استمالت وتسلی نصیر جنگ مقرر نمودہ فرستاد۔
وسید لشکر خاں ہم عرایض بہ کمال نیاز ارسال داشت۔ وجانوجی بنال کر خواست
کہ آمدہ ملازمت نماید۔ وبالاجی ہم رفاقت نواب فیروز جنگ قبول نمود۔ باوصف
ایں ہمہ مراتب نواب صلابت جنگ فوج خود آراستہ بہ تدبیر صائبہ
شاہ نواز خاں فرنگی را با توپ خانہ وفوج کثیر رفیق ساختہ ترتیب صفوف وبند وبست
لشکر پرداختہ پیش تر کوچ نمودند۔ از طرف غازی الدین خاں بہادر بہ نواب
صلابت جنگ پیغام رفتہ کہ ما باہم برادریم جنگ نمودن بہ ہیچ وجہ مناسب نہ دارد۔
من برائے بند وبست ملک آمدہ ام۔ اگر شما خواہید از طرف ایں جانب در دکھن
باشید۔ من بند وبست کردہ باز بہ ہندوستان می روم۔ ایں سخن پسند خاطر ارکان
دولت نواب صلابت جنگ نیامد۔ جواب دادند کہ چگونہ بند وبست رفتہ بود کہ
آں جناب تشریف فرمودہ بند وبست می نمایند۔ چوں بہ رفاقت مرہٹہ آمدہ اند
وکفار را بر مسلمین مسلط می سازند بدوں جنگ صورت پذیر نیست۔ از ہر دو جانب
مہیائے حرب گشتند۔ وارادہ فیروز جنگ ایں بود کہ بعد ملازمت نصیر جنگ و
بالاجی راؤ از خجستہ بنیاد بہ عزم جنگ باید رفت۔ ورگھو بھوسلہ از ملک برار
با سی ہزار سوار کوچ نمودہ نزدیک خجستہ بنیاد رسید۔ میر نجف علی خاں از برہان پور
بہ عزم رفاقت نواب صلابت جنگ از راہ برار مستعد شدہ تا قصبہ جعفر آباد رسید۔

دراثنائے راہ فوج رگھو ملاقی شد۔ چنان چہ چندے از سواران رگھو در راہ جنگ در پیش آمد و ممانعت رفتن نمودند۔ ازیں جہت میر نجف علی خاں راہ برار گزاشتہ بہ طرف خجستہ بنیاد رفتہ کہ از آں جا مغالطہ دادہ شباشب از راہ راست بہ طرف لشکر نواب صلابت جنگ خواہد رسید۔ چنان چہ سرانجام نمودہ خواست کہ فردا کوچ کند خبر وفات غازی الدین خاں بہادر رسید۔

ذکر وفات فیروز جنگ این است کہ قضا و قدر کار خود را کردند۔ بہ تاریخ ہفتم ذی حجہ بہ مرگ مفاجات نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ جہان فانی را پدرود نمودہ یکہ ناگاہ رجوع بہ سرائے جاودانی نمود۔ طرفہ حالتے در آں جا روئے داد۔ و بعضے گویند کہ نواب فیروز جنگ را بعضے از خدمہ محل نواب صلابت جنگ مسموم نمودند۔ العلم عند اللہ۔ کارگزاران سرکار ایشاں سید حشمت اللہ خاں و تیرانداز خاں و محمد حسن خاں و جمیع منتصدیان بہ اتفاق خود ہا تکفین و تجہیز نمودہ مع کارخانہ جات و دواب و ضروریات عازم دارالخلافہ شدند۔ کوچ بہ کوچ بہ برہان پور رسیدند۔ و دو مقام در برہان پور نمودہ پیش تر روانہ شدند۔ و تیرانداز خاں بخشی در عرض راہ بہ اجل طبعی در گزشت۔ ازیں خبر در تمام لشکر مرہٹہ ہا عجب ہنگامہ روداد کہ بیان آں بر زبان نہ می آید۔ مرہٹہ بعد روانہ گشتن تابوت فیروز جنگ بر حرب نواب صلابت جنگ کمر بستند۔ و نصیر جنگ در موضع کرملہ بود و روئے آں نہ داشت کہ در لشکر نواب صلابت جنگ بیاید۔ و اشارہ بالاجی ہم بود کہ متوجہ بہ لشکر نواب صلابت جنگ

نہ گردد۔ چناں چہ در قلعہ کرملہ متحصن ماند۔

روئے داد کہ بعد فوت نواب غازی الدین خاں بہادر فیروزجنگ واقع شد

چوں بعد از رفتن تابوت بہ ہندوستان بالاجی تمام فوج خود را جمع نمودہ مع ہول کر

بہ مقابلہ نواب آصف جاہ صلابت جنگ رفتہ پیغام فرستاد کہ نواب فیروزجنگ

ملک خاندیس را بہ ما دادہ بودند و در گزشتند۔ و شما یادر ایشان اند۔ ملک خاندیس را

بہ ما بہ دہند۔ و الّا پائے جدال و قتال درمیان است۔ نواب صلابت جنگ

مستعد بہ جنگ شدند۔ و بہ تسویہ صفوف پرداختند۔ و فرنگی توپ خانہ در تمام فوج

تقسیم کردند و توپ خانہ جنسی سرکار خود بہ ہراول و جنداول و میمنہ و میسرہ قسمت نمودند۔

و بالاجی را قدرت مقابلہ آں فوج نہ بود۔ لیکن مظفر خاں گاردی از چندے آزردہ خاطر

بود۔ بہ طرف غنیم ملحق شدہ بود۔ بالاجی او را چہار ہزار گاردی و پنجاہ ضرب توپ دادہ

رفیق خود ساختہ ہراول نمود۔ و مظفر خاں گاردی از قواعد فرنگ و از ضوابط ایں لشکر

مہارت تمام داشت۔ قسمے پیش دستی نمود کہ لشکر نواب صلابت جنگ بہادر از

جرأت او متحیر ماندند۔ اگرچہ فرنگیان ایں طرف ہم کمال جلادت و جلد دستی می نمودند۔

در جنگ اول از ہر دو جانب محاربہ صعب رو دادہ زیادہ از دو ہزار کس از طرفین

علف تیغ بے دریغ شدند۔ روز دوم قوی جنگ کہ نائب نصیر جنگ بود مشورت

نمود کہ مرہٹہ بسیار است و از ملک خاندیس چنداں حاصل آں در سرکار نیست کہ

ایں قدر سعی کردہ شود۔ از ملک خاندیس دست باید گزاشت۔ شاہ نواز خاں و فرنگی

ایں امر را قبول نہ کرد۔ روز دوم باز جنگ عظیم درمیان آمد۔ قوی جنگ اکثر جمعداران لشکر را گفتہ کہ من صلح می نمایم۔ شاہ نواز خاں و فرنگی قبول نمی کنند۔ شما ہمہ جمع شدہ بہ گوئید۔ تا قبول نمایند۔ چناں چہ ہمہ سپاہ جمع شدہ حروف سست بر زباں آوردند۔ باز ہم شاہ نواز خاں و فرنگی ایں معنی قبول نہ کردند و جنگ قائم بود۔ و تا پنج روز جنگ استقامت داشت و عالمے از ہر دو طرف بہ عالم بقا شتافتند۔ بالآخر بالاجی راؤ را ملک خاندیس دادند و شکست عظیم بہ دل ہائے اہل اسلام راہ یافتہ۔ ملک خاندیس و بگلانہ و چندیں قلاع عمدہ کہ مثل عالمگیر پادشاہ و پادشاہان دیگر بہ جہد و جہد تمام و مساعی مالاکلام بہ دست آوردہ بودند۔ چناں چہ شاہ نواز خاں در وقت دستخط نمودن بہ نواب صلابت جنگ گفتہ کہ ایں ملک را پادشاہان ما سلف تمام عمر خود را ضایع نمودہ آخر بہ دست قبضہ خود آوردند و کرور ہا خرچ شدہ است نیز ہزاران مردم بہ قتل رسیدہ اند ایں چنیں ملک را بہ ایں آسانی دادن صلاح دولت نیست۔ لیکن نواب صلابت جنگ بہ جلدی دستخط کردہ دادند۔ بہ ایں نوع انفصال یافتہ کہ قلاع پادشاہی مع جاگیر مشروط از سرکار عالی باشد و باقی پرگنات و قصبہ جات و قلاع حکامی بہ جاگیر بالاجی دستخط شد۔ چوں ایں ملک از دست رفت چہار صد منصب دار عمدہ و غیرہ کہ در ملک خاندیس جاگیر داشتند پامال شدند و خراب گشتہ اکثر ترک روزگار کردند۔ بعضے ہا بہ طرف مرہٹہ ہا رجوع آوردند۔ و بعضے ہا در لشکر نواب صلابت جنگ آوردہ تلاش عوض می نمودند۔ چوں مرہٹہ قوت خود را معاینہ نمود

تکالیف مالا یطاق می کرد۔ چناں چہ چند پرگنہ نواح خجستہ بنیاد چالنا پور وغیرہ ہم درخواست کرد۔ نواب صلابت جنگ آں چہ او خواست عنایت فرمودند۔ قسم واقسام صلح بہ میاں آمد۔

آں چہ بعد فوت نواب فیروز جنگ در برہان پور بہ وقوع پیوست تا چوں واقعہ نواب امیر الامراء در خجستہ بنیاد بہ تحقیق انجامید بہ ذوالفقار الدولہ خواجم قلی خاں اطلاع حاصل شد بہ جلدی وزودی تمام قاصدے روانہ دار السرور نمود و بہ پسر خود نذر محمد خاں نوشت کہ دریں جا از قضائے الٰہی بہ ایں نوع صورت بست۔ و من از جانب نواب صلابت جنگ صوبہ دار برہان پور ہستم۔ می باید کہ دخل و عمل در صوبہ داری بکنید۔ و کارگزاران میر علی اکبر را بے دخل سازید۔ چوں ایں خط شب یازدہم ذی الحجہ بہ نذر محمد خاں رسید میرزا علی نقی کہ در کارہائے او دخیل بود بہ وقت نصب شب پیش میر علی اکبر خاں فرستاد و ازیں مقدمہ اطلاع داد۔ بہ وقت صبح نذر محمد خاں در نظامت دخیل گردید۔ از تفاوت (۱۳) روز خواجم قلی خاں خود نیز رسید۔ و بعد از رسیدن او میر علی اکبر خاں بہ اشارہ میر حیدر علی افواج و نوکران خود را جمع نمودہ پیغام بہ خواجم قلی خاں فرستاد کہ من تا رسیدن حکم داخل نہ خواہم داد۔ ازیں سبب برہم زدگی واقع شد۔ و شیخ محمد سعید کہ سابق دریں شہر کرورہ بود درمیان آمد و ذوالفقار الدولہ دست از صوبہ داری برنہ می داشت۔ میر حیدر علی برائے گرفتن عمل و برداشتن جھنڈہ قائم جنگ پا قائم نمود و مورچال ہا از ہر چہار طرف قریب بہ حویلی قائم جنگ رسانید و مورچال خواجم قلی خاں برائے احتیاط قریب بہ حویلی خود قائم داشت۔ قریب یک ماہ مورچال ہا از طرفین

قائم بود۔ تا آں کہ سند صوبہ داری بہ مہر نواب صلابت جنگ بہ نام میر علی اکبر خاں رسید۔ قائم جنگ دست از صوبہ داری برداشت و رسالہ داراں کہ از حضور متعینہ خواجم قلی خاں بودند بہ موجب امر نواب صلابت جنگ و نوشتہ رکن الدولہ سید لشکر خاں با میر علی اکبر خاں رفیق گشتند۔ و دو ماہہ از پیش میر علی اکبر خاں بہ تفاریق یافتند و طلب آں ہا مبلغ کلی شدہ بود۔ و باز آمدیم بر مقدمات حضور۔

در بیان کشتہ شدن نواب بہادر جاوید خاں خواجہ سرا در دیوان خانۂ وزیر الممالک ابو المنصور خاں بہ تقدیر قادر یکتا۔ حقیقت آں این است کہ در وقتے کہ نواب فیروز جنگ بہ دکھن رسید در ماہ شوال المکرم وزیر الممالک بس کہ از دست جاوید خاں عاجز آمدہ و فی ما بین کمال عداوت بہم رسید۔ ہر چہ وزیر می بست او می کشاد و آں چہ از قوہ بہ فعل می آورد وزیر نمی پسندید۔ و پادشاہ با وزیر صاف نہ بود۔ ظاہراً و باطناً طرف داری خواجہ سرا می نمود۔ و آخر کار بہ جائے رسید کہ او اشارہ نمود کہ سکندرہ وغیرہ محالات جاگیرات وزیر را تاخت و تاراج نمایند۔ بہ جاٹ سوائے سورج مل کہ با وزیر متفق بود اشارہ نمود کہ بہ تاخت و تاراج محالات جاگیرات وزیر مشغول باشید۔ چوں ایں معاملہ نزد وزیر الممالک متحقق شد در ماہ مذکور سورج مل جاٹ را طلب نمود و اکثر مردم را جمع فرمود و پیش جاوید خاں شخص معتبر را فرستاد و پیغام داد کہ بر جاگیرات من عجب حالتے گذشتہ۔ ہمہ مردم جمع اند۔ شما ہم ایں جا تشریف بیارند۔ کہ بہ اتفاق ہم دیگر فکر کردہ شود۔ جاوید خاں کہ در خیالش قتل خود

خطور نہ نمودہ بود و ہیچ احدے را موجود نہ می دانست و بہ گمانش نہ رسیدہ بود کہ مرا کسے تواند کشت۔ بے محابا با جمعیت خود سوار شدہ بہ غرور تمام بہ خانہ وزیر آمد و بہ پہلوئے او نشست۔ و اول بہ نقل و حکایت گزشت و بعد از آں وزیر از سورج مل جاٹ استفسار نمود کہ چہ سبب بود کہ شما جاگیرات مرا در تاخت و تاراج آوردید۔ سورج مل صریحاً اشارہ بہ طرف جاوید خاں نمود کہ قوم ما را چہ یارا و قدرت بود کہ از جانب خود جرأت و جسارت تواند نمود۔ بہ امر اشارہ بزرگان بود۔ ابوالمنصور خاں بہ بہانہ از مجلس برخاست۔ در ہمیں ضمن دوسہ[۳] نفر بندوق ہا بہ نشانہ جسم جاوید خاں سر دادند و او را از پا در آوردہ بہ قتل رسانیدند۔ چوں ایں خبر بہ فوج مقتول رسید در اول استادگی نمودند و نوکران ابوالمنصور خاں بہ ضرب شلک بندوق آں ہا را از خود دور ساختند۔ چوں ایں خبر بہ پادشاہ رسید بروج قلعہ را مضبوط ساختہ بہ مورچال بندی پرداخت۔ و ازیں طرف وزیر ہم بہ استحکام کما ینبغی احتیاط بجا آورد۔ تا مدتے در شہر ہمیں فتنہ و فساد بود و دروازہ قلعہ ارک وا نہ می شد۔ و کار خلق بہ کدورت تمام می گزشت و قریب دو ماہ ہمیں آتش و کاسہ درمیان بود۔ تا آں کہ پادشاہ چوں دانست کہ کار سلطنت بدوں وزیر نہ می شود خود سوار شدہ بہ خانہ وزیر رفت و تا سہ[۳] پہر با وزیر خلوت داشت۔ و وزیر را ہم راہ خود گرفتہ بہ قلعہ آمد و مصالحت شد۔ و صفدر جنگ بے منازعت و مخالفت بہ استقلال تمام در کار ہائے وزارت و دیوانی مشغول بود۔

در بیان خبر فوت فیروز جنگ بہادر بہ پسرش عماد الملک شہاب الدین خاں بہادر و برادر زادہ نواب نظام الدولہ شہید مرحوم بود۔ چوں خبر فوت نواب امیر الامرا بہ نواب شہاب الدین خاں رسید عاقبت محمود خاں کشمیری کہ اتالیقش بود بہ کار دیوانی سرکاری پرداخت مشورۃ و مصلحت نمودہ بہ خانہ وزیر الممالک رفتہ و تا (۳) روز در خانہ وزیر الممالک بود۔ بہ نوعے برائے دفع الوقت چاپلوسی نمود کہ خاطر وزیر بہ ہیچ وجہ من الوجوہ خدشہ از تخم نفاق کہ مرکوز قلبش بود نماند۔ روز سوم عماد الملک راہم راہ گرفتہ پیش پادشاہ بردہ بہ خدمت میر بخشی گری از انتقال پدرش سرافراز گردانید و در معنی تیشہ بر پائے خود زد۔ سیلے آدم دوست را از دشمن تمیز نمی سازد۔

فرد

چوں قضا آید نماند فہم و رائے ۔۔۔ پس قضا را کس نداند جز خدائے

و بعد از تقرر خدمت میر بخشی گری با وجود حداثت سن کہ از عمرش قریب بیست سال گذشتہ بود بہ نوعے در مزاج پادشاہ درآمد و خود را از دوستان و مخلصان صادق و موافق گردانید کہ طبع پادشاہ بہ صحبت او راغب و میل تمام بہم رسانید و کار بہ جائے رسید کہ در مصلحت و مشورت روز را بہ شب و شب را بہ روز می رسانید۔ ازاں بود کہ پادشاہ با من بر سر صلح است۔ موسوی خاں کہ با او قرابت قریبہ داشت با چہار صد نفر در قلعہ برائے بندوبست داروغگی توپ خانہ کہ در قبضہ وزارت بود و باقی سرگذشت

آں در واقعه سال آئنده رقم زده کلک بیاں خواهد گردید۔ و در ۱۱۶۶ھ نواب صلابت جنگ
از حضور مخاطب به مدار المهام امیر الممالک آصف الدوله سید محمد خاں بهادر ظفر جنگ
گردیدند۔ و سند صوبه داری دکهن از انتقال نواب فیروز جنگ به نام نامی ایشاں
رسید۔ و نواب آصف الدوله بعد انفصال مقدمه بالاجی و دادن ملک خاندیس
متوجه خجسته بنیاد گشتند۔ و بالاجی به پونا رفته ملک خاندیس را بندوبست نموده
حاکمان جا به جا فرستاد۔ و اکثر قلاع به جنگ فتح نمود۔ و بعد از خرابی بصره نصیر جنگ
از کربلا کوچ نموده به ملازمت نواب صلابت جنگ رفته و از سفارش بالاجی راؤ
باز به خدمت وکالت مطلق قائم گردید۔ و نواب را از آں جا به خجسته بنیاد آورد۔ و دیوانی
سرکار عالی به صفشکن خاں بهادر که سابق به خطاب عبد الحسین خاں بود مقرر شد۔
و پسر کلان او که غلام محمد خاں خطاب داشت مخاطب به محمد تقی خاں گردید۔ و میرزا
غلام حسین پسر خورد او که در خوبی ها بے نظیر بود۔ مخاطب به خطاب عبد الحسین خاں گشت۔
اما ایں مقدمه به پیش از رسیدن به خجسته بنیاد بود۔ نصیر جنگ شاه نواز خاں را مجبر شد
که به حیدر آباد باشید۔ قبول نکرد۔ در خجسته بنیاد آمده نشست و خانه نشین شد۔
نصیر جنگ چوں ملاحظه فرمود که شاه نواز خاں خانه نشین گشته۔ به نواب عرض نموده
جاگیرات آں جناب را به ضبط سرکار در آورد۔ خان معز الیه هم ملتجی نه شد۔ و درخواست
هم نه نمود۔ چوں ملک حیدر آباد خالی بود میر محمد حسین خاں دیوان پادشاهی را چند
سوار فرستاد تا بندوبست نماید۔ میر محمد حسین خاں همشیره زاده خود را در دیوانی نائب خود

گزاشته به امتیاز تمام رخصت شده به حیدرآباد رسیده عمل وضبط نمود۔ فرنگی با فوج خود و توپ خانه در حیدرآباد ماند۔

فرنگی با فوج خود ۳۱ لک روپیه نقد از خزانه می یافتند۔ چوں در خزانه قلت زر شد۔ سرکار سیکاکل و راج مندری وغیره به عوض نقدی به جاگیر او مقرر شد۔ چناں چه او از طرف خود ابراهیم خاں گاردی را با دو هزار سوار و چهار هزار گاردی و پانصد فرنگی برائے بندوبست جاگیر خود فرستاد۔ و خود با تمام فوج در حیدرآباد به سبب نزدیکی محالات جاگیر ماند۔ چوں نواب صلابت جنگ در خجسته بنیاد داخل شدند نصیر جنگ وکیل مطلق بود۔ بندوبست خوب کرد۔ تغیری و تبدیلی بیش تر به عمل آمد۔ اما در قول و فعل نصیر جنگ اعتماد نه بود۔ با کسے که وعده نمود ے وفا نه کرد ے۔ و تمام اختیار خود به دست بها در دل خاں گزاشته و خود هم موافق ضابطه در دربار می رفت۔ و تمام روز و شب بها در دل خاں در خدمت نواب صلابت جنگ حاضر می ماند۔ و هر چه می خواست به عمل می آورد۔ و داب و رعب او به تمام اهل دربار به حدے بود که امرائے پنج هزاری و شش هزاری تملق و خوشامد او می نمودند و بد مزاجی هائے او را برداشت می کردند۔ چناں چه او بسیار بد مزاج بود۔ و نصیر جنگ تلون در طبیعت داشت۔ میر محمد حسین خاں در حیدرآباد با فرنگی ساخت نمود۔ اختلاف مزاج نصیر جنگ به حدے بود که شمه از آں در بیان نه می آید۔ میر نجف علی خاں در لشکر بے کار بود۔ به نصیر جنگ پیغام داد که اجاره سرکار برار به دستور سابق اگر ما را به دهند قبول می نمایم۔ و در اگهوئے شقی را

فرصت دم زدن نه دهم۔ وهم زر سرکار تا دم آخر ادا سازم۔ نصیر جنگ این پیغام را شنیده
گفت که هشت لک روپیه اجاره مقرر است۔ چهار لک روپیه پیشگی نقد نشان نمایند و
لک روپیه خرچ دربار به دهند۔ میر نجف علی خاں قبول نموده چهار لک روپیه نقد پیشگی
نشان کرده و لک روپیه دربار خرچ قبول نمود۔ نصیر جنگ فرد سوال را به دستخط
نواب آصف الدوله رسانید و خلعت عنایت شد۔ میر نجف علی خاں به نگاه داشت
اشتغال نمود۔ و اقبال خرید فرمود و قول به سپاه فرستاده۔ چنان چه زیر بار خرچ
آمد۔ درین ضمن رحیم الله خاں پسر عنایت خاں با نصیر جنگ ملتجی گشت و گفت که آں قدر
زر من نشان می نمایم۔ نصیر جنگ بے تامل قبول نمود۔ و به میر نجف علی خاں جواب
صاف داد۔ و آخر زر مذکور از رحیم الله خاں سر انجام نه یافت۔ ناچار نصیر جنگ
باز به میر نجف علی خاں پیغام نمود۔ میر نجف علی خاں آزرده خاطر بود۔ جواب صاف داد
که من در این چنین صحبت تعلقه نه می گیرم۔ بلکه در لشکر شما هم نه می مانم۔ آخر کار برا را بتر و
خراب شد۔ محمد مراد خاں نام که در پیشه عاملی بسیار درست بود این مقدمه قبول کرده
رفت۔ و همیں دستور چندیں کاره به تلون مزاج وکیل مطلق خراب شد۔ میر نجف علی
خاں می خواست که برخاسته به رود۔ نصیر جنگ به سماجت تمام قلعه ملہیر را از تغیری
قسور جنگ به او داد۔ میر نجف علی خاں غنیمت دانسته قبول نمود که به هر نحو باشد
ازیں صحبت بر آید۔ میر عبد القادر نامی را نائب خود مقرر کرده به ملہیر فرستاده خود رخصت
برہان پور شده در قلعه پادشاهی ڈیره کرده مقامات نمود۔ و در فکر بود که جمعیت

فراہم آوردہ کوچ نماید۔ بہ ہر تقدیر دیوانی سرکار از عزل صف شکن خاں بہادر بہ حیدرآباد مقرر گشت۔ و ملک بیجاپور بہ قسور جنگ قرار یافت۔ چہار لک روپیہ داخل سرکار نمودہ رخصت شدہ بیرون شہر دائرہ فرمود۔ و صف شکن خاں بہادر مجاہد جنگ را بہ تعلقہ صوبہ داری حیدرآباد از تغیری میر محمد حسین خاں ممتاز گردانیدند۔ وا و چہار لک روپیہ درماہہ قبول کرد کہ ماہ بہ ماہ بہ رساند۔ و باقی حقائق در سنہ آئندہ خواہد نوشت۔

سرگزشتے کہ در برہان پور رو داد۔ میر غیاث الدین خاں کہ کارگزار ابوالخیر خاں بود پیش از رسیدن نواب آصف الدولہ برائے بندوبست قلعہ و ملک سونگیر کہ بہ انام خنگ تعلق داشت برآمد و با دو صد سوار و سہ صد پیادہ عازم گردید۔ و چوں طلب سپاہ ہم زیادہ شدہ بود خیال ایں داشت اگر تواند در نواح خاندیس کہ الحال عمل و دخل اہل اسلام معطل است کارے از پیش باید برد۔ بعضے جمعداران خاندیس را باخود متفق ساخت و مقاہیر دوست (۳) دفعہ جنگ ہائے نمایاں نمود و بالآخر کفار غلبہ نمودہ۔ بعد از آں آثار مردی و شجاعت از و مشاہدہ شد۔ و ہم ماہ صفر بہ درجہ شہادت فایز گشت۔ و در برہان پور شانزدہم ماہ ربیع الآخر ابوالخیر خاں شمشیر بہادر امام جنگ بہ مرض فالج مسافر سفر آخرت گردید۔

و دریں سال صوبہ داری برہان پور از عزل میر علی اکبر خاں بہ قطب الدولہ محمد انور خاں مقرر شد و عبدالقادر بہ نیابت نظامت سربلند گردید۔ و بیست و پنجم جمادی الاولیٰ دخل یافتہ شد۔ و رسالہ داران کہ از روئے نواب آصف الدولہ متعینہ

خواجم قلی خاں و بعد از آں طوعاً و کرہاً برائے حصول طلب خود در رفاقت میر علی اکبر خاں بودند تقاضائے زر از نایب ناظم صوبہ نمودند۔ عبد القادر خاں گفت کہ مرا احتیاج از رسالہ داران حضور نیست۔ طلب بر ہر کہ ہست از آں ہا تقاضا نمایند۔ بعد حصول جواب تقاضا از میر علی اکبر خاں نمودند۔ ہر چند کہ میر حیدر علی در تسلی و دلاسائے آں جماعت کوشش نمود فائدہ بر آں مترتب نشدہ و آں ہا تقاضائے طلب بہ سختی نمودند۔ و بالآخر کار بہ پرخاش کشید۔ و میر حیدر علی بہ سامان خود داری و مورچہ بندی کہ رسالہ داران نہ توانند پیش بہ کمک از عبد القادر خاں طلب داشت و سپاہ کمکی را با سپاہ خود بر برج سرائے خان خاناں گماشت۔ و رسالہ داران در قابوئے وقت بودند کہ بر خانہ بہ آیند۔ بہ ہیچ وجہ حرکتے نہ نمودند۔ تا آں کہ بہ تاریخ دہم جمادی الاخریٰ در حویلی کہ کمال استحکام داشت۔ یک یک و دو دو جمع شدند۔ تا شب یازدہم اجماع در یک مکان واقع شد۔ مردمان میر حیدر علی را ایں گمان بہ خاطر خطور نہ کردہ بود کہ ایں ہا یکہ و ناگاہ تاخت خواہند نمود۔ سہ گھڑی از شب ماندہ بہ ہیئت مجموعی از خانہ مذکور بر آمدہ بہ جلدی تاختہ خود از برج دار الشفا کہ چوکی عبد القادر خاں بود چوں کہ غافل بودند یا تغافل نمودند اصلاً از آں ہا حرکت لمذبوحی ہم نہ شد در گزشتند۔ و از راہ بلغور خانہ بہ طویلہ میر حیدر علی رسیدند۔ دریں وقت چندبان از جانب میر حیدر علی سر دادند۔ آں ہا را از بان ہا آسیبے نہ رسید۔ و گولی بندوق ہم از طرفین بہ مہرہ بازی در آمد۔ تا آں کہ قریب بہ دروازہ رسیدند۔ دریں حال میر حیدر علی با چند رفقائے جانی خود

بیروں برآمد و تردد مردانہ نمودہ جان خود را در باخت و دو دست (۳۱) کس دیگر ہم بہ قتل آمدند و سہ چہار کس زخمی شدند و ازآں طرف دو کس مقتول و چہار نفر زخمی گشتند۔ و خود را بہ خانہ میر حیدر علی رسانیدہ ازآں جا بہ دیوان خانہ میر علی اکبر خاں در آمدند۔ و در آں جا سید ابراہیم بھکری مقتول گردید۔ و میر خلیل زخمی شد۔ بعد ازآں میر علی اکبر خاں افیال و اقمشہ و نقد آں چہ بود بہ معرفت شیخ محمد سعید بہ آں ہا دادہ انفصال مقدمہ نمود و بعد ازآں درمیان قائم جنگ و عبدالقادر خاں نزاع بود۔ بالآخر ذوالفقار الدولہ روانۂ حضور شد۔ فتنہ فرونشست۔

و مقدمات دارالخلافہ شاہ جہان آباد و سوانحے کہ در آں جا بہ وقوع پیوست بہ ایں موجب چوں عماد الملک کہ پسر فیروز جنگ باشد مخاطب بہ نظام الملک فیروز جنگ گردید بہ اتفاق خان خاناں خال خود با پادشاہ مصاحب شدند و دل احمد شاہ پادشاہ از وزیر کدورت داشت و میل خاطر بہ جانب ہر دو امیر بود اتفاق نمودہ با فوج خود در قلعہ آمدہ موسے خاں نائب ابوالمنصور خاں کہ در میر آتشی قائم مقام او بود با چہار صد کس در قلعہ سکونت داشت بیروں برآوردند۔ چوں سپاہ پادشاہی و ایں ہر دو امیر از (۳۲) چہار ہزار نفر بیش تر بودند موسے خاں ناچار شدہ با کسان خود از قلعہ بیروں آمد۔ چناں چہ داروغگی توپ خانہ ہماں وقت بہ صمصام الدولہ پسر خان دوراں مقرر شد و خلعت یافت۔ ابوالمنصور خاں از استماع ایں خبر ہوش از سرش پرید۔ روز دیگر بہ دربار آمد و پادشاہ در ظاہر دل جوئی او فرمودہ

به دلاسا و تسلی پرداخت۔ وزیر از پادشاه التماس کرده درخواست که داروغگی توپ خانه
بازه به من مرحمت شود۔ پادشاه گفت هرچه شما خواهند مقرون به اجابت است۔ الاّ
داروغگی توپ خانه۔ دست ازیں بردارید۔ وزیر در جواب گفت که این تعلقه شما
به من نه داده اید۔ پادشاه جنت آرام گاه به من عطا فرموده بودند۔ واگزارید۔ پادشاه
قبول این معنی نه نموده فرمود که خدمت دیگر در عوض آں از من درخواست نمائید۔ مرا
قبول است۔ چنان چه درخواست نمود که خدمت میر بخشی گری از عزل فیروز جنگ بهادر
به سید سیادت خاں ذوالفقار جنگ بهادر مقرر شود۔ پادشاه طوعاً و کرهاً قبول فرمود۔
افواج متفرق بودند بیشتر فوج وزیر در تعلقه صوبه داریش بود۔ فیروز جنگ و
نصرت جنگ هر دو خال و همشیره زاده در مزاج پادشاه بار دیگر در آمد نموده در فکر
برآوردن وزیر افتادند۔ چنان چه پادشاه به وزیر پیغام فرستاد که من از پسر شما
شجاع الدوله بسیار راضی ام۔ بهتر این است که شما بر تعلقه صوبه خود به روید و پسر را
به نیابت وزارت دریں جا به گزارید۔ وزیر ازیں پیغام برآشفته در جواب گفت که
من سامان نه دارم که دریں ایام کوچ نمایم۔ سامان و سرانجام از تعلقه صوبه داری
طلبیده روانه خواهم شد۔ پادشاه از استماع ایں جواب مشورت با هر دو امیر که دریں
کار ساعی بودند به موجب مصلحت آں ها سزاولان و محصلان بر وزیر فرستاد که
می باید که زود کوچ نمایند۔ چوں سپاه وزیر در تعلقه بود در دریائے حیرت
غوطه خورد۔ جواب داد که باربردار نه دارم۔ پادشاه افیال سرکار و شتران باربردا

برائے وزیر فرستاد۔ چوں صفدر جنگ دانست کہ الحال بدون فوج وسپاہ پرخاش نمودن مناسب نیست قبول رفتن نمود و بہ سامان سفر پرداخت۔ و پسر خود شجاع الدولہ را نزد سید سیادت خاں فرستاد کہ الحال معاملہ بہ ایں قسم در پیش آمدہ شما در چہ فکر ہستید۔ ذوالفقار جنگ فرمود کہ من بہ دل وجاں رفیق شمام۔ ہرچہ رائے شما باشد من نیز شرط رفاقت بجا خواہم آورد۔ صفدر جنگ و ذوالفقار جنگ بہ اتفاق شجاع الدولہ قبایل خود را نیز ہمراہ گرفتہ از شہر برآمدند و بیرون شہر قریب بہ خضرآباد دائرہ نمودند و بہ بہانہ آں کہ در سامان و سرانجام سفر ہستیم بمقامات نمودند۔ و سورج مل جاٹ را جمع آں گروہ با خود متفق ساختند و صفدر جنگ افواج خود را از پورب طلب داشت و فوج ہائے عظیم مجتمع گشت۔ شخصے را بہ ایں بہانہ کہ پسر زادہ جہاں شاہ ابن شاہ عالم است و او را مخاطب بہ اکبر شاہ گردانیدہ بر تخت نشاندند۔ و سکہ او را در اردوئے خود در آوردند و در مقابلہ اجمیری دروازہ دہلی مورچال بستند۔ و امرایان حضور با پادشاہ وہر دو امیر اتفاق نمودند و جنگ عظیم بہ وقوع پیوست۔ و ہر روز جنگ بود و ارسال گولہ ہائے از جانبین تا چندیں مدت بود و غلبہ از جانب وزیر بود۔ مدت ہا فی مابین ایں چنیں واقع شد۔ تا آں کہ نظام الملک با فوج بسیار و توپ خانہ از قلعہ برآمدہ رو بروئے مورچال ابوالمنصور خاں آوردند و آتش خانہ ہا از طرفین بہ نوعے افروختہ شد کہ عقول دا وہام از تفصیل آں معترف بہ قصور است۔ و بالآخر فوج پادشاہی غالب نمود۔ مورچال ابوالمنصور خاں را منہزم ساختند۔ و کساں بسیار و بے شمار از طرفین بہ قتل رسیدند۔ و بر مورچال جاٹ و

ابو المنصور خاں فوج پادشاہی قرار گرفت۔ واز ماہ جمادی الآخر لغایت ذی قعدہ شش ماہ کامل جنگ ہائے عظیم بہ وقوع پیوست۔ کہ اگر تفصیل آں بہ قلم آید چندیں جزو کاغذ سیاہ گردد۔ وآخر فی مابین فیروز جنگ وصفدر جنگ بائے صلح درمیان آمد وصفدر جنگ بالکلیہ دست از وزارت برداشتہ مع پسر خود ذوالفقار جنگ روانہ تعلقہ خود گشت۔ دریں ضمن خرابی ہا کہ در نواح دار الخلافہ شاہ جہان آباد از نہیب وغارت روئے داد زبان از بیان آں قاصر است۔

و روز عید قربان در لاہور واقعہ غریبے بہ وقوع پیوست وآں این است کہ معین الملک پسر اعتماد الدولہ کہ برادر خان خاناں باشد صوبہ دار لاہور بود۔ از نماز عیدگاہ برگشتہ و براسپے شوخے سوار بود۔ واسپ رقص کناں و بہ شوخی تمام کہ لازمہ مرکب جوانان است راہ می رفت۔ از قضا عنان اختیار از دست معین الملک بدر رفت چناں چہ بہ زیر افگند۔ واسپ نیز بر سر او درآمد۔ وسرش را از مغز تہی ساخت۔ ودریں تکاپو روح از قالبش بہ عالم بقا شتافت۔ لشکریان وسواری خاصہ جسد نعشش را بہ خانہ اش رسانیدند۔ بہ تجہیز وتکفین او پرداختند۔ وبعد از وفات الہیہ معین الملک والدہ پسرش کہ بہ سن ہفت ہشت سالگی بود بہ کار صوبہ داری اشتغال نمودند۔ وبعد از رسیدن خبر بہ حضور سند صوبہ داری بہ نام پسر مذکور روانہ شد۔

جنگ فیروز جنگ با جاٹ۔ ہولکر کہ از دکھن بہ دار الخلافہ رفتہ بود بعد از مصالحت با صفدر جنگ متفق با نظام الملک شد و بہ اتفاق ہم ملک جاٹ را قبل نمودند

و بہ تاخت و تاراج اشتغال داشتند و قلعہ سورج مل جاٹ محاصرہ نمودند و از طرفین جنگ ہائے نمایاں بہ عمل می آمد۔ و جاٹ با وجود بودن در قلعہ ہرگاہ بیرون می آمد۔ جم غفیر را از فوج مرہٹہ شکست دادہ قتل نمود۔ درین ضمن پادشاہ از کردہ خود نادم و پشیمان بلکہ از تسلط و غلبہ فیروز جنگ حیران و سرگرداں بود۔ و بہ صفدر جنگ استمالت نامہ می نوشت و اظہار پشیمانی خودمی نمود۔ و فی مابین مراسلات بہ عمل می آمد۔ و ایں اخبار خفیہ بہ نظام الملک می رسید۔ چوں با سورج مل جاٹ و ابوالمنصور خاں اتفاق بہ مرتبہ اتم بود بیش تر از بیش در تسخیر قلعہ جاٹ سعی و اہتمام بجا می آورد۔ و ہول کر را راغب بہ فتح قلعہ می گردانید۔ چناں چہ ملہار راؤ و ہول کر در اخذ قلعہ جد و جہد بلیغ بجا آورد و پسر ہول کر کہ در قساوت قلب و آدم کشی ثانی ہلاکو بود و عبث و ناحق بہ ہر کہ غضب می شد بہ بندوق فرنگ کار او تمام می ساخت بر قلعہ یورش نمود و سپاہ جاٹ از قلعہ برآمدہ بر سر ہول کر ریختند۔ در ایں معرکہ او مقتول گردید۔ و جاٹ ہا سر او بریدہ بہ قلعہ بردند۔ و کار بہ لشکریاں ہول کر بسیار تنگ بود۔ و جاٹ نیز از تنگ نائے محاصرہ عاجز بود۔ و بہ ہمیں نحو مدت ہا گزشت تا آں کہ در سال آئندہ نوع دیگر روئے داد کہ بہ قلم خواہد آمد۔

و در ۱۱۶۷ھ نواب آصف الدولہ بہادر در اول سال در خجستہ بنیاد تشریف داشتند۔ و فرنگی و میر محمد حسین خاں از سمت حیدرآباد بہ خجستہ بنیاد آمد۔ و خوف فرنگی در دربار مستولی شد۔ و در میان او و سید لشکر خاں غبار نقار بہ نوعے مرتفع گشت

کہ از کرہ ہوا بہ کرہ نار رسید۔ چناں چہ نصیر جنگ از ترس آں با خانہ نشین شد۔ و استعفائے وکالت نمود۔ و موسے بوسی عرض کردہ کہ بہ عمل آوردہ نصیر جنگ موقوف شود۔ چناں چہ تعلقہ بیجاپور کہ بہ نام قسور جنگ مقرر شدہ بود موقوف گردانید۔ و بہ جائے او نعمت اللہ خاں مقرر شد۔ و برائے وکالت عرض نمود کہ بہ شاہ نواز خاں بہ فرمایند۔ و دریں باب بجدے تمام نمود۔ چناں چہ نواب آصف الدولہ خود بہ خانہ شاہ نواز خاں رفتہ چہار دہم صفر بہ خلعت فاخرہ وکیل مطلق سربلند گردانیدند۔ شاہ نواز خاں شروع در بندوبست و انتظام عام توجہ فرمود۔ ازبس کہ مقدمات بسیار ابتر شدہ بودند و زر در خزانہ نہ بود کوچ کردن متعذر شد۔ صف شکن خاں بہادر مجاہد جنگ را کہ در عہد وکالت نصیر جنگ صوبہ دار حیدرآباد شدہ بود بحال داشتہ و چیزے پیشگی گرفتہ بہ فرخندہ بنیاد مرخص ساخت۔ و از ساہوکاران و از دیگران پیشگی گرفتہ کوچ کرد از طرف بالاجی راؤ خاطر جمع نہ بود۔ راؤ مذکور اسلام را ضعیف دیدہ پیوستہ تکالیف شاقہ می نمود۔ و بے حکم اکثر پرگنات و قلاع بہ ضبط خود می آورد۔ چناں چہ محال سایر برہان پور و باغات ضبط کردہ۔ شاہ نواز خاں از دانائی و دور اندیشی برائے بندوبست و عہد و پیمان با بالاجی میر نجف علی خاں را با امتیاز تمام فرستاد و یک زنجیر فیل و جواہر و خلعت ہم راہ دادہ بہ جہت بندوبست آیندہ و مشورت ملک گیری و ملک داری را در خلوت بہ مفصل گفتہ۔ میر نجف علی خاں بہادر بہ موجب فرمودہ نواب آصف الدولہ و شاہ نواز خاں بہادر نزد بالاجی رفتہ۔ چوں نزدیک لشکر بالاجی رسید۔

موی الیہ مردم عمدہ ہائے سرداران خود بہ استقبال فرستاد۔ و در ملاقات سلوک خوب نمود۔ میر نجف علی خاں راہ سلوک و طرح موافقت با راؤ مذکور درمیان آوردہ آں چہ مافی الضمیر ہیچ کس نہ بود از بالاجی برآوردہ یعنے سند گزاشت تمام قلعہ و مشروط گرفت و محال سایر برہان پور و باغات را یا او فیصل نمود۔ و بندوبست ملک و عہد و پیمان بہ میان آمد۔ و رگھو بھوسلہ تمام تعلقہ برار را بہ اعانت بالاجی متصرف بود۔ شرط درمیان آمدہ کہ رگھو را تنبیہ کردہ ملک برار از و بہ گیرند۔ و بالاجی اعانت او نہ نماید۔ بلکہ معین ایں طرف باشد۔ ایں قسم انفصال دادہ از بالاجی رخصت شدہ در خدمت نواب آصف الدولہ و شاہ نواز خاں رسیدہ تمام کیفیت ظاہر نمود۔ و اسناد بہ نظر گزرانید و موجب تحسین و آفرین شد۔ عزم جزم نواب موصوف بہ سمت حیدرآباد بود۔ از بجدی میر نجف علی خاں تنبیہ رگھو و عزم برار قرار یافت۔ چناں چہ نزدیک تعلقہ سلطان جی بنال کہ لشکر گزشتہ بہ سمت برار کوچ شد۔ رگھو ہم مستعد شدہ بہ عزم مقابلہ پیش آمد نواب آصف الدولہ بہادر و شاہ نواز خاں بخشی گری فوج ہراول بہ میر نجف علی خاں دادہ و سلطان جی بنال کرد و لچھمن راؤ کہنداکلہ و محمد ناصر خاں رسالہ دار و عبداللہ بیگ قراول و یک سردار فرنگی و توپ ہائے جلد دست تعین ہراول نمودہ و شاہ نواز خاں در التمش شدہ و قول بہ ذات نواب آصف الدولہ زیب و زینت یافتہ۔ و راجہ رام چندر وغیرہ سرداران در جنداول تعین شدند۔ و سرست خاں و سلطان خاں و قوی جنگ وغیرہ دست راست و خان عالم و شیخ علی خاں جنیدی و مان سنگہ وغیرہ سرداران

دست چپ مقرر شدند۔ و فوج فرنگی و گاردی و توپ ہائے فرنگ در ہر فوج تقسیم یافتہ۔ رگھو نیز فوج خود آراستہ بہ مقابل آمد۔ ہر روز جنگ صعب روی داد۔ رگھو تنبیہ یافتہ می گریخت۔ تا نزدیک نرمل رسیدند۔ سردار نرمل سر یار اؤ با فوج شایستہ آمدہ ملازمت نمود۔ بہ دست چپ تعین شد۔ ایں قسم زدہ زدہ او را تا قصبہ پونا رسانیدند چوں آں مقہور ناچار شد پیغام داد کہ پنج لک روپیہ نقد و ملک چہاردہ لک روپیہ را نیازمی نمایم۔ تقصیرات بندہ معاف فرمایند۔ سلطان جی و سرست خاں درمیان بودند۔ شاہ نواز خاں می خواستند بر ایں مقدمہ صلح نمایند۔ میر نجف علی خاں ممانعت می نمود۔ بالآخر شاہ نواز خاں در جواب فرمودند کہ زر در خزانہ نیست و فوج بے خرچ است۔ میر نجف علی خاں بہ جہان بیگم دختر نواب شجاع الدولہ حاکم بنگالہ کہ از چند مدت ہمراہ نواب آصف جاہ و ناصر جنگ مرحوم و صلابت جنگ می بودہ با خان مذکور قرابت قریبہ داشت از آں جا پنجاہ ہزار روپیہ بہ طریق قرض برائے سپاہ آوردہ تمسک بہ مہر شاہ نواز خاں داد۔ و فوج را قدرے برائے خرچ دہانیدہ باز مستعد جنگ ساخت۔ رگھو دید کہ بہ ہیچ وجہ از عہدہ ایں ہا بر نمی آیم۔ باز پیغام داد کہ جاگیر پنج لک روپیہ بہ پسر او عنایت شود۔ و باز مزاج شاہ نواز خاں را مردم میاں جی بہ صلاح آوردند۔ میر نجف علی خاں فرمود کہ ایں مہم را بہ من واگزارند و صاحب با تمام لشکر کوچ کردہ بروند۔ بیست لک روپیہ را قبوض از سپاہ می دہانم۔ و خرچ مہم را بہ ذمہ خود می گیرم۔ شاہ نواز خاں قبول نفرمودہ تا دیلات

درمیان آورد۔ میر نجف علی خاں آزردہ خاطر شدہ بہ ظاہر ہیچ بر زباں نیاورد، لیکن بہ خاطرش خطور نمود کہ بعد انفصال ایں معاملہ از لشکر برآمدہ بہ جائے دیگر برخاستہ بہ رود۔ چناں چہ متقدمہ رگھو بہ معرفت سلطان جی مرہٹہ و سرمست خاں و سلطان خاں بہ عمل آمد۔ رگھو برائے ملازمت آمد۔ شاہ نواز خاں بیرون لشکر خیمہ استادہ کردہ رگھو را در آں جا طلب داشت۔ چوں ملازمت او شد میر نجف علی خاں از فیل فرو نیامد۔ ہر چند سماجت نمودند پیش رفت نہ شد۔ و بعد انفصال در ملک جدید عمال تجویز شدند۔ و از آں جا معاودت کردند۔ رگھو شقی بہ ہزار محنت سہ لک روپیہ نشان نمود۔ و باقی را جواب صاف داد۔ عمال کہ تعین شدہ بودند آں ہا را عمل نہ داد۔ میر نجف علی خاں بے دل شدہ پیغام نمود کہ من بہ طرف دیگر خواہم رفت و الا قلعہ داری قلعہ آسیر بہ دہند۔ شاہ نواز خاں سلوک بسیار نمود۔ ولیکن مزاج میر نجف علی خاں در ماندن لشکر نہ بود۔ شاہ نواز خاں فرمود کہ قلعہ ملہیر در تعلقہ شما ست۔ باز قلعہ دیگر می خواہند۔ حال آں کہ قلعہ دار آسیر باغی است۔ عمل نہ خواہد داد۔ میر نجف علی خاں گفت کہ عمل گرفتن و فتح نمودن ذمہ من است۔ و اگر او عمل نہ خواہد داد من فریاد او نہ خواہم نوشت و کمک از حضور در خواست نہ خواہم نمود و قلعہ ملہیر ہم اگر خواہند بحال دارند۔ و الا بہ کسے دیگرے بہ دہند۔ شاہ نواز خاں بسیار ممانعت نمود۔ چوں دید کہ مزاج میر نجف علی خاں ہرگز بر ماندن لشکر نہ می آمد ناچار شدہ رخصت داد۔ در ظاہر سند کروڑ گیری شہر برہان پور بہ نام میر حسین علی خاں پسر خود سند خاں سامانی شہر بہ نام حیدر علی خاں برادر خود حاصل نمود۔

ونخفی سند قلعہ داری آسیر بہ مہر نواب آصف الدولہ بہ دست آورد پرگنہ ملکاپور و
قصبہ انکور در جاگیر خود گرفت۔ ولیکن بہ خاطر شاہ نواز خاں ہمیں مرکوز بود کہ قلعہ آسیر
بہ دست پادشاہان بہ ایں آسانی نیامدہ است میر نجف علی خاں چگونہ فتح خواہد نمود۔
طوعاً و کرہاً رخصت انصراف ارزانی داشت و فرمود کہ دولت وجمعیت را از دست خود
گزاشتہ می روید۔ دریں جا چہار ہزاری ہمہ محتاج شما بودند۔ آں جا کہ خواہند رفت
چہ خواہند کرد۔ میر نجف علی خاں بہ بجدی تمام رخصت شد۔ وقت شب شاہ نواز خاں
باز میر نجف علی خاں را طلب داشتہ گفت کہ ما کار عظیم در پیش داریم۔ باید کہ سرّ
ما را نگاہ دارید و بہ کسے ظاہر نہ کنید و مشورت نیک بہ گوئید۔ یعنی سر یار او ہمیشہ
حرام نمکی را کار می فرماید۔ واکثر سرداران نامی مثل شیخ لطیف و فتح نصیب خاں را کشتہ و
فتح اللہ خاں و عبدالہادی خاں بہادر قسور جنگ را غارت نمودہ الحال در لشکر آمدہ است۔
می خواہم کہ او را گرفتہ قید نمایم۔ و ملک او را در ضبط سرکار در آورم۔ میر نجف علی خاں
جواب داد کہ او بے طلب شما برائے کمک آمدہ است و در جنگ رگھو حاضر ماند۔
شایان بزرگی نہ باشد کہ او را مقید سازید۔ دیگراں چہ اعتبار خواہند نمود۔ ایں
چنیں صاحب فوج را بہ ایں قسم دغا قید نمودن مناسب نہ دارد۔ اگر مرضی او منحرف
است او را بہ گوئید کہ ما ملک را از تو تغیر می کنیم۔ اگر بہ خوشی قبول کرد بہتر۔ والّا
او را از لشکر بدر کنید و در ملک او سردارے را با فوج بہ فرستید۔ میر ابوالفخر خاں
و افضل بیگ خاں وغیرہ اہل مشورت قید نمودن او را قبول نمودند۔ میر نجف علی خاں

برخاسته به خانه خود آمد۔ شاہ نواز خاں به دست چوب داران به جمیع سرداران مثل سلطان جی و پسران جانوجی و سرست خاں و شیخ علی خاں جنیدی و سریار اُو را گفته فرستاد که فردا انتقام است۔ صبح در دربار حاضر شوید۔ به موجب فرموده صبح همه عمده ہا حاضر شدند۔ شاه نواز خاں همه را در خلوت نواب آصف الدوله طلب داشته رخصت فرمود و سریار اُو را در دیوان خانه نشانیده گفته فرستاد که در خلوت می طلبم۔ او منتظر ماند۔ و چوں فوج به سبب دیر نشستن پراگنده شد و دیگر سرداران به خانه ہائے خود رفتند فرمود که سریار اُو را قید نمایند۔ سپاه خاص چوکی به موجب اشاره مومی الیه را قید کردند۔ و او دست به شمشیر شده بود۔ مردم جلد دستی کرده دست او گرفتند و شمشیر و جمدهر را از دست او ربوده او را بیرون برده در قید کردند۔ و کوچ لشکر به طرف ملک او شد۔ چناں چه اکثر پرگنات را در ضبط آورده نرمل که مکان اصلی نشست گاه بود آں نیز گرفتند۔ چناں چه مکان مستحکم بے جنگ به دست آمد۔ و بعضے اشیاء را مردم متصرف شدند۔ و نرمل مع نوابع و لواحق به جاگیر شاه نواز خاں بهادر دست خط شد۔ شاه نواز خاں عامل آں محال را به نرسنگه راؤ برادر راجه رگناته داس متوفی داد۔ و لشکر از آں جا به طرف حیدر آباد کوچ نمود۔ پاره از حقیقت دار الخلافه شاه جهاں آباد به قلم آورده به کیفیت فتح قلعه آسیر پردازیم۔

و مقدمه حضور دار الخلافه شاه جهاں آباد که از انقلاب و فساد به وقوع پیوسته این است۔ چوں محاصره از قلعه جاٹ که افواج نواب فیروز جنگ دهول کر

مرہٹہ نمودہ بود بہ امتداد کشید۔ سورج مل بہ معرفت خان خاناں خال فیروزجنگ
بہ احمد شاہ پادشاہ عرضداشت نمود کہ ما زمیں دار قدیم ایم و ہمیشہ در اطاعت بودہ
نگہ بانی تخت دہلی نمودہ ایم۔ تقصیرے کہ باعث قلع و قمع ما باشد از ما بہ وجود نیامدہ۔
مرہٹہ کہ بغی اختیار نمودہ و ملک دکہن و مالوہ و گجرات از تصرف برآوردہ در تصرف خود
درآوردہ بر ما خیرگی می نماید۔ امیدواریم کہ بندہ ہائے پادشاہی کہ صفدر جنگ و احمد خاں
افاغنہ اند در ظل رایت عالی جمع شدہ اسپند کہ خود بیروں برآمدہ بہ دفع اشقیا پردازند۔
پادشاہ برائے استمالت فرمان ہا بہ ابوالمنصور خاں و افاغنہ کہ بعد از برہم زدگی باہم
صلح نمودہ بودند نوشتہ۔ آں ہا در جواب عرضی نوشتند کہ ہرگاہ جہاں پناہ بہ عزم
تنبیہ اشقیا برآیند بندہ ہا خود را بہ جناح استعجال می رسانیم۔ پادشاہ بہ اشارہ خان خاناں
و بعضے امرا بہ خلاف مرضی نظام الملک از شہر برآمدہ بہ انتظار اجتماع عساکر دوازدہ
کروہے شہر دائرہ فرمودہ قلیل و کثیر مردم در اردوئے معلی جمع گشتند و امید قوی
داشتند کہ در اندک زماں لشکر ہائے عظیم فراہم آید۔ دریں ضمن قضا کار خود را
ساخت و مقدمہ نوع دیگر شد۔ عاقبت محمود خاں کشمیری کہ مدار المہام و اتالیق
نظام الملک بود پیش پادشاہ آمد و پیغام از نزد نواب نظام الملک آورد کہ ہولکر
می خواہد با جمیع سپاہ مرہٹہ بر فوج پادشاہی شب خوں زند۔ بندہ را خبر کردن لازم
بود۔ آں چہ فکر خود باشد بہ کنید۔ پادشاہ ازیں خبر متحیر و سراسیمہ و بے آرام گردید۔
و عاقبت محمود خاں ایں پیغام را دادہ برگشت۔ و در طبع پادشاہ بہ نوعے بے قراری

غالب گردید که چوں پردہ شب بر رخ آفتاب عالم تاب حایل گشت سواری خاصہ خود تیار نمودہ عار فرار بر خود قرار دادہ بے اطلاع خان خاناں و امرا به طریق ہزیمت روانہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد شد۔ چوں ہرکارہ ہا ایں خبر به نظام الملک رسانیدند او عاقبت محمود خاں را بہ طریق ہراولی با افواج مرہٹہ به الغارہ تمام فرستاد و خود نیز از عقب آں ہا به حرکت آمد۔ به نوعے خلل در ارکان سلطنت راہ یافتہ کہ کلک بیاں از تحریر آں قاصر است دیا لآخر عاقبت محمود خاں خود را به سرعت از باد سموم نزد احمد شاہ پادشاہ رسانیدہ دست گیر نمودہ ہماں ساعت بلا تامل میل در ہر دو چشم جہان بینش کشید و دیدہ ہائے او را از دیدن باطل و عاطل گردانید و افواج مرہٹہ به نوعے دست درازی در محل ہائے پادشاہی نمود کہ اظہار آں باعث ملال خاطر ہا ست و از سوز و گداز حالت شمہ اگر رقم نماید شاید قرطاس مانند خیار به آتش خود حریق نار گردد۔ لہذا به اظہار آں مبادرت نہ نمود۔ بعد از آں فیروز جنگ

سلطان عزیز الدین بن معز الدین جہاں دار شاہ بن شاہ عالم پادشاہ را مخاطب عالم گیر نمودہ روز یکشنبہ دہم شعبان المعظم بر تخت دار الخلافہ نشانیدند۔ کوس و کرنائے پادشاہی نواختہ شد و پادشاہ نو بر تخت جلوس نمود۔ و وزارت به نظام الملک مقرر فرمود و نظام الملک فیروز جنگ عاقبت محمود خاں کشمیری را بہ سبب آں کہ بے رخصت او میل در چشم احمد شاہ گردانیدہ بود سپاہ را برائے طلب مواجب اشارہ نمود۔ چناں چہ به اشارہ او عاقبت محمود خاں را به قتل رسید۔

و روز دیگر خلعت دیوانی بہ برادرش مرحمت فرمودہ در بند و بست شہر کوشش نمود۔

و در ہمیں ایام حفیظ الدین خاں بہادر دلاور جنگ کہ در رفاقت ابو المنصور خاں بود فوت شد۔ و خانہ اش را بہ احمال و اثقال و اموال آں چہ در دار الخلافہ بود بہ ضبط سرکار پادشاہی در آوردند۔ بہ ہر تقدیر ہرج و مرج عظیم و تہیص و بیص خطیر در شاہ جہان آباد رو داد۔ خان خاناں ملازمت پادشاہ نہ کرد۔ و در حویلی خود بہ بند و بست و محافظت خود اشتغال نمود۔

و ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ بہ موجب حکم احمد شاہ حضوری آمدہ از استماع دست گیری و نابینائی او کنار دریائے گنگ رحل اقامت انداخت۔ و در آں وقت مریض گشتہ و مرضش بہ امتداد کشید۔ و روز بہ روز زیادہ می نمود۔ تا آں کہ ہفتم ذی قعدہ بہ اجل موعود از عالم فانی در گزشت۔ اسمش میرزا محمد مقیم بود۔ و ہمشیرہ زادہ سعادت خاں بود۔ بعد فوت او پسرش شجاع الدولہ جلال الدین حیدر خاں بہادر بہادر جنگ با سپاہ و حشم پدر بہ ملک متعلقہ پدر برگشت۔ و ہولکر مرہٹہ بعد از اخذ غنایم موفورہ کہ حد و انتہائے آں را لیگانہ بے ہمتائی داد ند و تاخت و غارت لشکر لعنت اثر او تا حد آلہ آباد وغیرہ بود و در ہماں نواح سکونت داشت۔ و مقدمات حضور در عہد پادشاہی عالمگیر ثانی بہ منصہ رسیدہ ایں است۔

مفتوح گشتن قلعہ مبارک آسیر بہ دست میر نجف علی خاں بہادر بہ تقدیر قادر مستعان و تائید سید انس و جاں و امداد حضرت شاہ مرداں۔

چوں میر نجف علی خاں از لشکر نواب ظفر جنگ جدا شده به طرف آسیر روانه شد۔ در
اثنائے راه نگاه داشت می نمود۔ تا به خجسته بنیاد رسیده جائزه فوج دیده۔ چناں چه
صد سوار و دو صد پیاده و سی گاردی جمع شده بودند۔ از آں جا کوچ نموده زیر کوتل
فردا پور آمد۔ چوں سا پرگنه ملکاپور در جاگیرش تنخواه شده بود نگاه داشت کناں از راه ملکاپور
عزم دار السرور نمود۔ چوں نزدیک ملکاپور نزول فرمود محمد مراد خاں عامل آں جا استادگی
نمود۔ میر نجف علی خاں عزم فتح نمودن قلعه مبارک آسیر داشت۔ ازیں جهت میر
سعد الدین که سید عالی مقدار و رفیق قدیم وفادار خاں عالی تبار بود با جمعیت پیاده و
سوار بر ملکاپور تعین نموده خود به تاریخ دهم شعبان المعظم نزدیک بلده دار السرور برهان پور
آمد و در باغ نظر که متصل حصار شهر مذکور است فرود آمد۔ تا آں وقت به کسے اطلاع
حاصل نه شده که به کدام فکر آمده اند۔ چناں چه عمده هائے شهر برائے ملاقات آمده بالتفصیل
احوال پرسیدند۔ جواب باصواب داده کروڑگیری محالات سایر برهان پور را به سید
نور الدین خاں کوتوال سپرد نمود۔ و خود در همان باغ دو مقام کرده از صبح تا نصف شب
نگاه داشت فرمود۔ وقت شب به عمده هائے برهان پور گفته فرستاد که امشب داخل شهر
می شوم۔ مکانے هاران گرد و نواح مثل راما کیو و غیره می ترسیدند که ایں بلا به کدام
طرف خواهد افتاد۔ چوں یک پهر شب گذشت تقسیم بار وقت با اهل توپ خانه کرده سوار
شد۔ تا آں وقت به کسے اطلاع حاصل نه شد که در چه کار است که یکا یک سوار شده
از بیرون شهر به طرف دروازه دهلی بر آمده۔ آں وقت حقیقت بر سپاه منکشف گشته

که ایشاں اراده فتح قلعه آسیر دارند - از هماں جا اکثرے کساں به بهانه استنجا وغیره
ماندند - و چهارم حصه جمعیت کم شد - چوں نصف شب گزشته نزدیک شاه گنج
رسیدند باران شروع شد - و رعد و برق و تاریکی از حد و زیاده روئے داد - در
تاریکی شب سپاه از سواری جدا می شدند - وقت سه پهر شب بر موضع نبوله رسیدند -
و درآں جا چند نفر از طرف قلعه دار به طریق تهانه بودند - آں ها خواستند که خبر به قلعه برسانند -
میر نجف علی خاں آں ها را بسته طلبیدند ... از آں جمله یکے به ضرب شمشیر زخمی شد و
باقی دست گیر شدند - از آں جا موضع جهری نیم کروه بود - چهار گهڑی شب باقی مانده
رسیدند - آں جا اکثرے از پیاده ها ماندند - چوں میر نجف علی خاں ملاحظه فرمود که کار
از دست می رود و میر حیدر علی خاں برادر خورد را گفته که در اثنائے راه هر کس از
سوار و پیاده به ماند از شمشیر به زنند و خود هم چوب در دست گرفته بے اختیار می زد -
با وصف ایں همه تاکید مردم می ماندند - و به طرف دیگر می رفتند - در گرد آوری مردم
دیر شد - و نزدیک درگاه حضرت پیر بهلول صاحب صبح دمید - مردم ملاحظه
صورت قلعه آسیر را ملاحظه نموده اکثرے رو به فرار آوردند - و بعضے پا سست شدند -
قریب یک صد کس از آں جمله میر حیدر علی خاں برادر خورد حقیقی میر نجف علی خاں و میر
محمد دایم همشیره زاده میر بلاقی خالو سے میر نجف علی خاں و محمد عرب و غیره پسران
میرزا بلاقی و از جمله سواران بهوانی شنکر و موتی رام با سوار با چند سواران و بهادر
خدمت گار بر یک اسپ جمله سی سوار و پنجاه پیاده و بیست و پنج گاردی از یں جمعیت قلیل

نزدیک بولتی پہاڑی کہ متصل قلعہ اسیر است رسیدند۔ چوں روز روشن شد
چوکیداران شور و غوغا نمودند۔ مردمان قلعہ کہ از بادۂ غفلت مست بودند ہشیار شدہ در
تلہتی قلعہ نیز خبرداری بعمل آوردند۔ از آں جا میر نجف علی خاں بہادر بہ ہئیت مجموعی نزدیک
دروازہ تلہتی رسیدند و در آں جا چند جزایل انداز و تیرانداز کہ از طرف قلعہ دار بودند مقابل
گشتند۔ میر نجف علی خاں آں ہا را از دہ منتشر گردانید۔ چناں چہ بعضے از آں ہا زخمی شدند
و باقی رو بہ گریز نہادند۔ و میر نجف علی خاں داخل تلہتی گردیدند۔ و از بالائے قلعہ
بارش گولہ ہائے توپ شروع شد۔ قسمے کہ تمام آبادی تلہتی می لرزید۔ و آواز توپ ہا
تا بہ دارالسرور برہان پور کہ مسافت ہفت کروہ باشد می رسید۔ و از ہول و خوف آں
جنگ از بس کہ آواز توپ ہا کہ بہ اہل شہر مسموع می شد متحیر می بودند۔ در اثنائے
شروع گولہ ہا از بالائے قلعہ پیادہ ہا کہ رو بہ گریز آوردہ بودند قوی شدہ باز بہ جنگ مستعد
شدند۔ میر نجف علی خاں و میر حیدر علی خاں و بہادر خدمت گار و موتی رام جملہ سوار در پے
آں ہا تاختند۔ آں ہا کہ بہ سر دادن شلک بندوق ہا مستعد بودند بعضے دست بہ شمشیر
شدہ بہ مقابل آمدہ بہ قتل رسیدند۔ و باقی گریختہ راہ پشتہ کوہ گرفتند۔ میر نجف علی خاں
بھوانی سنگھ جمعدار را از دست خود شمشیر زدہ زخمی ساخت و میر حیدر علی خاں دیگرے
را شمشیر زدہ۔ باز کسے دیگر بہ مقابلہ آں ہا جرأت نہ نمود۔ ازیں طرف بہادر خدمت گار
را بہ دست زخم شمشیر رسیدہ و اسپ میر حیدر علی خاں بہ رو زخم شمشیر برداشت و
از طرف اہل قلعہ کساں بسیار علف تیغ آب دار گشتند۔ و چوں طاقت جنگ تیغ

نه داشتند به ارسال گوله‌هائے توپ جلد دستی نمودند۔ میر نجف علی خاں مورچال بندی نموده بر چبوتره کوتوالی که جهنڈه قلعه دار بود شکسته جهنڈه خود را استاده کرده منادی نمود که هر کس به آید نوکر کرده خواهد شد۔ و به جان و مال امان خواهد یافت۔ چنان چه اکثر باشندهٔ تلهٹی رجوع آوردند نوکر شدند۔ میر احسن خاں قلعه دار پسر سوم هزاری را با جمعیت شائسته و رسالی گڈه آورد و تاکید کرد که دروازه هائے قلعه را وا نموده بیرون برآمده جنگ نماید و هم راهیان میر نجف علی خاں که مردم قلیل بوده اند زده زده بیرون نمایند۔ هزاری مذکور بند و بست مالی گڈه نموده۔ اما جرأت بیرون برآمدن نه داشت۔ از بالا حصار و کمرگاه مالی گڈه توپ ها می زدند۔ مورچال دم به دم از طرف میر نجف علی خاں پیش تر می رفت۔ و از شهر و اطراف مردم فراهم می شدند۔ و در نوکری خود منسلک می گردانیدند۔ میر نجف علی خاں بر مردم تلهٹی اعتماد نه داشته بر اطراف و ناکه جات می فرستاد و مردم معتمد را نزدیک خود می گزاشت۔ در شهر برهان پور هر لحظه شهرتے تازه می گرفت و اکثر مردم شهر تمسخر می کردند و از راه خوش طبعی خبر می طلبیدند۔ نه می دانستند که هر که را حق سبحانه تعالی فتح نصیب نموده باشد او از قلت مردم و استحکام مکان کے اندیشه می کند۔ چنان چه اندرون قلعه قریب هزار کس از احتشام و بے اسپ و پیاده هائے دیگر بود۔ هم راه میر نجف علی خاں به همه جهت بعد فرار مردمان قریب پانصد نفر بودند۔ لیکن به موجب کریمه کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ کار فرمود و از کمی مردم و سپاه خاطر جمع داشته و از بسیاری سپاه

دشمن و استحکام قلعه پروانه نموده و کمر بر جنگ بسته بود۔ چنانچه از فضل ایزد متعال
که در خیال هیچ احدے نمی آمد که قلعه به دست خواهد آمد و مردم برهان پور لاحول گویان
و شادی کنان ۔ در هر خانه و کوچه و بازار همین مذکور قلعه بود۔ چنانچه شخصے از آشنایان
قلعه دار را زمخفی نوشته که قلعه آسیر چنان قلعه نیست که کسے بر آں دست اندازی نماید۔
به خاطر جمع به جائے خود قائم و خبردار باید بود۔ میر احسن خاں از پشت گرمی غرور و استحکامی
قلعه و کثرت جمعیت و معموری ذخایر مغرور و تا سه روز جنگ قائم بود۔ از هنگامه جنگ
و آواز توپ خانه گویا رستخیز قائم شد۔ و چوں مردم شهر دانستند که هرگز ایں فتح
نه خواهد شد قطب الدوله محمد امین خاں جمعدار را با بیست و پنج سوار و بیست پیاده
و یک شتر قیچی بان به کمک میر نجف علی خاں فرستاد۔ جمعدار در نواح قلعه آمده
طاقت نه داشت که نزدیک میر نجف علی خاں برود۔ و از دور هرکاره ها را فرستاده که من به موجب
فرستاده محمد انور خاں ایں جمعیت تا به ایں جا رسیده ام لیکن به سبب هنگامه توپ ها مجال
پیش آمدن نه دارم۔ میر نجف علی خاں گفته فرستاد که صبح آمدن موافقت نه خواهد نمود۔
شب از ایں جا مردم را فرستاده شما را طلبیده خواهد شد۔ و چوں شب شد او را از
راه مخفی که از توپ ها امن بود آورده بودند۔ موما الیه آمده جنگ را ملاحظه نموده و هوش و حال
را دیده حواس خود را باخت۔ شب سیوم میر نجف علی خاں مردم قدیم و جرار را چیده
چیده اسم نویسی نموده۔ از آں جمله یک صد نفر انتخاب نموده نردباں ها به سمت مخفی تقسیم که
جز به اهل قلعه نه رسد۔ یک پهر شب گذشته از راه دروازه کهتی بر آمده بیست و پنج

گاردی دہفتاد و پنج نفر مرد آدمی مثل میر محمد دایم ہمشیرہ زادہ و محمد عرب خالہ زادہ میر
نجف علی خاں و شیخ محمد خاں و شیخ دہولا خدمت گار و محمد بہادر و بھوانی شنکر و موتی رام
و میر ولی اللہ وغیرہ را از عقب مالی گڈہ بہ سمت اساویوی کہ بہ جانب شمال واقع است۔
بر پشتہ بر آمدہ نردبان ہا بر قلعہ مالی گڈہ گذاشتہ بر مالی گڈہ بر آمدند۔ چوں درمیان مالی گڈہ
رسیدند۔ درآں جا نہ نفر ہزاریان بہ جمعیت دو صد پیادہ و سوائے آں شاگرد پیشہ و
گولہ اندازان و از جملہ ہزاریان مالی گڈہ بودند۔ پرسوتم ہزاری و راجہ رام ہزاری با جمعیت
یک صد پیادہ بہ طرف میر احسن خاں مستحکم بودند و رام سنگہ و اودبار سنگہ و ہیرامن وغیرہ
چہار نفر ہزاری بہ جمعیت چہل و پنج پیادہ بہ ظاہر طرف قلعہ دار بودند و بہ باطن بہ میر نجف علی خاں
خطوطی نوشتند و باقی ہزاریان نہ ایں طرف نہ آں طرف من جملہ مذبذبین بین ذالک
بودند۔ چوں نردبان ہا بہ طرف اساویوی بر فصیل مالی گڈہ قایم شد جمعیت اندرون
قلعہ مالی گڈہ داخل شد۔ ہزاریان اجل گرفتہ در خواب رفتہ بودند۔ و بعضے پیادہ ہا
بیدار بودند۔ آں ہا را بستند۔ و کسانے کہ بہ خواب رفتہ بودند اکثرے را دست بستہ و
بعضے ہا کہ ہوشیار شدہ بہ مقابلہ مستعد گشتہ کشتہ شدند۔ عجب ہنگامہ در مالی گڈہ افتاد
کہ کسے را از طرف قلعہ دار قدرت جنگ نہ ماند ہر کس از ترس جان امان خواستند۔
و رام سنگہ کہ در دل خود فدویت داشت۔ درآں وقت با برادری خود رفیق گشت۔
و چوں مالی گڈہ فتح شد دروازہ اش مقفل بود۔ آہن گراں را طلب داشتہ قفل شکستہ
جمعیت ہمراہی کہ در تلہٹی بود اندرون آورد و مورچال بہ کمرگاہ مستعد ساخت۔ گولہ توپ

مالی گڈه به کمرگاه بالاحصار می رسید۔ تمام روز جنگ عظیم درمیان ماند۔ وقت شب چند
کس از مردم حرب و کار آزموده را بر کوه سابن که شمالی رویه قلعه واقع است فرستاد۔
واز آں جابان ها سر می دادند۔ اتفاقاً هر بان که سر می شد در خانه قلعه دار می رسید۔
بر قلعه دار رعب عظیم غالب گردید و عورات او سراسیمه شدند۔ درین ضمن میر نجف علی
خان پیش دستی نموده مورچال نزدیک کمرگاه رسانید۔ قلعه دار زیاده هراسان گشت
و پیغام نمود که آبروئے من نگاه دارید و جان بخشی نمائید۔ قلعه را خالی کرده می دهم۔
چوں نام سیادت درمیاں بود پاس سیادت در نظر داشته جاں بخشی کرده
قول داد۔ برین وجه آں چه که نقد و جنس از مال خود باشد گرفته فرود آید۔ اگر مال
پادشاهی راهم راه خود گرفت قول نخواهد ماند۔ وهماں وقت بهوانی شنکر جمعدار را
با مردم دیگر بر قلعه فرستاده بندوبست نمود۔ چوں صبح شد میر نجف علی خاں برائے
طواف درگاه حضرت شاه گوهر قدس سره و حضرت شاه نعمان رفته فاتحه به ارواح
ایشاں خوانده داخل قلعه شد۔ و قلعه دار مقهور لباس فقر در بر کرده به میر نجف علی خاں
نذر گذرانیده به عذر تقصیرات خود زباں کشود۔ و خان عالی شان او را در آغوش
گرفته خاطر شکسته او را به دلاسا تشفی نموده از قلعه فرود آورد۔ و شادیانه فتح نواخته
به تمام هزاریان خلاع تقسیم نمود۔ و آں ها که شریر بودند خلعت داده از قلعه
فرود آورد و جمعیت خود را موافق هر مکان تجویز نموده جا به جا قائم کرده و بهادر خاں نامی
کوکه میر منصور قلعه دار که ستمگر و شریر و بد وضع بود مقید ساخت۔ به سبب فتح

ایں قلعہ رعب وداب در تمام نواح خاندیس افتاد۔ مکاسہ داران ودیگر اشقیا در فکرہائے خود حیران بودند۔ دریں اثناء خبر رسید کہ میر سعدالدین در ملکاپور جنگ عظیم نمود۔ ومورچال بندی بہ عمل آمدہ۔ ازیں خبر جمعیت گاردیان وسوار وپیادہ از حضور خود تعیین نمود۔ چناں چہ جمعیت مذبور رفتہ در عرصہ پنج روز قصبہ ملکاپور مفتوح ساخت۔ فتح بر فتح حاصل شد۔ چوں ایں خبر فتح کہ ازیں فتوحات تواں گفت بہ حیدرآباد رسید نواب ظفر جنگ وشاہ نواز خاں بہادر عنایت نامہ جات تحسین وآفریں فرستادند۔ وبہ شمشیر واسپ واضافہ ومنصب وخطاب بہادری سرفراز فرمودند۔ ومیر حیدر علی خاں برادر خورد ومیر حسین علی خاں پسر میر نجف علی خاں بہادر خطاب خانی وبہادری واضافہ منصب عنایت فرمودند ہمیشہ در سرکار میر نجف علی خاں بہادر نگاہ داشت جاری بود۔ وداب ورعب او بر تمام اہل کفر واسلام مستولی شد۔ ہمہ حاسدان بے ایمان از راہ رشک وحسد در فکر ایشاں افتادند۔ ولیکن چناں کہ مثل مشہور است۔ **فرد**

چراغے راکہ ایزد بر فروزد ہرآں کس پف زند ریشش بسوزد

از فضل ایزد معبود بر تمام دیہات جاگیر خود عمل دخل قرار واقعی نمود۔ وبر دیہات جاگیر کہ بالاجی در نواح قلعہ بود در ضبط خود در آورد۔ وبالاجی ہر چند نوشت وازنواب آصف الدولہ نیز نویسانید لیکن مفید نیفتاد۔ واز دریائے مردی خود نگاہ داشت۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

ودریں سال نواب آصف الدوله از نواح نرمل کوچ فرموده به حیدرآباد رفته چهاؤنی نمودند۔

ودریں سال در اواخر سال رگھو بھوسله مشهور که صاحب امور ملک برار داخل دارالبوار گردید۔ ودر سنه ۱۱۹۸ه در حضور یعنی مقدسه دارالخلافه شاه جهان آباد نواب نظام الملک پسر فیروز جنگ برادر زاده نواب نظام الدوله مظلوم و صاحب اختیار امور کل بود۔ و با جاٹ پرخاش بود۔ وجی اپائے مرہٹه که از عمده هائے این گروه بے شکوه بود به دست نبیه که قومے از راجپوتان اند نوکر او شده به قتل رسید۔ و پسر ملعون او به جائے او قائم مقام گشت۔ و ملک راٹھور دیار و اڑ را متصرف داشت۔ بالآخر راجپوتان صلح نمودند۔

ودریں سال شاه نواز خاں از حضور به خطاب صمصام الدوله شاه نواز خاں بهادر صمصام جنگ مخاطب و از ماهی مراتب سرفراز گشت۔ و پالکی جهالردار عنایت شد و جاگیر سی و پنج لک روپیه در نواح خجسته بنیاد و حیدرآباد مقرر شد۔ و جاگیر پنج لک روپیه برائے پسر خود عبدالحی خاں بهادر به دست خط رسانیده۔ فوج خود علیحده نگاه داشته۔ و از سرکار نواب ظفر جنگ چهار ماه بر ساتنا مقرر شد و اکثر عمده ها مثل میر محمد حسین خاں دیوان دکهن صوبه حیدرآباد و اکثر مردم قبایل خود را از خجسته بنیاد و برهان پور طلبیده در حیدرآباد نگاه داشتند۔ چنان چه از بالاجی راؤ و صمصام الدوله صلح و پیمان نموده به اتفاق هم دیگر مصالح نمودند۔ بالاجی راؤ پیغام نمود که امسال

عزم به طرف سری رنگ پٹن نموده زر پیش کش باید گرفت۔ چناں چه نواب ظفر جنگ را نواب صمصام الدوله با یک لک سوار و پیاده و توپ خانه وغیره لشکر عظیم مهیا ساخته به عزم سری رنگ پٹن کوچ فرمود۔ بالاجی هم با لک سوار به طرف سری رنگ پٹن روانه شد۔ دو لشکر بحر مواج در آں ملک وارد گشتند۔ راجه سری رنگ پٹن به جائے خود مستعد شده۔ چناں چه هر دو لشکر در نزدیکی سری رنگ پٹن رسیده دست به غارت و نهب آغاز نمودند۔ تا (۳) ماه درمیان آں ها جنگ ها بود۔ بالآخر راجه مذکور صلح نموده شصت لاک روپیه و فیلاں و اقمشه به طریق پیش کش فرستاد و هر دو لشکر پیش کش ها گرفته کوچ نمودند۔ و بالاجی راؤ به سمت پونا روانه شد۔ و نواب آصف الدوله به حیدرآباد رسیده چهار ماه چهاؤنی نمودند۔ و دیوانی خانگی از عزل ابو الفخر خاں به محمد معین خاں بهادر شوکت جنگ مقرر شد۔

و در سنه ۱۱۶۹ھ مقدمات دکهن این است۔ نواب آصف الدوله از فرخنده بنیاد کوچ کرده بیرون شهر دائره نمودند۔ و فرنگیان تمرد و سرکشی در پیش آورده درخواست قلعه گول کنڈه و قلعه بیدر می کردند و صمصام الدوله حسن تدبیر صائبه دفع فتنه نموده و

فرنگی را اندر درخواست بے جا پشیمان ساختہ از سمت فرخندہ بنیاد عازم برار گشتند۔ دریں ضمن پسران رگھو بھوسلہ با گوبند کشن دیوان و رگھو گراند بہ عزم پرشکر فیروزی نمودہ۔ نواب آصف الدولہ بہادر و صمصام الدولہ خود در مقابلہ آں اشقیا کسر شاں دانستہ بہ سرداری فوج محمد معین خاں بہادر شوکت جنگ را در مقابلہ آں کافر لعین مقرر فرمودہ۔ چناں چہ بہ مقابلہ آں مردود روانہ گشتند۔ از فضل ایزدی فتح نصیب گشتند۔ و جنگ عظیم بہ وقوع پیوست۔ و چند سرداراں ملاعین کشتہ شدند و دیوان رگھو سے جہنمی اسیر و دست گیر گشتہ۔ و بسیارے از سرداران نیز بہ قید آمدند۔ و باقی سرداران مقہور رو بہ وادی فرار نہادند۔ و شادیانہ فتح و نصرت بہ نوازش درآمد۔ دریں جنگ از ابراہیم علی خاں کہ برادرزادہ و ہم داماد شوکت جنگ بہادر تردد نمایاں بہ ظہور پیوست۔

ذکر تقرر صوبہ داری ملک برار بہ نواب نظام الدولہ اسد جنگ و صوبہ داری ضلع بیجاپور بہ نواب بسالت جنگ ۔ چوں نواب آصف الدولہ بہادر برائے ملاقات بالاجی تشریف فرمودند موحی الیہ خلوت نمودہ التماس کرد کہ مصلحت چند درمیان دارم اگر بہ سمع رضا اصغا نمایند۔ نواب موصوف در جواب فرمودہ بہ گویند۔ موحی الیہ اظہار نمود کہ ملک خود را بہ بیگانہ ہا می دہند و برادران را در قید گذاشتہ اند۔ آں چہ جاں فشانی ہا از ایں خواہد شد از دیگرے بہ عمل نخواہد آمد۔ باید کہ ملک برار بہ نواب نظام علی خاں و ملک بیجاپور بہ نواب محمد شریف خاں بہادر بسالت جنگ و ملک خجستہ بنیاد بہ میر مغل علی خاں بہادر ناصر جنگ مرحمت فرمایند۔ و فرنگی خزانہ بسیار

خوردہ و ہیچ کارے در رکابِ عمل نیامدہ۔ آں ہا را برطرف نمایند۔ اگر شرارت خواہد نمود بندہ با فوج خود حاضر ہست۔ تنبیہ خواہد نمود۔ بخاطر نواب مشورت ہائے او مستحسن افتاد۔ ہمہ مراتب را قبول فرمودند چناں چہ ہماں روز نواب نظام علی خاں اسد جنگ را خلعت ملک برار و نواب بسالت جنگ را خلعت بیجاپور و ادہونی و رائچور و ناصر جنگ را خلعت خجستہ بنیاد عطا شد۔ و سید لشکر خاں بہادر کہ در خجستہ بنیاد صوبہ داری می نمود او را نایب ناصر جنگ مقرر فرمودند۔ ہمہ صاحبان بہ زودی بر تعلقہ ہائے خود متصدیان مقرر نمودہ و فوج نگاہ داشتہ روانہ شدند۔

ذکر برہم خوردن مقدمہ فرنگیان و مآل کار ایشاں۔ و بعد روانہ شدن ہر دو برادر بہ تعلقہ ہائے خود نواب آصف الدولہ بہادر بہ موسے بوسی پیغام فرستاد کہ اگر بر نصف تنخواہ راضی بودی بہتر و الا از نوکری برطرف می نمایم۔ موسے بوسی ملاحظہ نمود کہ اگر دریں وقت جنگ برپا نمایم از عہدہ ایشاں بر نمی آیم۔ بنابر مصلحت وقت قبول نمودہ برطرف شد۔ بیست زنجیر فیل و توپ ہائے چند ضرب و چند شتر تعین او بودند۔ پیغام نمود کہ ایں بار بردار تا رسیدن حیدرآباد ہم راہ من باشد۔ در آں جا خالی نمودہ ارسال حضور نمایم۔ حکم صادر شد چہ مضائقہ۔ در حیدرآباد رسیدہ باربردار سرکار را حوالہ متصدیان سرکار نماید۔ برایں امر سلطان جی و لچھمن راؤ کہنہ ملکہ و دیگر فوج قریب دہ ہزار سوار تعین شدند کہ فرنگی را در حیدرآباد رسانیدہ افیال و اجناس سرکار را داخل کارخانہ جات نمودہ ایں ہا را از ملک خود بیروں نمایند۔

به موجب حکم فوج هم راه فرنگیان روانه شد۔ نزدیک دریائے کشنا رسیدند۔ فرنگیان به سرداران فوج سرکار پیغام نمودند که دریائے کشنا در طغیانی است و معبر کم به نظر می آید۔ شما به فوج خود یک روز مقام نمایند۔ تا ما امروز از توپ خانه و اجناس عبور نمائیم۔ فردا شما عبور نمایند۔ سرداران قبول نمودند۔ فرنگیان اسباب خود را از دریا عبور کرده خود هم به وقت شام عبور نمودند۔ چوں شب شد فرنگیان همه معبرها را سوخته خود به وقت شب به طرف حیدرآباد روانه شدند۔ سرداران متعینه مع افواج آں طرف دریا افتاده ماندند۔ فرنگیان در پنج روز منازل طویل طے نموده به حیدرآباد رسیدند و در آں بلده ابراهیم علی خاں برادرزاده و هم داماد شوکت جنگ به نیابت شوکت جنگ صوبه دار بود۔ سیف الدوله بهادر و موسے بوسی مصحوب رومی خاں روز جمعه بیست و ششم رمضان المبارک پیغام به ابراهیم علی خاں فرستاد که ما به تعلقه خود روانه می شویم۔ شما ضروریات و سرانجام سفر به ما کرده به دهند۔ و قدرے از توپ خانه شهر را حواله ما نمایند۔ فی ما بین جواب و سوال شد۔ رومی خاں ملعون بے سبب به غرور گاردی ها که هم راه او بودند کارد بر شکم ابراهیم علی خاں زده او را شهید گردانید۔ و کساں ابراهیم علی خاں رومی خاں ملعون را به ضرب خنجر آب دار به دار البوار فرستادند۔ همان دم فرنگیان چهار محل را متصرف شدند۔ عجب تهلکه در شهر حیدرآباد افتاد۔ و مردمان نجبا و شرفا قبایل خود از شهر به هزار حیله تقبل برآوردند۔ به اطراف و اکناف گول کنڈه و قصبات دیگر متفرق ساختند۔ و فرنگیان دست تصرف در شهر دراز نمودند۔

وغله وکاه شهر را در ضبط خود در آوردند- و هنگامهٔ عظیم برپا نموده در گوشهٔ محل مورچال
خود مستحکم ساختند- چون این خبر به سمع نواب آصف الدوله بهادر رسید و بالاجی راؤ
رخصت شده به ملک خود رفته بود- افکار عظیم روئے داد- ناچار نگاه داشت جاری
فرموده متوجه حیدرآباد شدند و شوکت جنگ بهادر پیش تر پیش قدمی کرده به مردی
تمام اندیشه نه نموده به مقابله فرنگیان گشته به فضل ایزدی غالب بود- و نواب آصف الدوله
و صمصام جنگ بهادر نیز برپنج کروہے شهر رسیدند- فرنگیان مقابل شدند- و از طرفین
کشش و کوشش شروع شد- فرنگیان هم نگاه داشت جاری نمودند- هر روز هنگامه
جنگ از صبح تا شام در میان بود- و از شوکت جنگ و مظفر خان گاردی جنگ هائے
مردانه به ظهور می رسید- و تا اوایل ماه ذی حجه فوج فرنگ به سیکاکل که جاگیر آن ها رفته
بودند طلب داشته- نواب این خبر شنیده خواجم قلی خان و مظفر خان گاردی که درین هنگام
ایام از افاغنه برگشته با ذرفیق ظفر جنگ گشته بود و دیگر رساله داران را با فوج تعین نمودند-
تا آن ها رفته فرنگیان را از حیدرآباد اخراج نمایند و ملحق نشوند- این همه سرداران
رفته ترددات نمودند لیکن پیش رفت نه شد- و فرنگیان که کمک خود طلبیده بودند-
چنان چه موسے لاس سردار حرب بود آمده در فوج خود ملحق شد- و از آمدادش خیرگی
فرنگیان زیاده بود- هنگامه جنگ از طرفین برپا گردید- این هنگامه تا مدتے قائم بود-
آخر به استصواب و پیغام نواب صمصام الدوله قرار بر صلح افتاد- و جاگیر مواجب فرنگیان
به دستور سابق بحال ماند- و موسے بوسی و موسے کرمان و موسے تلبیس و موسی کیچا

وحید رجنگ دیوان فرنگی وغیرہ سرداران فرنگ آمدہ بہ ملازمت بندگان قدر قدرت
مستفیض شدند۔ صمصام الدولہ بہادر را استقبال نمودہ آوردند۔ پنج لک روپیہ
جاگیر در جلدوے تردداًت عنایت شد۔ نواب درعقب حضور از دل آں با یک قلم
بدر رفتہ۔ بعد از چندے آں ہا جائے خود را در حضور قائم نمودہ التماسات شاقہ نمودند۔
اول آں کہ مظفر خاں گاردی دزد ما است۔ آں را حوالہ ما نمایند۔ ناچار شدہ حوالہ
نمودند۔ او بہ جنگ فرنگیان مستعد شد۔ و قابوئے وقت یافتہ از لشکر بدر رفتہ۔
دوم ایں کہ محمد معین خاں بہادر شوکت جنگ را دیوان نمودہ اند۔ او با ما عداوت دارد۔
او را از خدمت دیوانی تغیر نمایند کسے دیگر را دیوان سرکار مقرر سازند۔ و قلعہ
بھونگیر را بہ ما دہند۔ تمام مطلب شاقہ منظور شد۔ فرنگیان ہمہ کارہائے خود انصرام
دادہ بہ جاگیر رخصت حاصل نمودہ خواجہ رحمت اللہ خاں را با فوج قلیل نایب کردہ
گزاشتند کہ در حضور حاضر باشد۔ چوں ہنگامہ فرنگیان فرو نشست نواب داخل شہر
حیدرآباد شدند۔ چہار ماہ برسات در آں شہر گزشت۔ و بہ تحصیل و تغیری و تبدیلی
پرداختند۔

ودریں سال براعت خاں کہ شیخ احمد نام داشت پسر شیخ علی عرب فاضل
بود و سوانح نگار برہان پور۔ روز جمعہ سلخ ذی قعدہ ارتحال نمود۔

ودر سنہ ۱۱۷۱ھ باز آمدیم۔ بر سر حقیقت دکھن۔ نواب آصف الدولہ بہادر بعد از
چہار ماہ چہاؤنی از آں جا کوچ نمودہ۔ بیرون شہر منزل گاہ مقرر شد۔ ہنوز کوچ

به طرف دیگر مقرر نه شده بود که صمصام الدوله بهادر رخصت خجسته بنیاد درخواست نمود۔ نواب به ابرام تمام مانع شده رخصت نه داد۔ آخر چناں قرار یافت که نواب هم در رفتن خجسته بنیاد با صمصام الدوله موافقت نمایند۔

گفتار در بیان آں که صمصام الدوله را خیال دور اندیش بود۔ احوال ملک و قوت مرهٹه را معائنه نموده می خواست که قبایل خود در قلعه انتور که بیست کروهی خجسته بنیاد است در تصرف خود داشت لیکن قلعه مذکور را استحکام نه داشت۔ بنا بر آں قلعه دولت آباد به خاطرش خطور نمود۔ و قلعه مذکور به اختیار نواب صلابت جنگ نه بود که ازیں جا سند به دست آید۔ قلعه داران آں قلعه از قریب دو صد سال از آبا و اجداد از عهد اکبر پادشاه مقرر بودند۔ صمصام الدوله مخفی کساں فرستاده از حضور پادشاه سند آں به مهر عالمگیر ثانی پادشاه به نام خود طلب داشت۔ چوں سند مخفی رسید۔ لهذا رخصت خجسته بنیاد می خواست۔ نواب آصف الدوله رخصت نه نموده خود یالشکر انبوه موافقت کرده.. خبر سند قلعه دولت آباد نه داشت۔

گفتار در بیان آں که نواب نظام الدوله بهادر اسد جنگ که ملک برار از وجود او رونق گرفته بود نگاه داشت فوج می نمود۔ سر انجام جنگ مهیا فرمود۔ پسران رگهو بهوسله به سبب فوت پدر خود نزد بالاجی رفته بودند۔ رگهو کر اندیه و کشنا گوبند وغیره از طرف پسران رگهو در برار بودند۔ همه آں ها متوهم شده در خیال خود آوردند که نواب نظام الدوله هر روز توفش در ترقی است۔ مبادا ما را از ملک برار

اخراج نماید۔ دریں فکر افواج جمع می نمود۔ نواب نظام الدولہ بہادر تمام فوج ملک برار را نوکر نمود و خجستہ بنیاد و برہان پور قول نامہ ہا نوشتہ فرستاد۔ چنانچہ از ہر دو شہر افواج متوجہ ملک برار گشتہ بہ نوکری ممتاز گشتند۔

در بیان محاربہ نواب نظام الدولہ بہادر با اسد جنگ بار گھو گر اندیہ پیس

چوں نواب نظام الدولہ بہادر با فوج از مقر خود کوچ نمودہ بیرون شہر ایلچ پور خیام ظفر فرجام نصب فرمود رگھو گر اندیہ نیز از فوج گراں آوارہ دشت ادبار گشتہ در نواحی پرگنہ کھولاپور تلاقی فریقین دست داد۔ جنگ ہائے صعب بہ میان آمد۔ از طرفین نائرہ قتال و جدال اشتعال یافتہ بسیارے از مشاہیر علت تیغ بے دریغ شدند رگھوئے شقی مخذول و منکوب گشتہ پیغام صلح نمود۔ نواب عالی جناب قبول نہ می کردند و انتظار فوج خجستہ بنیاد و دار السرور داشتند۔ چنانچہ میر قمر الدین علی برادر سید قابل خاں را با فوج در قصبہ بالاپور گزاشتہ بودند۔ تا کہ فوج برہان پور و خجستہ بنیاد در بالاپور رسیدہ بہ او ملحق شدہ بہ لشکر بہ رسد۔ مردم خجستہ بنیاد و سندہ کھیڑ و برہان پور قریب چہار ہزار سوار و ہمیں مقدار پیادہ در بالاپور نزد میر قمر الدین علی جمع شد۔ میر مذکور از بالاپور کوچ نمودہ ارادہ ملازمت کرد۔ ایں خبر بہ سمع نواب رسید۔ بہ مجرد وصول خبر بہ زودی بہ قلم آورد کہ تا رسیدن من ہماں جا باشند۔ و پیش قدمی نہ نمایند۔ و خواست کہ خود با لشکر متوجہ بالاپور شدہ فوج را داخل لشکر خود سازد ہرکارہ ہائے نواب در راہ مغالطہ خوردہ و میر قمر الدین علی با فوج کوچ نمودہ نزد انکولہ بے خبر رسید

واز بند وبست غافل بوده۔ رگھوشتی ازیں خبر آگاہ گردیدہ شباشب مع فوج تاختہ بر فوج ہم راہی میر قمر الدین علی ریخت تا کہ آں ہا خبردار شوند رسید و جنگ عظیم بہ میان آمد۔ رگھوشتی غالب شدہ وتمام فوج بہ غارت آمدہ و میر قمر الدین علی شہید شد۔ اموال و اثقال مرحوم بہ غارت رفت۔ ازیں سبب رگھوئے شتی سر بہ خیرگی برداشت۔ چناں چہ نواب نظام الدولہ بہ جناح استعجال بہ مقتل گاہ فوج رسیدہ بہ معالجہ مجروحان و تجہیز و تکفین مقتولان پرداخت۔ و بارگھوشتی صلح گونہ نمودہ رگھوبہ مکان خود رفت و نواب بہ طرف ایلچ پور نہضت فرمود۔ چوں قریب بہ شہر رسید و بظاہر شہر فرود آمد۔ بعد از بیست روز جانوجی وغیرہ پسران رگھو بھوسلہ متوفی از نزد بالاجی دربار آمدند۔ با نواب نظام الدولہ ملازمت نمودند و باہم عہد و پیمان آمد و طرح سلوک شد۔ چوں پسران رگھوئے شتی با نواب ہم عہد شدند نواب خیال دیگر بخاطر آوردند۔ ہم راہی فوج و بہ تیاری اسباب مستعد شدند۔

گفتار در بیان آں کہ نواب آصف الدولہ ظفر جنگ با فوج فرنگ و افواج قدیم نہضت فرمودہ نزدیک ناندیر رسیدند۔ چوں صمصام الدولہ بہادر را خیال قلعہ دولت آباد در خاطر بود می خواست کہ بے اعانت نواب تنہا با فوج خود قلعہ را در تصرف خود درآرد تا پائے نواب درمیان نہ ماند۔ شروع قضیہ دولت آباد ایں است کہ بر بالا حصار قلعہ مذکور سید مبارک خاں قلعہ دار بود از بالا حصار تا کمرگاہ اختیار داشت۔ و در قلعہ پائین کہ مکان مستحکم و بارہ و برج و خندق دارد سید مجتبیٰ خاں برادر خورد مبارک خاں

از حضور پادشاه سند قلعه داری داشت۔ در باطن از برادر خود آزرده خاطر شده مخفی به شاه نواز خاں پیغام نمود که اگر خواهند ایں قلعه به شما می دہم۔ شاه نواز خاں دور اندیشی نموده وکیل خود را به شاه جہان آباد نزد پادشاه فرستاده سند قلعه به نام خود مخفی طلبید و به سید مجتبیٰ خاں طرح سلوک مرعی داشته امیدوار عنایات نموده با فوج انبوه نزدیک خجسته بنیاد در ظاہر نزدیک قلعه فرود آمده قلعه را محاصره نمود۔ تا پانزده روز محاربه آتش بازی رو نمود۔ آخر میر مجتبیٰ خاں به حکمت عملی فوج شاه نواز خاں را در پائین قلعه آورده۔ سید مبارک خاں بر بالا حصار و کمرگاه که اشتہار به محاکوت و کالاکوت دارد قابض ماند۔ چوں دید که برادر حقیقی برگشت و پائین قلعه به تصرف صمصام الدوله درآمده و سند پادشاہی را ملاحظه نموده از راه سلوک دار و مدار به میان آورده قلعه را حواله کرد۔ شاه نواز خاں شادیانه نواختہ داخل قلعه شد۔ قلعه را به پسر کلاں خود عبدالحی خاں بہادر دلاور جنگ سپرد۔ و نیابت قلعه به نام او مقرر فرموده شروع به تعمیر شکست و ریخت قلعه و تیاری توپ ہا و استحکام بروج و گرد آوری ذخایر نمود۔ دریں اثنا نواب آصف الدوله با جمیع سپاه داخل خجسته بنیاد گردیده اعزاز و احترام صمصام الدوله به مراتب افزودند و رتق و فتق تمام ممالک دکہن قسمے به دست شاه نواز خاں آمده که کسے شریک و سہیم او نه بود۔ نوبت به جائے رسید که اکثرے اوقات نواب آصف الدوله به خانه شاه نواز خاں آمده بے نیل ملاقات برمی گشت۔ ایں وضع به نواب آصف الدوله گوارا نمی آمد۔ در قابوے وقت می بودند

گفتار در بیان اختلاف حالات وحصول افساد و افکار امرا و سپاه در قلع وقمع صمصام الدوله شاه نواز خاں و روئے داد ے کہ بہ وقوع پیوست

به امر قادر مستعان- چوں نواب نظام الدوله بهادر و نواب بسالت جنگ بهادر بے مرضی شاه نواز خاں به تعلقه برار و بیجاپور سرفراز شده بودند و خان مذکور می خواست که هر دو را از تعلقات به حکمت عملی طلبیده مقید سازد- نواب بسالت جنگ را به موجب فرموده نواب آصف الدوله طلب حضور نمود- و چوں نواب بسالت جنگ به حضور آمده به خاطر شاه نواز خاں خطور نمود که اگر بر نواب بسالت جنگ دست اندازد نواب نظام الدوله که در برار است متوجه حضور نه خواهد شد- به ظاهر با نواب بسالت جنگ طرح سلوک انداخت- و در باطن چوکی نشانیده مقید داشت- شاه نواز خاں به اعتقاد خود بند و بست خوب نموده کسے را مقابل خود نه می یافت- و غافل از نیرنگی هائے تقدیر بود که سامی قضا به چه آئین کار خود خواهد کرد- آری۔

فرد

چوں قضا آید نه ماند فهم و رائے کس نه می داند قضا را جز خدائے

اِذا جَاءَ القَضاءُ عَمِیَ البَصَرُ- چوں سپاه نواب آصف الدوله که دو ساله طلب در سرکار داشتند و پریشانی از حد گزشته و نوکران سپاه شاه نواز خاں ماه به ماه طلب می یافتند و مرفه الحال بودند سپاه نواب آصف الدوله از یں سبب با شاه نواز خاں عداوت بهم رسانیدند- بهادر خاں جمعدار بود و سرگروه سپاه هم بود- با نواب

بسالت جنگ مخفی سوال وجواب نمودند و در باب کشتن صمصام الدوله در فکر بودند۔ نواب
بسالت جنگ نیز از طرف صمصام الدوله عداوت داشت و با بهادر خاں وعده ها نموده
و ترغیب او فرموده مشورت نمودند۔ بهادر خاں تمام فوج سپاه را برین آورده غوغائے
عام نمود۔ چناں چه اول به صمصام الدوله پیغام فرستادند که طلب ما را نشان نمائید۔
صمصام الدوله مغرور بر سپاه خود بوده جواب داد که آقائے شما نواب آصف الدوله است
با دیوان جواب و سوال چیست۔ ازیں جواب تمام سپاه بر نواب آصف الدوله هجوم
آورده۔ از روئے مصلحت دربار را بند نمودند۔ کسے را از دربار بیرون رفتن نه دادند۔
صمصام الدوله از استماع ایں خبر به جائے خود مستعد شد۔ تمام سپاه نواب برهان الملک
بسالت جنگ را از خانه جبراً بر پالکی سوار کرده در دربار نزد آصف الدوله آورده به زبردستی
گفتند که ایشاں را خلعت وکالت مطلق به دهند۔ والا ما همه را می کشیم۔ نواب آصف الدوله
از ترس جان خود خلعت وکالت مطلق به نواب بسالت جنگ عنایت کردند۔ چوں
نواب موصوف وکیل مطلق شد همان وقت به صمصام الدوله بهادر پیغام نمود که محاسبه
به دهند۔ صمصام الدوله جواب داد که متصدیان و دفاتر حاضر اند۔ من در معاملت مالی
دخل نه کرده ام۔ از متصدیان دیوانی محاسبه به گیرید۔ و مهر خاص به دست درگاه
قلی خاں بهادر روانه فرستاده و خود مهیا و آماده جنگ و پیکار شد۔ نواب بسالت جنگ
و تمام سپاه در صدد آں شدند که به هر قسم باشد صمصام الدوله را به دست آرند۔ اکثر مردم
عمده مثل شیخ علی خاں جنیدی و قسور جنگ و قوی جنگ و سرمست خاں وغیره را درمیان

درمیان آوردند که به هر قسم باشد صمصام الدوله را به دربار باید آورد۔ صمصام الدوله قبول این معنی نه نموده۔ چون عمده ها جواب صاف آوردند نواب آصف الدوله و نواب بسالت جنگ با تمام فوج مستعد شده۔ از هر دو طرف نائره قتال و جدال گرم گشت۔ و جنگ تیر و بندوق شروع شد۔ نزد صمصام الدوله سوار و پیاده و سے اسپها و گاردی و جنسی وغیره انبوه مجتمع گشته تا سه روز جنگ درمیان بود لیکن دست سپاه نواب آصف الدوله و بسالت جنگ بهادر بر صمصام الدوله نه افتاد۔ بلکه قوت و زور بازوی صمصام الدوله بود۔ مورچال از هر دو طرف قائم بود۔ چنانچه شب دوشنبه هشتم ذی قعده صمصام الدوله احمال و اثقال و خزاین و نفایس اموال بر عرابه ها و گاوان بارکش و افیال بار کرده و سواری هائے زنانه تیار نموده بر فیل سوار گشته با قبائل و فوج خود روانه قلعه دولت آباد گشت و از راه جعفر دروازه قفل را شکسته و از پاسبانان افرجنها ضایع نموده و نوبت نواخته قریب به صبح وارد قلعه دولت آباد شد۔ نواب بسالت جنگ ازین خبر با تمام فوج خود و امرائے عمده سوار شده تعاقب نمود۔ تا یک کروہے قلعه رفته۔ صمصام الدوله بعد دخول قلعه توپ ها سر داد۔ نواب بسالت جنگ از استماع آواز توپ ها برگشته داخل شهر شده۔ و فوج برائے محاصره قلعه گزاشته آمدند۔ لیکن قلعه مذکور این قسم نیست که به دست کسے به آید۔ و علاوه برین صمصام الدوله با هجده زنجیر فیل پر از اشرفی داخل آن قلعه شده و فوج بسیار هم راه داشت۔ نواب بسالت جنگ ناچار شده به نواب نظام الدوله که در برار بود نه خط نوشته شتر سوار

فرستادہ با فوج بسیار طلب داشت۔ نواب نظام الدولہ از طرف صمصام الدولہ مکدر بود۔ بہ مجرد شنیدن این خبر با شش ہزار سوار و شش ہزار پیادہ و سہ ہزار گاردی و توپ خانہ جنسی و فوج مرہٹہ کہ با او موافق بودند کوچ نمودہ در اندک فرصتے بہ خجستہ بنیاد رسید۔ و نواب آصف الدولہ حیدر یار خاں بہادر را خطاب شیر جنگ عطا فرمودہ بہ دیوانی خانگی مقرر فرمودند۔ و درگاہ قلی خاں بہادر را بہ سالار جنگ مخاطب کردند۔ و صوبہ داری خجستہ بنیاد مفوض گردید۔ و نواب بسالت جنگ را برہان الملک خطاب دادند۔ و در ۱۱۷۱ھ شب دوشنبہ پانزدہم محرم در برہان پور زلزلہ شد۔ و صدائے مہیبی از جانب آسمان ظاہر شد کہ اکثر منارہ ہائے مسجد در برہان پور رکوع نمودند۔ و باعث تزلزل خاطرہا گشت۔ و قائم خاں بہادر ظفر جنگ کہ پسر روشن الدولہ ظفر خاں بہادر کہ مشہور بہ طرہ باز خاں بود و در سال گزشتہ وارد برہان پور شدہ بود۔ در ہمیں ایام از خجستہ بنیاد با صبیئہ کہ ہمشیرہ اش یعنی زن نواب نظام الدولہ شہید دادہ بود گرفتہ سعادت نمودہ روانہ دار الخلافہ شد۔

در بیان رسیدن نواب نظام الدولہ بہ خجستہ بنیاد۔ نواب آصف الدولہ و نواب برہان الملک از دبدبہ آمد آمد نواب نظام الدولہ بہادر خوف و ہراس بہ خاطر راہ دادہ کہ با این ہمہ فوج مبادا دغا شود۔ ازیں سبب پیام فرستاد کہ فوج را بیست کروہ از شہر گزاشتہ جریدہ خود را بہ شہر رسانند۔ نواب نظام الدولہ جریدہ آمدن را قبول نہ فرمود۔ ازیں سبب وسواس زیادہ بہ خاطرہا راہ یافت۔ نزدیک

بود کہ کار بہ جنگ انجامد۔ بالآخر عمدہ ہا درمیان آمدہ قسم و عہد و پیمان باہم نمودہ نواب نظام الدولہ با تمام فوج نزدیک شہر فرود آمد۔ و نواب برہان الملک و دیگر عمدہ ہا استقبال کردہ نواب نظام الدولہ را برائے ملازمت آوردند۔ عنایات زیادہ از حد فرمود۔ خلعت فاخرہ و سرپیچ مرصع و جیغہ دادہ بر محاصرہ قلعہ دولت آباد حکم فرمود۔ نواب نظام الدولہ با فوج سرکار و فوج خود و نواب برہان الملک بر تسخیر قلعہ جد و جہد بسیار نمود۔ لیکن پیش رفت نہ شد۔

گفتار در بیان آں کہ چوں صمصام الدولہ دید کہ تمام عالم از وروگرداں شدہ محاصرہ قلعہ نمودہ اند رجوع بہ بالاجی راؤ آوردہ سی لک روپیہ نوشتہ داد کہ کمک نمایند و فوج نواب را بر دارید و ممد و معاون من باشید۔ مبلغ مذکور بہ طریق ضیافت می دہم۔ بالاجی راؤ پسر خود بسواس راؤ را با بیست و پنج ہزار سوار و بیست و پنج ہزار پیادہ بہ کمک اہل قلعہ فرستاد۔ و غلہ وغیرہ از ہر جنس بہ موجب درخواست صمصام الدولہ داخل قلعہ نمود۔ و قلعہ را زیادہ مستحکم ساخت۔ و بہ صمصام الدولہ پیغام ادائی زر موعودہ نمود۔ شاہ نواز خاں بہادر زر بہ موجب وعدہ فرستاد۔ بالاجی راؤ از راہ شوم طمعی درخواست زیادہ نمودہ گفت کہ قلعہ را بہ ما بدہید۔ از شما نہ خواہد ماند۔ ازیں سبب صمصام الدولہ اعتماد بر بالاجی نہ نمودہ بہ نواب پیغام صلح داد۔ نواب نظام الدولہ و بسالت جنگ ازیں خبر خوشش وقتی ہا زیادہ از حد نمودند و قسم قرآن درمیان آوردہ۔ ابراہیم خاں گاردی و راؤ جانوجی بنال کر وغیرہ عمدہ ہا را درمیان آوردہ۔ شاہ نواز خاں

چوں نام کلام مجید در میان شنید و میاں جی کشن وعدہ بار المحکم دید در قلعہ پسر کلاں
دلاور جنگ را گزاشتہ و فوج خود را در آں جا نیز قائم نمودہ خود برائے ملازمت آمد۔
آصف الدولہ بہادر در عوض ایں مساعی نواب نظام الدولہ بہادر را بہ جائے نواب
بسالت جنگ وکیل مطلق نمودہ بہ خطاب نظام الملک آصف جاہ سرافراز فرمودہ سند
خود بخشید۔ و احکام ہر چہار طرف فرستاد کہ نواب نظام الملک آصف جاہ را بہ جائے
خود مقرر نمودیم و تغیری و تبدیلی عمال و اہل تعلقہ ہا و عطائے منصب و جاگیر بہ اختیار
ایشاں واگزاشتیم۔ ہمہ کس ایشاں را بہ جائے ایں جانب تصور نمودہ رجوع آورند۔
چوں ایں احکام در تمام بلدہ دکھن صدور یافت نواب نظام الملک تمام فوج سرکار
نواب آصف الدولہ بہادر و برہان الملک بہادر و فوج خود و تمام عمدہ ہا و صمصام الدولہ
بہادر را نیز ہمراہ گرفتہ رخصت قلعہ ندادند و بالیسواس راؤ پسر بالاجی راؤ جنگ
مقرر شد۔

گفتار در بیان آں کہ نواب نظام الملک بہ بالاجی راؤ پیغام نمود کہ در میان
ما و شما صلح بود۔ ما نوکر خود را می خواستیم کہ قید کنیم۔ شما را چہ لازم بود کہ کمک او کردید۔
بالاجی بہ غرور فوج خود جواب داد صمصام الدولہ بے تقصیر بود و در وکالت مطلق ملک
شما را رونق داد۔ ہرگاہ چنیں شخص را بے تقصیر بے آب رو کنید و قید نمائید۔ کمک او
بر ما لازم شد۔ و شاہ نواز خاں بہادر بہ ما وعدہ نمودہ بود کہ سی لک روپیہ نقد و
جاگیر سی لک روپیہ را بہ بسواس راؤ خواہم دہانید۔ چناں چہ سی لک روپیہ نقد بہ ما

رسید۔ وسی لک روپیہ جاگیر باقی ماندہ۔ ہرگاہ او ملازمت نمود۔ بہ موجب وعدہ اوسی لک روپیہ جاگیر بہ بسواس راؤ بہ رہا نند۔ والّا درمیان ما دشما جنگ است۔ نواب نظام الملک در جواب فرمود کہ سی لک روپیہ از شاہ نواز خاں گرفتہ اید زر سرکار است۔ واپس بہ دہید۔ والّا آمادہ جنگ ومہیائے پیکار باشید۔ واز طرفین این چنیں سوال وجواب درمیان آمد من بعد جنگ صعب واقع شدہ۔ مبارزان طرفین ومتہوران جانبین علف تیغ بے دریغ می شدند۔ ودر لشکر نواب نظام الدولہ بہادر قحط غلہ بہ مرتبہ اتم روئے داد۔ نواب نظام الملک تنبیہ کناں بہ ہیبت کروہے شہر رفتہ۔ ہر قریہ وقصبہ ودیہ کہ در عرض راہ می آمد از آں جا غلہ وعلف می گرفتند۔ تا بہ قصبہ جالنا پور کہ مکان عمدہ ودر جاگیر بالاجی راؤ بود رسیدند۔ از آں جا غلہ بسیار وبست (۳۲) لک روپیہ نقد گرفتند۔ ونزدیک آں قصبہ جنگ عظیم واقع شد۔ دریں اثنا خبر رسید کہ راجہ رام چندر از بھالکی با فوج خود عازم حضور شدہ بود۔ وفوج مرہٹہ او را محاصرہ نمودہ۔ وراجہ موما الیہ در قصبہ سندہ کھیر کہ مکان مستحکم است فرود آمدہ ہر روز با فوج مرہٹہ جنگ می کند۔ نواب بہ راجہ مذکور عنایت نامہ نوشت کہ جلدی در آمدن نہ نماید۔ ما خود بہ دولت می رسیم۔ بعد ارسال خط خود مع لشکر کوچ فرمود۔ مرہٹہ شرط متابعت بجا می آورد۔ لیکن غازیان اسلام تنبیہ کناں بہ طرف سندہ کھیڑ می رفتند۔ چوں نزدیک قصبہ مذکور رسیدند راجہ رام چندر مرہٹہ را تنبیہ کردہ با فوج سرکار لحق شدہ بہ ملازمت کامیاب گشت۔ نواب نظام الملک بہ راجہ مذکور کمال عنایات نمودہ خطاب بہادری عطا فرمود۔ ونزدیک

فیل خود او را جائے داد۔ مرہٹہ از معائنہ ایں حال دست از جان شستہ بلاتحاشی بر لشکر اسلام ہجوم آورد۔ و نواب نظام الملک نواب برہان الملک را با اکثر امرا ہراول نمود و قول را بہ وجود خود رونق دادہ جنگ آراستہ نمود۔ درآں جنگ بسیارے از ناسرداران کافران دارو جہنم گشتند۔ و از لشکر اسلام ہم بہ درجہ شہادت فایز گشتند۔ ازآں روز کمال رعب دہراس بر خاطر کفار خطور نمود۔ می خواستند کہ پیغام صلح نمایند۔ دریں اثنا، خبر رسید کہ موسے بوسی فرنگی با فوج بسیار و فرنگی و گاردی بے شمار عازم لشکر نواب نظام الملک است۔ چوں خاطر از فرنگی جمع نہ بود خواستند کہ مرہٹہ را بہ صلح از خود نمایند۔ چناں چہ کہ پیغام صلح از طرف کفار می شد و آں ہا در ہمیں فکر بودند کہ از طرف نواب پیغام آشتی رسید۔ ازیں مر کفار نابکار خیرہ و چیرہ شدہ گفتند کہ چیزے بہ ما بہ دہید تا ما صلح کنیم۔ نواب قبول نہ می کرد۔ بر ایں جواب و سوال دو روز گزشت و خبر آمد آمد فرنگی بہ بالاجی رسید۔ قابوئے وقت یافتہ پیغام فرستاد کہ آں جناب بزرگ اند و لیسواس راؤ طفل است۔ و ارادہ بندگی دارد۔ ہر گاہ کار خواہد افتاد و یاد خواہند نمود با فوج حاضر خواہد شد۔ سی لک روپیہ جاگیر بہ دہند۔ کویل کنڈہ و غیرہ محالات در جاگیر او دادند و صلح نمودند۔ بالاجی بر چہار کروہے لشکر آمدہ پیغام ملازمت نمود۔ نواب نظام الملک بہادر ہم از لشکر خود بیروں رفتہ۔ درآں جا آمدہ ملازمت نمود۔ و عہد و پیمان بہ میان آوردہ بہ طرف پونا کوچ کردہ رفت۔ و نواب نظام الملک در تردد ملازمت فرنگی و استمالت او اشتغال فرمود۔

گفتار در بیان آں که چوں خبر آمدن فرنگی نزدیک رسید و با نواب به سبب
ابراهیم خاں گاردی که سابق نوکر فرنگیان بود۔ موسی بوسی ابراهیم خاں را با فوج
عامل نموده بر سبکاکل فرستاده بود۔ ابراهیم خاں مال و اموال از جاگیر به تحصیل در آورده
به طرف بنگاله رفته۔ از آں جا باز آمده با نواب نظام الملک رفیق شد۔ فرنگی هر چند نوشت
که ایں دزد من است۔ قید کرده نزد من بفرستید۔ مفید نیفتاد۔ آزرده خاطر بود۔
و با صمصام الدوله کمال اخلاص داشت۔ و نواب نظام الملک صمصام الدوله را
برائے استقبال و استمالت فرنگی فرستاد۔ شاه نواز خاں حسب الامر نزد فرنگی رفته
باهم ملاقات و معانقه نمودند۔ فرنگی پیغام داد که زر مرا حواله من بکنید در نوکری حاضر
ام۔ نواب بنا بر قابوئے وقت ابراهیم خاں را از نوکری برطرف نموده طلب او از
خزانه عطا فرموده مع فوج او نزد فرنگی فرستاد۔ فرنگی با ابراهیم خاں به سلوک
پیش آمد و محاسبه معاف فرمود۔ و رفیق خود ساخت۔ و به دستور قدیم
بحال فرموده همراه صمصام الدوله به لشکر آمده ملازمت نواب نظام الملک نمود۔
عنایت بسیار فرموده خاطرش من جمیع الوجوه از طرف صمصام الدوله و فرنگی و
مرهٹه جمع شد۔ تمام عمده هائے لشکر را از اضافه هائے منصب و خطاب و عنایت
جاگیر سرافراز فرموده از خود ساخت و به طرف خجسته بنیاد کوچ نموده از
قدم بوس پادر کلاں فائز گردید۔ نواب آصف الدوله بهادر کمال عنایات و
الطاف بجا آورده تا نزدیک شهر فرود آوردند۔ و فرنگی و صمصام الدوله باهم یار

موافق شده تدبیر خلع وکالت نواب نظام الملک نمودند۔ و نواب بسالت جنگ را
بہ ظاہر با خود رفیق ساختند۔ و نواب آصف الدولہ را بہ عنوان ہائے شایستہ
فہمانیدہ مزاج بریں آوردند۔ چناں چہ بہ موجب عرض مردم غرض نواب آصف الدولہ
بہ نواب نظام الدولہ بہادر پیغام فرستاد کہ مہر خاص بہ فرستید۔ و از کار ہائے سرکار
دست بردارید۔ شما را از کار موقوف نمودیم۔ نواب نظام الملک جواب فرستاد
کہ کدام قصور از من واقع شد۔ بہ ایں نوع جنگ ہا نمودہ جاں فشانی ہا کردہ شاہ نواز
خاں را از قلعہ فرود آوردہ بندوبست سرکار بہ عمل آوردم۔ در عوض آں امیدوار عنایات
بود۔ عنایت موقوف۔ عتاب برائے چہ۔ نواب آصف الدولہ جواب داد کہ شما را
وکیل مطلق از برائے ایں کردہ بودیم کہ طلب فوج خواہند داد۔ طلب فوج خود دادید
و فوج سرکار ما حیران می باشد۔ لہذا موافقت نمی کند۔ نواب نظام الدولہ مہر
خاص فرستاد۔ وقتے کہ مہر خاص آمد نواب آصف الدولہ گفتہ فرستاد کہ فوج
خود را برطرف کنید کہ شما را از تعلقہ معزول ساختیم۔ ازیں خبر نواب نظام الدولہ آشفتہ
بہ جائے خود مستعد شد۔ نواب آصف الدولہ و نواب بسالت جنگ و فرنگی از مستعد
شدن او تیاری فوج ہا نمودہ قرار بہ جنگ دادند۔ و ہر دو لشکر در یا موج تیار و
بازار دار و گیر گرم گشت۔ تمام روز و شب ہر دو فوج تیار ماند۔ وقت شب شیرافگن خاں
جمعدار کہ از دو صد سوار نوکر نواب نظام الدولہ بہادر بود نمک بہ حرامی نمودہ از لشکر
نواب نظام الدولہ مع فوج خود گریختہ در لشکر نواب آصف الدولہ آمدہ ملازمت

شاه نواز خاں نمودہ۔ ازیں سبب نواب نظام الدولہ متردد خاطر بودند۔ واجد علی خاں قائم جنگ را برائے جواب و سوال نزد نواب آصف الدولہ بہادر فرستادند۔ و نواب حوالہ شاہ نواز خاں و فرنگی نمودند۔ قائم جنگ با شاہ نواز خاں و فرنگی جواب و سوال نمودہ بہ مکان خود رخصت شد۔ صمصام الدولہ بہادر و فرنگی تدبیر نمودہ رقعہ بہ نام قائم جنگ نوشتند۔ بدایں مضمون کہ شما قرار و مدار کردہ بودید کہ رفتہ و تدبیر نمودہ فوج نواب نظام الدولہ را برطرف می سازیم۔ تاحال ہیچ بہ عمل نیامد۔ و ایں رقعہ را علانیہ فرستاد۔ آں رقعہ بہ دست نواب نظام الدولہ بہادر افتاد۔ ازیں سبب از قائم جنگ بدمظنہ شد۔ دریں اثنا از قضا چند جمعدار صاحب فوج و نوکران نواب نظام الدولہ پیغام نمودند کہ طلب و تنخواہ ما بہ دہند۔ ما نوکری نہ می کنیم۔ ازیں جواب و سوال سپاہ نواب نظام الملک بہادر تحقیق دانست کہ رقعہ شاہ نواز خان است۔ ان جمعداران برطرف نمودہ۔ روز چہار شنبہ چہارم رجب المرجب واجد علی خاں بہ اشارہ نواب موصوف بہ دست چیلہ سرکار بہ قتل رسید۔ دریں ہنگامہ اکثر سپاہ نواب نظام الدولہ بہادر برخواستہ رفتند۔ و بعضے جواب و سوال برطرفی نمودہ نوکری را گزاشتند۔ جمعیت قلیلے ہم راہ نواب نظام الدولہ بہادر ماند۔ باوجود ایں مشکل نواب نظام الدولہ بہ جائے خود قائم ماند۔ و مردم قلیل کہ ہم راہ ایشاں ماندہ بودند ان ہا را فرمود کہ من دل خود را بر کشتن و حرب نہادہ ام شما چرا خراب می شوید۔ بہ روید۔ آں ہا نہ رفتند۔ و رفیق جانی شدند۔

وشرط مردی و مردمی بجا آوردند۔ چوں نواب آصف الدولہ بہادر نواب نظام الدولہ بہادر را حقیر یافتہ پیغام نمودند کہ ازیں جہالت دست بردارید۔ بیست ہزار روپیہ از سرکار در ماہہ می دہیم قبول کردہ در حضور باشید۔ نواب نظام الدولہ قبول نہ نمود۔ آخر کار چناں قرار افتاد کہ آمدہ ملازمت نماید۔ کارے برائے شما تجویز می نمائیم۔ نام تعلقہ نظامت حیدرآباد فرمود۔ وخود سوار شدہ چہاردہم رجب المرجب وار دلشکر کہ نزدیک محمدی باغ بود شدند و نزدیک دولت خانہ خود خیمہ نواب نظام الدولہ نصب فرمودند۔ وہنگامہ جنگ مبدل بہ صلح شد۔

دربیان محبوس گردیدن صمصام الدولہ شاہ نواز خاں مع معین الدولہ میر محمد حسین خاں بہ تقدیر خداوند عالمیان۔ چوں ہر (۳) برادر باہم یکے شدند دخلوت نمودند۔ ونواب بسالت جنگ مشورت نمودہ گفتند کہ بہ ہر عنوان باشد شاہ نواز خاں را از میان باید برداشت۔ نواب آصف الدولہ فرمود کہ کشتن او چنداں ضرورتیست و مناسب ہم نہ دارد۔ وہنگامہ ہا در ملک پیدا خواہد شد۔ چنان چہ نواب نظام الدولہ فرمود کہ بالفعل مناسب نیست۔ نواب بسالت جنگ ایں مشورت با حیدر جنگ در میان آورد۔ فرنگی و حیدر جنگ گفتند کہ ما را چہ نفع۔ نواب بسالت جنگ فرمود در عوض ایں سعی قلعہ دولت آباد بہ شما می دہیم۔ فرنگی عاشق قلعہ مذکور بود کشتن شاہ نواز خاں را قبول نمود۔ لیکن کسے را جرأت ایں نہ بود کہ برو دست اندازی نماید۔ ناچار بہ اتفاق ہم دیگر کہ در خانہ شاہ نواز خاں بہ سبب تولد

نیره برائے ضیافت جمیع عمده ها بودند۔ فرنگی هم در ضیافت رفته به شاه نواز خاں گفت
که من قلعه دولت آباد را نه دیده ام۔ اگر پروانگی بدهند جدیده رفته سیر کرده می آیم۔
شاه نواز خاں بر قول و فعل آں ها مطمئن خاطر بود۔ پروانگی داد۔ فرنگی دگاردی به
نواب بسالت جنگ گفت که من قلعه را قائم می نمایم۔ شما دریں جا شاه نواز خاں را
مقید سازید۔ باهم دیگر مشورت را چنیں پختند۔ فرنگی به طرف قلعه روانه شد۔ نواب
بسالت جنگ به نواب آصف الدوله گفت تدبیر چنیں شده است۔ نواب راضی
شد۔ چناں چه بسالت جنگ نواب آصف الدوله را برائے سیر باغ برده معین الدوله
میر محمد حسین خاں که دیوان دکهن بوده و شاه نواز خاں را برائے سیر طلب فرمود۔
آں ها غافل از شعبده بازی هائے فلک که چه بازی می نماید هر دو برادر یعنی نواب
آصف الدوله بهادر و شجاع الملک بهادر در باغ بیگم رسیدند۔ بعد یک ساعت
نجومی شاه نواز خاں و میر محمد حسین خاں هم به سواری جدیده رسیدند۔ همیں که
آں ها در باغ رسیدند فرنگی از قلعه دولت آباد به موجب وعده توپ ها سر داد۔
نواب برهان الملک به مجرد شنیدن آواز توپ ها نواب آصف الدوله را اشاره
نموده از آں جا برخیزانید و خود هم برخاسته بر مقبره بیگم که مکان بلند است رفته۔
چند فرنگی دگاردی و چند کس مرد آدمی که بر آں کار مقرر کرده بودند آں ها آمده دست
صمصام الدوله و معین الدوله میر محمد حسین خاں را گرفته گفتند که حکم چنیں است که شما در آں دالان نشینید۔ هر دو
ناچار شده از آں جا برخاسته در دالان دیگر رفتند۔ در آں هم الان از هر دو نفر آلات حرب گرفتند۔ روز پنجشنبه

بیست و ششم رجب در حجرہ مقید ساختند۔ و چوکی فرنگیان قائم شد۔ ہر دو نواب از بلندی فرود آمدہ بہ احتیاط تمام سوار شدہ بہ دولت خانہ خود آمدند۔ بعد از آں حکم فرمودند کہ ہر دو را در دو پالکی انداختہ در لشکر بیارند۔ اگر کسے از طرف آں ہا بیاید بے محابا بہ قتل رسانید۔ چناں چہ ہر دو را بہ موجب حکم در لشکر آوردہ قید نمودند۔ بعد ازاں حکم شد کہ پسران و اولاد ہر دو را از خانہ ہائے ایشاں آوردہ قید نمایند۔ و خانہ ہائے آں ہا مع زن و بچہ و عیال و اطفال و نقد و جنس بہ ضبط سرکار در آرند۔ و گاردیان و فرنگیان و غیرہ بے ستری نمودہ بہ خرابی تمام کہ قلم کم تام از تحریر آں بہ عجز و قصور معترف است ضبط کردند۔ و نقد و جنس و جواہر و اقمشہ آں چہ از دست فرنگی و حیدر جنگ و غارتیان باقی ماندہ بود از نظر گذرانیدند۔

ذکر در کشتہ شدن حیدر جنگ دیوان بہ امر نواب نظام الملک بہادر اسد جنگ و بہ قتل رسیدن صمصام الدولہ شاہ نواز خاں بہادر صمصام جنگ و پسرش معین الملک میر محمد حسین خاں بہادر بہ دست کافران بے دین فرنگ بہ عنوان نیرنگ۔ چوں خاطر نواب آصف الدولہ و برہان الملک و فرنگیان از طرف صمصام الدولہ و معین الدولہ بہادر و میر محمد حسین خاں جمع شد تدبیر برآوردن نواب نظام الدولہ نظام الملک بہادر آصف جاہ نمودند و پیغام فرستادند کہ صوبہ حیدرآباد بہ شما می دہیم۔ خلعت بہ گیرند و کوچ نمایند۔ لیکن شرط این است کہ فوج سرکار تعین شما خواہد شد۔ و بیست ہزار روپیہ در ماہہ خرچ ضروری قبول نمایند۔ نواب

موصوف لاعلاج برائے دفع الوقت قبول فرمود۔ وچناں قرار یافت کہ حیدر جنگ
دیوان فرنگی مع جمعیت گاردی و فرنگ وغیرہ ہمراہ نواب نظام الدولہ بہ حیدرآباد
روانہ شود۔ تا در شوکتش خلل افتد و بے اختیاری صوبہ داری نمایند۔ چناں چہ
خلعت ہم شد۔ نواب اسد جنگ کہ الحال مخاطب بہ فتح جنگ اندیہ خاطر اندیشید
کہ ہمراہ مدعی رفتن گویا از دست خود بہ قید رفتن است۔ بہ ظاہر قبول نمودند۔
بہ باطن در فکر و تدبیر بودند۔ دو روز بریں بہ گذشت۔ حیدر جنگ بہ موجب اشارہ
نواب بسالت جنگ و فرنگی برائے تاکید بہ دولت خانہ نواب نظام الدولہ رفت۔
از آں جا کہ غرور و مکنت و شوکت بہ دماغ حیدر جنگ راہ یافتہ بود و از بادۂ نخوت
مدہوش گشتہ با نواب نظام الملک بہادر سخت گوئی شروع نمود۔ نواب عالی
جناب بہ بہانہ بیت الخلا برخواستہ بہ رفقائے قدیم خود اشارہ بہ کشتن او فرمود۔
محمد غوث خاں بہادر و غلام سید خاں ہر دو مستعد گشتہ بہ جہنم جاں ستار گار آں
شیطاں را بہ ساختند۔ بہ مجرد کشتہ شدن آں ملعون نواب بر اسپ باد وار باد
رفتار سوار شدہ با چندے رفیق از لشکر بر آمد و فیل بان بہ جلدی فیل سواری را کہ تیار داشت
رسانید۔ ابراہیم خاں گاردی را خبر شد کہ نواب نظام الدولہ حیدر جنگ را کشتہ
و از لشکر بر آمد۔ بہ مجرد رسیدن ایں خبر با جمعیت خود سوار شدہ رفیق نواب
فتح جنگ گشت۔ چوں ابراہیم خاں با جمعیت خود رفیق شد اکثرے از سپاہ سوار
شدہ با نواب عالی جناب رفیق شدند۔ نواب از آں جا کوچ نمودہ بر چہار کروہے

لشکر استاده شد- فرنگی این خبر شنید- هوشش از کاخ دماغش تا به فلک هفتم
رسید- و آتش در جانش افتاد- و دیگ غضبش به جوش آمد تحقیق دانست که
این حرکت از اشاره هر دو برادران است- چنان چه از هر دو نواب بدظنه شده
می خواست که عنوان دیگر به عمل آرد- درین اثنا برهان الملک بسالت جنگ به خانه
فرنگی رفته خاطرداری او نمود- و این اشاره را به طرف صمصام الدوله و معین الدوله
حواله داد- و فرنگی بے تامل به کشتن شاه نواز خان و پسران او و میر محمد حسین خان و کسان
او حکم نمود- چنان چه کسان فرنگی رفته شاه نواز خان را با یک پسر که همراه او در
قید بود و میر محمد حسین خان را نیز به روز پنجشنبه سیوم رمضان المبارک به قتل
رسانیدند و خان و مان آن ها غارت شده بود به تاراج بردند. پسر کلان شاه نواز
خان و یک پسر خورد که در شهر بودند نیز بسته آورده در قید کردند- و نواب آصف الدوله
و برهان الملک و فرنگی به طرف نواب نظام الدوله کوچ نمودند- و نواب نظام الملک
بهادر دید که از عهده جنسی و توپ هائے فرنگی بر نه خواهد آمد- گاوان جنسی و فیلان او
در پهول مری برائے چریدن رفته بودند- همه را غنیمت دانستند- به طرف دار السرور
قلعه مبارک آسیر به طریق الغار و منزل کردند که از قوت توپ خانه و اعتماد آن برآن
جنگ می کردند- چون گاوان و فیلان او به تاراج رفته لاعلاج شده گاوان دیگر
فراهم آورده نواب نظام الملک نزدیک برهان پور رسیدند- و محمد اسلم خان بهادر هفت جنگ
ناظم صوبه که با جمعیت قلیل بود از استماع پیغام نواب نظام الملک در دروازه شهر را مهر کرده

مع متصدیان شہر بہ ملازمت شتافت ۔ بہ تاریخ سیزدہم رمضان المبارک روز یکشنبہ
در باغ عالم آرا فرود آمدند ۔ و بہ بندوبست شہر اشتغال نمودند ۔ و از قضائے الٰہی
سید نور الدین خاں کوتوال کہ عمرش شصت و چہار سالگی رسیدہ بود و بہ ضبط و نسق
تمام قریب سی سال حکومت نمود روز چہارشنبہ چہاردہم شہر رمضان المبارک جہان فانی
را وداع نمود ۔ نواب نظام الملک بہادر روز سیوم کہ سید معز الدین خاں پسر او
از خجستہ بنیاد آمدہ بود خدمت مذکور مقرر نمودند ۔ و نواب والاجناب بعد از چند روز
تمام ساہوکاران شہر را طلبیدہ دو لک روپیہ از آں ہا خواستند ۔ نواب نام ہر یک
نوشتہ چوکی گاردیان نشانیدہ قید نمودہ زیادہ از دو لک روپیہ وصول کردند ۔
و از قطب الدولہ محمد انور خاں لک روپیہ طلب فرمود ۔ او بہ حیلہ و مکر احوال فقر خود
بہ عرض رسانید ۔ قوام الدین خاں و عبد القادر خاں ہر دو متبنائے قطب الدولہ
را طلب داشتہ قید نمودند ۔ قریب بہ شصت ہزار روپیہ بہ تعذیب و جبر تمام وصول
شد ۔ ازیں صدمہ انور خاں روز یکشنبہ ہفدہم ذی قعدہ عوض زر جان خود را نثار
نمودہ بہ عالم دیگر شتافت ۔ قبایل انور خاں را از حویلی برآوردہ مع قوام الدین خاں
و عبد القادر خاں در قادری باغ قید نمودند ۔ بعد از دیرے قوام الدین خاں قابو
فرصت یافتہ گریختہ رفت ۔ و عبد القادر خاں کہ گریختہ بود بہ قید آمدہ در خانہ
اتم راؤ مقید گشت ۔ و ایں مقدمہ بعد رفتن نواب نظام الملک بہ وقوع پیوست ۔
و نواب نظام الملک کہ در باغ عالم آرا فرود آمدند روز دوم بہ میر نجابت علی خاں بہادر

شمشیر جنگ قلعه دار قلعهٔ آسیر پیغام داد که آمده ملازمت نمایند۔ میر نجف علی خان بهادر
چون تعلقه از جانب نواب آصف الدوله داشت جواب داد که من از طرف کسے دیگر تعلقه
دارم۔ بدون حکم او ملازمت نخواهم نمود۔ نواب نظام الملک مجددی بسیار فرمودند
به توجهات تمام در قلم آوردند که من بر اعتماد شما آمده ام و در سرکار من مثل شما کسے جوان شد
کار آزموده نیست۔ اگر آمده ملازمت نمایند کل مدار اختیار کار خود به شما می دهم۔ و
از قلعه این جانب را کارے نیست۔ برایں جواب و سوال قرآن مجید درمیان آورد۔
دریں ضمن متواتر احکام از جانب نواب آصف الدوله بهادر و برهان الملک رسید
که در استحکام قلعه سعی نمایند۔ زنهار به نظام الدوله بهادر حواله نه نمایند۔ میر نجف علی خان
بهادر در حفاظت قلعه بیش از بیش سعی جمیله نمود۔ چون نواب نظام الملک قلعه را
مستحکم یافت چشم پوشی نموده صلح به میان آورده بروز سه شنبه نهم شوال از باغ
عالم آرا کوچ نموده پنج مقام دیگر کرده و حشمت جنگ را تکلیف رفاقت نمود۔ و میر
علی اکبر خان را نیز همراه گرفته خطاب بهادری داده و پسر سید شریف خان قلعه دار
دولت آباد را نیز با خود وکیل نموده به تاریخ یازدهم به سمت ملک برار روانه شدند۔
و پرگنه ملکاپور وغیره که جاگیر میر نجف علی خان بهادر بود پامال ساخته نذر زیاده از جمع بندی
گرفتند۔ و هر دو محال را خراب ساختند۔ نواب آصف الدوله ازیں خبر به میر نجف علی
خان هزاران تحسین و آفرین نوشته دو هزاری هزار سوار به منصب افزودند و به خطاب
شمشیر جنگ بهادر سرافراز فرموده و به متصدیان برهان پور رقعه و کنایه هاے غضب آمیز

نوشتند و جاگیرات آں ہا در صوبہ خجستہ بنیاد و حیدر آباد بود بہ ضبط در آوردند و نواب آصف الدولہ بہادر از گھاٹ فرداپور کوچ بہ سمت برار نمودند۔ نواب نظام الدولہ بہادر ہم جمعیت بہم رسانیدہ متقابل شدند۔ نواب آصف الدولہ را فرنگی و بالاجی ممانعت نمودہ بہ طرف حیدر آباد بردند و نواب نظام الملک بہ سبب شدت برسات اقامت نمود۔ نواب آصف الدولہ در فرخندہ بنیاد قشلاق نمود۔ و نواب نظام الملک بہ زمین داران سیکاکل وغیرہ محالات جاگیر فرنگی نوشتہ فرستاد کہ مالک ملک من ام و فرنگی را از جاگیر تغیر نمودم۔ باید کہ عاملان او را دخل نہ دہند۔ ازیں حیلہ زمین داران آں جا انور علی خاں عامل فرنگی را قتیل ساخت۔ ازیں خبر فرنگی سراسیمہ شدہ از نواب آصف الدولہ رخصت جاگیر خواست۔ ناچار رخصت فرمود۔ باقی در سال آئندہ رقم زدہ کلک بیان خواہد گردید۔ و دریں سال رگھناتھ راؤ کہ بہ ہندوستان رفتہ بود احمد شاہ ابدالی از سبب آں کہ حسن خاں قاچار و عالم خاں بیات بہ افواج عظیمہ عراق و فارس و آذربائیجان و مازندران تاخت بر ایلات ابدالی آوردہ آں ہا را علف تیر و نیزہ و شمشیر خود ساختہ بودند و خود متوجہ دار الملک شد۔ رگھناتھ راؤ بہ اتفاق ادینہ بیگ خاں بر سر لاہور رفتند و جہاں خاں کہ از جانب ابدالی حاکم بود بیرون آمدہ جنگ نمود و شکست فاحش خوردہ بہ گریخت و لاہور بہ تصرف مرہٹہ درآمد۔ رگھناتھ راؤ مبلغ گران مند بہ طریق نذرانہ از ادینہ بیگ گرفتہ ملک را حوالہ او نمود۔ و کھولو پنڈت را از طرف خود مکاسہ دار لاہور نمودہ برگشت۔ و کوچ بہ کوچ مع ہولکر وغیرہ خود را

به دکهن رسانید. و آخر سال از راه تهالیسر خود را به پونا رسانید.

و در سنه ۱۱۷۲ه نواب نظام الملک در باسم بوده سرانجام لشکرکشی درست می نمودند. و بعد از سرانجام به قصد تنبیه اشقیا کوچ نمودند. و بیرون قصبه به سرانجام و ترتیب افواج پرداختند. رگهوگراندیه با چندتا سرداریه امر جانوجی پسر راگهو بهوسله با فوج بسیار مستعد شده مقابل نواب نظام الملک شد. و نواب او را به خاطر نه آورده تنبیه کنان به طرف انکوٹ وغیره کوچ فرمود. در اثنای راه در قصبه انکولکه مکان مستحکم است مردم محل خود را در آن جا اقامت فرمود. و از آن جا کوچ نموده قصبه جات و قریات آن نواح را به خاک برابر کرده و از انکوٹ محال جاگیر میر نجف علی خان بهادر هزار ها گرفته خراب نمود. و در ین ضمن با مرهٹه مذکور جنگ های عظیم به میان آمد. بسیارے از کفره فجره داخل جهنم شدند. و اکثرے از اهل اسلام به درجه مظلومیت مشرف گشتند. قبل ازین نواب موصوف شیخ امین الدین احمد را داروغه مقرر نموده بودند که توپ های شهر برآورده تیار نموده بیارد. و در دو سه[3] ماه هجده ضرب توپ تیار نموده بیرون شهر برآمد. رگهوگراندیه دو هزار سوار بر توپ خانه جنسی تعین نموده که از شهر برآمدن نه دهند. و اگر برآید در راه غارت نمایند. نواب نظام الملک از استماع این خبر هرکاره فرستاد که بد دل ما جنسی را از شهر بیرون نیارند. متعاقب ما را رسیده دانند. توپ ها که از دهشت نه روز برآمده زیر دیوار شهر بود امین الدین احمد باز داخل شهر نمود. نواب نظام الملک جنگ کنان طے منازل نموده غره ربیع الثانی

به شهر برہان پور رسید۔ از خبر آمد آمد نواب در شهر تزلزل تمام در ساہوکاران افتاد۔
چنان چه ساہوکاران و مال داران شهر گریخته به اطراف و اکناف رفتند۔ و بعضے ہا
پناه به قلعه مبارک اسیر گرفتند۔ ہر چند نواب استمالت نوشت فائده نه بخشید۔ چوں
نزدیک شهر منزل نمود جنبی داخل لشکر شد۔ جنبی را دیده بسیار محظوظ و مشعوف گشتند۔
و ہفت مقام فرمودند۔ دریں یک ہفته ساہوکاراں را گرفته زرہا به وصول آوردند۔ و
حویلی محمد انور خاں را که در ضبط سرکار بود بعضے از زیاده گویان به عرض رسانیده بودند که
انور خاں در حویلی خود زرہائے زرد و سفید مدفون نموده است۔ ازیں سبب حکم شد
که حویلی را به کنند۔ چنان چه حویلی او را کنده دیدند چیزے بر نیامد۔ به ہر تقدیر چوں الکھو
گراند به ہنگامه داشت و در گرد و نواح شهر و لشکر تاخت و تاراج نمود کوچ فرمودند۔
و ہر روز جنگ و حرب عظیم روئے می داد۔ و دو سه[3] مرتبه جنگ ہائے قوی به عمل آمد۔
خصوص روز چهارشنبه چهاردہم جمادی الاول کشش عظیم از طرفین شد و شب شنبه
ششم ماه مذکور نواب شب خون بر آں قوم ملعون زد۔ و بسیارے از مرہٹه به قتل
رسیدند و مرتبه سیوم و چهارم جمادی الثانی جنگ عظیم شد و جم غفیر از طرفین مقتول
گردیدند۔ چنان چه در آں روز اعیان برہان پور سید نور الدہر پسر علی اصغر خاں
رساله دار و اعظم خاں وغیره در آں روز قریب ہزار کس از جان استعفا دادند۔ و بالآخر
به صلح انجامید۔ مبلغ لک روپیه جانوجی پیشکش داد۔ بعد از آں آمده ملازمت
کرد۔ و نواب نظام الملک از آں جا کوچ نموده به طرف ترک چانده متوجه گشتند۔

وخبر رفتن نزل اشتہار یافت۔ شیخ محمد عبداللہ شیرازی را مخاطب بہ جاں نثار خاں
نمودہ بہ سمت سیکاکل و راج سندری ارسال فرمودند۔ وحقیقت موسے بوسی
فرنگی و آں حدود این است کہ چوں فرنگی با فوج خود رفتہ زمین داران سیکاکل را
تنبیہ نمودہ عمل خود نشانیدہ عامل دیگر مقرر کرد۔ و خود با فوج بہ طرف پھول چری
نزد سردار خود روانہ شدہ آں جا برسات را گزرانیدہ بعد برسات بر شہر ارکاٹ
آمدہ محمد علی خاں را منہزم ساختہ ارکاٹ را بہ تصرف خود درآورد۔ و علم نواب ظفر جنگ
برافراشت۔ و عرضی نوشت کہ ارکاٹ بہ تصرف اولیائے دولت آمدہ۔ و بعد ازآں
محمد علی خاں نزد فرنگی و پوناپٹن و چیناپٹن رفتہ و آں جا سامان جنگ عظیم بہم رسانید
بعد رفتن موسے بوسی کہ بہ سمت پھول چری رفتہ برادر جیبہ رجنگ کہ در راج سندری
بود بہ سے رام راج زمین دار آمدہ فوج او را غارت نمود پیادہ و ہزار سوار و دہ ہزار گاڑی
و ہفت صد فرنگی گریختہ آخر زہر خورد۔ و در حضور خواجہ رحمت اللہ خاں مغضوب
گردید۔ چناں چہ نواب بسالت جنگ برائے ضبط اموال او بہ چیدرآباد تشریف
فرمودند۔ و در آں جا مصادرہ و مواخذہ نمودند۔ و نواب آصف الدولہ بہادر
فتح قلعہ بھونگیر کہ بہ دست فرنگی بود نمودند۔ قلعہ دار آمدہ ملازمت نمود۔

مقدمات دارالخلافہ این است کہ عالی گہر پادشاہ زادہ را وزیر می خواست
کہ از میان بردارد۔ و او ملتجی بہ نجیب خاں افغان گشتہ و او رفاقت پادشاہ زادہ
اختیار نمودہ ہر دو بہ اتفاق بہ الہ آباد رفتند۔ شجاع الدولہ (۳) لک روپیہ نقد

و سه لک روپیه تنخواه بر چوکیان نموده و اجناس و افیال و شتران باربردار برائے
پادشاه زاده فرستاد و گفت که حضرت به بنگاله تشریف ببرند- من هم به شهامت خان
بهادر رستم جنگ صوبه دار آں جا خط نوشته ام رفاقت بکند- البته او رفاقت خواهد نمود-
من از دل و جان مع سرانجام حاضرم- چنانچه پادشاه زاده متوجه بنگاله گشت-
در عرض راه گماشته چکل کشور ملازمت نمود- گفت آں چه زر در کار باشد ما همه
ساهوکاران حاضریم- لیکن چوں قریب به عظیم آباد پٹنه رسیدند نائب ناظم صوبه که
در پٹنه بود از استماع قرب پادشاه زاده شهر را مضبوط ساخت- و به استعجال تیاری
و لوازمه قلعه داری پرداخت- و پادشاه زاده به اتفاق محمد قلی خاں بهادر صوبه الٰه آباد و
پسر عم شجاع الدوله یعنی پسر میرزا محسن برادر ابوالمنصور خاں قریب به شهر رسیده
به محاصره پرداختند- و به مورچال و توپ اندازی اشتغال نمودند- و مدتے از جانبین
نائره فتنه و فساد در اشتعال بود- و محمد قلی خاں که قریب پانزده هزار سوار و سامان
توپخانه و غیره زیاده از حد داشت در قلعه گیری سعی واقعی و تردد وافی بجا می آورد- و
نزدیک بود که شهر عظیم آباد مفتوح گردد که درین ضمن نوشته شجاع الدوله به این عم اش
رسید که ما را به فیروز جنگ اتحاد است- بهبود که خط ما را ملاحظه نمائی خود را از پادشاه زاده
جدا ساخته و ترک رفاقت نموده خود را به الٰه آباد برسان- محمد قلی خاں به مجرد دیدن نامه
از لشکر پادشاه زاده یکه و ناگاه با فوج و سامان خود کوچ نموده به استعجال تمام عازم
الٰه آباد گردید- ازیں جهت شکست تمام و هرج مرج لاکلام به لشکر پادشاه زاده روداد-

سپاه بے دل شده رو گرداں شدند. شهر پٹنه به تصرف در نیامد. پادشاه زاده قرین یاس و حرمان از آں جا کوچ نموده به زمین دارے که در آں نواح بود ملتجی گشت۔

وحقیقت ایں جا ایں است که چوں نواب نظام الملک از راه تلے گاؤں عازم ماہور گشتند در عرض راه نظر بیگ خاں بن امین خاں که در عهد مدار المهامی راجه رگناتهه داس نجشی سائر و مرجع کارہا شده بود از چندگاه بیمار بود. روز دوشنبه دوازدہم شهر رجب روح از قالب تهی کرده. جنازه اش از محل وفات او به برہان پور آوردند و چهارشنبه بیست و ہشتم رجب در پهلوئے پدر مدفون گردید. میر علی اکبر خاں بهادر که در ہماں چند روز به خطاب قلیچ جنگ امتیاز یافته بود به بیماری درد گرده و خلل طحال و ضعف معده از مدتے مبتلا بود در روز چهارشنبه چهاردہم رجب بعد از دو روز از فوت نظر بیگ خاں ودیعت حیات به مقتضائے اجل سپرد. و میر جلال الدین که ہم زلف میر علی اکبر خاں به خطاب خانی ممتاز شده بود جسدش در تلے گاؤں مدفون بود بعد از چند روز تابوتش از خاک برآورده عازم برہان پور گشت. روز پنجشنبه شعبان المعظم نعش او وارد شهر شد. و در آں روز از سبب سلوک ظاہری او سکنه شهر گریه و زاری نمودند. و از دحامے عظیم روئے داد. و خلعت او مع برادر و اقربا و آشنایان تا کنار دریائے آب تاپتی استقبال نموده جنازه اش را به مقبره والدش بردند. و در پهلوئے او به خاک سپردند. و نواب نظام الملک سید صدر الدین خاں پسر او را مخاطب به احمد خاں ساخته دیوانی برہان پور از انتقال پدر به او مقرر فرمودند. و نواب نظام الملک از راه ماہور متوجه ترجل

گشتند۔ و خواجه امید خاں خواجه سرائے معتمد خاں مرحوم که بعد از وفاتش نزد برادرش میر مرتضیٰ ایلچی پادشاه ایران که نواب آصف جاه مخاطب به علی مرداں خاں نموده بودند و ایں خواجه سرا در وقتے به فوج داری تلے گاؤں سرفرازی یافته بود و در وقت روانه شدن از برہان پور تعلقه داده بودند او در برہان پور آمده جمعیت قلیل نگاه داشته روانه شده خود را ملحق به اردوئے نواب نظام الدوله بهادر گردانید۔ و چوں قریب به قلعه رسیدند به صف شکن خاں بهادر مجاہد جنگ پیغام دادند که آمده ملازمت نماید۔ در اول مجاہد جنگ قبول ایں معنی نه نموده۔ بعدهٔ مقدمهٔ صلح درمیان آورده۔ چوں قضا بر خرابی آں مرد بزرگ بود از صلح پشیمان گشته و از جنگ احتراز نموده به صلح راضی گشته ملازمت نمود۔ خواجه امید خاں را بر قلعه فرستادند۔ اما بعد از هشت روز خواجه بے چاره از قلعه داری معزول گشت و فرماں روائی قلعه و تعلقه آں محال به خواجه شهید خاں پسر عضد الدوله عوض خاں بهادر مقرر گردید و امید خاں از شدت طلب سپاه به حالت صعب و تباه گرفتار شده بود۔ بالآخر نواب نظام الدوله ده هزار روپیه از نزد خود داده سپاه را به جائے صد دیده راضی ساخته او را از دست آں ها خلاصی دهانید۔ و مجاہد جنگ را به محاسبه در آورده مقید ساختند۔ و دیگر قلم را طاقت زیاده نویسی از شدت احوال او نه مانده۔ تا آں که بیست و سوم رمضان المبارک قریب به فرخنده بنیاد به عالم بقا شتافته۔ و نعشش او را دوستانش به حیدرآباد برده مدفون ساختند۔

و محمد نقی خاں پسرش بجائے پدر در محاسبہ مقید گشت۔ و چوں نواب نظام الملک بعد
از مقدمہ نرمل عازم فرخندہ بنیاد گشتند و نواب آصف الدولہ آصف جاہ و نواب
بسالت جنگ متوجہ بہ سمت ارکاٹ بودند و در عین راہ قریب بہ حیدرآباد مقامات
نمودند۔ و شوکت جنگ را دیوان خانگی و شمشیر جنگ را دیوانی دکھن مقرر نمودند۔
و در میان ہر دو برادر برائے صلح و حرب کشاکش بود۔ باآخر نواب مدارالملک
با نواب نظام الملک صلح نمودند۔ چوں نواب بسالت جنگ بہادر ایں امر را معائنہ
نمود از اردوئے معلی نواب آصف الدولہ جدا شدہ روانہ ادھونی و رائچور
شدند و نواب نظام الدولہ قریب بہ اردوئے نواب آصف جاہ رسیدند۔ و در میان
ہر دو برادر روز چہارشنبہ بیست و سوم شوال المکرم اتفاق ملاقات شد۔ و نواب
نظام الدولہ بہادر بہ دستور از خورد و بزرگ سلوک می نمودند۔ و نواب آصف الدولہ
اختیار امور خود را بہ نظام الملک بہادر سپردہ داخل فرخندہ بنیاد شدند۔ و باوجود
بر سکنہ حیدرآباد دست درازی نمودند۔ و خان سامانی نواب آصف الدولہ بہادر
بہ محترم خاں مقرر گشت۔ دریں ولا از جانب نرمل خبر رسید کہ سرپا راؤ کہ زمیندار
آں جا بود و شاہ نواز خاں مرحوم بہ حسن تدبیر او را مقید ساختہ بود دریں آواں از
قید خلاص شدہ بار دیگر خود را بہ نرمل رسانیدہ آں جا سر بہ شورش و فساد برداشتہ
خواجہ عبدالشہید خاں کہ قلعہ دار بود اکثر نوکرانش کہ سکنہ نرمل و متوسل بہ سرپا راؤ
بودند ہمہ را بے دخل نمودہ نظربند ساختہ قلعہ را متصرف شد۔ نواب نظام الدولہ

غلام سید خاں سہراب جنگ را با فوجے جرار جمعداران و سواران سرکار قریب (۳) سہ ہزار سوار و چہار ہزار گاردی برائے تسخیر نرمل فرستادند۔ و غلام سید خاں بہادر در آں جا رفتہ ترددات مردانہ بجا آورد۔ اکثر حروب مردانہ درمیان می آمد۔ و تا آخر سال صحبت محاربہ مردانہ و بازار گیر و دار گرم بود۔ و نواب بسالت جنگ از ادہونی و رائے چور تجاوز نمودہ سیر ملک ارکاٹ نمودہ و اکثر محالات آں جا را بہ تصرف خود در آورد۔ و در سنہ ۱۱۷۳ھ از ابتدائے سال نواب آصف الدولہ آصف جاہ در فرخندہ بنیاد بودند۔ و در برہان پور از پانزدہم محرم الحرام از سبب بعضے امور در میان محمد غفور خاں بہادر بہرام جنگ پسر محمد اسلم خاں نفاق بہم رسید۔ آخر صلح شد۔ روز چہار شنبہ بیست و ششم ماہ محرم الحرام مذکور لعل میرزا پسر میرزا بیگ خاں متوفی از تعلقہ خود بہ تیرہ آمدہ مادر خود را غارت نمود۔ و اموال و اجناسے کہ شوہرش بہ او بخشیدہ و ہبہ نامہ نوشتہ دادہ بود بہ تصرف خود در آورد و مادر حقیقی خود را بے دخل ساخت۔ فی الواقع صحبت تازہ بہ نظر در آمد۔ و در ماہ صفر سوانحہ عجیبے روئے داد۔ از قضائے الٰہی بالاجی بلدہ احمد نگر کہ سال ہائے فراواں در دست اسلامیاں بود۔ و حضرت خلد مکان در آخر عمر ایں سفر را از سبب ضعف و پیری موقوف فرمودہ احمد نگر را موسوم بہ ختم سفر فرمودہ بودند۔ بہ دست خود آورد۔ و ترک تاز خاں بہادر قوی جنگ را از راہ مکر با او ساخت نمودہ و سلغے گراں مثل بعضے یک لکھ روپیہ و بعضے دو لک روپیہ می گویند

بہ او دادہ قلعہ را با شہر متصرف شد۔ و برادر و پسر خود را بہ احمد نگر فرستاد۔ آں ہا
آمدہ داخل قلعہ شدند۔ و تاریخ پانزدہم ربیع الاول در برہان پور و قلعہ آسیر
زلزلہ خفیف شد کہ بر بعضے مردم معلوم شد و بر بعضے معلوم نگردید۔ و در لشکر بالاجی
قضیہ عجیبے روے داد و آں این است کہ شخصے از گاردیان برادری مظفر خاں گاردی
کہ از چندگاہ ملازم بالاجی شدہ بود برائے زر طلب بر سداشیو جی کہ پسر عم بالاجی و
صاحب اختیار امور او بود بہ قصد کشتن او حربہ انداخت و چوں قضائے او نہ
رسیدہ بود قریب بہ گردن او آمدہ باعث قتل چندے از مسلمانان گشت۔ ازیں
حرکت بے فائدہ او بالاجی را و سداشیو جی و راگھو عرق غضب آں ہا در حرکت
آمدہ گفتند کہ ترا کدام شخص چنیں ترغیب دادہ کہ شیوۂ بے جا بہ عمل آوردہ۔ او
کیفیت را چنیں بیاں کرد کہ مظفر خاں مرا بریں امر حکم فرمود۔ کہ بہ قتل سداشیو پردازند۔
و ایں کار را انصرام نما۔ من بہ موجب فرمودہ سردار خود ایں کار را کردہ ام چناں چہ
بالاجی دیوان نمودہ فرمود کہ مردم بے سلاح می آمدہ باشند۔ و مظفر خاں ہم بہ دستور
سرداران دیگر حاضر شدہ سلاح از خود بہ موجب امر دور نمودہ داخل دربار شدند۔
ہماں لحظہ ملاقات آں ہر سہ (۳) سردار او را با بیست نفر دیگر از اقربا و خویشان او بہ
پاسا رسانیدند۔ و خیمہ و خرگاہ او را غارت نمودند۔ و گاردیاں کہ دم شجاعت
زیادہ از حد می زدند سلاح انداختہ رو بہ گریز آوردند۔ بعد ازیں بالاجی راؤ و سداشیو جی
وغیرہ در ہماں مکان در حرکت بودند۔ دیپر کانوں و بہادر کیبڑہ را نیز در تصرف خود

درآوروند۔ آمدیم بر قضیہ کہ در تلہٹی قلعہ مبارک آسیر روئے داد۔ در تلہٹی قلعہ مذکور قومے از پوربیہ می باشند و خانہ ہائے آں ہا باہم متصل اند۔ چناں چہ پسر سبل سنگہ نامی از آں قوم بہ خانہ رام سنگہ وقت شب رفتہ با زن او مباشرت نمود۔ چوں ایں خبر شایع شد پسر سبل سنگہ گریختہ۔ شوہر قابو یافتہ اہلیہ خود را بر دروازہ سبل سنگہ کشتہ گریخت۔ ہر شب با چند نفر بہ تلہٹی آمدہ سکنہ را تصدیع می داد۔ و خانہ ہائے آں ہا را بہ آتش می سوخت۔ نواب میر نجف علی خاں بہادر شمشیر جنگ سبل سنگہ را طلب داشتہ در چبوترہ کوتوالی قید فرمود کہ پسر خود را پیدا کن۔ و حاضر ساز۔ و رام سنگہ اہلیہ خود را کشتہ بر دروازہ تو انداختہ است۔ او را راضی کن۔ در یں مقدمہ چند روز گزشت سبل سنگہ مذکور در قید بود۔ قدرے نذر مقرر نمودہ وعدہ دو ہفتہ کردہ ضامنی دادہ برائے تلاش بہ خانہ خود رفت۔ پیادہ ہائے سرکار ہم راہ او بودند۔ بیرون دروازہ نشانیدہ در خانہ خود اہلیہ خودش را کہ حاملہ بود با دو پسر خورد سال و دو دختر کہ آں ہا نیز در حداثت سن بودند با تمام اہل خانہ خود بہ قتل رسانید۔ و سر ہائے آں ہا از بدن جدا ساختہ و حلق خود نیز بریدہ کار ہمہ بہ اتمام رسانید۔ پیادہ ہا خبردار شدہ اندرون رفتند و ہمہ را مقتول یافتند۔ بر ایں قضیہ قوم پوربیہ اجتماع نمودند۔ و آں میت ہا را بر نہ می داشتند و نہ می سوختند۔ بہ تدابیر صائبہ نواب موصوف آں ہا را راضی ساخت۔ و قضیہ از میان برخاست۔

آمدیم بر مقدمہ واقعہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد از قضائے خالق العباد روداد

از اوائل سال آمد آمد افاغنہ ابدالی بہ سمت لاہور وغیرہ اشتہار تمام داشت و تا سرداران غنیم قریب بہ دریائے گنگا با نجیب خاں افغان و احمد خان بنگش کہ باہم اتفاق داشتند بہ محاربہ بہ پرداختند۔ و از ہر دو جانب گاہ گاہے پائے جنگ بر می خاست۔ و شجاع الدولہ از ملک خود کوچ نمود۔ چوں مرہٹہ خبر کوچ شنید بہ قصد محاربہ از گنگا عبور نمود۔ درمیان مرہٹہ و شجاع الدولہ جنگ عظیم شد۔ و فوج مرہٹہ شکست یافتہ بسیارے قتل و مجروح گشتند۔ و آں ہا از آں جا عطف عناں نمودہ بار دیگر با نجیب خاں افاغنہ در حرب بودند۔ و شجاع الدولہ از دریائے گنگا عبور کردہ با نجیب خاں وغیرہ متفق شدہ با غنیم لئیم پائے صلح درمیان آمد۔ دریں ضمن در دار الخلافہ شاہ جہان آباد قضیہ دیگر روئے داد۔

و آں این است کہ فیروز جنگ بہ قصد محاربہ افاغنہ بہ سمت لاہور برآمد۔ و شش ہفت کروہے شاہ جہان آباد دائرہ نمود۔ و روز چہار شنبہ ہفتم ربیع الثانی پیش از صلح خواجہ احمد خاں بہادر جمعدار و برادرش کہ از جمعداران عمدہ و صاحبان فوج بودند طلب داشتہ آں ہا را مہیا ساختہ بہ پیش عالمگیر پادشاہ عرضی نوشت کہ شما بہ مجرد رسیدن این ہر دو سردار سوار شدہ در کنار جمنا برائے شکار ماہی برآیند۔ تا جاسوسان افاغنہ خبردار خواہند شد کہ پادشاہ استقلال دارد و برائے شکار می آید۔ با عرضی آں ہر دو برادر را روانہ ساخت۔ و آں ہا بہ سرعت تمام بہ شاہ جہان آباد رسیدند۔ و نزد پادشاہ رفتہ کیفیت سواری نمودند۔ و پادشاہ بہ موجب عرضی

فیروز جنگ بے عذر و درنگ در حوضہ فیل کہ در معنی تابوت نعش بود سوار شدہ به شکار ماہی پرداخت - قریب نیم کروہ رفتہ بود کہ ہر دو برادر از عقب دو گولی بندوق بر گردن و پشت او رسانیدند - پادشاہ بے چارہ سرنگوں و سر بہ سجدہ قسا در کن فیکون مشغول گردید - خواجہ احمد خان فیل را نشانیدہ سر پادشاہ بے چارہ را از بدن جدا ساختہ سر را گرفتہ و میت را در دریائے جمنا غریق ساخت - و رجعت بہ شہر نمودہ در ہماں گرمی خان خاناں پسر اعتماد الدولہ کہ خال حقیقی فیروز جنگ بود با دیوان او و پسر خان دوراں کہ ہر دو در خانہ ہائے خود بودند بہ قتل ہر سہ[۱۳] پرداخت - و داخل قلعہ شدہ پسر پادشاہ را نیز قتیل ساخت - و فیروز جنگ بے مشورت امرا از قلعہ دہلی بچہ شاہزادہ برآوردہ مخاطب بہ شاہ جہاں نمودہ جشن نو سر انجام کردہ بر تخت نشانید - و پادشاہ نو پسر عالمگیر مقتول پا گذاشتہ بر تخت سلطنت عروج نمود - بتاریخ دہم فیروز جنگ نیز داخل شاہ جہان آباد شد - شاہ جہاں پادشاہ تا ۱۱۷۳ھ بر تخت جلوس نمود - در ایں اثنا احمد شاہ ابدالی از لاہور کوچ نمودہ نزدیک شاہ جہان آباد رسید - از خبر آمد آمد ابدالی فیروز جنگ از شہر دہلی گریختہ بہ تعلقات جاٹ رفتہ - احمد خاں ابدالی بر جا لنبر رسید - از آں جا پانصد سوار بہ سرداری یعقوب علی خاں در شاہ جہان آباد فرستاد - امانت شاہ جہاں پادشاہ نمود - باقی حالات مفصل در صحیفہ ہمن نہ گشتہ کہ تر قیم نماید -

تمت بالخیر والسعادۃ

Date
No.
Date